سبحانک لا علم لنا الا
ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

تاریخ دولت علیۂ برطانیہ و ایالت ہائے انگلشیہ

ملقب بہ

وقائع نگار انگلستان

سررشتۂ تعلیم اودھ میں کالی صاحب

کی تاریخ انگلستان سے تالیف ہوئی

سنہ ۱۸۶۳ء

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ

سبحانک اللهم لا علم لنا الا

ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

تاریخ دولت جلیلۂ برطانیہ وایالت رفیعہ انگلشیہ

ملقب بہ

وقائع نگار انگلستان

سررشتۂ تعلیم اودہ مین کالین صاحب

کی تاریخ انگلستان سے تالیف ہوکر

سنہ ۱۸۷۳ عیسوی

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپی

تفصیلِ مضامینِ تاریخ نگارِ انگلستان

زمانۂ رومیان

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ

پاک جانتا ہون مین تجھے ای خدا کہ تو مالک ہی تمام دنیا کا تو دیتا ہی ملک جسے چاہتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

اور تو لے لیتا ہی ملک جسّے چاہتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جسکو چاہتا ہی اور تو ذلیل کرتا ہی جسکو چاہتا ہے

بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بیچ ہاتھہ تیرے کے ہی نیکی بتحقیق تو ہر چیز پر توانا ہے فقط

فی الحقیقت تاریخ انگلستان کے دیکھنے سے عجب کارخانے قدرت خدا کے نظر آتے ہین کہ بشر کی عقل نہین کام کرتی یہی انگریز جو بالفعل ثلث دنیا پر قابض ہین اور صدہا منزل سے اتنے بڑے سمندر کو طے کرکے ہم پر آکے حکومت کرتی ہین یہی لوگ کئی سئے برس پیشتر جیسے تھے

وہ اس کتاب سے بخوبی ظاہر ہے مگر یہی لوگ ایسے ہین کہ کوئی قوم
اور کوئی فرقہ انسے آنکھ نہین ملا سکتا مقابلہ اور ہمسری کرنا تو درکنار
جب یہ خیال آتا ہے تو کیا عقل حیران ہوتی ہے کہ آخر یہ اوج و رفعت
اور حشمت و شوکت جو اس قوم کو حاصل ہوگئی اسکا کیا سبب ہی
کیا یہ لوگ دائرہ بشریت سے خارج ہین یا انکے قوای نفسانی و جسمانی
جمیع افراد انسان سے زیادہ ہین مگر پھر عقل یہ کہتی ہے کہ یہ کچھ نہین
ہے یہ بھی بشر ہین انکی کامیابی اور سرسبزی کا سبب فقط یہ ہے کہ
انہین خدا نے عقل دی ہے اور یہ اوسے کام مین لاتے ہین ہماری
طرح عقل کو ضائع و برباد نہین کرتے اِن لوگون کی ہمت عالی شب و روز
اسی مین مصروف رہتی ہے کہ کوئی ایسی بات کیجیے جس سے ہماری قوم
اور ہمارے ملک کا بھلا ہو ہمین کچھ نہ ملا نہین سہی بخلاف ہم لوگون کے
کہ منافع شخصی کو منافع قومی پر مقدم جانتے ہین ہر شخص کو اپنے فائدہ
سے غرض ہے تمام ملک کی نفع رسانی اور بہبودی کی فکر نہین مگر
آفرین صد آفرین دانایان فرنگ کو کہ انہین محض اپنی قوم کی نفع اور
بہبودی کا خیال نہین اور قومون کی بہتری کا اپنی بہتری سے زیادہ
خیال ہے آپ دیکھین ایک ادنی سی بات یہ ہے کہ سرکار لاکھا روپیہ
ہم لوگون کی تعلیم مین صرف کر رہی ہے بھلا ہمسے سرکار کو کیا نفع ہے
سچ بات یہ ہے کہ اگر ہم ایسے مقام پر ہوتے تو خدا جانے یہ لاکھا روپیہ
کدھر اوڑا دیتے رعایا کی تعلیم کیا چیز ہے تاریخ اِس بات پر شاہد ہی

کہ ازابتداے خلقت عالم تا ایندم کسی پادشاہ اورکسی حاکم کے وقت مین علم کو یہ رونق اور یہ فروغ نہین ہوا جواب ہے یہی وجہ ہے کہ حق تعالی نے اس قوم کو ایسا سرفراز وممتاز کیا ہے کہ اب انسے سب کی آنکھ نیچی ہے اور سبکی جان نکلتی ہے چاہین کوئی صاحب بھلا مانین چاہین بُرا مانین راقم بلا تقیہ عرض کرتا ہے کہ الحمدللہ علی عظیم احسانہٖ کہ خدا نے ایسی قوم کو ہمپر حاکم کیا جسے اپنے نفع سے ہمارے فائدے کا زیادہ خیال ہے جسکے عہد معدلت مہد مین شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین جسکی عدالت مین امیر وفقیر حاکم و محکوم شاہ و گدا بوقت انصاف برابر کھڑے ہوتے ہین اور جسکی بدولت دولت علم ایسی ارزان و فراوان ہے کہ ہر غریب و فقیر کہ ومہ کو میسر ہے اب بھی اگر اس نعمت کی دولت کو ہم اپنے ہاتھ سے گنوا دین اور اسسے متمتع نہون تو یہ ہماری شومی طالع ہے — غرض آمدم برسر مطلب - یہ بات بہ ظاہر ہے کہ ہم ہندوستانیون کو حکام وقت کے حالات سے واقف ہونا اور اونکی عادات و اطوار و اخلاق وطرز معاشرت وعنوان سیاست جاننا اور اونکے ملک کی تاریخ اور تغیرات قومی اور انقلابات ملکی سے ماہر ہونا بہت ضرور ہے اور اب تک جو ناظرین نے تاریخین ملاحظہ فرمائی ہین وہ ایشیا کی تاریخین ہین غالب ہے یورپ کی اور خاص کرکے انگلستان کی تاریخ نظر اقدس سے نہ گذری ہو خدا سے امید ہے کہ اس کتاب سے بہت لطف اوٹھائین گے اسواسطے کہ یہ ایک بالکل

نئی تاریخ ہے اور اسکے حالات ایسے عجیب و غریب ہین کہ نہ دیدہ نہ
شنید اور خاص کر کے امیدواران امتحان کلکتہ یونیورسٹی اور
طالبعلمان مدارس انگلو ورنیکیولر کے واسطے تو یہ تاریخ نعمت
عظمیٰ ہے کہ اسکے سبب سے اصل تاریخ انگریزی کہ داخل کورس ہے
پانی ہو جاسے گی اور حالات کے یاد کرنے مین بالکل دقت نہ پڑے
گی۔ اِس کتاب کے ترجمہ مین صحت محاورہ اور سلاست عبارت کا
زیادہ لحاظ کیا گیا ہے لفظی ترجمہ نہین کیا گیا لہذا اسے تالیف کہنا
چاہیے ترجمہ نہ سمجھنا چاہیے۔ مترجم چاہتا تھا کہ ایسا ترجمہ کرے کہ یہ
مطلق نہ محسوس ہو کہ یہ ترجمہ ہے مگر انگریزی نامون سے اور بعض اصطلاحات
مخصوصہ سے ناچار ہو گیا کہ اون مین کچھ تغیر و تبدّل نہ کر سکا۔ اداے
مضامین مین حتی الامکان نہایت احتیاط اور کمال تدبر و تحقیق کی
گئی ہے اور صحّت محاورہ اور توضیح مطلب اور سلاست و متانت
عبارت کا زیادہ تر لحاظ کیا گیا ہے طول و قصر کلام کا چندان لحاظ نہین
کیا گیا۔ ظاہرا کہین غلطی اور تسامُح کا احتمال نہین ہے لیکن اگر
بمقتضاے بشریت غلطی ہو گئی ہو تو مولّف امیدوار عفو اور مترقب
اصلاح ہے وَالعَفوُ عِندَ کِرَامِ النَّاسِ مَقبُولٌ وَمَا
أُبَرِّئُ نَفسِي اِنَّ النَّفسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ
رَبِّي وَمَا تَوفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الغُرِّ المَيَامِينِ وَصَحبِهِ الهُدَاةِ الرَّاشِدِينَ +

وقائع نگار انگلستان

مقدمہ

واضح ہو کہ جزائر برٹانیہ اقلیم یورپ کے شمال و مغرب مین واقع ہین
ان جزیرون مین سب سے بڑا جزیرہ جسے برٹن اعظم کہتے ہین بر اعظم
یورپ کے قریب واقع ہی اور چھوٹا جزیرہ جسکا نام آیرلینڈ ہی اوس سے
ہٹ کر مغرب کیطرف بحر اوقیانوس مین واقع ہی۔ برٹن اعظم کو اگلے زمانہ
کے لوگ البین اور برٹینیا یعنی برٹانیہ کہتے تھے۔ اس جزیرے مین
تین ملک ہین۔ انگلینڈ۔ ویلس۔ اسکاٹ لینڈ۔
برٹن۔ البین۔ ویلس۔ اور اسکاٹ لینڈ ان نامون کی اصل
بخوبی معلوم نہین ہی۔ بعضون نے یہ گمان کیا ہی کہ لفظ برٹن۔ برٹس
کے نام سے نکلا ہے اور برٹس۔ اسکینیس کا بیٹا اور مشہور

عہ ٹرائی کا رہنے والا تھا - بعضے کہتے ہین کہ گال لوگون نے اس جزیرہ کا نام
اَلبین یعنی سفید جزیرہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ اسکے جنوب اور شرق کے کنارے
کھریا کے پہاڑ تھے چنانچہ ہائی لینڈ کے لوگ اسکاٹ لینڈ کو ابتک
اسی نام سے پکارتے ہین لیکن اسکے اصلے مین گونہ فرق کردیا ہے اور اَلباین یا
اَلبین کہتے ہین - یہ لفظ (اَلبین) سلٹک زبان کا ہے اور اسکے معنی سفید
جزیرہ ہین اغلب ہے کہ لفظ اَلبس اور الپ سے نکلا ہے - ملک ویلس کے
رہنے والے ویلش کہلاتے ہین اسواسطے کہ سیکسن لوگون کا قاعدہ تھا کہ
جن لوگون کو وہ نہ جانتے تھے اونھین ویلش کہتے تھے کیا عجب ہے کہ یہ لفظ
ملیچھ سنسکرت لفظ سے نکلا ہے جسکے اصلی معنی شخص اجنبی یا باشندہ ملک غیر ہین -
ویلس کو کمبریا بھی کہتے تھے مگر یہان کے لوگ ہمیشہ سے اپنی تئین سِمرِی
کہتے ہین اس نام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قدیم قوم سِمبری سے علاقہ رکھتے ہین
اسکاٹ لینڈ کا نام ایک قوم کے نام سے مشتق ہے جسے اسکوٹی کہتے ہین -

عہ ٹرائی ایک بڑا شہر ایشیای کوچک مین تھا یہان کے بادشاہ پرائم کے بیٹے پارس پر اسپارٹا کی شاہزادی ہیلن عاشق ہوئی اور اپنی معشوق یعنی پارس کے ساتھ بھاگ گئی - اہل اسپارٹا اپنی شاہزادی کے ایک شخص غیر کے ساتھ بھاگ جانے کو بڑی ہتک اور ذلت سمجھے اور بہت سی فوج لیکر ٹرائی پر چڑھائی کی دس برس تک لڑائی رہی آخر ۱۱۸۳ سنہ پیشتر حضرت مسیح کے اسپارٹا والون نے اہل ٹرائی کو شکست دی اونھین سے ایک شاہزادہ اِنیس نامے اپنے بڈھے باپ انچزیز کو اپنی پیٹھ پر لادکر بھاگا اور یورپ کے ملکون مین آوارہ و سرگردان رہا - اَسکینیس اسی اِنیس کا بیٹا تھا - اس لڑائی کے حال مین ھومر شاعر یونانی نے جسے ابو الشعرا کہتے ہین ایک بڑی کتاب نظم کی ہے اوسکا نام اَلیڈ ہے اور اوسکا ترجمہ انگریزی اشعار مین پوپ شاعر نے کیا ہے ۱۲ - مترجم

عہ - یہ فرانسیس کا قدیم نام ہے ۱۲

شاید اس قوم مین اور سیلٹِک مین جو یُورپ کے شمالی ملکون مین رہتے تھے کچھ مناسبت ہے - یہ لوگ (اِسکوٹی) اوائل قرن سیحی مین آیرلینڈ کے شمال سے برِٹن کو مین آئے تھے لیکن کئی سے برس کے بعد اِسکاٹ لینڈ اونکے نام سے مشہور ہوا - جب رومیون نے انگلستان پہ حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس ملک کے جنوب کے باشندے شمال کے لوگون کو کیُول ڈیُون یعنی جنگل کے رہنے والے کہتے تھے چنانچہ اسیوجہ سے رومیون نے اِسکاٹ لینڈ کا نام کیلیڈونیا رکھا - لفظ اِنگلینڈ کی مشتق منہ مین کچھ شک نہین ہوسکتا کہ یہ لفظ انگل لینڈ کی دوسری صورت ہے اور انگل لینڈ انگِلی[1] سے مشتق ہے کہ یہ اقوام سیکسن مین سب سے بڑی قوم کا نام تھا - چھوٹا جزیرہ یعنی آیرلینڈ اگلے زمانے مین آیرنی کہلاتا تھا یہ نام سِلٹک لفظ آیر سے نکلا ہے جسکے معنی مغرب ہین - رومی لوگ اس جزیرے کو ھائی برنیا اور اِنسیُولا سیکرا بھی کہتے تھے لیکن اب اسکا نام آیرلینڈ اور آیرِن مشہور ہے اس نام سے اسکے اسم قدیم کا پتا ملسکتا ہے یہ دونو جزیرے یعنی برطن اعظم اور آیرلینڈ - آمریکاءِ برطنی آسٹریلیا - کیپ کالونی - ہِندوستان اور اور بہت سے چھوٹے چھوٹے ملک جو زمین کے ہر طبقے مین ہین ان سب کے مجموع کا نام سلطنت برطانیہ ہے - اس کتاب کی تالیف سے ہماری یہ غرض ہے کہ وہ سوانح و وقائع لکھین جو زمانہ قدیم سے اتبک گذرے ہین اور جنکا علم قطعی ہمین ہے اور جنکے سبب سے اتنے ملک کہ تمام روے زمین پر منتشر ہین ایک بادشاہ کے تحت حکومت ہو گئے -

---

[1] - یہ ایک قدیم قوم کا نام ہے جو جرمنی کے شمال مین رہتی تھی -

پس واضح ہو کہ قدیم باشندے جزائر برطانیہ کے سلٹ لوگ تھے اور اب ان جزیرون مین دو قومون کے لوگ رہتے ہین کہ اونمین فرق بین ہی یعنی سلٹ اور گوتھ - ان دونو قومون کی اصل ایک اور قوم عظیم ہے کہ وہ یافث بن نوح ع کی نسل سے تھی - قوم سلٹ کے لوگ ویلس کارنوال جزیرہ مین بلاد کوہی[1] اسکاٹ لینڈ اور بلاد جنوبی و شرقی آیرلینڈ ان مقامات مین رہتے ہین - ان سب ملکون کے لوگون کی زبان ایک ہے اگرچہ محاورات مین فرق ہی اور انکے اوضاع و اطوار اور لباس مین اب تک بہت سی باتین اگلے زمانہ کی موجود ہین - قوم گوتھ کے لوگ مقامات مذکورہ سے پست تر اور شاداب تر اضلاع مین رہتے ہین - قوم سلٹ کے قریب ہی قریب بریتان لوگ ہین یہ لوگ صوبہ برتانگ کے رہنے والے ہین جسے اگلے زمانے مین آرموریکا کہتے تھے اور وہ فرانسیس کے انتہاے مغرب مین واقع تھا - کئی سے برس پیشتر سنہ مسیحی کے فنیشیہ کے جہاز ان افریقیہ اور اسپانیہ کے نوآباد[2] ملکون سے انگلستان مین آئے تھے اور اونکے آنے کی یہ وجہ تھی کہ اونھون نے سنا تھا کہ ان جزیرون مین ٹین کے بڑے بڑے معدن ہین چنانچہ ہیرودوٹس مورخ یونانی جسنے قریب ساڑھے چار سے برس پیشتر حضرت مسیح ع کے تاریخ لکھی تھی چند جزائر کا ذکر کرتا ہے اور اونکا نام کیسی ٹریڈیز یعنی ٹین کے جزیرے لکھتا ہے بعضے یہ گمان کرتے ہین کہ یہ جزیرے جزائر سلی ہین مگر اوس زمانے مین یونانی ان جزیرون کا حال اور کچھ نہ جانتے تھے سوا اسکے کہ یہ موجود ہین

سلہ - ان بلاد کو انگریزی مین ہائی لینڈس کہتے ہین ۱۲

سلہ - ان نوآباد ملکون سے مراد افریقیہ مین کارتھیج اور اسپانیہ مین کیڈیز یعنی قادس ہے ۱۲

بدٹن کا اگلے زمانے کا حال جولیس قیصر روم ٹاسیٹس مورخ جرمنی ڈیوڈورس سکیولس اور اور مورخین رومی نے کچھ تھوڑا سا لکھا ہے اونکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین اس ملک مین جنگل اور ترائیان بہت تھین اور فقط چند قطعات زمین جو سمندر کے کنارے ملک گال کے قریب واقع تھے مزروع تھے اور وسط ملک مین لوگ زراعت مطلق نہ کرتے تھے فقط دودہ اور گوشت پر اوقات بسر کرتے تھے لیکن شمال کے رہنے والون کو یہ غذائین بھی نہ میسر آتی تھین تو وہ بہ مجبوری جنگلی درختون کی جڑ اور پتے کھاتے تھے اور جانورون کی کھالین پہنتے تھے مگر اونکے دست و پا برہنہ رہتے تھے اور ان اعضاے برہنہ کو وہ ایک درخت کے رس مین جسے ووڈ[1] کہتے ہین نیلا رنگتے تھے - یہ لوگ بڑے بہادر اور مضبوط اور جفاکش تھے اور فن جنگ بھی کچھ جانتے تھے چنانچہ جولیس قیصر روم لکھتا ہے کہ یہ لوگ پیدل بھی لڑتے ہین گھوڑون پر بھی اور رتھون مین بھی اور اب جو کچھ ٹکڑے ہتھیارون کے اوس زمانے کی لڑائی کے میدانون سے کھود کر نکالے گئے ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ جن گاڑیون پر وہ لوگ لڑتے تھے اونکی دھرون مین ہنسیان باندہ دیتے تھے اور اگرچہ اون لوگون کے بہت سے قبیلے علیحدہ علیحدہ تھے لیکن جب اونکے ملک پر کوئی بلا آنیوالی ہوتی تھی توسب متفق ہو کر ایک شخص کو اپنا سردار بنا لیتے تھے اور جب وہ متفق ہوجاتے تھے تو اونسے مقابلہ کرنا بہت دشوار ہوجاتا تھا - جو لوگ کہ بدٹن کے جنوب مین رہتے تھے وہ بسبب اسکے کہ اونسے اور فرانسیس کے لوگون سے راہ و رسم رہتا تھا بہ نسبت اور لوگون کے مہذب و شائستہ تھے

[1] اس سے مراد نیل ہے ۱۲

اور وہ ایک قسم کے اونی کپڑے پہنتے تھے کہ اونمین بہت سے رنگ ہوتے تھے اور سونے اور چاندی اور برنج کی زنجیرین پہنتے تھے اور ہاتھ اور گردن اور سر مین سونے اور چاندی کے زیور پہنتے تھے اور قیصر روم کہتا ہے کہ یہ لوگ روپیہ کے بدلے سونے اور چاندی وغیرہ کی انگوٹھیان اور زیور استعمال کرتے ہین اور اونکی برچھیان اور تیرون کے پیکان سنگ چقماق اور برنج کے ہوتے تھے اور ایسی نفاست و لطافت سے بنے ہوتے تھے کہ ہم لوگ باوجود ایسی ایسی عمدہ کلون کے اون وحشیون سے اس امر مین بڑھ نہین سکتے اور اونھون نے بڑی بڑی عمارتین پتھرون کو تلے اوپر رکھکر بنائی تھین چنانچہ ان بیڈھنگی عمارتون مین سے آسٹون ہنج ضلع ولٹ شیر مین اور آسٹنتس جزائر ارکنی مین ابتک موجود ہین ان اگلے زمانے والون کی یادگار چیزون مین سے بس یہی چیزین رہ گئی ہین جو ہمنے بیان کین اور انھین سے اونکی کیفیت دریافت ہوسکتی ہے۔

قوم سلٹ کا مذہب مذہب ڈرواڈ تھا اور انکے ملاؤن کو ڈروادس کہتے تھے اور انکا بڑا معبد جزیرہ مونا مین تھا جسے اب انگلسی کہتے مین۔ یہ ملا یعنی ڈروادس علاوہ ملاگری کے کبت بھی کہتے تھے اور قانون بھی بناتے تھے اور لوگون کو تعلیم بھی کرتے تھے اور انمین اور عوام الناس مین مابہ الامتیاز یہ تھا کہ انکی قبائین لنبی ہوتی تھین اور داڑھیان بڑی ہوتی تھین اور انھین سب پر اختیار کلی تھا۔ یہ ملا تناسخ ارواح کے قائل تھے اور لوگون کو ایک خدا کی عبادت تعلیم کرتے تھے لیکن سانپ اور چاند اور سورج اور درخت بلوط کو بھی بہت مانتے تھے اور انکی قربانگاہین مردون اور عورتون کے خون سے رنگین رہتی تھین چنانچہ قیصر روم لکھتا ہے کہ یہ وحشی ہزارہا آدمیون کو بڑے بڑے جھانکڑون کے پنجرون مین

بند کر کے جلا دیتے ہین اور اکثر ایسے آدمیون کی قربانی چڑہاتے ہین جنکی نسبت
چوری یا اور کوئی جرم ثابت ہوتا ہو اسواسطے کہ انکے عقیدے مین یہ ہی کہ مجرمون کی قربانی
انکے معبودون کی درگاہ مین زیادہ تر مقبول ہے اور اگر مجرم نہین ملتے تو بلا تکلف
بیگناہون کو قربان کر ڈالتے ہین۔ بعضے گمان کرتے ہین کہ ان پتھر کے مکانات مین
جنکا ذکر سابق مین کیا گیا وہ لوگ آدمیون کو قربان کرتے تھے مگر اغلب یہ ہے کہ
یہ عمارتین قربان گاہین نہ تھین بلکہ اونکے سردارون کے روضے تھے —
ڈرُوِاڈِس بلوط کے درختون کے نیچے رہا کرتے تھے اور وہین اپنا پوجا پاٹ
کرتے تھے اور سال مین تین دن عید کرتے تھے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج
بویا جاتا ہے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج پکتا ہے اور ایک اوسدن جسدن
غلہ کاٹا جاتا ہے علاوہ ان تین عیدون کے ہر سال اوس مہینے کی چھٹی تاریخ جو
قریب دسوین ماہ مارچ کے شروع ہوتا تھا اونکے یہان نوروز ہوتا تھا اس عید مین
یہ دستور تھا کہ اونکے ملاؤن مین سب سے بڑا ملا سونے کی چھری سے بلوط کے درخت پر
کی بیل[1] کاٹ کاٹ کر نیچے پھینکتا تھا اور جب اوس مقدس بیل کی ٹہنیان گرنے
لگتی تھین تو اور ملا اپنی سفید قباؤن کے دامن پھیلا کر اونھین لیلیتے تھے۔ ان رسوم
کی علامتین اتبک موجود ہین خصوصًا انگلستان کے جنوبی صوبون مین کہ وہان کے
لوگ ابتک مئی کی عید مین خوشیان اور تماشے کرتے ہین اور جب اناج کاٹا جاتا ہے
جب بھی ایک عید کرتے ہین اور وسط گرما کی عید مین شام کو آگ روشن کرتے ہین اور
کرِسمَس (یعنی روز ولادت حضرت مسیح) کو درختون پر سے بیلین[2] کاٹتے ہین — فقط

---

[1] اس بیل کا نام مِسِٹل ٹو لکھا ہے ۱۲ — [2] اس سے بھی وہی بیل مِسٹل ٹو مراد ہے ۱۲

زمانہ سلطنت رومیان[1] در انگلستان

از ۵۵ قبل مسیح تا سنہ ۴۱۰ع - ہمگی ۴۶۵ سال

باب اوّل

تہذیب وشائستگی اہل انگلستان وشیوع مذہب عیسائی دران ملک

جب جُولیس قیصر روم گاَل کی قومون کو مغلوب کر چکا تو اوسنے چاہا کہ انگلستان کو بھی اپنے ممالک مفتوحہ مین داخل کرے - اوسنے ایکدستہ فوج کا بسرداری پبلیس کریسّس جزائر وِنیٹِک کی حفاظت کے واسطے چھوڑا تھا یہ چند جزیرے ہین اور انمین سے بڑے جزیرے کا نام بیلِ ایل تھا - قیصر نے اس دستہ کے سپاہیون سے وہ راہ دریافت کی جو بڑی مدت سے بڑی ہوشیاری سے لوگون نے مخفی کر رکھی تھی اور اوس راہ سے گال کے سوداگر انگلستان کو جاتے تھے - علاوہ حرص ناموری کے قیصر کو انگلستان کے فتح کرنے مین طمع

[1] - یہ خوب یاد رہے کہ انگریزی مین روم سے مراد روم جدید یعنی استنبول نہین لیتے بلکہ روم قدیم یعنی اطالیہ مراد لیتے ہین اسے عربی مین رُوما کُبریٰ کہتے ہین اور یہان بھی سلطنت رومیان سے مقصود سلطنت روم قدیم یعنی اطالیہ ہے - اگلے زمانے مین یہ سلطنت بہت عظیم و وسیع تھی اور تمام ملک اطالیہ اور ایشیاے کوچک اور شام اور کردستان وغیرہ اسمین داخل تھا اور یہان کے بادشاہ قیصر کہلاتے تھے اور اس ملک کا پایتخت روم دریاے ٹیبر پر واقع ہے اور یہان کا بادشاہ پوپ ہے اسے رومن کیتھولک یعنی نصاریٰ قدیم حضرت عیسیٰ کا خلیفہ جانتے ہین اور کسی زمانے مین پوپ کو تمام یورپ پر اختیار حاصل تھا اور وہان کی بادشاہ اسکے مطیع و منقاد تھے لیکن جب سے یہ دین مہذب یعنی مذہب پراٹسٹنٹ شائع ہوا جب سے پوپ کی قوت روز بروز زائل ہوتی گئی یہانتک کہ اب فقط وہ اپنے دولت خانے کے حاکم ہین تفصیل اس اجمال کی آگے چل کے معلوم ہو جائے گی - متعلقات اطالیہ مین روم - وِنس - جنوا - فلورنس - پیزا - ڈیلوریان - یہ بہت مشہور شہر ہین - ۱۲ مترجم

قیصر نے ۵۵ ق م مین انگلستان پر پہلا حملہ کیا

بھی تھی کہ وہان بیش بہا موتی بکثرت نکلتے تھے اور فلزات کے بڑے بڑے معدن تھے۔ پہلے قیصر نے چند گال کے سوداگرون کو جمع کیا لیکن اونھون نے کوئی کام کی بات نہ بتائی۔ تب اوسنے ایک افسر کو ایک جنگی جہاز لیکر انگلستان کے معائنہ کے واسطے بھیجا بعد اوسکے ۵۵ قبل مسیح اوسنے اسی جہاز جنمین دو دستے بارہ ہزار آدمی کے تھے ہمراہ لیکر آبنائے ڈوور سے جسے لاطینی مین فریٹم او سینی کہتے ہین عبور کیا اور جب انگلستان مین پہونچا تو دیکھا کہ کینٹ کے بلند او تیغہ کنارون پر برٹن لوگون کے گروہ کے گروہ آمادہ جنگ بیٹھے مین اور قیصر کو جہاز سے اوترکے مقام کرنے مین بڑی مشکل پڑی لیکن دسوین دستہ کا نشان بردار آگے بڑھا اور رومیون کے قواعد کام آئے۔ چار دن کے بعد ایسا شدید طوفان آیا کہ قیصر کے جہاز پریشان ہوگئے لیکن اوسنے اپنے شکستہ جہازونکو پھر درست کرلیا او بمصلحت وقت گال کو مراجعت کی اور اس آمد و رفت مین اوسے سترہ دن لگے۔

جب گرمی کی فصل پھر آئی تو قیصر پانچ دستے فوج کے لیکر جنمین تیس ہزار پیادے اور دس ہزار سوار تھے پھر انگلستان کو فتح کرنے گیا اور ضلع کینٹ مین دریا کے کنارے پر مقام کیا۔ اس اثنا مین انگلستان کی قومون نے اپنی فوجین جمع کرلی تھین اور اونکا سردار کیسیولانس تھا جسکا ملک ٹیمس دریا پر واقع تھا۔ اس افسر نے داد مردانگی و ہنرمندی دی اور کچھ عرصے تک رومیون کی فوج کو آگے نہ بڑھنے دیا اور درختون اور

دریاؤن کی آڑ مین خوب لڑا آخر قیصر دشمن کے لشکر کو ریلتا ہوا ٹیمس کے پار اوتر گیا اور فوج مخالف تک پہونچ گیا کہ اونسے گھنے جنگلون اور فریب آمیز ترائیون مین مورچے باندھے تھے۔ تھوڑی دیر تک تو فوج برٹن کا افسر خوب لڑا اس امید سے کہ کینٹ کی قومون کے سردار رومیون کا کیمپ لے لینگے اور اونکے جہاز جلا دینگے لیکن جب اونسے یہ سنا کہ یہ کوشش اونکی کارگر نہوئی تو قیصر سے مصالحہ کر لیا اور چند شخص یرغمال دیے اور کچھ خراج سالانہ مقرر کر دیا پس قیصر گال کو پھر گیا۔

کلاڈیس قیصر کے وقت تک رومیون نے انگلستان پر دوبارا حملہ نہین کیا۔ اگسٹس شہنشاہ اول روم نے اوس ملک پر حملہ کرنے کی تدبیر کی تھی لیکن اوسکی تعمیل نہو سکی۔ کیلیگیولا قیصر حماقت شعار اپنی فوج گال کے کنارے تک لے گیا اور انگلستان کے مقابل تک پہونچ گیا اور اپنے فوج والون کو برٹن کے پہاڑون کی جھلک دور سے دکھلا کر حکم کیا کہ اپنے خود دامن مین یہان کی سیپیان بھر لو تا کہ معلوم ہو کہ ہمنے سمندر کو فتح کر لیا اور یہ وہان کی غنیمت ہے۔ جب قیصر مذکور روم کو پھرا تو فتح کی خوشی مین جشن کیا۔

پلاشیس اور وسپیشین نے کہ کلاڈیس قیصر کے نائب تھے بعد سخت لڑائی کے برٹن پر کچھ دخل پایا۔ پلاشیس نے تمام اسباب ضروری لڑائی کا گال سے مہیا کر کے برٹن لوگون کو ٹیمس کے اوس پار بھگا دیا لیکن وہ آگے نہ بڑھ سکا یہان تک کہ پادشاہ روم اور فوج لیکر خود اوسکی مدد کو آیا۔

رومیون کا دوسرا حملہ انگلستان پر سنہ ۴۳ ع

جب بادشاہ آچکا تو رومیون کی فوج دریای مذکور کے پار اوتری اور ضلع اسکس
تک پہونچ گئی اور وہان ایک بستی بسائی اور اوسکا نام کیملوڈونم رکھا اب
اس بستی کا نام کولچسٹر اور مالڈن ہے - وسپیشین تیس لڑائیون
سے زیادہ لڑا جب کہین اوسے ہیمپ شیر اور جزیرہ وایٹ کی قومون پر
فتح نصیب ہوئی -

پلاشیس کی جگہہ پر اوسٹوریس اسکیپیولا صوبہ دار
انگلستان مقرر ہوا اور جو لوگ قوم برٹن سے رومیون کی سرحد مین رہتے تھے
اون سبکے ہتھیار چھین لیے - اوسکی اس حرکت سے اوس ملک کے لوگ برہم ہوے
اور قوم سلیوریس نے جو ویلس کے جنوب مین رہتی تھی بلوے مین پیش قدمی
کی اور اونکا سردار کیرکٹکس نو برس برابر رومیون سے لڑا کیا آخر الامر رومی
برٹنس کی گڑہیون مین گھس گئے اور کیرکٹکس کی فوج کو شکست دی -
یہ افسر اپنی سوتیلی مان کا دشمن تھا وہ اوسکے پاس بھاگ گیا کہ وہ قوم برگنٹس
کی شاہزادی تھی اوسنے اوسے دشمن کے حوالے کر دیا اور رومیون نے اوسے
روم کی بازارون مین تشہیر کیا اور اوسکے قتل کا حکم دیا لیکن جب اوسے قیصر روم
کے حضور مین لائے تو اوسنے ایسی جرأت و جوانمردی ظاہر کی کہ اوسکا گناہ
معاف ہوگیا -

بوڈیشیا بھی قوم برٹنس کی سردار تھی - یہ عورت نیرو قیصر کے
زمانے مین قوم ایسینی کی شاہزادی تھی - یہ قوم ضلع نورفاک اور
سفک مین رہتی تھی - اس شاہزادی نے رومیون سے ایسی ذلتین اور ضرر

اوٹھا کے کہ اوسنے اپنی رعایا کو لڑائی پر آمادہ کیا اور ساونھین میدان جنگ مین لائی اور کیملوڈیونم اور لنڈن کو بالکل برباد کر دیا۔ شہر لنڈن اوس زمانے مین بھی سرسبز و آباد تھا اور یہان تجارت بہت ہوتی تھی۔ الغرض خاتون مذکورہ کو سوٹونیس پالنس افسر رومی نے شکست دی اور اس صدمہ سے اوسنے اپنی تئین خود مار ڈالا۔

بربادی کیملوڈیونم و لنڈن ٦١ء

ابتک تو انگلستان فقط برائے نام رومیون کا ملک کہلاتا تھا مگر اب جولیس اگریکولا نے جو ڈومشین قیصر کی طرف سے اوس ملک کا حاکم تھا اوسے فی الحقیقت روم کا صوبہ کر دیا۔ اس حاکم کی کارگذاریانِ اسکے داماد ٹاسیٹس مورخ کی کتابون مین مرقوم ہین۔ اسنے رومیون کا رعب مطلق انگلستان کے لوگون پر غالب رکھا اور کسیطرح کا بلوے اور فساد ہونے دیا اور بہ نسبت اور حکام و عمال روم کی رعایا سے بلطف و نرمی پیش آیا اور اونھین اچھے اچھے ہنر سکھائے اسی حاکم کے وقت مین اکثر شرفا و روسائے انگلستان نے رومیون کا لباس اور زبان اور طرز معیشت اختیار کیا اور اسنے وہ کام کیا جو ابتک کسی سپہ سالار رومی نے نہ کیا تھا یعنی وہ کیلیڈونیا کے جنگلون مین گھس گیا جہان بالکل راہ تھی اور ساحل خلیج مورے تک رومیون کی سلطنت قائم کر دی۔ اس مہم مین افسر مذکور کو بہت سے سخت دشمنون سے لڑنا پڑا اور کوہ گریمپین پر اوس سے اور گیلگیکس سردار کیلیڈونیا سے لڑائی ہوئی قبل اسکے کہ سپہ سالار رومی اوس کوہ عظیم کو طے کرے۔ اس لڑائی کا مقام متیقن نہین ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ لڑائی شہر اسٹاڈاک مین ہوئی تھی جو ضلع پرتھ مین

حکومت جولیس اگریکولا ٧٨ء

جنگ کوہ گریمپین ٨٤ء

مین واقع ہے - جب اگرکولا کے جہازران اپنے جہازون کو انگلستان کے کنارے کنارے لیلیئے تو اونھین معلوم ہوا کہ یہ جزیرہ ہے +

اس سردار جلیل الشان نے جنوبی صوبون کی حفاظت اور استحکام کے واسطے ایک دریا سے دوسرے دریا تک دو قطارین قلعون کی بنوائین ایک قطار دریاے ٹاین سے خلیج سولوے تک بنوائی اور ایک قطار دو برس کے بعد فرتھ آف فورتھ سے دریاے کلایڈ تک بنوائی - جب اڈرین سے شمالی فصیلین نہ سنبھل سکین تو اوسنے ایک اور دیوار بنوائی اور اوسکا نام ویلم اڈریانی اور یکس وال رکھا - یہ دیوار اگرکولا کی بنائی ہوئی قلعون کے پہلے قطار کے متصل بنی تھی - انٹونائین قیصر کے عہد مین رومیون نے اپنی عملداری شمال انگلستان مین دور تک بڑہائی اوس زمانے مین اونکا سردار لولیس اربکس تھا اوسنے اگرکولا کی دوسری دیوار پھر بنوائی اور اوسکا نام ویلم انٹونائینی رکھا بعد اوسکے اس دیوار کا نام گریمس ڈایک ہوگیا - کئی مرتبہ عمال روم خود قیصر روم بن گئے چنانچہ سویرس قیصر کے عہد مین البانیس ناظم انگلستان اپنی فوج بادشاہ سے لڑنے کو گال مین لیگیا لیکن سویرس حریف پر غالب آیا اور حکومت انگلستان اپنے دو افسرون پر تقسیم کردی - تھوڑے عرصے کے بعد کیلیڈونیا کے لوگون نے اوسپر حملے کرنے شروع کیے اور اونکی گوشمالی کے واسطے سویرس کو خود وہان جانا پڑا قیصر مذکور نے مع فوج کوچ کیا اور چاہا کہ دشمنون کو اونکے پہاڑون کی گڑھیون مین مارے -

---

سلہ - اسکاٹ لینڈ کا قدیم نام ہے ۱۲ -

بعض ادریان کی آمد

بعہد ولیم ادریانی سنہ ۱۲۰ء

بعہد ولیم انٹونائینی سنہ ۱۳۸ء

وہ لوگ بالکل وحشی تھے اور اونکے ہتھیار یہ تھے کہ ایک خنجر اور ایک بڑی سی تلوار کمر مین لوہے کی زنجیر مین لٹکی رہتی تھی اور ایک برچھی اوسکے ایک طرف ایک گھنٹہ لگا رہتا تھا اور حفاظت کے واسطے ایک بے ڈول چمڑے کی ڈھال اونکے پاس رہتی تھی - فوج روم کی شجاعت اور ہنرمندی اور خوش انتظامی سے ان وحشیون کا کچھ بس نہ چل سکا اور سیوَرس کیلیڈونیا کے جنگلون کو طے کر گیا اور سابق مین جو لوٹ مار اونھون نے کی تھی اوسکی سزاے سخت اونھین دی اور اڈریَن کی دیوار سے چند قدم کے فاصلے پر ایک مضبوط دیوار پتھر کی بنوائی کہ اوسکی حفاظت کو دس ہزار آدمی درکار تھے - ہنوز سیوَرس جنوب کی طرف نہ پھرنے پایا تھا کہ کیلیڈونیا کے لوگون نے پھر فساد کیا پھر وہ شمال کی جانب پھرا کہ ان مفسدون کو زیر کرے اور اس اثنا مین شہر یورک مرگیا جسے اوس زمانے مین آبورکم کہتے تھے - سیوَرس قیصر کی بیٹی کیرکلا نے جسقدر ملک کہ اوسکے باپ کی بنوائی ہوئی دیوار کے شمال کی جانب تھا وہ سب کیلیڈونیا کے لوگون کو دیدیا —

وفات سویرس قیصر ۲۱۱ع

رومیون نے انگلستان کو چھ صوبون پر منقسم کیا تھا جنکے نام ذیل مین قوم مین

۱ - برٹینیا پرائیما - اس صوبے مین تمام بلاد جنوبی گلوسٹر و ٹیمس داخل تھے -

۲ - فلیویا سیزارینسس[لہ] - اس صوبے مین وسط کے ضلعے داخل تھے اور یہ ایک مربع مین واقع تھے جسکا ایک زاویہ خلیج واش پر تھا ایک دریاے

لہ - یعنی اضلاع متوسطہ ۱۲ —

ڈی پر ایک دریاے سوِرن پر اور ایک دریاے ٹیمس پر۔
۳ - بریٹنیا سکنڈا - اس صوبے مین ملک ویلس اور دریاے ٹیمس و ڈی کے مغرب کیطرف کا ملک داخل تھا۔
۴ - میکسیما سیزارئینسس - اس صوبے کی حد جنوبی خلیج واش اور دریاے ڈی تھی اور حد شمالی آڈریَن کی دیوار واقع دریاے ٹاین تھی۔
۵ - والنشیا - اس صوبے مین وہ ملک داخل تھا جو آڈریَن اور انٹونایَن کی دیوارون کے درمیان مین واقع تھا۔
۶ - وسپیشیا نا یا کیلیڈونیا - اس صوبے مین تمام ملک شمالی دیوار انٹونایَن داخل تھا۔

ان صوبون مین سے چار صوبے تو رومیون نے بالکل مغلوب کر لیے تھے اور پانچوین صوبے کو کچھ اگریکولا نے فتح کیا تھا کچھ آربکس نے اور کچھ تھیوڈوشیئس نے۔ یہ شخص والنٹینین قیصر کے عہد مین ہوا تھا اور اسنے پانچوین صوبے کا نام والنشیا اپنے بادشاہ کے نام پر رکھا تھا۔ چھٹی صوبے مین سے فوج روم گذر تو گئی تھی لیکن کبھی اوسے فتح نہین نصیب ہوئی۔

یہ اچھی طرح نہین معلوم کہ رومیون کے زمانے کے سالہاے آخری مین انگلستان کی کیا کیفیت تھی یہ معلوم ہے کہ بارہ برس تک اوسی جزیرے کے لوگ خود سری ڈیاکلیشین اور میکسیمیَن بادشاہ نے کاراشیس کو اوس ملک کا رئیس مقرر کیا جو سیکسن کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شخص نے بہت سے جہاز اکھٹا کر کے روانہ کیے کہ انگلستان

کے کنارے کو اسکنڈ نیویا کے ڈاکوون سے بچایئن اور وہ خود انگلستان کا
حاکم بن بیٹھا اور اپنے استحقاق حکومت کا دعوی سلاطین روم سے زبردستی
قبول کروالیا - بوٹن لوگون مین سے ایک شخص اَلَکِٹسَ نامے نے حاکم موصوف کو
شہر یورک مین کنارے سے مارڈالا اور تخت سلطنت انگلستان پر قبضہ کرلیا لیکن
تین برس کے بعد وہ خود بھی کانسٹینَ شِیَس کلورَس قیصر سے لڑائی مین
مارا گیا اور رومیون کی سلطنت انگلستان مین پھر قائم ہوگئی - اس قیصر نے
بر ٹن کی ایک شاہزادی ھِیلِینا نامے سے شادی کرلی اور اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد چند روز کے قسطنطنین اعظم کے نام سے مشہور ہوا
یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب شائستہ قومین غیر شائستہ قومون کو مغلوب کرلیتی ہین
تو جو فائدے آخر کار قوم مغلوب کو حاصل ہوتے ہین وہ اون نقصانون سے بڑھ
بڑھ جاتے ہین جو اونھین اول مین ہوئے تھے چنانچہ پہلے چند سال جو رومیون
کی حکومت انگلستان مین رہی تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے صبح کاذب قبل طلوع
آفتاب - اول صدی عیسوی کے آخر مین مذہب عیسائی انگلستان مین رائج ہوا
بعضے کہتے ہین کہ پطرس یا پولوس حواری نے یہ دین وہان رائج کیا تھا
ڈیاکلیشیَن قیصر کے عہد مین برٹن لوگون نے صلیب مسیحی کے لیے
بڑی بڑی ظلم و ستم سہے اور پہلے جو شخص حضرت مسیح کی راہ مین شہید ہوا وہ سینٹ البن
تھا اور جس شہر مین یہ بزرگ شہید ہوئے تھے وہ ھرٹ فرڈ شِیر مین ہے
اور اوسکا نام انھین شہید کے نام پر سینٹ البن رکھا گیا ہے -
قسطنطین اعظم شہر یورک مین پیدا ہوا تھا اوسکی ولادت سے

تاریخ شہادت سینٹ البن ۳۰۳ء

انگلستان کی قدر و منزلت بڑھ گئی اور اوسنے دین مسیحی کے وعظ و تلقین مین لوگون کی بڑی تائید کی بیس اس سے بڑھ کے کسی قوم کو کیا نعمت ملیگی جو اہل برٹن کو فاتحین روم سے ملی کہ اونکے عہد حکومت مین اونھون نے حضرت مسیح کو پہچانا اور اونکی صلیب مقدس پر ایمان لائے۔

آخر الامر گوتھ اور اور شمالی قومون نے ایسے شدید اور متواتر حملے کیے کہ رومیون نے اپنی فوج انگلستان سے برخواست کر کے ممالک متوسطہ روم کی حفاظت کے واسطے بھیجدی اور برٹن لوگونکو اپنے لشکر مین بھرتی کر کے گال و دیگر ممالک یورپ مین لڑنے کو بھیجا تھوڑے ہی عرصے کے بعد آنوریس بادشاہ نے مصلحت جانکر اپنی سلطنت کے حدود گھٹا دیے اور اہل برٹن کو اپنی حکومت سے آزاد کردیا اور سب علامات سلطنت روم کے اوس ملک سے موقوف کردیے۔

اسکاٹ لینڈ اور ایرلینڈ کے اس زمانہ کا حال ہم خوب نہین بیان کر سکتے۔ رومیون کے بنائے ہوئے حمام اور قلعون کے آثار و علامات جو ابتک برگھہ ہیڈ اور آبردین مین ڈنبلین کے قریب اور اور مقامات پر باقی ہین اونسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ شمال کیجانب خلیج موری تک پہونچ گئے تھے لیکن دریاے فورتھ کے شمال کی سمت کے جنگل ایسے گھنے تھے کہ فوج وہان بقاعدہ نہ لڑسکتی تھی پس وہان کے وحشی لوگ افواج روم کو فتح دائمی نہ حاصل ہوئی۔ رومیون کے زمانہ کے آخر مین جزائر ۱ آرکنی اور شٹلینڈ اور اضلاع شمالی اسکنڈنیویا کے لوگون نے چھین لیے تھے چنانچہ انکی نسل سے لوگ ابتک وہان موجود ہین۔ ۱ آیرلنڈ

کے معنی مقدس جزیرہ ہین یہان کے لوگون نے اہل ویلس سے رسم وراہ کی اور اس جزیرے مین قدیم قبائل سلٹ رہتے تھے جنمین سوم مذہب ڈرواڈ بڑی مدت تک اپنی ہیئت اصلی پر جاری رہے

رومیون کی تعلیم سے اہل انگلستان نے زراعت وتجارت وغیرہ مین ترقی کی اور سڑکون پر کنکر بچھائے اس سبب سے وہان کی آمد ورفت سہل ہوگئی۔ ان سڑکون کو اسٹریٹا کہتے تھے جس سے انگریزی لفظ اسٹریٹ بمعنی سڑک نکلا ہے۔ رومیون ہی نے وہان تجارت کی بنیاد ڈالی اور جو چیزین یہان پیدا ہوتی تھین اونھین روم اور متعلقات روم مین لیجاکر بڑے نفع سے بیچتے تھے ۔ جو چیزین اون دنون مین انگلستان سے روم وغیرہ مین تجارت کے واسطے جاتی تھین اونمین عمدہ یہ چیزین تھین غلہ پنیر۔ چونا۔ کھریا۔ صدف ۔ موتی ۔ انگلستان کے مواشی اور کتون اور گھوڑون کی بھی بڑی قدر تھی اور سیسا اور لوہا بافراط وہان سے اور ملکون مین جاتا تھا۔ تھوڑی ہی مدت بعد قیصر روم کے زمانہ کے ایک قسم کا سونے کا سکہ انگلستان مین رائج ہوا اور کچھ سکّے اوس زمانے کے ایسے نکلے ہین جنپر مواشی کی شکلین مسکوک ہین اور وہ رومی روپیہ کے مشابہ ہین۔ چونکہ رومی لڑائی مین اکثر مشغول رہتے تھے لہذا جو الفاظ اونکی زبان سے انگریزی زبان مین آئے تھے اور ابتک مستعمل ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرے مین وہ لوگ مثل فوج کے رہے اور اونھین غلبہ اور تسلط رہا چنانچہ جن شہرون مین وہ لوگ رہے وہ جا زمیان تھین اور بہت مضبوط اور مستحکم تھین اور اونھین لاطینی زبان مین کیسٹرا یعنی کمپو کہتے تھے یہ لفظ ابتک باشکال مختلفہ ان شہرون کے نامون مین موجود ہے

چیسٹر - ونچسٹر - لیسٹر - ڈونکسٹر - ایک اور لفظ لاطینی کولونیا کی اصل لفظ لنکن اور کولچسٹر مین موجود ہے اور اگرچہ شہر باتھ کا رومی نام نہین باقی رہا تاہم یہ شہر رومیون کے زمانے مین حمامون کے واسطے مشہور تھا اور یہ امر مندرون اور پتھر کی تصویرون سے ثابت ہوا جو اس زمانے کی بنی ہوئی اب اس شہر (باتھ) مین نکلی ہین -

تواریخ ضروریہ زمانۂ رومیان در انگلستان

ورود جولیس قیصر در انگلستان -	سنہ ۵۵ قبل حضرت مسیح ع
مراجعت رومیان در انگلستان بعہد کلاڈیس قیصر -	سنہ ۴۳ ع
وفات شاہزادی بوڈسیا -	سنہ ۶۱ ع
ابتداے حکومت اگریکولا -	سنہ ۷۸ ع
بناے دیوارہاے اگریکولا -	سنہ ۷۹ ع
جنگ کوہ گرامپین -	سنہ ۸۴ ع
بناے دیوار اڈرین -	سنہ ۱۲۰ ع
بناے دیوار انٹونائن -	سنہ ۱۳۸ ع
وفات سویرس در شہر یورک -	سنہ ۲۱۱ ع
خودسری انگلستان -	سنہ ۲۸۸ ع
عود سلطنت رومیان در انگلستان -	سنہ ۳۰۰ ع
شہادت سینٹ البن -	سنہ ۳۰۳ ع
رومیون نے انگلستان کو چھوڑ دیا -	سنہ ۴۱۰ ع

زمانۂ قوم سکسن در انگلستان

از سنہ ۴۱۰ع تا سنہ ۱۰۶۶ع همگی ۶۵۶ سال

باب اول

هفت ریاستهای سکسن

از سنہ ۴۱۰ع تا سنہ ۸۲۷ع ـ همگی ۴۱۷ سال

رومیون کے زمانے مین انگلستان کے لوگ محفوظ و مامون رہے لیکن جب اونکی حکومت جاتی رہی تو اونکا حال بہت سقیم ہوگیا۔ پکٹ اور اسکاٹ ملک کے انگلستان کی سرحد کی دیوارین توڑکر اندر گھس آئے اور شمالی ملک تاخت و تاراج کیا اور ڈینمارک اور جرمنی کے دزدان دریا جنھین رومیون کے جنگی جہاز بھی نہ روک سکتے تھے مشرقی اور شمالی ملک پر چڑھ آئے اور بڑے بڑے ٹیلون پر سوار دیہات و قصبات کو بیرحمی سے جلاتے ہوئے دریاؤن کو طے کرگئے اسپر طرہ یہ ہوا کہ اہل انگلستان مین آپسمین جھگڑا پڑا ہوا تھا اور متنازعین مین رومی فریق کا سردار امبروشیس تھا اور انگریزی فریق کا سردار ورٹیجرن تھا۔ انگلستان کے چھوٹے چھوٹے صوبون نے کچھ کوشش کی کہ آپسمین اتفاق کرین اور ایک شخص کو اپنا بادشاہ بناکر اوسکا نام پینڈراگن رکھا مگر اس عہدہ شاہی پر بھی ایسی لڑائیان ہوئین کہ اور بھی خرابی ہوئی۔

ورٹیجرن نے دزدان دریا سے مدد مانگی کہ وہ اپنے تئین سلطان البحر کہتے تھے اور بڑے تندخو و دراز قد و کبود چشم و سرخ رنگ تھے اور اونکے بال لمبے لمبے زرد تھے اور لڑائی مین

ورود سرداران جوٹس در انگلستان ۴۴۹ ع

مشاق تھے اور کلہاڑی اور برچھی اور گرز یہ اونکے ہتھیار تھے اور اونکا بڑا دیوتا اُوڈِن تھا اور اونکا بہشت وِلہالا تھا - ان لٹیرون کی انگلستان مین بسنے کی حکایت محض روایت غیر معتبر ہے اگرچہ اوسمین بعض باتین سچ بھی ہین وہ قصہ یہ ہے کہ جُوٹس[1] کے دو سردارون کو جنکا نام ہِنگِسٹ اور ہُورسا تھا وُرٹِجرَن نے اپنے فریق کی حفاظت کے واسطے نوکر رکھا اور یہ دونو سردار اِبسفلیٹ مین جو ضلع کینٹ مین تھینٹ کے کنارے پر واقع تھا وارد ہوئے اور وُرٹِجرَن کے دشمنون کو شکست دی بعد اوسکے وہ سردار خود وُرٹِجرن سے منحرف ہو گئے اور کِینٹ پر اپنا قبضہ کر لیا اور اپنی قوم کے لوگون کو بلاکر اونپر غنیمت تقسیم کر دی - ایک اور حکایت کہ اوسکی اصل بھی انگلستان سے ہے یہ ہے کہ وُرٹِجرن ہِنگسٹ کی بیٹی رُوِینا پر عاشق ہوا اس سبب سے اوسنے ضلع کینٹ جُوٹس لوگون کو دے ڈالا - اس ماجرے کے بعد سو برس تک یہ کیفیت رہی کہ دریاے اِلب اور رھاین کے مابین کے ملکون سے گروہ کے گروہ لٹیرون کے انگلستان کے جنوبی اور مشرقی کنارون پر آیا کیے اور وہان کے لوگون کو مغرب اور شمال کیجانب نکالدیا اور جتنا ملک کہ پست تھا اوسپر قبضہ کر لیا - یہ لٹیرے تین قومون کے تھے جُوٹس انگلس - سکسنس -

یس سات ریاستین جنھین ہفت ریاستہاے سَکسن کہتے ہین اسطرح سے قائم ہوئین -

---

[1] - یعنی باشندگان جٹلنڈ ۱۲ -

۱-	کینٹ - یہ ریاست ۴۵۷ء مین ہنگسٹ نے قائم کی تھی
۲-	جنوبی سکسنی - اس ریاست مین ضلع سسکس اور سری داخل تھی اور اسی ایلا نے ۴۹۰ء مین قائم کیا تھا -
۳-	مغربی سکسنی یا وسکس - اس ریاست مین اکورنوال کے جتنے ضلعے سسکس کے مغرب اور دریاے ٹیمس کے جنوب مین واقع ہین وہ سب داخل تھے اور اسی سرڈک نے ۵۱۹ء مین قائم کیا تھا -
۴-	مشرقی سکسنی - اس ریاست مین ضلع اسکس اور مڈل سکس داخل تھے اور اسی ارسنون نے ۵۲۷ء مین قائم کیا تھا -
۵-	نورتھمبریا - یہ ملک دریاے ھمبر کے شمال مین دریاے فورتھ تک تھا اور اسی ایڈا نے ۵۴۷ء مین قائم کیا تھا -
۶-	ایسٹ انگلیا - اس ریاست مین اضلاع نورفک وسفک - وکیمبرج - شامل تھے اور اسی اقا نے ۵۷۵ء مین قائم کیا تھا -
۷-	مرسیا - اس ریاست مین اضلاع متوسطہ سورن کے شمال اور ھمبر کے جنوب واقع تھے اور اسے کرڈا نے ۵۸۴ سنہ عیسوی مین قائم کیا تھا -

حملہ آوران سکسن کا بڑا دشمن آرتھر شاہ سلیوریس تھا۔ سلیوریس ایک قوم تھی کہ جنوب ویلس مین رہتی تھی۔ اس بادشاہ نے بارہ لڑائیان فتح کین اور اسکے بڑے افسر بارہ شخص تھے جنکا خطاب سرداران راونڈ ٹیبل ہے۔ اسے اسکے بھتیجے موڈریڈ نے مار ڈالا اور گلاسٹن بری مین دفن کیا گیا وہان سے اسکا تابوت شاہ ہنری دوم کے عہد مین نکلا۔

[illegible]

ورود راہبان در انگلستان ۵۹۷ء

ان ساتون ریاستون کے بادشاہ آپس مین لڑا کرتے تھے اور انکے ملکون کے حدود بدلتے رہتے تھے اور جو بادشاہ چند عرصے تک غالب رہتا تھا اوسے بریٹولڈا یعنی بادشاہ قوی کہتے تھے۔ ان لڑائیون مین لوگ مذہب عیسائی کو بھول گئے تھے لیکن اوسکی ترقی پھر شروع ہوئی اور پوپ گریگری نے چاہا کہ سکسن لوگون کو کلیساے روم کا تابع کرے پس اوسنے کچھ جوان جوان آدمی قوم انگلس سے خریدے اور اونھین پڑھا لکھا کر چاہا کہ اونکے ملکون مین ترویج دین مسیحی کے واسطے بھیجے مگر پھر وہ اس ارادے سے باز آیا اور اگسٹاین راہب کو مع چالیس راہبون کے انگلستان مین مذہب عیسائی تعلیم کرنے کے واسطے بھیجا۔ ان راہبون کے چال چلن مین جنھین پوپ گریگری نے بھیجا تھا اختلاف ہے مگر اتنا امر یقینی ہے کہ فضل خدا سے اونکا مآل اچھا ہوا اور دین مسیحی سکسن کے مذہب باطل پر رفتہ رفتہ غالب آیا۔ سلاطین انگلستان مین سے پہلے جس بادشاہ نے دین مسیحی قبول کیا وہ اتھلبرٹ شاہ کینٹ تھا۔ اس بادشاہ کو اسکی بی بی برتھا نے کہ عیسائی تھی دین مسیحی کی ترغیب دی تھی اور اوسی زمانے مین بڑا گرجا بمقام کنٹربری مین تعمیر

کیا گیا اور جبسے یہ شہر انگلستان کا دار الملک ہے۔ بعد چند مدت کے سیبرٹ شاہ اسکس نے بھی دین مسیحی قبول کیا اور اوسنے اپالو دیبی کا مندر جو ویسٹ منسٹر مین تھا کھدوا ڈالا اور پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوایا جسمین بڑا مقبرہ ہے اور ڈیانا دیبی کا مندر بھی کھدوا ڈالا اور اوسکی جگہہ پر ایک اور گرجا پولوس حواری کے نام کا تعمیر کیا۔ اس زمانہ مین اِڈوِن بڑا قوی اور نامی بادشاہ تھا اور اوسکی سلطنت دریاے فورتھ سے ٹیمس تک برابر تھی۔ اس بادشاہ نے فورتھ کے جنوبی کنارے پر ایک شہر بنایا جو ابتک اوسیکے نام سے مشہور ہے اور اِڈنبرا یعنی اِڈوِن کی گڑھی کہلاتا ہے۔ بعد عیسائی ہونے کے اس بادشاہ نے تمام روسا ر قوم کو جمع کیا اور اونسے تبدیل مذہب کے وجوہ بیان کیے اور اوسکے سردارون نے اوسکا تتبع و اقتدا کیا اور قدیم دیوتاؤن کی پرستش قطعاً ترک کر دی اور اونکے بڑے مجتہد کوئیفی نے کسر اصنام مین سبقت کی اور ایک بت کیطرف کہ معبد کفار مین نصب تھا برچھی کھینچ ماری۔

تینتیس ۳۳ برس قبل اگسٹاین کے انگلستان مین آنیکے ایک راہب کولمبا نامے مع بارہ رفیقون کے اسکاٹ لنڈ مین وارد ہوا تھا اور جزیرہ ایونا مین ایک عیسائی مدرسہ قائم کیا تھا اور اوسکے تابعین کو کلڈیز یعنی خدا پرست کہتے تھے اونھون نے اکثر بلاد اسکاٹ لنڈ مین مدرسے مقرر کیے اور انگلنڈ تک پہونچ گئے۔

اِڈوِن شاہ نورتھمبریا کا جانشین اوسولڈ اسکاٹ لنڈ مین نکال دیا گیا تھا وہان سے وہ جزیرۂ ایونا مین پہونچا اور وہان دین مسیحی سے مشرف ہوا اور جب وہان سے مراجعت کی تو جزیرۂ لنڈسفارن مین ایک

دَیر بنوایا جیسے یہ جزیرہ جزیرۂ مقدّس کہلاتا ہے۔ فرقۂ کَلڈیز یعنی موحّدین کے عقائد و اعمال کلاً وقاطبۃً کلیساے روم کے منافی و مخالف تھے لہذا اگسٹاین کے مقلد کَلڈیز کے سدراہ ہوئے اور چاہا کہ تمام انگلستان کو امور مذہبی مین پوپ کا مطیع کردین۔ آخرالامر تابعین پوپ غالب آئے چنانچہ اکثر الفاظ متعلق بہ اعمال و عبادات دین مسیحی انگلستان مین راہبین روم نے رائج کیئے جیسے لفظ مِنسٹر (دیر) کہ اصل رومی مین یہ لفظ مُونَیسٹریَم تھا اور کَینڈل (شمع) کہ اصل مین یہ لفظ کینڈیلا تھا اور پریچ (وعظ کرنا) کہ اصل مین یہ لفظ پرِیڈکا رہی تھا۔

آخرالامر یہ سات ریاستین گھٹ کر تین رہ گئین یعنی نورتھمبریا مَرسِیا اور وِسِکس۔ نورتھمبریا کو تھوڑے ہی عرصہ مین بادشاہ مَرسیا نے مغلوب کر لیا۔ ان بادشاہون مین سے ایک بادشاہ آفا[۱۲] جسکا لقب مہیب تھا اس قابل ہے کہ کچھ حال اسکا لکھا جائے۔ اس بادشاہ نے باشندگان وِیلس کو مغلوب کیا اور اونھین کے پہاڑون مین اونھین قید کیا اسطرح سے کہ ایک جانب ایک دیوار بنوادی اور اوسکے ادہر ایک خندق کھدوادی ۔ ۱۳ دیوار اور خندق کو آفاس ڈایک کہتے ہین اور یہ دریاے ڈی سے خلیج برِسٹل تک ہے۔ اس بادشاہ نے بہت سا ملک وِسِکس بھی مغلوب کیا اور اگرچہ بہت دیندار نہ تھا لیکن اسنے کلیساے مسیحی سے بڑے سلوک کیئے اور اسکے محلات اور سکون اور تمغون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کچھ مہذب و شائستہ تھا۔

ہفت ریاستہاے سکسن مین سے وسکس کی ریاست آخر تک باقی رہی۔
افا کی وفات کے بعد ایک شخص بیوٹرک نامے نے اوسکی سلطنت غصب کرلی
اوراوسکی بیٹی ایڈبرگا سے شادی کرکے اور شاہ مرسیا کے زور سے سلطنت
مغصوب پر قابض رہا۔ تھوڑی ہی مدت بعد اپنے باپ کے مرنے کے ایڈبرگا
نے اپنے شوہر کو زہر دیدیا اور خود فرانسیس کو بھاگ گئی مگر وہان سے بھی نکالدی گئی
اور بہت مفلس ہو گئی اور اٹلی کے کسی شہر مین بھیک مانگ کر مرگئی۔
اگبرٹ جو فی الحقیقت بادشاہ تھا چودہ برس تک شاہ چارلمین کی مدت مین
رہا اور جب اوسکا رقیب (بیوٹرک) مرگیا تو وہ انگلستان مین پھر آیا اور ریاست
وسکس پھر لی اور ڈیون اور کورنوال کے لوگون کو شکست دی اور
برنولف غاصب ریاست مرسیا کو لڑائی مین قتل کیا اور اپنی ریاست مین
مرسیا کو بھی شامل کرلیا اور تھوڑے ہی زمانے مین تمام ملک جنوبی دریاے
ٹویڈ اپنی تحت حکومت کرلیا۔ اب جو سلطنت قائم ہوئی اوسکا نام انگلنڈ
یعنی انگلی کا ملک رکھا گیا اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جن تین قومون نے انگلستان پہ
حملہ کیا تھا اونمین قوم انگلی سب سے قوی تھی۔

بناے سلطنت انگلنڈ ۸۲۷ سنہ ء

باب دوم

عہد بادشاہان سکسن

از سنہ ۸۲۷ء تا سنہ ۱۰۱۷ء - ہمگی ۱۹۰ سال - ۱۵ بادشاہ

بادشاہان صدی نہم عیسوی

		سنہ جلوس
اگبرٹ		سنہ ۸۲۷ء
اتھلولف	(پسر)	سنہ ۸۳۶ء
اتھلبالڈ	(پسر)	سنہ ۸۵۷ء
اتھلبرٹ	(برادر)	سنہ ۸۶۰ء
اتھلرڈ اول	(برادر)	سنہ ۸۶۶ء
آلفرڈ	(برادر)	سنہ ۸۷۱ء

بادشاہان صدی دہم عیسوی

اڈورڈ کلان	(پسر الفرڈ)	سنہ ۹۰۱ء
اتھلستن	(پسر)	سنہ ۹۲۵ء

اِڈمنڈ اول	(برادر)	سنہ ۹۴۱ء
اِڈ ″ ″ رِڈ	(برادر)	سنہ ۹۴۶ء
اِڈوِی	(برادرزادہ)	سنہ ۹۵۵ء
اِڈگر	(برادر)	سنہ ۹۵۹ء
اِڈورڈ شہید	(پسر)	سنہ ۹۷۵ء
اِتھلرڈ دوم ملقب بکاہل ...	(برادر اخیافی)	سنہ ۹۷۸ء

بادشاہ صدی یازدہم عیسوی

اِڈمنڈ دوم ملقب بہ رُوئین تن — سنہ ۱۰۱۷ء

شاہ اِگبرٹ نے ونچسٹر مین تاج پہنا۔ یہ شہر اوس زمانے مین انگلستان کا پایۂ تخت تھا۔ اس بادشاہ نے ایسے ایسے مہم سر کیے جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شجاع و صابر و جری و مستقل مزاج تھا۔ اسے اِگبرٹ (یعنی تیز چشم) اسواسطے کہتے تھے کہ اسکی نگاہ تیز تھی اور نیم وحشی قومون کا دستور ہے کہ اکثر صورت پر لقب رکھتے ہین۔ اس بادشاہ کے عہد مین ڈینمارک کے لوگون نے اہل انگلستان کی ایذا رسانی شروع کی۔ مثل قوم سکسن کے یہ لوگ جرمنی کے جنگلون سے آئے تھے اور شاہ چارلمین سے شکست کھا کر اوس ملک مین چلے گئے تھے جسے اب ڈینمارک کہتے ہین۔ اگرچہ یہ ڈینس کو

۱۰۱۶ء [illegible]

سکسن لوگون سے قرابت رکھتے تھے اور راوسی قبیلہ اسکنڈنیویا سے تھے مگر یہ سکسن لوگون سے بہت عداوت رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ وڈن اور تھور کے دین سے منحرف ہوگئے ہین۔ پہلے یہ ڈینس لوگ شہر ٹینٹ موتہ مین آئے اور ایک مدت تک نہب وغارت مین مشغول رہے یہانتک کہ شاہ اگبرٹ نے اونھین صوبہ کورنوال مین کوہ ہلینگسڈون پر شکست دی اور دوسرے سال وہ خود مرگیا۔

اگبرٹ کا جانشین اوسکا بڑا بیٹا اتھلولف ہوا جو پیشتر راہب تھا۔ اس بادشاہ کو پہلی بی بی اوسبرگا سے جو اوسکی ساقی اسلاک کی بیٹی تھی چار بیٹے تھے یہ چارون شاہزادے باری باری بادشاہ ہوئے۔ آخر عمر مین شاہ اتھلولف مع اپنے چھوٹے بیٹے الفرڈ کے بقصد زیارت روم کو گیا اگرچہ الفرڈ پیشتر بھی وہان گیا تھا۔ اتھلولف کی دوسری زوجہ دختر چارلس بالڈ شاہ فرانس تھی جب اس شاہزادی کی شادی ہوئی تو یہ بارہ برس کی تھی۔ اتھلولف کے عہد مین پوپ نے رعایائے انگلستان پر اس غرض سے ٹیکس جاری کیا کہ روم مین انگریزی مدرسہ قائم کرے اس ٹیکس کا نام پیٹرس پنس ہے۔ اسی بادشاہ کے عہد مین یہ رسم بھی جاری ہوا کہ ہر شخص اپنے مال کا دسوان حصہ پادریون کی نذر کرے اور ہر چارشنبہ اس بات کے لیے مخصوص کیا گیا کہ ڈینس لوگون سے حفاظت کے لیے دعا کی جائے۔ اتھلولف نے اشٹنبرج واقع ضلع اسکس مین انتقال کیا اور اسٹننگ واقع سسکس مین

مدفون ہوا۔

اتھلبالڈ نے اپنی سوتیلی مان جوڈتھ سے شادی کرلی لیکن ونچسٹر کے اسقف کے سمجھانے سے اوسے چھوڑ دیا اور وہ اپنے باپ پاس چلی گئی کہ وہ بادشاہ تھا اور اوسنے اوسے قید کیا مگر وہ بالڈون ایسر فرانسیسی کے ساتھ قیدخانے سے بھاگ گئی اور بعد چند مدت کے بالڈون کو فلینڈرس کی ریاست ملی۔ یہ شاہزادی شاہ ولیم منصور کی زوجہ کے بزرگون مین سے تھی۔

شاہ اتھلبرٹ کا عہد فقط اسواسطے مشہور ہے کہ ڈینمارک کے لوگ جزیرہ تھنیٹ پر چڑھ آئے۔ اس عہد کا خاتمہ ۸۶۶ء مین ہوا۔

شاہ اتھلرڈ اول پر ڈینس لوگون نے بڑا یورش کیا اور بہت سی لڑائیان اوس سے کرین انمین دو لڑائیان بڑی ہوئین ایک اشڈن مین اور ایک مرٹن مین۔ مرٹن کی لڑائی مین بادشاہ کو زخم کاری لگا۔ پہلے جس شخص کو انگلستان مین ارل یعنی امیر کا خطاب عنایت ہوا وہ شاہزادہ الفرڈ تھا کہ اوسکے بھائی شاہ اتھلرڈ نے یہ خطاب اوسے دیا تھا۔ اس بادشاہ کے عہد مین انگلستان مین بڑا قحط پڑا اور بعد اوسکے وبا آئی جس سے انسان وحیوان دونون ہلاک ہوئے۔ اڈمنڈ شاہزادہ انگلستان مغربی کو

ڈینس لوگون نے قریب ایک شہر کے مارڈالا جو بسبب اس حادثہ کے بری سینٹ اِڈمنڈس یعنی مزار اِڈمنڈ ولی مشہور ہو گیا۔

تخت نشینی الفرڈ اعظم ۸۷۱ء

اِڈمنڈ کے بعد اَلفرڈ ملقب بہ اعظم بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ سلطنت کا وارث نہ تھا اسواسطے کہ اسکا بھتیجا جیتا تھا اگرچہ بہت صغیر السن تھا لیکن چونکہ اس زمانے مین خوف بہت تھا لہذا وسیکس کے امیرون نے سلطنت اَلفرڈ کو دیدی کہ وہ اوسکی حفاظت کی زیادہ قابلیت رکھتا تھا۔ بوقت جلوس شاہ اَلفرڈ کا سن بائیس برس کا تھا اور تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اوسکی شادی اَلسوِتھا سے ہوئی تھی جو مرسیا کے ایک رئیس کی بیٹی تھی۔ اگرچہ یہ بادشاہ ایک مرض باطنی مین مبتلا تھا جسکے سبب سے چوبیس برس مین اوسے کسی آن چین نہین ملا مگر اوسکے قوے ضعیف نہوئے تھے اگرچہ ایسے ایسے انقلاب دیکھے تھے اور ایسی ایسی صعوبتین اوٹھائی تھین۔ کہتے ہین کہ پہلے اسکو علم کا شوق اسکی مان اُوسبُرگا نے دلایا کہ اوسکے پاس ایک دیوان شعرا سکسن کا بہت عمدہ مطلا و مرصع تھا اور اوسکے بیٹے اوس کتاب پر بہت راغب تھے پس اوسنے کہا کہ تم مین سے جو اسے پہلے پڑھے اوسیکا یہ مال ہے۔ یہ انعام الفرڈ نے پایا اور اوسیوقت سے اوسے تحصیل علم کا شوق ہوا۔

ڈینس لوگون سے خوف و خطر روز بروز زیادہ ہوتا گیا آخر الامر اونسے اور اَلفرڈ سے ولٹن واقع ولٹ شیئر مین لڑائی ہوئی اور اَلفرڈ

نے شکست کھائی اور دشمن سے مصالحہ کر لیا اونھون نے بادشاہ سے مبلغ خطیر
لیکر ویسٹ سکس کو توچھوڑ دیا مگر مرسیا اور نورتھمبریا مین سب
وغارت اور قتل وقمع بڑی بیرحمی سے شروع کیا۔

ملک جنوبی دریاے ٹیمس کئی سال سے الفرڈ کے قبضہ مین تھا
اس عرصے مین اوسنے بہت سے جنگی جہاز تیار کیے جو ڈینس کے مقابلہ مین
بہت کام آئے ۔ ایک زمانے تک الفرڈ کا اقبال یاور رہا لیکن اب ایک
بلا اوسپر پھر نازل ہوئی ۔ وہ بلا یہ تھی کہ ڈینس کا ایک سردار گتھرم
نامے جو ضلع گلوسٹر مین مقیم تھا شب کے وقت چپن ہم پر چڑھ آیا
چپن ہم بادشاہ کی سیر کا مقام تھا اور دریاے اون پر واقع تھا اور
اوس زمانے مین بادشاہ وہین رہتا تھا جب الفرڈ نے دیکھا کہ دشمن آپہونچا ہے
تو بھیس بدلکر بھاگا اور سور کے گلہ مین چھپا اور اوسکے رفقا کو ڈینس کی
فوج نے متفرق و پریشان کر دیا ۔ اس بادشاہ کے روپوش ہونیکا عجب قصہ
لکھا ہے اور اس ماجرے کی تصویر بھی کھینچی ہے اور نظم بھی کیا ہے ۔
وہ حکایت یہ ہے کہ جسکے گھر مین بادشاہ نے پناہ لی تھی وہ ایک غریب آدمی تھا
اوسکی بی بی نے ایک دن بادشاہ سے کہا کہ تم ذرا روٹی دیکھتے رہو کہ جل نجاے
بادشاہ ایسا متردد تھا کہ اوسے کچھ خبر نہ رہی اور روٹی جل گئی جب اوس عورت
نے یہ دیکھا تو بادشاہ کو بہت برا بھلا کہا اور بعضے کہتے ہین مارا بھی اور کہنے لگی
کہ روٹی اولٹ پلٹ کرنے مین تو یہ بھولی اور کھانے کے وقت چالاک ہوجاوگے

ـ جس جزیرے مین بادشاہ چھپا تھا اوسکا نام اِتھلنی تھا اور وہ بہت مرطوب تھا اور دریاے پیرٹ اور ٹون کے درمیان مین واقع تھا ـ اس جزیرے مین بادشاہ کئی مہینے تک پڑا رہا اور اوسکے مصاحب کبھی کبھی اوسکے دیکھنے کو وہان جاتے تھے اور جنگ عظیم پر آمادہ تھے اور خفیہ فوج جمع کر رہے تھے ـ

جب اَلفرڈ نے سنا کہ ڈیون کے رئیس نے ڈینس کے لشکر پر شب خون مارا اور اونکے سپہ سالار اُبّا کو شکست دی تو اوسنے چاہا کہ یکبارگی دشمن پر حملہ کرے ـ ربابیے کا بھیس بدلکر وہ ڈینس کے لشکر مین چلا گیا اور اس خوبصورتی سے رباب بجایا کہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کسینے اوسے نروکا اور وہ سیدھا گتھرم سپہ سالار کے خیمہ مین چلا گیا اور وہان کئی روز تک خوب دعوتین کھائین اس اثنا مین اوسنے دیکھا کہ ڈینس غافل ہین اور اونکے آپس کے مباحثہ مین جو تدبیرین اونھون نے کی تھین وہ بھی اوسنے سُن لین یہ سب دیکھ بھال کر چپکے سے وہان سے کھسک گیا اور سلوڈ کے جنگل مین اپنے دوستون کو طلب کیا اونھون نے بخوشی بادشاہ کا حکم قبول کیا ـ غرض سکسن اور ڈینس کی فوجون مین پائین کوہ اتھنڈن یون ضلع سمرسٹ مین مقابلہ ہوا اور اَلفرڈ نے فتح پائی اور فوج مخالف کا محاصرہ کر لیا اور ایسا لڑا کہ چودہ ہی دن مین گتھرم نے عاجز ہو کر بشرط چند اَلفرڈ کی اطاعت قبول کر لی ـ گتھرم اور اکثر لوگ اوسکے ہمراہیون مین سے دین عیسوی قبول کرنے پر اور اصطباغ پانے پر راضی ہوگئے اور اسکے صلہ مین بادشاہ

اونمین کچھ ملک ساحل شرقی پر عنایت کیا جو دریاے ٹیمس سے دریاے ٹویڈ تک تھا اور اوسے ڈین لا یعنی ڈین کا ملک کہتے تھے۔

ڈینس کا دوسرا حملہ ۸۹۳ء

ڈینس لوگ بسرداری ہیسٹنگس ۳۳۰ جہاز لیکر ساحل کینٹ پر وارد ہوئے اور تین برس تک ملک جنوبی کو تاخت و تاراج کیا لیکن الفرڈ کی طباعی اور عقلمندی سے سب مشکلین حل ہوگئین اور پھر اوسی کی فتح ہوئی۔ باقی ماندہ عہد الفرڈ مین امن امان رہی۔

آخر عمر مین شاہ الفرڈ اون تدبیرون کے انجام دینے مین مشغول رہا جو اوسنے رفاہ خلائق کے واسطے جوانی کے عالم بلا و مصیبت مین کی تھین۔ چنانچہ اوسنے بڑے مستحکم قلعے دریا سے دور اور ساحل دریا پر بنوائے کہ وہان سے دشمن کا مقابلہ اچھی طرح ہوسکتا تھا اور فوج بندی کا ایک ضابطہ مقرر کیا اور اوسکے بموجب جو لوگ سپاہ گری کے قابل تھے اونکے تین فرقے کیے ایک فرقہ سپاہ کو شہرون مین حفاظت کے واسطے رکھا باقی رہے دو فرقے اونمین سے ہر ایک باری باری لڑائی اور کھیتی کے کام مین مصروف رہتا تھا۔ اس بادشاہ نے خود تحصیل علم کرکے اور تعلیم کے قاعدے مقرر کرکے علم کی ترغیب و ترقی کی اور اوسکی دربار مین بڑے معزز و ممتاز عالم جمع تھے اور خود اوسنے کئی کتابین تصنیف کین انمین عمدہ کتابین یہ ہین۔

ترجمہ حکایات لقمان حکیم در زبان سیکسن   تاریخ کلیسا ے سیکسنی تصنیف پادری بیڈ صاحب

اسی بادشاہ نے مدرسۂ عالیہ آکسفرڈ مقرر کیا اور ایک قانون جاری کیا کہ امرا اپنے لڑکون کو تعلیم دین اور ہر روز کے تین جزو قرار دیے ایک جزو وقت مین کاروبار سلطنت کرتا تھا ایک مین مطالعہ کتب اور عبادت کرتا تھا اور ایک سونے اور کھانے اور تفریح کے لیے مخصوص رکھا تھا اور ان اوقات کی تعداد معلوم کرنے کے واسطے اوسنے کچھ شمعین ایجاد کی تھین کہ وہ بیس منٹ مین ایک انچ جلتی تھین —

لیکن ہم جانتے ہین کہ ایجاد واجراے قوانین ملکی سے الفرڈ خطاب اعظم کا زیادہ تر مستحق ہوا — اوسنے ایک مجموعۂ قوانین تالیف کیا اور اوسمین تمام خاص احکام شاہ اتھلبرٹ اور آفا کے درج کیے اور یہ قوانین اوسنے ایسی سختی اور انصاف کے ساتھ جاری کیے کہ جرم کالعدم ہو گیا اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ اصول قانون جدید انگریزی اسی بادشاہ عاقل سے ماخوذ ہوئے ہین ان اصول مین بہتر اور عمدہ تر یہ قاعدہ ہے کہ مقدمات کی تحقیقات اور انفصال جوری یعنی پنچایت کرتی ہے یہ قانون حقوق شخصی کا بڑا حافظ ہے — الفرڈ نے تمام ملک کو ضلعون پر تقسیم کیا اور ہر ضلع مین چکلے مقرر کیے اور ہر چکلے کے دس دس حصے قرار دیے پس اس نظم و نسق کے سبب سے اوسکی حکومت تمام ملک پر خوب جمی رہی اور اوسکا رعب و خوف اسقدر غالب تھا کہ یہ مثل مشہور ہے کہ اگر الفرڈ کے وقت مین سونے کا زیور سڑک پر لٹکا دیتے تو کسی کو اوسکے چھونے تک کی جراءت نہوتی —

زوال شاہ الفرڈ اعظم ۹۰۱ء

شاہ الفرڈ نے فیرنگڈن ضلع برک شیر مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا۔

الفرڈ کے بعد اوسکا بیٹا اڈورڈ ملقب بہ کلان تخت نشین ہوا۔ پہلے اسی پادشاہ نے شاہ انگلستان کا لقب اختیار کیا اگرچہ اسکے باپ الفرڈ اعظم نے وصیت نامہ مین اپنا نام الفرڈ شاہ اقوام مغربی سکسن لکھا تھا۔ اڈورڈ کے چچازاد بھائی اتھلوالڈ نے بڑی کوشش کی کہ سلطنت چھین لے مگر شکست کھائی اور مارا گیا۔ مشہور ہے کہ اسی بادشاہ نے مدرسہ جامعہ کیمبرج قائم کیا تھا اگرچہ قریب تین سو برس پیشتر اوسی مقام پر سیبرٹ شاہ انگلستان مشرقی نے ایک مدرسہ مقرر کیا تھا۔ اس بادشاہ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیان چھوڑین۔

جلوس شاہ اتھلستن ۹۲۵ء

شاہ اڈورڈ کا بیٹا اتھلستن کہ ولد حلال نہ تھا اوسکا جانشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسکاٹلنڈ اور ڈینمارک کے لوگون نے سازش کی وہ کھل گئی۔ اس بادشاہ نے کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ انگلوسکسن زبان مین کروایا اور ہر گرجے مین ایک نسخہ اوسکا رکھوا دیا اور تجارت کی ترغیب دی اسطرح سے کہ جن سوداگرون نے تین سفر دریا مین اپنے جہازون پر کیے اونھین تھین کا خطاب عنایت کیا۔ اوسنے گلوسٹر مین انتقال کیا۔

جلوس شاہ اڈمنڈ ۹۴۱ء

اتھلسٹن کے بعد اڈمنڈ اڈورڈ کلان کا بیٹا تخت نشین

ہوا۔ اس بادشاہ نے الگوا سے شادی کی اور دو بیٹے چھوڑے ایک کا نام اڈوی دوسرے کا نام اڈگر تھا۔ پہلے تو اڈگر کو بسبب خردسالی کے سلطنت نہ ملی مگر پھر وہ بادشاہ ہوا اور ڈینس لوگون کو ان پانچ شہرون سے نکالدیا کہ مدت سے یہ اونکے قبضہ مین تھے۔ ڈربی۔ لیسٹر۔ نوٹنگھم اسٹمفرڈ۔ لنکن۔ جب اس بادشاہ کا کمال عروج ہوا تو ایک شخص لیوکف نامے نے جسے چھہ برس پیشتر اسنے چوری کی علت مین اپنے ملک سے نکلوا دیا تھا اسے ایک کٹار ماری کہ یہ مرگیا اوسوقت بادشاہ پکلچرچ واقع ضلع گلوسٹر مین تھا اور خاصہ کھاتا تھا۔

جلوس شاہ اڈرڈ ۹۴۶ء

اڈگر کے بعد کونسل وٹنگمو نے اڈمنڈ کے بھائی اڈرڈ کو

بادشاہ کیا۔ یہ بادشاہ مرض شدید مین مبتلا تھا جسکے سبب سے اسکا دل جسم دونو ضعیف ہوگئے تھے اور کاروبار سلطنت اسکے وزیر کرتے تھے منجملہ ترکٹل اور ڈنسٹن بادشاہ کے بڑے منہ چڑھے تھے۔ ترکٹل پہلے تو صدر الصدر تھا بعد اوسکے خانقاہ کرآئی لنڈ کا سردار ہوا اور ڈنسٹن خانقاہ گلسٹن بری کا سردار تھا۔ شاہ اڈرڈ نے ونچسٹر مین وفات کی۔

جلوس شاہ اڈوی ۹۵۵ء

اڈرڈ کے بعد اڈوی ملقب بہ خوشرو تخت نشین ہوا۔

یہ بادشاہ بہت ہی ذلیل اور بری باتون کا عادی تھا اور اپنے مرتبہ شاہی کا کچھ خیا

نرکھتا تھا ۔ اسکے عہد مین ڈنسٹن اسقف نے چاہا کہ اہل کلیسا کا سیاست ملک مین اختیار کلی ہو جائے مگر بادشاہ نے یہ امر گوارا نکیا لہذا ڈنسٹن اوسکا دشمن ہو گیا۔ الگوا شاہزادی کے باب مین بادشاہ اور اسقف موصوف مین کچھ جھگڑا ہوا اور اسقف شہر بدر کیا گیا۔ شاہزادی ایرلنڈ مین بھجوادی گئی تھی تاکہ اوس سے اور بادشاہ سے مفارقت ہو جائے جب وہ وہان سے پھری تو اوڈو اسقف کنٹربری نے بڑی بیرحمی سے اوسے قتل کرڈالا۔ مرشیا اور نورتھمبریا کے لوگون نے بلوے کیا اور بادشاہ کے بھائی اڈگر کو اپنا بادشاہ بنایا۔ اڈوی نے بمجبوری بلاد جنوبی ٹیمس پر قناعت کی اور تھوڑے عرصے کے بعد انتقال کیا بعضے کہتے ہین کہ ملک کے غم مین مرگیا۔

جلوس شاہ اڈگر سنہ ۹۵۹ع

اڈوی کے بعد اڈگر کو کونس وٹن نے بادشاہ کیا۔ اس بادشاہ کو مصلح اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے وقت مین انگلستان کو دشمن بیرونی واندرونی سے کچھ گزند نہین پہونچا ۔ یہ بادشاہ تھا تو ذرا سا آدمی مگر دل کا بڑا قوی تھا ۔ تمام انگلستان اور اوس سے متعلق جزیرے اوسکے مطیع تھے اور اوسکا معمول تھا کہ ہر سال ملک کا دورہ کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آٹھ شاہزادون نے اوسکی کشتی دریاے ڈی مین شہر چسٹر تک کھینچی ۔ اس بادشاہ نے پادریون سے بڑے سلوک کیے خصوصاً ڈنسٹن سے بڑا احسان کیا کہ جب وہ مرشیا کا بادشاہ تھا جب ڈنسٹن کو اپنے ملک مین پھر بلا لیا تھا اب اوسے کنٹربری کا اسقف کردیا۔ شاہ اڈگر کو لوگ یہ الزام دیتے ہین کہ اوسنے نورتھمبریا کے ڈینش لوگون سے رعایت کی

یہ سچ ہی کہ اوسنے ڈینیس کو اختیار دیا کہ جو قانون چاہین اپنے واسطے پسند کرین
مگر اوسنے اونکی قوت توڑ دی اسطرح سے کہ ریاست نورتھمبریا کو اونکے دو
صاحبون پر تقسیم کر دیا اور ویلس کی رعایا کو اختیار دیا کہ ہر سال خراج کے عوض
تین سَو سر بھیڑیون کے سرکار مین داخل کیا کرین اس تدبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ
چار برس مین اوس ملک کے جنگل بھیڑیون سے خالی ہو گئے - اسی بادشاہ کے
حکم سے جتنے وزن اور پیمانے انگلستان مین مستعمل تھے اونکی ایک حدِ خاص مقرر
ہو گئی - اڈگرڈ نے دو بیٹے چھوڑے اڈورڈ اوسکی بیاہتا بی بی الفلیدا
سے تھا اور اتھلرڈ دوسری بی بی الفرڈا سے تھا -

جلوس بادشاہ اڈورڈ سنہ ۹۷۵ء

اڈگر کے بعد اوسکے بیٹون مین سلطنت پر جھگڑا ہوا مگر ڈنستن
استقف کے زور سے اڈورڈ ہی بادشاہ ہوا اور اسی بادشاہت نے اوسکی
جان لی - ہنوز اوسکی سلطنت کو چار برس بھی نہ گذرے تھے کہ ایک شخص نے اوسے
کٹار ماری اوسوقت وہ گھوڑے پر سوار شربت پی رہا تھا اور قلعہ کورف واقع
ضلع ڈورسٹ مین تھا جہان اوسکی سوتیلی مان الفرڈا رہتی تھی وہ چاہتی تھی
کہ سلطنت میرے بیٹے کو ہو جائے - بادشاہ کے اسطرح مارے جانے سے اوسکا لقب
اڈورڈ شہید ہو گیا -

اڈورڈ کے مارے جانے سے اتھلرڈ کو سلطنت تو ملگئی
لیکن رعایا کی خوشنودی نہ حاصل ہوئی - قحط و وبا سے تمام ملک پر مصیبت چھاگئی

اور یہ مصیبت ڈینز کے نہب و غارت سے اور زیادہ ہو گئی - بادشاہ نے
جسکا لقب کاہل تھا اس بلا کے دفع کرنے کے واسطے غارت گرون کو روپیہ دینا
منظور کیا اور سوا پادریون کے ہر فرقے کے لوگون پر بحساب اس کیقدر زمین
تھی ٹیکس مقرر کیا اس ٹیکس کو ڈینز گلڈ کہتے ہین - اس بیہودہ تدبیر کا نتیجہ ہوا
کہ دندوان دریا کے دل کے دل ٹڈی کے مانند انگلستان پر گرے - پہلے ہی
ٹیکس سالانہ اوس ملک مین جاری ہوا - غرض شاہ اتھلرڈ کی مشکلین بڑہتی گئین
اور اپنی بیوقوفی سے اوسنے یہ حرکت مجنونانہ کی کہ تمام قوم ڈینز کو قتل کر ڈالا
- یہ خونریزی ۱۴ - نومبر کو ۱۰۰۲ء مین سینٹ برایس کے عرس کے
دن واقع ہوئی - ڈینمارک کے بادشاہ سوین نے جو یہ حال پر ملال سنا
کہ میری بہن گنہلڈ ابھی ماری گئی تو اوسکی آتش غضب افروختہ ہوئی اور مع
فوج انگلستان پر چڑھ آیا اور کئی بار حملہ کیا اور اپنی بہن کے خون کا سخت
انتقام لیا - سوین نے آکسفرڈ اور ونچسٹر کو مغلوب کر لیا اور اوسکے
نام کا ڈھنڈورا ہاتہ مین پٹ گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد لنڈن مین بھی
اوسکی دوہائی ہو گئی - اتھلرڈ بھاگ کے جزیرہ وائیٹ مین چھپا اور وہانسے
اپنی دوسری بی بی ایما کے ملک نورمنڈی مین بھاگ گیا - تین ہفتہ
بعد اس ماجرے کے سوین تھرگینسبرا واقع ضلع لنکن مین مرگیا اور اپنا
فتح کیا ہوا ملک اپنے بیٹے کینیوٹ کو دے گیا - لیکن انگلش لوگون نے جمع ہو کر
شاہ اتھلرڈ کو پھر بلایا اور اوسکی طرف سے ایسے لڑے کہ کینیوٹ نے ناچار
انگلستان کو چھوڑ دیا اور جب وہان سے جانے لگا تو انتقام شدید لیا اور جو لوگ

کہ اہل سگسن کی طرف سے اوسکے پاس بطور یرغمال کے تھے اونکی ناکین اور کان
اور ہاتھ کٹوا ڈالے - اب جو اتھلرڈ کی فتح ہوئی تو اوسنے بھی ڈینس لوگونکو
قتل کرنا شروع کیا اس سبب سے ڈینش نے انگلستان پر پھر حملے کیے اور اتھلرڈ
کا دشمن قوی کینیوٹ پھر آیا اور شہر سنڈوِچ مین جو اوس زمانے مین بڑے
بندرگاہ تھے مقام کیا - کینیوٹ رعایا کو قتل کرتا ہوا اور مکانات جلاتا ہوا
پایہ تخت کی طرف جاتا تھا کہ اس اثنا مین اتھلرڈ مرگیا اور اوسکا بیٹا اڈمنڈ
بادشاہ ہوا - شاہ اتھلرڈ نے دو شادیان کی تھین پہلی زوجہ اوسکی الفلیڈا
تھی اوس سے تین بیٹے تھے اڈمنڈ اڈوی اتھلستن دوسری
زوجہ ایما دختر رچارڈ رئیس نورمنڈی تھی اس سے دو بیٹے تھے
اڈورڈ اور الفرڈ -

اڈمنڈ ملقب بہ روئین تن سات مہینے تک اپنے باپ کی
سلطنت کے واسطے بڑی بہادری سے لڑا - اس اثنا مین ڈینس نے
بسرداری کینیوٹ لنڈن پر دو بار حملہ کیا لیکن کامیاب نہوسکے -
آخرالامر ان دونو بادشاہون نے جزیرہ اولنی مین جو دریاے سورن
مین واقع تھا ملاقات کی اور بعضے کہتے ہین کہ دونون حریف آپسمین لڑے بھی
بعد اوسکے مصالحہ کرلیا اور انگلستان کو تقسیم کرلیا سکسن لوگون نے ٹیمس
کے جنوبی صوبے لیے اور ڈینس نے صوبجات شمالی پر دخل کرلیا اور فریقین
مین یہ عہد ہوا کہ ڈینی گلڈ ٹیکس دونون کے ملک سے لیا جائے لیکن اوس سے ڈینس کے

جہازون کا تکفل کیا جائے - اس مصالحہ کے ایک مہینے کے بعد اِڈمنڈ مرگیا اور کینیٹیوٹ تمام انگلستان کا بادشاہ ہوگیا - اس بادشاہ کے مرنیکا سبب تحقیق نہین - اسنے دو بیٹے چھوڑے اِڈورڈ اور اُڈمنڈ فقط

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ جلوس
چارلمین	سنہ ۸۰۰ع
لوئی اول	سنہ ۸۱۴ع
چارلس بالڈ (گنجا)	سنہ ۸۴۰ع
لوئی دوم	سنہ ۸۷۷ع
لوئی سوم	سنہ ۸۷۹ع
چارلس فیٹ (فربہ)	سنہ ۸۸۴ع
چارلس سمپل (سادہ لوح)	سنہ ۸۹۸ع
راؤل	سنہ ۹۲۳ع
لوئی چہارم	سنہ ۹۳۶ع
لوتھیئر	سنہ ۹۵۴ع
لوئی پنجم	سنہ ۹۸۶ع
ھیوکیپٹ	سنہ ۹۸۷ع
رابرٹ اول	سنہ ۹۹۶ع

باب سوم

حکومت بادشاہان ڈینمارک در انگلستان

از سنہ ۱۰۱۷ع تا سنہ ۱۰۴۱ع ۔ ہمگی ۲۴ سال ۳ بادشاہ

بادشاہان ڈینمارک	....	سنہ جلوس
کینیوٹ	.... (پسر سوین)	سنہ ۱۰۱۷ع
ہیرلڈ	.... (پسر)	سنہ ۱۰۳۶ع
ہارڈی کینیوٹ	.. (برادر اخیافی)	۱۰۴۱-۱۰۳۹ع

شاہ اڈمنڈ کے بعد انگلستان کی سلطنت کینیوٹ کو ملی۔ اس بادشاہ کو پہلے اسکی فکر ہوئی کہ اپنے ہمسرون کو دفع کرے۔ اِتھلرڈ کے تین بیٹے زندہ تھے یعنی اُڈوی اڈورڈ اَلفرڈ۔ اڈوی کو تو کینیوٹ نے مرواڈالا اڈورڈ اور اَلفرڈ نے نورمنڈی مین پناہ لی اور اونکی ماں اِیما نے شاہ کینیوٹ سے شادی کرلی۔ اُڈمنڈ رونیمن تن کے چھوٹے چھوٹے لڑکے سویڈن مین بھجوادیے اور وہان سے اونھین ھنگری مین لے گئے جہان اڈمنڈ جوان مرگیا۔ کینیوٹ نے پہلے تو انگلستان کے چار حصے کرکے چار افسرون کے سپرد کردیے لیکن پھر اونکے فریب و دغا سے خائف ہوا اور سارا ملک اپنے تحت حکومت کرلیا۔

اوسنے ڈینس سپاہیون کو موقوف کردیا اور بہت سا انعام
دیکر اونھین اونکے ملک مین بھجوادیا تاکہ سکسن لوگ بوجہ غصب کرلینے ملک کے
اوس سے ناراض نہون۔ فقط تین ہزار آدمی اوسنے اپنی اردلی کے واسطے
رہنے دیے اور اونکی نسبت آئین سخت کا پابند رہا چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا
کہ بادشاہ نے شدت غصب مین ایک سپاہی کو جان سے مار ڈالا بعد اوسکے اوسنے
اپنا تاج اور عصاے سلطانی اہل فوج کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ میرے جرم کی
مجھے سزا دو وہ سب چپکے ہو رہے تو اوسنے اپنے اوپر خود جرمانہ کیا جسکی مقدار جرمانہ
قانونی سے نو حصے زیادہ تھی۔ پھر ایک مرتبہ وہ سوتھمپٹن کے بندرگاہ
مین بیٹھا تھا کہ اوسکے مصاحبون نے کچھ خوشامد کی باتین کین بادشاہ نے ان
خوشامدیون کے خفیف کرنے کو اپنی کرسی کنارہ دریا رکھدی اور موجون کی طرف
خطاب کرکے کہا کہ ٹھہر جاؤ لیکن جب دیکھا کہ پانی کرسی کے گرد جوش مار رہا ہے تو
اون احمق خوشامدیون کو بہت ملامت کی کہ تم ایک ضعیف دنیا کے بادشاہ کو اوس
سلطان جلیل الشان سے مشابہت دیتے ہو جو تمام عالم کا حاکم ہے۔ ایسی ایسی
باتون سے اوسے کینیوٹ اعظم کا خطاب حاصل ہوا۔

علاوہ انگلستان کے نورومی سویڈن اور ڈینمارک
بھی اس بادشاہ کے محکوم تھے اور کہتے ہین کہ میلکم شاہ اسکاٹ لینڈ
سے بھی اوسنے اپنی اطاعت بزور قبول کروائی۔ آخر عمر مین اس بادشاہ نے
اوس زمانے کے طریقے کے موافق زہد و تقوی اختیار کیا۔ اوسنے خانقاہون کو

صرف کے واسطے روپیہ عطا کیا اور گرجے بنوائے اور روپیہ دیکر اون لوگون کی مغفرت کے واسطے دعا کروائی جنھین اوسنے قتل کیا تھا اور حاجیون کا لباس پہنکر عصا ہاتھ مین لیے ہوئے پوپ کی زیارت کو روم مین گیا اور اوس سے یہ حکم حاصل کیا کہ محصول کثیر جو مسافرون سے لیا جاتا ہی انگریزی حاجیون کو معاف کر دیا جاوے — اسی بادشاہ نے عیسائی مذہب ڈینمارک مین رائج کیا — اوسنے شیفٹسبری مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا — پہلی بی بی سے اوسکے دو بیٹے تھے سوین اور ھیرلڈ اور دوسری بی بی ایما سے جو پیشتر شاہ اتھلرڈ کی زوجہ تھی ایک بیٹا تھا اور ایک بیٹی بیٹے کا نام ھارڈی کینیوٹ تھا — سوین کو ناروے ملک کی ریاست ملی ھیرلڈ نے انگلستان لے لیا ھارڈی کینیوٹ نے چار ناچار ڈینمارک ہی پر قناعت کی —

کینیوٹ کی وصیت یہ تھی کہ انگلستان کی سلطنت ھارڈی کینیوٹ کو ملے لیکن ھیرلڈ نے جسکا لقب سبک رو تھا انگلستان پر بلا تاخیر قبضہ کر لیا — کونسل وٹن آکسفرڈ مین جمع ہوئی اور انگلستان کو دونون شاہزادون پر تقسیم کر دیا ھیرلڈ کو لنڈن اور اضلاع شمالی دریاے ٹیمس دیے اور ھارڈی کینیوٹ کو ضلع جنوبی دریاے مذکور دیا لیکن اوسنے ڈینمارک ہی مین اوقات ضایع کی اور اپنے حق کی پیروی اپنی مان ایما اور گوڈون رئیس وسکس پر چھوڑ دی — قریب اسی زمانے کے اڈورڈ پسر اتھلرڈ سوتھمپٹن مین وارد ہوا اور سلطنت انگلستان کا دعوی کیا لیکن دشمن کی

فوج کثیر کے خوف سے اس قصد عظیم سے باز آیا۔ اس ماجرے کے تھوڑے عرصے کے بعد شاہزادی ایمّا نے اڈورڈ کے چھوٹے بھائی آلفرڈ کو نورمنڈی مین خط لکھہ بھیجا جسکے سبب سے وہ انگلستان مین چلا آیا اور مقام اِلائی مین ھیرلڈ کے افسرون نے اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور اس جفا سے اوسے قتل کیا۔ ایمّا ڈر کر بالڈوِن رئیس فلینڈرس کے پاس بھاگ گئی۔ شاہ ھیرلڈ نے آکسفرڈ مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا۔

ہارڈی کینیوٹ بادشاہ ہوا ۱۰۳۹ء

هارڈي كینیوٹ

(یعنی کینیوٹ زور آور) بہت سے جنگی جہاز لیکر انگلستان کو آتا تھا کہ راہ مین اوسنے ھیرلڈ کے مرنے کی خبر سنی۔ جب وہ انگلستان مین داخل ہوا تو لوگون نے فوراً اوسکی بادشاہت قبول کرلی لیکن بیشتر جو اوسنے محصول زیادہ مقرر کیے تو رعایا ناراض ہوئی۔ اس بادشاہ نے بڑی نامردی کی بات کی کہ ھیرلڈ کی نعش سے انتقام لیا اور اوسے قبر سے کھود کر نکال لیا اور سر جدا کرکے دریاے ٹیمس مین اوسے پھنکوا دیا۔ بالڈوِن رئیس فلینڈرس کی نسبت یہ شبہ ہوا کہ یہ شاہزادہ الفرڈ کے خون ناحق مین شریک تھا اور بادشاہ کو اوس سے نفرت ہوگئی مگر اوسکے ہمسر امیرون نے اوسکے بیجرم ہونے کی قسم کھائی اور وہ اپنے عہدے پر بحال ہوا۔ بالڈوِن نے شاہ هارڈي كینیوٹ کو بہ پیام صلح ایک جہاز نذر دیا جسکے دبوسہ مین سونے کے پتر لگے ہوئے تھے اور اوسمین اَسّی جوان سونے اور چاندی کے زیور سے

آراستہ سوار تھے - کوئی عجیب و غریب سانحہ اس بادشاہ کے عہد مین نہین ہوا -
ڈینمارک کے بادشاہون مین سے یہ انگلستان کا آخری بادشاہ ہے -
شاہ هارڈی کینیوٹ ایک ڈینش امیر کی شادی کے سامان مین
مشغول تھا کہ یکایک مر گیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا -

سلاطین معاصرین

اِسکاٹ لنڈ	سنہ جلوس
ڈنکن اول	سنہ ۳۴ء
میکبتھ	سنہ ۴۰ء

فرانس

هنری اول	سنہ ۳۱ء

باب چہارم

بادشاہان سکسن کی سلطنت انگلستان مین دوبارا ہوئی—

از ۱۰۴۱ سنہ ع تا ۱۰۶۶ سنہ ع ہمگی ۲۵ سال— دو بادشاہ

سنہ جلوس

اِڈورڈ ملقب بہ مجاہد (پسر اِتھلرڈ) .... بسنہ ۱۰۴۱ ع

ھیرلڈ ثانی .... (پسر ارل گوڈون) ... بسنہ ۱۰۶۶ ع

بوقت وفات شاہ ھارڈی کینیوٹ اِڈورڈ پسر اِتھلرڈ وبرادر اخیافی ھارڈی کینیوٹ انگلستان مین تھا اور خاص کر کے گوڈون کے زور سے اوسنے وہان کی سلطنت پائی اگرچہ شاہ اِڈمنڈ روئین تن کا بیٹا جیتا تھا اور اوسکا دعوی نسبت سلطنت انگلستان کے اور کے دعوی پر مقدم تھا لکن خاندان سکسن کے دوبارا بادشاہ ہونے کی خوشی مین لوگ حقدار کو بھول گئے— اِڈورڈ سے رعایا ایسی خوش تھی کہ جو چیزین بادشاہان سابق نے عطا کی تھین وہ سب اوسنے پھیر دین کیونکہ بادشاہ ایسا مفلس تھا کہ اتنی رعایت اوسکی ضرور تھی— علاوہ برین جتنا روپیہ اوسکی بدذات مان اِیما نے جمع کیا تھا وہ سب اِڈورڈ نے ضبط کر لیا اس سے اوسکا مایہ قلیل کثیر ہوگیا— بادشاہ کا سن بوقت جلوس چالیس برس کا تھا بیس برس وہ ڈیوک نورمنڈی کے دربار مین رہا تھا پس یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ اپنے لڑکپن کے دوستون پر

(یعنی امرا نورمن) وہ نظر عنایت خاص رکھتا تھا اور اونھین عہدہ ہاے جلیلہ سے ممتاز کیا - بادشاہ کے دربار مین فرانسیسی زبان اور وضع جاری تھی اور وکیل معاملات کے کاغذات اور پادری خطبے نورمن فرانسیسی زبان مین لکھتے تھے -

جب امرا انگلستان نے یہ چال دیکھا تو وہ ناراض ہوئے اور گوڈون نے فساد مین تقدیم کی - شاہ اڈورڈ نے گوڈون کی بیٹی اڈتہ سے شادی کی تھی اور اوسکے بیٹون کو معزز عہدے دیے تھے لیکن اوس سرکش امیر نے رشتہ قرابت کو قطع کیا اور بادشاہ کے احسانات کو فراموش کیا اور اوسکی حکومت سے انکار کیا - شہر ڈوور مین جو گوڈون کی حفاظت مین تھا بادشاہ کے بہنوئی یوسٹیس رئیس نورمنڈی کے نوکرون مین اور اوس شہر کے لوگون مین بڑا ہنگامہ شدید ہوا - بادشاہ نے گوڈون کو حکم دیا کہ ڈوور کے سرکشون کو سزا دے اوسنے یہ حکم نہ مانا اور لڑائی پر آمادہ ہوا مگر جنگ مین تاخیر ہوئی تا اینکہ کونسل اعظم امور متنازع فیہ کا فیصلہ کرے - اس اثنا مین گوڈون کی فوج نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا پس اوسنے ناچار ہوکر نورمنڈی مین پناہ لی - ملکہ اڈتہ کی جاگیر ضبط کرکے خانقاہ وھرویل مین اوسے قید کیا یہ خانقاہ ضلع ھمپ شیر مین تھی اور اسکی سردار خود بادشاہ کی بہن تھی -

جونہین یہ فساد شروع ہوا شاہ اڈورڈ نے ولیم رئیس نورمنڈی سے مدد مانگی لیکن جب رئیس نورمنڈی کے جہاز انگلستان کے

قریب پہونچے تو بادشاہ کو مدد کی ضرورت مطلق نہ باقی رہی تھی تاہم رئیس نورمنڈی مع اپنے سردارون کے انگلستان مین وارد ہوا اور بادشاہ نے اوسکی دعوت کی اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوسے اپنا ولی عہد کیا۔ ولیم نے ہر شخص کو فرانسیسی زبان بولتے سنا اور دیکھا کہ ڈووَر اور کینٹربری اور بڑے بڑے شہرون کے قلعون مین نورمن فوج کا پہرا ہے اور اسیطرح اور بہت سی باتین نورمن لوگون کی قوت کی دیکھین۔

دوسرے برس گوڈون انگلستان مین پھر آیا اور پادری نکالا وہرپس اُسٹگنڈ کے مشورے سے اڈورڈ نے اوس سے مصالحہ کرلیا۔ گوڈون تھوڑے عرصے کے بعد مرگیا اور اوسکی بیٹے هیرلڈ کو اوسکا عہدہ اور ملک ملا۔ جب اڈورڈ نے دیکھا کہ اس رقیب تازہ هیرلڈ کی قوت بڑھتی جاتی ہے تو اوسے خوف پیدا ہوا اور انگلستان مشرقی کی ریاست جو پیشتر هیرلڈ سے متعلق تھی الفگر کو دیدی پس هیرلڈ لڑنے پر آمادہ ہوا اور الفگر کو ویلس مین نکالدیا لیکن آخر کو اوسنے اپنی ریاست پھیر لی۔

[illegible]

هیرلڈ کا بھائی ٹوسٹگ نورتھمبرلنڈ کا رئیس مقرر ہوا اور خود هیرلڈ ویلس کے لوگون پر غالب آیا اس سے اوسکا اقتدار و اختیار اور بڑھ گیا۔ هیرلڈ کا خوف ویلس کے لوگون پر ایسا غالب ہوا کہ اونھون نے اوسکا یہ حکم قبول کرلیا کہ جو شخص ویلس کے باشندون مین سے خندق کے آگے بڑھیگا اوسکا دہنا ہاتھ کاٹ ڈالا جائیگا۔

اُڈوَرڈ کو یہ خوف ہوا کہ میرے بعد سلطنت پر ضرور جھگڑا ہوگا اور بڑی بڑی خرابیاں ہونگی اس خوف کے دفع کرنے کے لیے اوسنے کونسل وِٹنِگمُو کے مشورے سے اِڈمنڈ ایرن سائیڈ کے بیٹے اڈورڈ کو ھنگری سے بلوا بھیجا - شاہزادہ اڈوَرڈ اپنی بی بی اگتھا اور اِڈگر اور مارگریٹ اور کرسٹنا تینون لڑکون کو لیکر آیا لیکن تھوڑی ہی مدت بعد انگلستان مین داخل ہونے کے مر گیا - قریب اسی زمانے کے ھیرلڈ کے جہاز نورمنڈی کے کنارے کے قریب غرق ہو گئے اور ولیم نے اوسے گرفتار کر کے بڑی شدید و غلیظ قسم لی کہ میرے دعوے کی نسبت سلطنت انگلستان کی تائید کرنا -

شاہ اڈوَرڈ ۱۰۶۵ء میں ۶۵ برس کی عمر مین مر گیا اور قبرستان ویسٹ منِسٹر مین دفن کیا گیا - یہ قبرستان بادشاہ موصوف نے خود بنوایا تھا اوس مقام پر جہان بیشتر سینٹ پیٹر حواری کے نام کا گرجا تھا - قریب سو برس بعد اڈوَرڈ کی وفات کے فرقہ کیتھولک کے لوگون نے اوسے زمرہ اولیا مین داخل کیا اور چونکہ وہ مذہب کا بہت پابند تھا لہذا اوسکا نام اڈوَرڈ مجاہد ہو گیا - اس بادشاہ سے رعایا کو بڑے فائدے ہوئے کہ اسنے ایک مجموعۂ قوانین تالیف کیا اور جو باتین کہ اگلے زمانے کے قوانین مین اچھی تھین وہ سب اوسمین لکھدین اور ٹیکس ڈین گلڈ اوس زمانے مین موقوف کر دیا جبکہ تمام رعایا بسبب کمی غلہ و ہلاکت مواشی کے نہایت مضطر و

پریشان تھی۔

اڈورڈ مجاہد کے بعد کونسل وِٹن نے ہیرلڈ پسر گوڈون کو بلا مضائقہ بادشاہ کردیا اسواسطے کہ اڈگر اتھلنگ بسبب صغرسن کے اس قابل نتھا کہ اوس شور و فساد کے زمانے مین بادشاہ ہوتا۔ اس ناانصافی کی مکافات شاہزادہ اڈگر سے یہ کی گئی کہ اکسفرڈ کی ریاست اوسے دیدی گئی ہیرلڈ کی تقدیر مین یہ نہ تھا کہ چین سے سلطنت کرے اسواسطے کہ جبدن سے وہ تخت پر بیٹھا نورمن کے حملے کا خوف اوسے لگا رہا۔ ولیم رئیس نورمنڈی نے بربناے وصیت اڈورڈ مجاہد سلطنت انگلستان کا دعوی کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا اور تمام نورمنڈی مین لڑائی کا سامان ہونے لگا۔

[illegible] ۱۰۶۶ء

اس اثنا مین وہ دشمن انگلستان پر نازل ہوئے جنکا کہین وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ہارڈرڈا بادشاہ نوروی نے اور ٹوسٹگ برادر ہیرلڈ نے یورک پاے تخت نورتھمبرلنڈ لے لیا۔ ہیرلڈ شمال کی جانب چلا گیا اور پل اسٹمفرڈ پر جو دریاے ڈروِنٹ پر ہی دشمن سے دوچار ہوا۔ نوروی کی فوج کے نیزہ دارون نے پل پر حلقہ باندھ لیا اونکی برچھیان چمکتی تھین اور اونکے سرون پر پرچم علم شاہی لہراتا تھا۔ انگریزی سوارون نے کئی بار فوج مخالف پر دھاوا کیا لیکن کچھ حاصل نہوا

اونکے پرے اوسیطرح جمے رہے یہانتک کہ بعض دلیران نورمنڈی نے جوش شجاعت سے اپنے پرے توڑکر دشمن کا تعاقب کیا **هیرلڈ** مع فوج دفعتًہ اونکی صفوف شکستہ مین گھس گیا اور اونکا حلقہ اسطرح توڑ دیا جسطرح مینخ لکڑی کو توڑتی ہے **هارڈ رڈا** کی گردن مین تیر لگا اور زمین پر گرا اور تھوڑی دیر کے بعد **ٹوسٹگ** بھی اوسکے قریب مر کر گرا۔

شکست شاہ نوروی ۱۰۶۶ع

یہ لڑائی ۲۵ ستمبر کو ہوئی تھی اور ۲۹ ماہ مذکور کو **ولیم** رئیس **نورمنڈی** **سسکس** کے کنارے پر قریب **پیونسی** کے وارد ہوا اور فورًا **هیسٹنگس** کو روانہ ہوا۔ شاہ **هیرلڈ** شہر **یورک** مین دعوت کھا رہا تھا کہ **ولیم** کے آنے کی خبر اوسے پہونچی۔ بادشاہ موصوف مع اپنی فوج کے دن رات چلا گیا یہانتک کہ ۳۔ اکتوبر کو وہ **سنلاک** پہاڑ پر پہونچا جو **هیسٹنگس** سے نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور اسی مقام پر اوسنے اپنا لشکر آراستہ کیا۔ اوسکی فوج مین سب پیدل تھے اور بڑے بڑے تبر باندھے تھے الغرض ۱۴۔ اکتوبر کو صبح تڑکے نورمن کی فوج حملہ کرنیکو بڑھی آگے علم ہدایت شیم **پوپ** تھا اوسکے آگے کماندار تھے اونکے پیچھے پیدل زرہین پہنے ہوئے اور سب کے پیچھے ایک چیدہ گروہ نورمن کی فوج کا جسمین سب سوار صف بستہ مع اسپ غرق آہن تھے۔ لڑائی شروع ہوئی تبر دن نے بڑا کشت وخون کیا اور فوج نورمن کی صفین توڑ دین **ولیم** کے مارے جانے کی خبر سنکر اوسکی فوج کا خوف اور ہراس بڑھا کہ اتنے مین **ولیم** سر برہنہ گھوڑے پر

سوارونکے آگے آیا اور انھین پھر لڑنے کی جرأت دلائی اور اپنے سوارون کو اسطرح سے پراگندہ کردیا کہ معلوم ہوا کہ وہ بھاگ گئے۔ انگریزی فوج کو یقین ہوگیا کہ دشمن بھاگ گئے اور وہ اپنے پرون سے جدا ہوئے کہ ناگاہ فوج مخالف نے چارطرف سے اونپر یورش کیا لیکن دشمن کے اس زور وشور اور خود وچارآئینہ وسلاح پر اون غریب جزیرے والون نے اونکا حملہ بڑی بہادری سے روکا اور تاغروب آفتاب خوب جی توڑکر لڑے کہ اتنے مین اونکے بادشاہ کی بائین آنکھ مین تیر لگا اور وہ زمین پر گرا بس وہ بیچارے پریشان ہوکر جنگلون مین بھاگ گئے۔ **ھیرلڈ** کی مان نے **ولیم** سے کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے کی لاش دیدے اور اوس بھر سونا لیلے لیکن اوسنے اوسکی عرض قبول نکی اور وہ لاش دریا کے کنارے دفن کرادی بعد چند مدت کے اوسے لیجا کر **والتھم** کے گرجے مین دفن کیا۔ جس مقام پر یہ جنگ عظیم ہوئی تھی وہان پر **ولیم** نے ایک خانقاہ بنوادی جسکے علامات آجتک موجود ہین۔ اس لڑائی کے بعد انگلستان کی سلطنت فرنسیس کے بادشاہون کے ہاتھہ آئی جو تین ۳ سو برس سے زیادہ تک اوس ملک پر حکمران رہے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ جلوس
میکبتھ	سنہ ۱۰۴۰ع
میلکم کنمور	سنہ ۱۰۵۶ع

فرانس

هنری اول........................ سنہ ۱۰۳۱ ع

فلپ اول........................ سنہ ۱۰۶۰ ع

باب پنجم

حالات اسکاٹ لنڈ و ایرلنڈ در عہد بادشاہان سیکسن

شاہ میلکم کنمور کے عہد تک اسکاٹ لنڈ کے حالات قابل درج تاریخ نہین — یہ بادشاہ شاہ اڈورڈ مجاہد اور ولیم منصور کا ہمعصر تھا۔ اوسکے زمانے سے پیشتر کے حالات محض قصص وحکایات ہین۔ اتنی بات تو معلوم ہے کہ رومی برٹن کے شمالی ملک (یعنی اسکاٹ لنڈ) مین جسے وہ کیلیڈونیا کہتے تھے کئی بار گئے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ ملک جسے اسٹراتھ کلاید کہتے تھے اور جسمین دریاے کلایڈ کے گرد ونواح کے قصبات ودیہات داخل تھے اوسمین برٹنس لوگ رہتے تھے اور وہ ویلس کے لوگون کے ہم قوم تھے۔ یہ بھی جانتے ہین کہ رومیون کے آخر عہد مین برٹن کے شمال کی قومین پکٹس اور اسکاٹس کہلاتی تھین اسکاٹس صوبۂ السٹر سے عبور کرکے اضلاع کوہی مین رفتہ رفتہ پھیل گئے۔ گیلوے اور اٹرن اور اور اسطرح کے نامون سے جو اسکاٹ لنڈ کے جنوب ومغرب مین مروج ہین معلوم ہوتا ہی کہ برٹن کے اس حصے اور ایرلنڈ کے بلاد مغربی مین کچھ علاقہ تھا اسواسطے کہ گیلوی اور جزیرہ اٹرن اوسی ملک کے قریب

واقع ہین۔ قریب سنہ ۵۶۳ ع کے پادری کولمبا ایرلنڈ سے اسکاٹ لنڈ
مین آیا اور اوس ملک کو معرفت مسیح سے متبرک و میمون کیا۔ اس مرد
بزرگ کے پیروون نے جنھین کلڈین کہتے تھے یہ کار خیر (یعنی تعلیم و
تلقین دین مسیحی) جاری رکھا اور انجیل کی برکت سے اور بعض
اور ایسے ہی اسباب سے پکٹس اور اسکاٹس مل جل کر قریب
سنہ ۸۴۳ ع کے ایک قوم اسکاٹ ہوگئی۔ اوس زمانے مین تمام ملک شمالی
دریای فورتہ پر کینتہ میکلپن حکمران تھا کئی سے برس کے بعد
ملک مذکور پہلے پہل اسکاٹ لنڈ کے نام سے مشہور ہوا لیکن یہ یاد
رکھنا چاہیے کہ اوس زمانے مین اسکاٹ لنڈ کی جنوبی سرحد سے
وہ ملک مراد تھا جو دریائی فورتہ کے کنارے سے اڈنبرا کر مغرب
سے ملا ہوا خلیج سولوی تک چلا گیا تھا — شیکسپیر شاعر نے جو ڈنکن
کے مارے جانے کی اور میکبتہ کے سلطنت غصب کر لینی کی حکایت
لکھی ہے تو اوسے رنگا بہت ہے تاکہ سننے والون کو مزا ملے۔ اصل حقیقت
اس قصے کی جسقدر ہمین معلوم ہے یہ ہے کہ سنہ ۱۰۳۴ ع مین ڈنکن نے
تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ پر جلوس کیا اور چھہ برس کے بعد میکبتہ
نے اوسے قریب شہر الجن کے علانیہ قتل کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ میکبتہ بہ نسبت
ڈنکن مقتول کے سلطنت اسکاٹ لنڈ کا زیادہ تر مستحق تھا۔ ڈنکن کے بیٹے
میلکم کنمور نے انگلنڈ کے بادشاہ سے پناہ لی اور سنہ ۱۰۵۶ ع مین وہان سے اپنے ملک کو
پھر گیا اور میکبتہ کو شکست دیکر قتل کیا اور اسکاٹ لنڈ کا بادشاہ ہوگیا۔

حالات ایرلنڈ

اگلے زمانے مین ایرلنڈ کے لوگ بہ نسبت انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ کے لوگونکے زیادہ مہذب وشایستہ تھے۔ بریٹنس اور رومی اور پکٹس اور اسکاٹس اور سیکسنس اور ڈینس سب قومین آپسمین برٹن کی سلطنت پر لڑ رہی تھین لیکن ایرلنڈ کے لوگ جو سلٹ کہلاتے تھے بہ نسبت انکے امن وآسایش سے تھے۔ پیشتر پادری پیٹرک نے مذہب عیسائی اوس ملک کے لوگون کو تلقین کیا اور مذہب ڈرُواڈ انجیل الٰہی کی قوت سے زائل ومضمحل ہوگیا۔ اس مرد بزرگ کا مولد شہر کلپیٹرک تھا جو دریای کلائیڈ کے قریب واقع ہے۔ جوانی مین چھ برس تک وہ ایرلنڈ مین مثل غلامون کے رہا بعد اوسکے اوس ملک مین انجیل وعظ کرنے کا قصد کیا جب وہان سے خلاصی پائی تو کچھ دنون تحصیل علم کے واسطے فرانسیس مین چلا گیا اور ۴۳۲ء مین چالیس برس کے سن مین ایرلنڈ مین پھر آیا اور وہان بڑی مدت تک ڈرُواڈ لوگون کو اونھین کے بڑے معبد مین جو ٹارا پای تخت قدیم ایرلنڈ مین واقع تھا اپنا دین تلقین کیا۔ دین مسیحی کی بدولت ایرلنڈ کے لوگونکو علوم وفنون بھی حاصل ہوے اور وہان کے علما وفقہا مین علم کی ایسی ترقی ہوئی کہ تمام اقلیم یورپ سے گروہ کے گروہ طالب علمون کے ایرلنڈ کی مدرسون مین آتے تھے بعض کتب تواریخ اور اور کتب قلمی ایرلنڈ کی سلٹک زبان مین بڑی مدت کی لکھی ہوئی ابتک موجود ہین۔ ڈینس کی لوٹ مار نے ایرلنڈ کے لوگون کا چین مٹادیا اور تمام ملک خاک وخون مین آلودہ ہوگیا

جس شخص نے ایرلنڈ کو غارتگران ڈینس کے ظلم سے بچایا وہ ایک بادشاہ برایان بورو تھا۔ اس بادشاہ نے ڈینس کو پچیس ۲۵ لڑائیون مین شکست دی سب سے آخر اور بڑی لڑائی کالونٹارف کے کنارے شہر ڈبلن کے قریب ہوئی تھی۔ بعد اختتام جنگ بادشاہ موصوف اپنے خیمہ مین اپنی فتحیابی کا شکر خدا کی درگاہ مین ادا کر رہا تھا کہ ڈینس کے لشکر کے فراریون مین سے کسی شخص نے اوسے دیکھ لیا اور قتل کر ڈالا یہ واقعہ ۱۰۱۴ء مین ہوا فقط

باب ششم

طرز معاشرت قوم انگلوسکسن

کل قوم انگلوسکسن کا سردار بادشاہ تھا۔ جب بادشاہ مرجاتا تھا تو کونسل وٹون اوسکے عزیزون مین سے کسی شخص کو بادشاہ کر دیتی تھی اور اکثر بادشاہ اوسی شخص کو کرتے تھے جو سلطنت کے لائق ہوتا تھا۔ بادشاہ کی زوجہ کو ملکہ کا خطاب ملتا تھا اور اوسکی نسبت مراسم شاہانہ ادا کیے جاتے تھے یہ امر ایڈبرگا شاہزادی وسیکس کے زمانہ تک باقی رہا اوسنے اپنے شوہر کو زہر دیا اس سبب سے یہ مراسم شاہانہ نسبت شاہزادیون کے موقوف ہوگئے اور اونکا خطاب صرف لیڈی (بیگم) رہگیا کوئی شاہزادی بادشاہ نہین ہوئی سوای جوڈتھ زوجہ شاہ اتھلولف کے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ تخت سلطنت پر بیٹھی تھی فی الحقیقت

انگلوسیکسن سے وہ قوم مراد ہے جو ملک سکسنی سے آکر انگلستان مین بسی تھی لیکن اوسکی سکونت کو اتنا زمانہ نہ گذرا تھا کہ فقط انگریز یا انگلستان کے لوگ کہلاتے ۱۲

انگلوسیکسن

انگلو سیکسن بادشاہون کی بیبیان وضع مین اور آبرو مین اس زمانہ کی شرفازادیون کی مشابہ تھین نہ یہ کہ آج کل کی شاہزادیون کے مثل ہون - انگلف راہب سے نقل ہے کہ لڑکپن مین اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب مین مدرسے سے پڑھ کر آتا تھا تو ملکہ اڈیتہ زوجہ شاہ اڈورڈ مجاہد مجھے ٹھہرا کر نحو صرف کا سبق پڑھواتی تھی اور اگر مجھے سبق یاد ہوتا تھا تو روپیہ دیتی تھی اور اپنے مودی خانہ مین بھیجدیتی تھی -

بادشاہ کے بعد امرا کا مرتبہ تھا اور وہ بادشاہ کی طرف سے اضلاع کے حاکم ہوتے تھے اور جب اوسے کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنی محکوم رعیت کو اوسکی کمک کے واسطے لے جاتے تھے اور اپنے اپنے ضلعون کی عدالتون کے صدر رہتے تھے اور ایک اسقف بھی عدالت مین اونکا شریک رہتا تھا اور جو روپیہ جرمانون کا اور مالگذاری شاہی کا اونکو ضلعون سے ملتا تھا اوسکی ایک ایک تہائی اون امیرون کو ملتی تھی — چھوٹے چھوٹے رئیس تھینس کہلاتے تھے - ان رئیسون مین وہ لوگ داخل تھے جنکے پاس کم سے کم پانچ ھایڈ* زمین ہوتی تھی — سب سے پست تر مرتبہ کسانون کا تھا اور انھین کے ہم مرتبہ اہل قصبات کو بھی کہہ سکتے ہین - قصبات کے لوگ تجارت کرتے تھے اور اکثر امور مین آزاد تھے — انگلو سکسن کی قوم مین قریب دو ثلث کے لوگ غلام تھے انمین سے اکثر اپنے مالک کی جاگیر پر بسر اوقات

* ایک ھایڈ زمین بیس ہزار بیگہہ کے برابر ہے پس پانچ ھایڈ زمین لاکھ بیگہہ کے برابر ہوئی ۱۲

کرتے تھے جو اوسکے قلعہ کے قریب ہوتی تھی۔ اس جاگیر کو نورمن زبان مین ویل کہتے تھے اور سیکسن زبان مین ٹن جس سے انگریزی لفظ ٹون (بمعنی قصبہ) نکلا ہے۔ ایسے لوگون کو شرفا۔ نورمن و تینس (یعنے خانزاد) کہتے تھے۔ علاوہ اون لوگون کے جو ہمیشہ سے غلام تھے جو لوگ لڑائی سے پکڑ آتے تھے یا بعلت قرض یا جرم گرفتار ہوتے تھے وہ بھی غلام بناڈالے جاتے تھے اور جب وہ بیچارے غلام بنائے جاتے تھے تو اونکی بڑی ذلت و توہین ہوتی تھی۔ جو تلوارین اور نیزے وہ کمبخت عالم آزادی مین باندھتے تھے اونھین کو اب مجمع عام مین اوتار کر اپنے مالک کے سامنے رکھدیتے تھے اور گھٹنے ٹیک کر اپنا سر مالک کے ہاتھ کے نیچے رکھدیتے تھے اور ہنسیا اور گای گورو چرانے کا آنکس اوٹھا لیتے تھے۔ اکثر غلام تو اپنے آقاؤن کے فیض وجود سے رہائی پاتے تھے اکثر تجارت اور دستکاری سے روپیہ حاصل کرکے اپنی بندی خلاص کر لیتے تھے۔ غلامون کی بیع و شرا رسم عام تھا اور غلام کی قیمت بیل کی قیمت کی چوگنی تھی۔ اور ملکونسے غلام آتے تھے لکن اور ملکون مین غلام بھیجنے کی ممانعت قانونی تھی تاہم جو لوگ انگلو سیکسن کی قوم کے کنار دریا رہتے تھے وہ لونڈی غلام کی تجارت کرتے تھے اور بڑی فائدے اوٹھاتے تھے۔ شہر برسٹل مین بڑی مدت سے بردہ فروشی کا بازار تھا اور اس امر مین وہ شہر مشہور روزگار تھا۔

انگلوسیکسن کی بڑی کونسل وٹنگموٹ یعنی جماعت

عقلاء کہلاتی تھی اور ممبران کونسل بڑے بڑے پادری اور روسا و امرا تھے۔ یہ کونسل سال مین تین روز منعقد ہوتی تھی یعنے روز ولادت حضرت مسیحؑ کو جسے کرسمس کہتے ہین اور روز عید ایسٹر کو جس جناب مسیحؑ آسمان پر تشریف لے گئے اور روز عید وہٹ سن ٹائیڈ کو جس دن روح القدس حواریین حضرت مسیحؑ پر نازل ہوئی تھی لیکن ارباب کونسل اور بعض مواقع مخصوصہ پر بھی طلب کر لیے جاتے تھے۔ یہ لوگ بادشاہ کے مشیر تھے اور مجرمان بادشاہی کی تحقیقات اور کل محکمہجات عدالت کی نظارت انہین سے متعلق تھی۔ اونکے اختیارات کا جزو اعظم سابق مین بیان ہوا وہ جزو تعیین و تشخیص بادشاہ تھا۔

تمام ملک مین مختلف محکمہجات عدالت تھے اور قطع نظر اور مقدمات کے کل معاملات خرید و فروخت چوبیس پینیز سے زیادہ کی ہوتی تھی انہین محکمون مین حکام اور گواہون کے روبرو طے ہوتی تھی۔ احکام و قوانین کا اجرا کچھ افسرون سے متعلق تھا جنھین ریوز کہتے تھے اور ہر ضلع کا افسر کلان شیئر ریو کہلاتا تھا اس افسر کے مثل اب انگلستان مین شرِف ہے۔ انگلو سیکسن کے آداب اخلاق درست پاک نہ تھے بہترین سلاطین انگلو سیکسن شراب خواری اور اس سے بھی بدتر فعائم سے ملوث تھے۔ اوس زمانہ مین چوری اور خون عام جرم تھے اور ان جرمون کی سزا کسیقدر جرمانہ تھا۔ شرفاء و امراء انگلو سیکسن مین سے

ہر شخص آزاد کے مرتبے کے موافق اوسکی جان کی قیمت مقرر تھی اور اس قیمت کی تعداد دو ہزار شلنگ سے چھ ہزار شلنگ تک تھی یعنے اگر کوئی شخص مار ڈالا جاتا تھا تو اوسکا قاتل بعد ثبوت جرم کے اوسکی زوجہ یا اور کسی وارث کو خون بہا دیتا تھا اور اگر کوئی شخص کوئی حرکت خلاف قانون کرتا تھا تو اوسکی جان کے بدلے بادشاہ اوسکا خون بہا ضبط کرلیتا تھا۔ غلام یا قید کیے جاتے تھے یا کوڑون سے پیٹے جاتے تھے لکن آزاد لوگون مین سے ادنیٰ شخص بھی اس ذلت سے محفوظ تھا۔ متاخرین سلاطینِ انگلوسیکسن کے زمانے مین چوری اس کثرت سے ہوئی کہ اوسکی سزا قتل مقرر ہوئی لکن کنیوٹ بادشاہ نے یہ سزا موقوف کردی اسکے بدلے چور کی سزا قطع اعضا رکھی کہ جس شخص پر تین مرتبہ چوری ثابت ہوتی تھی اوسکی آنکھین اور کان اور ناک اور اوپر کا ہونٹ کٹوا ڈالتا تھا

جو شخص کسی جرم سے متہم ہوتا تھا اوسکے بری ہونے کی دو صورتین تھین پہلی صورت تو یہ تھی کہ مجرم اپنے بیگناہ ہونے کی قسم سب کے سامنے کھاتا اور اپنے ہمسایون مین سے چند اشخاص انہی قسم کی تصدیق کے لیے لائے یہ لوگ جو اوسکی قسم کی تصدیق کرتے تھے بمقدار اوسکے جرم کے ہوتی تھی اور اکثر چار سے بہتر تک ہوتی تھی۔ اگر مجرم سے یہ تدبیر نہ بن پڑتی تھی تو اوسکا امتحان اکثر آگ اور پانی سے کیا جاتا تھا۔ پانی سے امتحان

کرنے کا طریقہ تھا کہ ایک دیگ کھولتے ہوئے پانی کی گرجا مین رکھدیتے
تھے اور اوس مین ایک ٹکڑا لوہے یا پتھر کا ڈالدیتے تھے اور سب دیکھنے والون
کے سامنے مجرم متہم اپنے دست برہنہ گرم پانی مین ڈالدیتا تھا اور وہ
لوہا یا پتھر نکال لیتا تھا۔ جب یہ ہو چکتا تھا تو پادری اوسکے جھلسے ہوے
ہاتھ پر ایک صاف مہین ریشمی کپڑا لپیٹ کر اوسپر کلیسا کی مُہر کردیتا تھا
اور تیسرے دن اوسے کھولتا تھا اگر زخم بالکل اچھا پاتا تھا تو اوس مجرم کو
بری کردیتا تھا۔ آگ سے امتحان کرنیکا طریقہ یہ تھا کہ ایک جلتی ہوئی
لوہے کی پٹری ایک چھوٹے سے ستون پر رکھدی جاتی تھی اور مجرم متہم
اوسی ہاتھ مین پکڑکر تین قدم چلتا تھا بعد اوسکے اوسے پھینک دیتا
تھا اور جسطرح پانی سے آزمائش مین بیجرمی یا جرم کا فیصلہ ہوتا تھا اوسطرح
اس مین بھی ہوتا تھا۔ چھہ سے برس کے زمانے مین **انگلوسیکسن**
لوگون کے مکانات بہت درست ہوگئی تھی بیشتر تو وہ مکان کاہی کو تھر
جھونپڑے تھے کہ اونپر چھپر پڑے ہوتے تھے اور دیوارون مین چھید بنے
ہوتے تھے جنمین سے روشنی آتی تھی۔ اور مکانات کا کیا ذکر بڑی بڑی
گرجے اور بادشاہی مکانات لکڑی کے ہوتے تھے اور لکڑی بھی اچھی طرح
جڑی نہوتی تھی چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ الفرڈ بادشاہ کی محلسرا
کی دیوارون مین اتنی بڑی درارین تھین کہ اون مین سے ہوا کے
جھونکے آتے تھے اور شمعین بجھہ بجھہ جاتی تھین تو بادشاہ نے اونکے واسطے
لالٹینین بنوائی تھین۔ ایک مدت تک اشراف و اجلاف کے مکانات

لکڑی کے بنا کیے لکن ساتوین صدی سے یہ ہوا کہ بڑی عمارتین پختہ بننے لگین۔ اوس زمانے کی عمارات کے جو کچہ نمونے ابتک باقی ہین اونکی یہ کیفیت ہی کہ وہ چھوٹی چھوٹی ذبر تراشے پتھرون سے بنے ہوئے ہین اور اونکی قطع کچھہ بھدی واہیات سی ہے لکن یہ بخوبی ثابت نہین کہ یہ مکانات انگلو سیکسن لوگون کے ہین۔

انگلو سیکسن مین جو عمدہ سے عمدہ لوگ تھے اونکا طرز معاشرت بھی نیم وحشی لوگون کا سا تھا اسکا سبب یہ ہے کہ اوس زمانے مین کم سے کم چار سئے برس تک تو سارے ملک مین لڑائی جھگڑے رہے اور جدال و قتال آداب و اخلاق کا مصلح نہین ہوتا۔ جب وہ لوگ لڑائی سے فارغ البال ہوتے تھے تو اون مین سے امرا ہرن وغیرہ اور باز کے شکار سے اپنا جی بھلایا کرتے تھے اور جب شکار کھیل چکتے تھے تو مالک اور غلام سب کے سب بلا تکلف و امتیاز ایک ہی دالان مین آکر بیٹھتے تھے اس دالان کے ایک جانب چبوترے پر ایک واہیات سی میز رکھی ہوتی تھی اور اوسپر پردے پڑے رہتے تھے تاکہ ہوا کے جھوکے نہ آنے پائین اور چھت سے پانی ٹپک کر میز کے اندر نہ جانے پاتے اور اس میز کے آس پاس صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے تھے اور غلام بڑے بڑے کباب سیخ پر سے اوتار اوتار کے بکمال ادب دوزانو جھک کر اپنے مالکون کو دیتے تھے اور وہ قرولی سے

کاٹ کاٹ کر کھاتے تھے۔ اکثر تو یہ لوگ سور کا گوشت کھاتے تھے علاوہ
اسکے شکار کا گوشت اور قسم قسم کی مچھلیان اور بڑے چھوٹے میدہ کی شیرینیان
اور دال یہ سب چیزین بھی کھاتے تھے۔ مشروبات مین میڈ اونھین
بہت مرغوب تھا میڈ ایک شربت تھا جو شہد اور پانی کو خمیر کرکے بناتے
تھے۔ شراب اور بکری کا گوشت اور گای کا گوشت اور گیہون کی روٹی
یہ چیزین بہت عمدہ اور لطیف غذاؤن مین داخل تھین اور امرا مین
بھی جو بڑے ذی عزت ہوتے تھے اونکے دسترخوان پر یہ نعمتین ہوتی
تھین جو کچھ بچ رہتا تھا دالان کی دوسری طرف بھیجدیا جاتا تھا جہان
غلامون کتون اور بازون مین دسترخوان کے جھوٹے پر بڑا جھگڑا
ہوتا تھا۔ کھانے کے بعد مےنوشی شروع ہوتی تھی اور ساغر پر ساغر چلتے تھے
یہان تک کہ سب کے سب حتی کہ پادری بھی بدمست ہوجاتے تھے۔
جو کچھ وقت کھانے پینے سے بچتا تھا گانے بجانے مین کٹتا تھا اہل محفل
پانچ تارون کا ستار باری باری بجاتے تھے اور اوسپر غزلین گاتے تھے۔
اِن لوگون کی محفل شہوت پرستی اور بدمستی کی تصویر ہے اور تصویر بھی
کیسی کہ روکھی ہان اگرچہ تمک ہی موسیقی کی وجہ سے کہ بعد کھانے پینے کے
یہ شغل عمدہ ہوتا تھا لکن بس تھوڑی دیر بعد اوسکے شرابیون کی بھیانک
آوازون مین اور شورہ پشتون کی تلوارون کی جھنجھناہٹ مین ستار
کے سُرسب غائب ہوجاتے تھے اور یہ شور و غل سونے کے وقت
تک رہتا تھا۔ یہ بدمست جہان ناچتے کودتے تھے وہین کپڑون سمیت

گھانس پھوس پر پڑ کر سو رہتے تھے۔ عورتوں کی اوقات بہ نسبت مردوں کے آسائش سے اور فائدے کی باتوں میں صرف ہوتی تھی اور وہ کاڑھنے یا بننے میں مشغول رہتی تھیں اور کتان اور اون کو کپڑے بنتی تھیں اور اپنے مردوں کے لیے لنبی لنبی عبائیں اور تنگ تنگ شلوکے اپنے ہاتھ کے بنے ہوے کپڑے کے بناتی تھیں۔ بعضی چیزیں اونکی کاڑھی ہوئی ابتک موجود ہیں جنسے اونکی ہنرمندی اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے انمیں سے ایک کارچوبی کپڑا بہت مشہور ہے اس کپڑے پر نورمن کی لڑائیوں کی تصویریں بڑی لطافت سے کڑھی ہوئی ہیں

انگلوسیکسن کے زمانہ کے سکّہ کا حال اچھی طرح نہیں معلوم۔ معلوم ہوتا ہے کہ اور ملکوں کے سکّے اون میں رائج تھے اور اون میں جو سکہ سب سے زیادہ مروج تھا اوسی بایزنٹ کہتے تھے وہ اس زمانہ کے پندرہ پونڈ (یعنے ماعہ) کے برابر تھا۔ یہ تو سونے کے سکون کی کیفیت تھی چاندی کے سکے جو اونکے استعمال میں تھے وہ پنی اور ھی پنی اور فارذنگ تھے جو مقدار اور قیمت میں اس زمانہ کے فلورن[1] اور سلنگ اور سکس پنس کے مشابہ تھے۔ تانبے کا سکہ اون میں ایک ہی قسم کا رائج تھا جسے اسٹایکا کہتے تھے اور جسکی قیمت اوس زمانہ کی فارذنگ کی ربع تھی اور اس زمانہ کی پنی سے کچھ زیادہ تھی

[1] فلورن ایک روپیہ کے برابر ہوتا ہے اور شلنگ ۸ کے اور سکس پنس ۴ کے ۱۲

جب انگلو سیکسن لوگ انگلستان مین آکر بسے
تھے تو اون کا مذہب زرشت و بیہودہ بت پرستی تھی اور یہی مذہب
کل اقوام شمالی یوروپ مین مروج تھا۔ ان بت پرستون نے
ہفتہ مین ہر روز ایک خاص دیوتا کے مخصوص رکھا تھا چنانچہ اونھین
کے طریقہ پر انگریزی مین دنون کے نام ہین مثلاً سنڈے (اتوار)
اصل مین سینڈیگ تھا اور منڈے (پیر) منڈیگ کہ
یہ دونون دن بت پرستون نے آفتاب و ماہتاب کی پرستش کے
لیے مخصوص رکھے تھے اور ٹیوزڈے (منگل) جسکی اصل
ٹیوسکی ہے ٹیوسکا دیوتا کے مخصوص تھا اور ویڈنس ڈے
(بدھ) جو اصل مین وُوڈنس ڈیگ تھا ووڈن دیوتا کا دن تھا اور
تھرسڈے (جمعرات) جسکی اصل تھورس ڈیگ تھی تھور
دیوتا کا دن تھا اور فرایڈے (جمعہ) جو اصل مین فرایسڈیگ
تھا فرایا دیوتا کا دن تھا اور ساٹرڈے (ہفتہ) جسکی اصل
سیٹرنس ڈی تھی سیٹرن (زحل) کی عبادت کے لیے
مخصوص تھا یہ دیوتا اونھون نے رومیون کے دیوتاؤن مین سے
لیا تھا۔ اگرچہ عیسائی مذہب انگلستان مین اگسٹاین کے زمانہ
کے پیشتر رائج ہو چکا تھا لکن انگلو سیکسن سے کفر و بت پرستی
بالکل جب دفع ہوئی جبکہ یہ بزرگ اور اسکے تابعین ضلع کینٹ
مین وارد ہوے۔ انگلو سیکسن کے مُلّا جب امور دینی سے فرصت

پاتے تھے تو اوس فنون کا عمل کرتے تھے - ان ملّاؤن مین جو سب سے
زیادہ عالی مرتبہ تھے وہ بھی شیشون پر تصویرین کھینچا کرتے تھے اور
سونے چاندی وغیرہ کی چیزین بنایا کرتے تھے اور یہ شغل اونھین بہت مرغوب و
مطبوع تھے اوس زمانہ کے اکثر گرجون کے گھنٹے اور رنگین آئینے انھین
پادریون کے بنائے ہوئے اور رنگے ہوے تھے - اوس زمانہ مین
درس و تدریس فقط خانقاہون مین ہوتی تھی اور یہ بات کئی سو برس تک
رہی اور انھین خانقاہون کے خاموش حجرون سے چند کتابین علوم
انگلوسیکسن کی نکلین -

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انگریزی خالص کے اکثر الفاظ کی اصل
انگلوسیکسن زبان ہے مثلا کتب مقدسہ سماویہ اور بلگرمس
پراگرس کی عبارت انگریزی یا جو زبان کہ انگلستان کی سڑکون پر اور گھرون
مین بولی جاتی ہے اوس مین اکثر الفاظ اوسی زبان کے ہین ڈینس
لوگون نے کچھ تغیر و تبدل ترکیب الفاظ مین کر دیا اور کچھ شہرون وغیرہ
کے نام بھی رکھے کہ وہی نام ابتک باقی ہین مثلاً جن نامون کے آخر مین
لفظ بی ہے جیسے ڈربی انگلبی جلبی وغیرہ جسکے معنے
ڈینس کی زبان مین شہر ہین وہ اوسی زبان کے ہین لکن ڈینس
کی سلطنت جو انگلستان مین رہی تو اوسکا اثر قوی اور دائمی وہان
کی زبان پر نہین ہوا اور اگرچہ جیسے اب تک اوس ملک کے باشندے نہین

بہت سی تغیرات ہوئے لکن اونکی زبان نہین بدلی بلکہ صورت و سیرت اور معنی و ترکیب مین ہمیشہ سکسن زبان رہی فقط

مصنفین مشہورین عہد بادشاہان سکسن

گلڈاس .... پہلا مورخ انگلستان کا تھا سنہ ۵۷۰ع مین وفات پائی فقط

آلڈہلم .... ایک مشہور عالم لاطینی تھا سنہ ۷۰۹ع مین انتقال کیا فقط

بیڈ .... ملقب بہ وِنرِیبل یعنے محترم سنڈرلنڈ مین پیدا ہوا تھا۔ اس عالم کی بڑی تصنیف تاریخ کلیسائے انگلس ہے سنہ ۷۳۵ع مین اسنے وفات پائی فقط

آلکون .... یورک مین پیدا ہوا تھا اور بیڈ کا شاگرد تھا اور شاہ چارلمین کا اوستاد تھا۔ اسنے شعر اور الٰہیات اور مبادی علوم مین کتابین تصنیف کین سنہ ۸۰۴ع مین انتقال کیا فقط

جان اِسکوٹس ارِیجینا ... ایرلنڈ کا رہنے والا تھا قریب وسط صدی نہم کے ہوا اور اکثر فرانس مین رہتا تھا اور اوس زمانہ جاہلیت مین دنیادار لوگون مین فقط یہی شخص ذی علم تھا فقط

سیڈمن .... وہٹ بی کا راہب تھا اور بہت قدیم مصنف انگلوسیکسن زبان کا تھا اسنے معرفت آلہی اور خلق عالم مین اشعار کہے اوصدی ہشتم عیسوی مین ہوا

الفرڈ .... بادشاہ انگلستان بڑا ذی علم تھا — اوسنے ان کتابونکا ترجمہ انگلوسیکسن زبان مین کیا یعنی زبور مقدس تاریخ مصنفہ پادری بیڈ صاحب حکایات لقمان حکیم (سنہ ۹۰۱ مین انتقال کیا) فقط

اسّر .... ویلس کا رہنے والا تھا — اس نے الفرڈ بادشاہ کا تذکرہ لکھا سنہ ۹۱۰ ع مین انتقال کیا فقط

ایلفرک .... اسکا لقب نحوی تھا — اسنے لاطینی زبان کی نحو و صرف لکھی اوصدی دہم کے آخر مین کنٹربری کا اسقف مقرر ہوا اور انگلوسیکسن زبان مین ۸۰ سنہ خطبے لکھے فقط

تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ سلاطین انگلو سیکسن

سوانح	سنہ وقوع
ورود قوم جوٹس در انگلستان	سنہ ۴۴۹ ع
تقرر ہفت ریاستہای سکسن	سنہ ۵۸۲ ع
اگسٹاین راہب انگلستان مین وارد ہوا	سنہ ۵۹۶ ع
سیبرٹ نے مدرسہ عالیہ کیمبرج معین کیا	سنہ ۶۴۴ ع
ڈینس لوگ پہلی مرتبہ انگلستان مین آئے	سنہ ۷۸۷ ع
اگبرٹ بادشاہ ہوا	سنہ ۸۲۷ ع
الفرڈ باشاہ مقرر ہوا	سنہ ۸۷۱ ع
الفرڈ نے مدرسہ عالیہ اکسفرڈ مقرر کیا	سنہ ۸۸۶ ع
ڈینس لوگ قتل کیئے گیے	سنہ ۱۰۰۳ ع
جنگ کوہ ھنگسڈون	سنہ ۸۳۵ ع
جنگ مرٹن	سنہ ۸۷۱ ع
جنگ اتھنڈیون	سنہ ۸۷۸ ع
جنگ اسٹمفرڈ برج	سنہ ۱۰۶۶ ع
جنگ ھیسٹنگس	سنہ ۱۰۶۶ ع

زمانہ

سلاطین نورمن در انگلستان - از سنہ ۱۰۶۶ء تا سنہ ۱۱۵۴ء کل ۸۸ سال - ۴ بادشاہ

بادشاہان نورمن .... تاریخ جلوس

ولیم اول ملقب بہ ولیم منصور .... سنہ ۱۰۶۶ء

ولیم دوم ملقب بہ رُوفس .... سنہ ۱۰۸۷ء

ھنری اول ملقب بہ بوکلرک .... (برادر) .... سنہ ۱۱۰۰ء

اسٹیون رئیس بلوی ...... (برادرزادہ) .. سنہ ۱۱۳۵ء تا سنہ ۱۱۵۴ء

باب اوّل

عہد شاہ ولیم اول ملقب منصور - سنہ ولادت

سنہ ۱۰۲۷ء - سنہ جلوس سنہ ۱۰۶۶ء - سنہ وفات سنہ ۱۰۸۷ء

ولیم منصور رابرٹ رئیس پنجم نورمنڈی کا ولد غیر حلال تھا - اوسکی زوجہ
مٹلڈا دختر بالڈون رئیس پنجم فلنڈرس تھی

بعد جنگ ھیسٹنگس کے بادشاہ مذکور شہر ڈوور کو بسرعت تمام روانہ
ہوا اور اہل ڈوور نے اوسکی اطاعت قبول کرلی اور آٹھہ روز تک وہان ٹھہرا رہا
یہانتک کہ نورمنڈی سے اور فوج اوسکی مدد کو آئی اور بعد اوسکے وہ بعزم پیکار
لنڈن کو روانہ ہوا - لنڈن مین کونسل وِٹن نے اڈگر اتھلنگ کو بادشاہ

کیا تھا اور اوسکو وزرا اسٹگنڈ اسقف کنٹربری اور دو سکسن رئیس یعنی اڈون اور موُرکُر تھے۔ ولیم نے برکھمپسٹڈ مین اپنا کمپوڈالا اور شمالی شہرون کی آمد و رفت بند کردی۔ بادشاہ (اڈگر) کے ملازمین مین نااتفاقی پڑ گئی اور سب سے پیشتر اسٹگنڈ ہی نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا اور بادشاہ کو سلطنت سے یاس ہوگئی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ولیم کو بادشاہ کا پیام پونہچا کہ ملک حاضر ہے اوسنے قبول کرلیا اور اوسکے ہوا خواہون نے (یعنے نورمنس نے) اوسپر بڑی تحسین و آفرین کی

یوم عید ولادت حضرت مسیح ؑ کو ولیم نے وسٹ منسٹر مین تاج پہنا لیکن فساد ہوا اور بوقت ادائے رسوم تاجداری اِلڈرڈ اسقف یورک نے سکسن لوگون سے پوچھا کہ تم ولیم کے بادشاہ ہونے سے راضی ہو اون سب نے چلّا کر کہا ہان جو ہین نورمن لوگون نے جو اوسوقت مقام وسٹ منسٹر مین تھے یہ کلام سنا گویا کسی نے اونھین اشارہ کیا کہ اونھون نے گھرون مین آگ لگادی اور لوٹنا شروع کیا پس سب لوگ گرجے سے باہر نکل پڑے اور فقط ولیم اور چند پادری اندر رہگئے۔ بادشاہ نے جلد قسم کھائی اور رسم تاجداری ختم ہوگیا۔ اِس سانحہ کے سبب سے سکسن لوگون کو اہل نورمن سے عداوت پیدا ہوئی۔

ابتداے عہد مین تو ولیم نے اچھی باتین کین۔ اوسنے جو سکسن کے قانون تھے وہی رکھے اور اہل لنڈن کو ایک نیا

فرمان لکھدیا اور بادشاہ معزول اڈگر سے بکمال لطف و محبت مثل دوستون کے پیش آیا لکن یہ کیفیت اوسکی تھوڑی ہی مدت تک رہی کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ جو ملک تلوار سے لیا ہے اوسکی حفاظت بھی تلوار ہی سے لازم ہے پس اوسنے سیکسن لوگون کی جاگیرین اپنے ملک کے امیرون کو دیدین تا کہ وہ اوسی کے پاس ہین اور جو امرا دولتمند کہ ستیلاک کی لڑائی مین مارے گئے تھے اونکی بیبیون اور بیٹیون کی شادی اپنی قوم کے لوگون سے کردی اور اپنے ملک نورمنڈی کے گرجے انگلستان کے اسباب غنیمت سے آراستہ کیئے اور جہان اوسنے پوپ کو اور بیش قیمت تحفے بھیجے وہان ایک علم طلائی بادشاہ ھیرلڈ کا بھی بھیجا۔ ولیم نے ایک گڑھی لنڈن مین بنوائی یہ گڑھی اوس مقام پر تھی جہان اب محبس ٹاور ہے اور اپنے استحکام کے لیے ونچسٹر مین ایک قلعہ بنوایا کہ یہ شہر اوس زمانہ مین انگلستان کا پای تخت تھا۔

چھ مہینے تک تو ولیم اس سامان مین مشغول رہا بعد اوسکے اپنے ملک نورمنڈی کو چلا گیا اور انگلستان کے چیدہ چیدہ رئیسون کو اپنے ساتھ لیتا گیا اور اپنے دوست فٹزوسبرن اور اپنے برادر اخیافی اوڈو کو اپنی طرف سے حاکم کر گیا۔ ان دونون حاکمون نے ایسے ظلم اور سختیان کین کہ سکسن لوگ سب برہم ہوے پھر ہر چند اونھون نے چاہا کہ نائرہ فساد فرو

ہو جاوے لکن وہ اس زور و شور سے بھڑکا کہ اسطرح کبھی نہ بھڑکا تھا۔ آٹھ مہینے کے بعد ولیم انگلستان مین پھر آیا اگرچہ اوسکے رعب سے فساد دفع ہو گیا لکن مغرب اور شمال مین کچہ فساد رہا۔ اگزٹر کے مغلوب ہونے سے مغرب مین امن و امان ہو گئی اور اِڈون اور مُورکو جنھون نے علم بغاوت بلاد شمالی مین افراختہ کیا تھا اونپر شبخون مارا اور اونسے زبردستی بادشاہ کی اطاعت قبول کروائی اور یورک کے لوگ بھی مطیع ہو گئے اور تھوڑے عرصہ تک تو میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ بھی ولیم کی سلطنت کا قائل رہا۔ ھیرلڈ بادشاہ کی بیٹے جنھون نے آیرلنڈ مین جا کے پناہ لی تھی دو مرتبہ بقصد جنگ انگلنڈ مین آئے ایک مرتبہ برسٹل کے قریب مقام کیا اور ایک مرتبہ قریب پلی متہ کے لکن دونون مرتبہ اونھون نے نقصان اوٹھایا اور نکال دیے گئے۔

انگلستان کے شمال کے لوگون نے پھر بلوہ کیا اور شہر ڈرہم مین چند سوار نورمن کی فوج کے قتل کر ڈالے اور شہر یورک کا محاصرہ کر لیا اور بادشاہ اڈگر بھی اون مفسدون سے آکر ملا اوسکا آنا اسطرح ہوا کہ وہ اپنی مان بھنون کو لیکر ھنگری کی طرف چلا تھا کہ راستہ مین طوفان آیا اور اوسکا جہاز شمال کی جانب بہگیا اور شاہ میلکم نے کچہ مدت تک اوسی شہر ڈن فرم لین مین اپنا

مہمان رکھا۔ ولیم نے مفسدون سے یورک کا محاصرہ ترک کروا دیا اور اوس شہر کو لوٹ کر جنوب کی طرف پھر آیا لکن چند جہاز ڈینس لوگون کے بروقت پونہچے اونکی اعانت سے انگریزون نے وہ شہر پھر لے لیا۔ بادشاہ پھر شمال کی طرف گیا اور جہان جہان وہ پونہچا انگریزون نے بلوی کیا وہ اون پر پھر پڑا اور اونھین شکست دیکر ملک شمالی کا پایہ تخت (یعنے یورک) بہ نوک شمشیر چھین لیا اور وہان کرسمس (یعنی بڑے دن) کو دربار کیا اور اپنا تاج ونچسٹر سے منگوا بھیجا بعد اوسکے بادشاہ تمام شہر یورک اور ڈرھم مین پھرا اور ہر جگہہ آگ لگادی اور جسے پایا قتل کر ڈالا اور انگلستان کے لوگون سے ایسا سخت انتقام لیا کہ جتنا ملک دریای اوز اور ٹاین کے درمیان مین تھا بالکل جنگل ہوگیا اور قریب سو برس تک اوس زمین پر ہل نہین چلا فقط کچہ جلے ہوے مکانات وغیرہ ادھر اودھر نظر آتے تھے۔ جب شاہ ولیم منصور جنوب کی طرف گیا تو بہت سے مستحکم قلعے بنا گیا اور اون مین نورمن کی فوج چھوڑ گیا۔

اب سیکسن لوگون کی نہ کچہ عزّت رہی نہ کچہ اختیار رہا اور زمین بھی بہت کم اونکے پاس رہگئی۔ افسران بادشاہی سے خانقاہین تک نہ بچین جو اوس زمانہ مین گویا صرّاف خانے تھے اور وہ ناخدا ترس اون مقدس خزانون کو بھی لوٹ لیگئے۔

سکسن کے پادریون سے نہ جبراً و قہراً اپنے گرجے پادریان نوڈمن کے حوالے کردئے ان پادریون مین سب سے زیادہ ممتاز لین فرینک تھا وہ اسٹگلنڈ کے مقام پر کنٹربری کا اسقف مقرر کیا گیا۔ اکثر سکسن زمیندار اپنے علاقون سے نکال دیے گئے اور جنگلون مین بھاگ گئے اور وہان سے چھاپے مارا کیئے ان زمیدارون مین ھیرورڈ بہت مشہور تھا اوسنے جزیرہ ایلای مین ایک قلعہ چوبین بنایا اور چونکہ اوسکے گرد ترائیان بہت تھین لہذا مدت تک اوسنے ولیم کا کچہ خوف نکیا۔ میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ جسنے اڈگراتھلنگ کی بہن مارگرٹ سے شادی کرلی تھی یہ سونچا کہ شاہ ولیم منصور سے بی دوستی اور آشتی کیئے کچہ چارہ نہین لکن جو اہل سکسن کہ اوسکے ملک مین بھاگ آئے تھے اونہین اوسنے دشمن کے حوالے نہ کیا۔

ولیم کی آخر زندگانی بہت سے صدمون سے تلخ ہوگئی۔ بعض اہل نورمن جو بادشاہ کے انعامات سے راضی نہوی تھے اوسکا ملک چھین سنے کی تدبیرین سگے لکن ان مفسدون کو بادشاہ نے شکست دی اور قید کرلیا اور ہر قیدی کا دھنا پاؤن کٹوا ڈالا۔ اوڈو برادر اخیافی بادشاہ موصوف بھی مورد عتاب سلطانی ہوا اور بادشاہ کے مادام الحیوۃ نورمنڈی مین قید رہا اسواسطے کہ

اوسنے چاہا تھا کہ پوپ کی ریاست لے لے — لکن ولیم کو اپنے لڑکون سے بڑے صدمے پونہچے — رابرٹ جو سب مین بڑا بیٹا تھا اور جسکا لقب قصیر الساقین تھا برائے نام نورمنڈی کا رئیس تھا — اوسکو بھائی ولیم اور ھنری اوسکی حکومت پر خار کھاتے تھے اور اونھون نے اوسے ذلیل کیا اسطرح سے کہ ایک مرتبہ وہ ایک چھوٹے سے شہر مین فرانسیس کے جسکا نام لا ایل ہے سڑک پر چلا جاتا تھا کہ اونھون نے برآمدے پر سے ایک ٹھلیا پانی کی اوسپر پھینکدی پس رابرٹ اپنی بھائیو نسے بدلا لینے کو ننگی تلوار لیکر دوڑا لکن باپ کے کہنے سننے سے پھر آیا اور اوسی شب کو اوس شہر سے چلا گیا اور پانچ برس تک گرد و نواح کے ملک مین آوارہ پھرا کیا اوسکی مان میٹلڈا خفیہ اوسکی خبر گیری کرتی رہی — آخرالامر رابرٹ نے جربروی کے قلعہ مین قیام کیا اور شاہ ولیم نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوس قلعہ کے سامنے باپ اور بیٹے مین مقابلہ ہوا لکن نہ اُسنے اِسے پہچانا نہ اِسنے اوسے اور سر ابرٹ نے اپنے باپ کا ہاتھ زخمی کر دیا —

ولیم نے بڑے کام یہ کیئے کہ ایک کتاب تالیف کی جسکا نام ڈومسڈی بک ہے اور ایک قسم کا گھنٹہ رواج دیا جسکو فیوبل کہتے ہین اور کچھ قانون بنائے جسکا نام فورسٹ لاز ہے —

کتاب مذکور زمین انگلستان کا رجسٹر ہے کہ اوس مین ہر ایک علاقہ کی
وسعت لکھی ہے اور اوسے چار حصون پر منقسم کیا ہے زمین مزروع
علف زار ترائی اور جنگل اور ہر دیہ کے زمیندار کا نام اور اور امور
تفصیلاً لکھی ہین سیہ کتاب چھہ برس مین ختم ہوئی تھی یعنی سنہ ۱۰۸۰ع سے
سنہ ۱۰۸۶ع تک تصنیف ہوئی اور اسکی دو جلدین قلمی اب تک موجود ہین
وہ گھنٹہ جس کا نام **کرفیو** تھا آٹھہ بجے رات کو
بجایا جاتا تھا بایں غرض کہ شہر مین آگ اور شمعین بالکل
بجھادی جائین اگرچہ مدت تک لوگ اس قانون کو ظلم کہا کئے مگر کہسکتے
ہین کہ بادشاہ نے اِسے ازراہ عقلمندی اسواسطے جاری کیا تھا
کہ مکانات چوبین آگ سے محفوظ رہین — اوس قانون مسمّٰے بہ
فورسٹ لاز کا منشا یہ تھا کہ جو شخص کوئی ہرن یا بنڈیلا یا کوئی اور
شکار کے قابل جانور مار ڈالے اوسے یہ سزای سخت ملے گی کہ اوسکی
آنکھین نکلوا ڈالی جائین گی چنانچہ یہی قانون انگلستان کے قواعد
شکار کی اصل ہے — جتنی زمین کہ **ونچسٹر** (پایۂ تخت)
اور سمندر کے درمیان واقع تھی بادشاہ موصوف نے اوس سب کا
ایک بڑا سا رمنہ بطور شکارگاہ کے بنوالیا تھا اور جو جھونپڑے اور
گرجے اوسپر تھے اونھین جلواکر اپنے واسطے باغ بنوایا تھا چنانچہ یہ
زمین ابتک باقی ہے اور اسے **نیو فورسٹ** کہتے ہین — اِسی
بادشاہ کے عہد مین پہلے عدالتین مقرر ہوئین — **جسٹس اف دی پیس**

چیلسری - اکس چکس - کومن پلیز - اور اتنے شہرون مین قلعہ بندی ہوتی یعنے سنٹ پورٹس - ڈوور - ہیسٹنگس رومنی ہایتھ اور سینڈوچ اور جیسے ابتک دو اور شہرون مین قلعہ بندی ہوتی ہے یعنے ونچلسی اور رائی جب ولیم منصور نے انگلستان کو فتح کیا تو پہلے جزائر واقعہ چینل کو اوس ملک مین شامل کیا ٹیکس مسمّی بہ ڈین گلڈ پھر جاری کیا لوگون کا مال واسباب ضبط کر لیا چنگی اور اور محصول مقرر کیے یہانتک کہ دس ہزار روپیہ روز سے زیادہ اوسکی آمدنی ہوگئی مگر اسپر بھی اوسکی طمع کم نہوتی اور سکسن لوگون کے حق مین تو اوسکی سلطنت ایک عالم مصیبت وبلا تھا جسکی ابتداء خونریزی اور لوٹ تھی اور انتہاء قحط و وبا تھی وبا سنہ ۱۰۸۶ء مین بسبب شدت باران وطغیانی طوفان کے پیدا ہوتی تھی -

ولیم بڑھاپے مین ایسا موٹا ہوگیا تھا کہ اوسپر فرانسیس کا بادشاہ ہنستا تھا فقط اتنی سی بات پر دونون بادشاہون مین لڑائی ہونے لگی - انگلستان کے بادشاہ نے شہر مینٹ کا محاصرہ کر کے اوسمین آگ لگادی اور خود اوسکا تماشا دیکھنے گیا کہ اوسکے گھوڑے کا پاؤن جلتی ہوئی راکھ پر جو پڑا تو وہ گرا اور اوسکا سینہ زین کے ہرنے پر پڑا اور بہت چوٹ آئی اور وہ زخم پک گیا اور اوسکو

صدمے سے چند ہفتے کے بعد ولیم شہر رُوَنِ مین مرگیا۔ اوسکے مرنے کے بعد اوسکے خواص محل سرا کو لوٹ کر بھاگ گئے اور اوسکی لاش کو برہنہ چھوڑ گئے تین گھنٹہ تک وہ اسی کیفیت سے پڑی رہی آخر ایک فرانسیسی سردار رحم کھاکر شہر کیْن مین اوسے لے گیا او وہان دفن کردیا۔

شاہ ولیم منصور کی سیرت اور صورت تواریخ سکسن

مین تو م ہی۔ وہ درشت مزاج اور طماع تھا اور بڑھاپے مین حریص بھی ہوگیا تھا اور اپنی مرضی مین دوسری کی دست اندازی کا روادار نتھا اور پستہ قد اور بڑا جسیم و شحیم تھا اور نہایت ترش رو تھا اور شکار کا عاشق تھا اور اوسکے رعب و دبدبہ کی وجہ اوسکی آتش مزاجی اور قوت و جسامت تھی چنانچہ منقول ہے کہ یہ بادشاہ ایسا قوی تھا کہ جو کمان وہ گھوڑی پر کھینچتا تھا وہ کسی سے پیدل نہ کھنچ سکتی تھی فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

میلکم سوم ....

فرانس

فلپ اول ....

اسپین

سینکو دوم .... سنہ ۱۰۷۳ع

الفونزو پنجم ....

شہنشاہ جرمنی

ھنری چارم ....

پوپ

اسکندر دوم .... سنہ ۱۰۷۳ع

گرگری ہفتم .... سنہ ۱۰۸۵ع

وکٹر سوم .... سنہ ۱۰۸۷ع

باب دوم

عہد شاہ ولیم رُوفس سنہ ولادت ۱۰۵۶ء۔ سنہ جلوس ۱۰۸۷ء
۔ سنہ وفات ۱۱۰۰ع

ولیم جسکا لقب بسبب سرخ رنگ ہونے کے رُوفس تھا ولیم منصور کا سنجھلا بیٹا تھا۔ شاہ منصور مذکور کا بڑا بیٹا رابرٹ حسب وصیت اپنے باپ کے نورمنڈی کا رئیس ہوا لکن ادھر تو وہ اپنے رئیس ہونیکی خوشیان شہر رُوان مین کر رہا تھا اودھر اوسکا بھائی رُوفس کہ بہ نسبت اوسکے زیادہ چالاک اور صاحب حوصلہ تھا سلطنت لینے کی فکر مین تھا اور انگلستان مین آگیا تھا اور ہنوز شاہ منصور کی وفات کو تین ہفتہ کا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ اوسنے سلطنت لے لی یہ امر خاص کر کے لین فرانک اسقف اعظم کی وجہ سے ہوا۔

بعض روسا نے خفیہ سازش کر کے چاہا کہ رابرٹ کو بادشاہ کر دین اس سازش خفیہ کا بانی کار اوڈو اسقف اور نواب کینٹ تھا اور اسکے سبب سے ولیم کی سلطنت تازہ مین زلزلہ پڑ گیا لکن چونکہ بادشاہ نے انگریزون کو کچھ اختیارات چند روزہ دیکر راضی کر لیا تھا اور اونھون نے اوڈو کے

عہد وزارت کے ظلم بھی یاد کیے لہذا انہون نے رفس کی مدد کی اور اونہین ساتھ لیکر بادشاہ نے روچسٹر کا قلعہ لے لیا اور اسقف باغی (یعنے اوڈو) کو شہر بدر کر دیا اور نورمنڈی کو روانہ کر دیا اوسکے پیچھے پیچھے تمام اہل سکسن گالیان اور کوسنے دیتے جاتے تھے —

نورمنڈی کی ریاست جسکا رئیس رابرٹ تھا

بہت ضعیف ہوگئی تھی اسواسطیکہ اگرچہ یہ شاہزادہ بہادر تھا لکن بڑا سست تھا رفس نے جو یہ کیفیت اوس صوبہ کی دیکھی تو اوسکا جی للچایا اور جتنے قلعے کہ دریاے سین کے دہنے کنارے پر تھے اونکے حکّام وحفّاظ کو اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ خفیہ دیکر وہ قلعے اپنے اختیار مین کر لیے اور جب فریب سے لے چکا تو جبر سے لینے کا ارادہ کیا لکن روساء نورمن اور شاہ فرانس نے دونون بھائیون مین مصالحہ کروا دیا اور طرفین نے اقرار کیا کہ جب ہم مین سے ایک شخص مرجاے تو دوسرا دونون کے ملک پر قابض رہے — مصالحہ درمیان رابرٹ و ولیم ثانی شاہ و قلعہ منعقدہ ۱۰۹۱ع

جب ولیم اہل نورمن کے مقدمات سے فارغ ہوا تو اوسنے میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ پر لشکرکشی کی لکن دونون

بادشاہون مین مصالحہ ہوگیا۔ اس مصالحہ کے ایک برس کے بعد یہ حال ہوا کہ میلکم نے سنا کہ انگریزون نے شہر کارلایل مین بستی بسائی ہے چونکہ وہ اس شہر کو اپنے ملک مین داخل سمجھتا تھا لہذا یہ سنکر وہ بہت غصہ ہوا اور نورتھمبرلنڈ پر حملہ کیا اور وہان قلعہ انولک کے قریب مرگیا بعض مورخین نے بادشاہ موصوف کے مرنیکی یہ حکایت لکھی ہے کہ سر وحجر ڈی موبری نے قلعہ کی کنجیان اپنے تیرہ مین لٹکا کر بادشاہ کو دین ورروح چھیی اوسکی آنکھ مین چبھودی اوسدن سے اوسکا نام پرسی یعنے انکھہ پھوڑ ہوا۔ سر وفس نے ملک ویلس پر بھی فوج کشی کی لکن اوسے فتح کرنا نہ نصیب ہوا آخر مجبور ہوکر اوسنے سابق ہی کی تدبیر پر قناعت کی اور اوس کوہستان کے گرد قلعہ بندی کردی۔

رابرٹ موبری جو روسا نورمن مین سب سے زیادہ قوی تھا باغی ہوگیا اور بیمبرا کے قلعہ مین محصور ہوا ولیم کا حملہ اوسپر کارگر نہوا لکن اوسے فریب سے اوس گڑہی سے بلالیا اور قید کرکے قلعہ کی دیوار کے سامنے لاتے اوسکی بی بی میٹلڈ اڑاکی اور اوس قلعہ کو بادشاہ کے حوالے نکیا جبتک یہ نہ دیکھا کہ جلاد اوس شخص کے شوہر کی آنکھین نکالنے کی تیاری کررہا ہے تب اوسکی جان بری کے لیے اوس نے قلعہ کی کنجیان بادشاہ کو دے دین

تیئس برس تک رئیس باغی ونڈ سر کیسل کے قید خانہ مین پڑا رہا—

رُوفس کی فضول خرچی کی کچھ حد نہ تھی—اکثر رالف کے ذریعے سے پادشاہ مذکور لوگون سے زبردستی روپیہ لیتا تھا یہ شخص (یعنے رالف) ڈومن کیتھولک کا پادری تھا اور بڑا بدوضع تھا اور اوسکا لقب فلیمبرڈ یعنے مشعل تھا—اس پادری مکار کے اخذ زر کی تدبیرون مین سے ایک تدبیر یہ تھی کہ یہ خانقاہون کو اور اسقفون کے عہدون کو خالی رہنے دیتا تھا تاکہ جو روپیہ انسے بچے بادشاہ کے کام آئے اور جن پادریون کو عہدے ملتے تھے اونسے عطای خدمات کی عوض مین بہت سا روپیہ لیتا تھا—ان بیچارے پادریون مین سب سے زیادہ ظلم آنسلم قائم مقام لین فرانک اسقف پر ہوا کہ خود بادشاہ کے جبر سے تو اوسنے عہدۂ اسقف قبول کیا اور پھر بادشاہ اور اوسکے کارندے رالف نے اوسپر ایسے ظلم کیے کہ اوسے انگلستان چھوڑ دینا پڑا—

حالانکہ ولیم نے اپنے بھائی رابرٹ سے اقرار کیا تھا کہ جو قلعے تم سے لیے ہین اونکا عوض دونگا لکن یہ عہد اوس نے وفا نہین کیا اسواسطے کہ جھوٹ بولنا اوسکی عادت مین داخل تھا

آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دونون بھائیون مین پھر تلوار چلی لکن اوسیوقت رابرٹ نے بادشاہ کو پیام بھیجا کہ نورمنڈی اور مین کی ریاست لے لیجیے اور پانچ برس تک اپنے پاس رکھیے اور اسکی عوض مین دس ہزار مرکس مجھے عنایت کیجیے (ایک مرک تیرہ شلنگ چارپنس کے برابر تھا)۔ اس عرصہ مین عیسائیون کے جہاد[1] شروع ہو گئے تھے۔ پوپ اربن دوم کے استغاثہ و فریاد اور پیٹر راہب کے نعرہ الجہاد الجہاد نے تمام اقلیم یورپ کو سسلے سے نوروے تک ہلا دیا اور مجاہدین جہاد اول عازم بیت المقدس ہوے تا کہ اپنے نجات دہندہ (یعنے حضرت مسیح ؑ) کا روضہ کفار[2] کے ہاتھہ سے چھڑالین۔ رابرٹ کو مجاہدین کی شرکت کا کمال اشتیاق تھا اسوجہ سے اپنے بھائی کو صلح کا پیغام بھیجا۔ ولیم نے بلامضائقہ صلح قبول کر لی اور دس ہزار مرکس بیچارے انگریزون سے زبردستی لیکر رابرٹ کو دیے وہ روپیہ اوسکا اور اوسکی فوج کا فلسطین (یعنے بیت المقدس) کا زاد راہ ہوا۔ اڈگرا تھلنگ بھی فرانسیس کی فوج کے پیچھے بقصد جہاد روانہ ہوا۔

[1] عیسائیون کی اصطلاح مین ان محاربات کو غزوات صلیبی کہتے ہین ۱۲ مترجم

[2] ظاہر استے مراد اہل اسلام ہین اور کفار کا اطلاق اہل اسلام پر بنا بر مخالفت مذہب و مقتضاے نصرانیت محل تعجب نہین ہے ۱۲ مترجم

تاریخ ولیم روفس سنہ ۱۱۰۰ع

روفس ظلم سے قتل کیا گیا۔ جسدن یہ سانحہ ہوا اوسدن وہ اپنی شکارگاہ مالوڈ واقع دشت نیو فورسٹ مین تھا۔ چونکہ شب گذشتہ کو اوسنے بہت پریشان خواب دیکھے تھے لہذا وہ بہت متوحش تھا اور شکار کھیلنے کا مطلق قصد نہ تھا لکن اوس زمانہ کی رسم کے موافق اوسنے قبل دوپہر کے کھانا کھایا اور اوسکے ساتھ شراب جو پی تو بالکل خوف جاتا رہا اور وہ سوار ہوکر جنگل مین شکار کھیلنے گیا اور شکار کے پیچھے ایسا سرپٹ گھوڑا ڈالا کہ اوسکے ساتھی سب پیچھے رہگئے شام کو جو دیکھا تو اوسے مردہ پایا اور ایک ٹوٹا ہوا تیر اوسکے سینہ مین پیوست دیکھا۔ وہ لوگ بادشاہ کی لاش ایک گاڑی مین لادکر شہر ونچسٹر مین لے گئے اور وہان بے نماز و تلقین گرجے مین دفن کردی۔ نہین معلوم کسنے یہ تیر ستم لگایا تھا بعض عوام تو یہ گناہ والٹر ٹائیرل کے سر تھوپتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے ایک ہرن پر تیر لگایا تھا لکن وہ درخت کو توڑ کر بادشاہ کے سینہ مین لگا بعض جاہل اوس زمانہ کے کہتے تھے کہ اوسکے بھائی ھنری نے اوسے مار ڈالا۔

روفس بڑا لوٹیرا اور فضول خرچ اور عیاش اور بیرحم تھا اور کوئی صفت اوسمین اچھی نہ تھی یہ تو اوسکی سیرت تھی صورت یہ تھی کہ پستہ قد اور نہایت فربہ تھا اور بال بھوری تھی اور

اوصاف

چہرہ سرخ تھا اور بات کرنے مین ہکلاتا تھا — اس بادشاہ نے فقط اتنی بھلائی رعیت سے کی کہ اوسکی رفاہ کے واسطے ایک دیوار مجس ٹاور کے گرد اور ایک پل دریای ٹیمس پر اور ایک ایوان ویسٹ منسٹر مین بنوادیا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
میلکم سوم	سنہ ۱۰۹۳ ع
ڈونلڈبین ...... (معزول ہوا)	سنہ ۱۰۹۴ ع
ڈنکن	سنہ ۱۰۹۵ ع
ڈونلڈبین	سنہ ۱۰۹۷ ع
ادگر	

فرانس

فلپ اوّل	سنہ وفات

اسپین

الفونزو ششم ....

جرمنی

هنری چہارم ....

پوپ

اربن دوم ....

پاشکل دوم ....

باب سوم

عہد شاہ ھنری اول ملقب بہ بوکلرک یعنی فاضل سنہ ولادت ۱۰۶۸ء سنہ جلوس ۱۱۰۰ء سنہ وفات ۱۱۳۵ء

ھنری ولیم منصور کا چھوٹا بیٹا اپنے بھائی روفس کے مرتے کے ساتھ ہی ونچسٹر مین آیا اور بادشاہی خزانے لے لئے اور جب خزانون پر قبضہ کر چکا تو ویسٹ منسٹر کو بسرعت تمام گیا اور دوسرے اتوار کو مارس اسقف لنڈن نے اوسکے سر پر تاج شاہی رکھا۔ رابرٹ جو سلطنت کا مستحق تھا بیت المقدس سے اپنے وطن کو آتے ہوے اٹلی مین پڑا رہگیا۔ مثل اور غاصبون کے ھنری نے بھی پہلے وہ امور کئے جنسے رعایا خوش ہوئی — اوسنے ایک فرمان عام جاری کیا جسمین یہ اقرار مندرج تھا کہ کرفیو گھنٹہ بجانے کا رسم اور ڈین گلڈ ٹیکس موقوف کر دیا جاے گا اور شاہ اڈورڈ مجاہد کے قوانین بحال کر دیے جائین گے اور جو شکایتین کہ رعایائے انگلستان کو ولیم منصور کے عہد سے چلی آتی ہین وہ رفع کر دیجائین گی — بادشاہ موصوف نے میٹلڈا دختر میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ و برادر زادی اڈگر اتھلنگ سے شادی کی اس وجہ سے خاندان شاہی نورمن و سکسن ایک ہوگئے

اور قوم نورمن و سیکسن مین اختلاط وارتباط شروع ہوا
اوران دونون قومون سے قوم انگریز پیدا ہوئی

رعایا کے خوش کرنیکے واسطے بادشاہ نے رُوفس کے
وزیر فلیمبرڈ کو مجبس ٹاور مین قید کیا لکن اوسکے ایک دوست نے شراب
کے مرتبان مین رکھکر ایک رسّی اوسے لادی اور وہ رسّی پکڑکر وزیر
موصوف ایک کھڑکی سے اترگیا اور نورمنڈی مین پونہچا—
رابرٹ بھی اوسیوقت اٹلی سے اپنے ملک مین آیا تھا اور ایک
عورت بھی اٹلی کی بیاہتا لایا تھا- فلیمبرڈ نے بآسانی شاہزادۂ
مذکور کو انگلستان کے حملے کرنے پر آمادہ کر دیا— رابرٹ مع فوج
ونڈسر کو چلا جاتا تھا کہ ھنری اوسکے برابر آپونہچا اور دونون
لشکرون کے درمیان مین شاہزادون نے ملاقات کی اور چند ساعت
تک گفتگو کرکے آپس مین مصالحہ کرلیا- رابرٹ نے اقرار کیا کہ مین
دعوی سلطنت انگلستان سے دست بردار ہوتا ہون لکن اسکے عوض
مین مجھے تین ہزار مارکس سالانہ ملاکرین— رابرٹ نے تو یکدفعہ
اپنے تئین اپنی بھائی کی بس مین کر ہی دیا تھا اوسنے کہا کہ تمھارا فدیہ یہ پنشن ہے او
اسطرح سے وہ پنشن سالانہ بھی معاف کروالی— روز بروز دونون
بھائیون مین نزاع بڑھتی ہی گئی آخرالامر علانیہ لڑائی ہوئی- پہلی لڑائی
مین تو کچھ نہوا دوسری لڑائی مین جو ٹینچبری مین ہوئی تھی رابرٹ نے

شکست کھائی اور قید کر لیا گیا اور انگلنڈ کو بھیجدیا گیا وہان تیس برس تک قید رہا بعد اوسکے کارڈف کیسل مین مرگیا اور برس روز کے بعد اوسکا بھائی بھی مرگیا۔ بعض مورخین کہتے ہین کہ شاہزادہ موصوف کی آنکھین جلادی تھین فی الحقیقت ھنری کے افعال اس تہمت کے مصدّق ہین۔ ھنری اور رابرٹ کے بیٹے ولیم مین کئی برس تک لڑائی رہی اور لوی شاہ فرانس نے ولیم کی مدد کی لکن برنول کی لڑائی مین ھنری نے فتح پائی اور بھائی کی ریاست اپنے بیٹے کو دے دی

ان خانگی لڑائیون مین شاہ ھنری اور اہل کلیسا سے جھگڑا رہا۔ امور متنازع فیہ یہ تھے کہ بادشاہ کو یہ دعوی تھا کہ پادری اپنی جاگیرون کی عوض مین میری طاعت کرین اور جو باتین اونکی نسبت میرے اجداد کرتے تھے وہی مین بھی کرون یعنے مثل اپنے اجداد کے مین بھی جو پادری اور سرداران خانقاہ نئے ملازم ہون اونہین خاتم و عصا۔ اجتہاد بہمان شان و شوکت شاہی بطور خلعت دیا کرون۔ انسم اسقف جو پوپ کی طرف تھا دو بار اشہر بدر کیا گیا آخرالامر ھنری اپنے دعوون سے دست بردار ہوا لکن اسسے اوسکی اصل حکومت مین کچھ فتور نہین پڑا۔

اس جھگڑے کو طے کر کے بادشاہ مع اپنے بیٹے ولیم کے

جبکا سن اٹھارہ برس کا تھا نورمنڈی کو گیا کہ وہان کے رئیسون سے اپنی بیعت لے لکن جب وہان سے پھرا تو راستہ مین شاہزادہ دریا مین ڈوب گیا۔ اوسکے ڈوبنے کا قصہ یہ ہو کہ جب وہ اپنے باپ کے ساتھہ جہاز پر سوار ہونے لگا تو ایک جہاز ران فٹز اسٹیون نامی نے جسکا باپ ولیم منصور کا جہاز انگلستان مین لایا تھا اوسنے عرض کی کہ میرا جہاز حاضر ہے اسپر سوار ہو جیے اوسکے جہاز کا نام وھایٹ شپ تھا اور اوس پر پچاس کار آزمودہ ملاح تھے۔ اور جہاز تو صبح تڑکے روانہ ہوئے لکن وھایٹ شپ جسپر شاہزادہ سوار تھا شام تک ٹھہرا رہا اور اوسکے خادم چھت پر خوب شراب مین پیا سیے اور کھانے چکھا سیے اور جب رات ہوتی تو چاندنی مین روانہ ہوئے اور جہاز بھگائے لیے جاتے تھے تاکہ بادشاہ کے جہاز تک پونہچ جائین کہ اونکا جہاز مقام آلڈرنی پر ایک پتھر سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہو گیا۔ شاہزادہ (ولیم) بچ جاتا اسواسطیکہ اوسے ایک کشتی مل گئی تھی لکن بہن کو جو چلاتے سنا تو اوسنے نرہا گیا اور اوسے لینے کو پھرا جہاز کے لوگ جو اوس کشتی پر کود کر آئے تو اونکے بوجھہ سے وہ ڈوب گئی۔ شاہزادہ کے ساتھیون مین سے کوئی نہ بچا کہ یہ غم کی داستان اوسکے ماں باپ سے کہتا سوا اے ایک غریب قسائی کے کہ وہ رؤون کا رہنے والا تھا اور جہاز شکستہ کے ایک تختہ پر کنارے پر بہہ آیا تھا۔ یہ خبر وحشت اثر تین دن تک بادشاہ سے مخفی رہی تیسرے دن ایک خورد بچشم گریان

آکر بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ کہتے ہین کہ اس حادثۂ جانکاہ سے بادشاہ کو ایسا صدمہ ہوا کہ پھر کبھی عمر بھر نہ ہنسا مگر اس حادثہ سے رابرٹ کے بیٹے کی امید بر آئی اور اس عرصہ مین اوسنے فلنڈرس کی ریاست لے لی تھی لکن اوسے شہر آلوسٹ کے دروازہ پر کسی شخص نے تلوار ماری کہ وہ ہلاک ہوا اور اوسکے مرنے سے ہنری کا کوئی شریک و سہیم نورمنڈی کی ریاست مین نرہا۔

شاہزادہ ولیم کے مرنے سے دو برس پیشتر ہنری کی زوجہ میٹلڈا نے انتقال کیا۔ بارہ ۱۲ برس سے ملکہ بادشاہ سے واقف نہوئی تھی اور عبادت اور امور نیک مین مشغول رہی اور اکثر شعر و موسیقی سے جی بہلاتی تھی۔ اسی شاہزادی کے حکم سے انگلستان مین پہلی مرتبہ پتھر کا پل دریاے لی پر بنا۔ اوسنے دو اولاد چھوڑی ولیم اور ماڈ ولیم تو ڈوب گیا ماڈ نے ہنری پنجم شاہ جرمنی سے شادی کر لی لکن چھ ۶ مہینے کے بعد بیوہ ہو گئی۔ شاہ ہنری کی دوسری زوجہ ایک شاہزادی فرانسیس کی تھی جسکا نام اڈیلی تھا اور اوسکا باپ لوین کا رئیس تھا لکن اوسے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

چونکہ بادشاہ موصوف کو کوئی بیٹا نہ رہا تھا کہ سلطنت کا وارث ہوتا لہذا اوسنے پادریون سے اور امرا سے قسم لی کہ میرے بعد شاہزادی

ماڈکے دعوی سلطنت کی تائید کرنا اور ساتھہ ہی اسکی اوسکی شادی جیوفی پلٹین یعنی پلینجنٹ رئیس آنجو سے کردی حالانکہ اوسکا سن کل سولہ برس کا تھا اس عقد سے بادشاہ کی غرض یہ تھی کہ رشتۂ قرابت اہل فرانس سے مضبوط ہو جاے لکن اس نسبت سے نہ انگریز خوش ہوے نہ اہل نورمن اور یہ شادی مبارک نہ ہوئی کیونکہ شاہزادی ماڈ اور اوسکے شوہر مین ہمیشہ جھگڑے ہوا کیئے جنسے ہلزی کی زندگی تلخ ہوگئی۔

ایک دن بادشاہ نے اسقدر مچھلی کھائی کہ بیمار پڑ گیا اور سات دن علیل رہا آخر مقام سینٹ ڈنس واقع نورمنڈی مین انتقال کیا۔ شاہ رافس کے مانند یہ بادشاہ بھی بے رحم و بے ایمان و عیاش تھا لکن لیاقت و تہذیب مین اوس سے زیادہ تھا۔ اوسنے لقمان کی حکایات کا ترجمہ کیا لہذا اوسکا لقب بوکلرک یعنے عالم لطیف ہوگیا اور چونکہ اکثر لوگون نے اوسکے مار ڈالنے کا قصد کیا تھا اسوجہ سے اوسکی طبیعت مین اسقدر شک ہوگیا تھا کہ اکثر سونیکا کمرہ بدلا کرتا تھا اور ڈھال تلوار اپنے تکیہ کے قریب رکھتا تھا۔ بڑی آرزو اوسکی یہ تھی کہ میری سلطنت براعظم یوروپ مین ہو جاے اسواسطے کہ وہ رعایاے انگلستان کو بہت حقیر جانتا تھا اور اونہین فقط اس قابل سمجھتا تھا کہ ان سے روپیہ لیکر خوب عیش کیجیے اور اپنے

دل کے حوصلے نکالے

ہنری پہلا بادشاہ انگلستان کا تھا جسنے تخت شاہی پر خطبہ کہا ــــ سابق مین یہ دستور تھا کہ پیسے کو آدھا اور پاؤ کر کے دھیلا اور دمڑی بناتے تھے لکن ہنری نے دھیلے اور دمڑے پیسے بنوائے اور جن روپیون وغیرہ کا سکہ گھسگیا تھا اون پر پھر ضرب دلوائی اور جو لوگ جھوٹا سکہ بنا لیتے تھے اونپر سخت قانون جاری کیے اور بہ عوض جنس کے نقد خراج لی اور پیمانون کی ایک حد مقرر کر دی مثلاً ایلِ (یعنے ہاتھہ) بادشاہ نے اپنے ہاتھہ کے طول کے موافق مقرر کیا۔ اسی بادشاہ کے عہد مین بلجیم کے لوگون نے ہنر شالبافی انگلستان مین رائج کیا یہ کاریگر پہلے دریای ٹویڈ کے کنارے پر آکے بسے تھے بعد اوسکے ضلع پیمبروک مین شہر ہیورفرڈ ویسٹ مین رہے اور بعضے اون مین سے ضلع نورفاک مین شہر ورسٹڈ مین مقیم ہوے ــــ چونکہ بادشاہ موصوف خود عالم تھا لہذا اوسنے لوگون کو علم کی ترغیب دی ــــ بعض انگریز طالب علم ملک اسپین یعنے اندلس مین مسلمانون سے علم طب و ریاضی پڑھتے تھے بعضے اپنے وطن ہی مین علماء لاطینی کی کتابون سے مسائل علمیہ کا استخراج کرتے تھے ــ اوس زمانہ مین جو مدرسہ عالیہ کیمبرج مین طریقہ تعلیم جاری تھا اوسکی

عجیب کیفیت لکھی ہے۔ پہلے تو یہ طریقہ تھا کہ تمام طلبہ ایک ہی مکان مین
جمع ہوتے تھے لکن دوسرے برس یہ ہوا کہ ہر معلم کو اوسکے شاگردون کے
لیے علیحدہ کمرہ ملا اور صبح کو بہت سویرے ایک معلم نحو و صرف کی قاعدے
سکھاتا تھا ایک چھہ بجے منطق ارسطاطالیسی کا درس دیتا تھا ایک نو بجے
سِسرو اور کونٹلِیَن فصحاے روم کا کلام ترجمہ کر کے سمجھاتا
تھا ایک بارہ سے پیشتر کتُب مقدسہ سماویہ کے مشکل مقامات حل کرتا
تھا اور شعراء سکسن کے کلام کے بدلے اب داستان کی کتابین
پڑہائی جاتی تھین ان کتابون مین بڑے بڑے بہادرون اور شجاعون
کے معرکے اور کارنمایان لکھی تھی اور سب سے زیادہ سکندر اور
شاہ ارتھر اور چارلمین کی جرات اور مردانگی کی بڑی بڑی باتین
لکھی تھین اور لکھا تھا کہ اونہون نے ایسے ایسے اژدہے اور پہلوان
مارے اور ایسے ایسے طلسمات کے قلعون مین گھس کر اپنے حسین
و نازنین معشوقون کو نکال لائے اور بہت سی جوانمردیان کین فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ .... سنہ وفات
اڈگر .... سنہ ۱۱۰۶ ع
اسکندر اول .... سنہ ۱۱۲۴ ع
ڈیوڈ اول ....

فرانس

سنہ وفات

فلپ اول .... سنہ ۱۱۰۸ع

لوی ششم ....

اسپانیہ

الفونزو ششم .... سنہ ۱۱۰۹ع

الفونزو ہفتم .... سنہ ۱۱۳۳ع

الفونزو ہشتم ....

شہنشاہان جرمنی

هنری چہارم .... سنہ ۱۱۰۶ع

لوتھیر دوم .... سنہ ۱۱۲۵ع

هنری پنجم ....

پوپ

پیسکل دوم .... سنہ ۱۱۱۸ع

گلیشیس دوم .... سنہ ۱۱۱۹ع

کیلکسٹس دوم .... سنہ ۱۱۲۴ع

اونوریس دوم .... سنہ ۱۱۳۰ع

انوسینٹ دوم ....

باب چہارم

عہد شاہ اسٹیون امیر بلُوی سنہ ولادت ۱۱۰۵ء سنہ جلوس ۱۱۳۵ء سنہ وفات ۱۱۵۴ء

بعد شاہ ہنری کے اسٹیون بمقابلہ ماڈ دختر بادشاہ مذکور مدعی سلطنت ہوا۔ یہ شاہزادہ شاہ ولیم منصور کی بیٹی اڈیلا کا سنجھلا بیٹا تھا جسنے رئیس صوبہ بلُوی سے شادی کر لی تھی اور خاندان شاہی مین سب سے اوّل تھا اوس زمانہ کے لوگون کی یہ راے اوسکے موافق تھی کہ عورت کے زیر حکومت ہونا مردون کے لیے ذلت کی بات ہے اوسکے بھائی ہنری نے جو ونچسٹر کا اسقف تھا بڑے پادریون کو اوسنے موافق کر لیا اور پای تخت کے لوگ اور اہل لنڈن اوسکے بادشاہ ہونے سے بہت خوش ہوے۔ شاہ ہنری کی لاش کو جو بسبب بعض دواؤن کے سڑنے سے محفوظ رہی تھی خانقاہ ریڈنگ مین لے گئے اور اسٹیون نے خود اوسے کاندھا دیا۔ جب بادشاہ دفن ہو چکا تو سب پادری اور رئیس اکسفرڈ مین جمع ہوے اور امیر اسٹیون نے جو تاج شاہی سے سرافراز ہو چکا تھا اون سبکے سامنے قسم کھائی کہ ٹیکس ڈین گلڈ موقوف کر دیا جائیگا اور پادریون کے حقوق کی نگہداشت کی جاسے گی اور

اور رؤسا کو اختیار دیا جاے گا کہ اپنے جنگلون مین شکار کھیلین اور اپنے علاقون مین اور قلعے بنوائین — اسٹیون کی ان عنایات سے بہت سے پادری اور رئیس اوسکے موافق ہو گئے لیکن آخر کی شوق کا نتیجہ سریع یہ ہوا کہ سارے انگلستان مین ایک سو چھبیس ۱۲۶ قلعے علاوہ قلعہاے سابق کے بنے اور ان قلعون مین امراء غدار مطلق العنان رہا کرتے تھے اور لوگون کا مال و اسباب لوٹ لیا کرتے تھے اور اکثر فوج لیکر خود بادشاہ کا مقابلہ کرتے تھے —

سب سے پیشتر ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ نے شاہزادی ماڈ کی طرف سے تلوار کھینچی اور ایک برس مین تین مرتبہ بکمال بیرحمی نورتھمبر لنڈ کو غارت و تاراج کیا اسواسطے کہ اوس صوبہ کو وہ اپنا سمجھتا تھا — تیسرے حملہ مین یہ غارت گر ضلع یورک مین پونہچا لیکن وہان مقام نورتھالرٹن پر رؤساء شمالی اور اونکی رعایا نے اوسکا مقابلہ کیا ان لوگون کو تھرسٹن اسقف یورک نے جنگ پر آمادہ کیا تھا — اسی مقام پر وہ لڑائی ہوئی جسے جھنڈے کی لڑائی کہتے ہین انگریزی فوج کی جہازون مین ایک جہاز کا مستول سب سی بلند تھا اور اوسپر تین اولیاء سکسن کی جھنڈی تھی اور اوسکی چوٹی پر ایک صلیب مسیحی اور ایک چاندی کا صندوق جسمین بقیہ عشاء[1] مقدس عیسوی تھا نصب تھا — سرداران فوج انگریزی ایک دوسرے کا

[1] یہ ایک قسم کی روٹی ہے جسے عیسائی بہت متبرک سمجھتے ہین ۱۲

جھنڈے کی لڑائی ۲۲ اگست سنہ ۱۱۳۸ع

ہاتھہ پکڑے ہوے لڑائی پر تلے ہوے تھے اور قسم کھاچکے تھے
کہ یا آج فتح کرینگے یا مر جائینگے پس اونھون نے حق تعالی سے
نصرت کی دعا مانگی اور مستعد کارزار ہوئے۔ اسکاٹ لنڈ کی
فوج نعرے مارتی ہوئی انگریزی لشکر پر ٹوٹ پڑی اور آگے کے
لوگون کو پسپا کردیا اور یمین ویسار کی فوج بھی منتشر و مغلوب ہوئی
لکن علم کی گرد انگریزی سوار برابر برچھیان تانے کھڑے رہے —
فوج سکسن کی تیر اندازون نے تیرون کا منھہ برسادیا اس باران
تیر مین اسکاٹ لنڈ کے بہادرون نے چار گھنٹہ تلوار کی اور چاہا
کہ دشمن کی صفین چیر کر گھس جائین لکن اونہون نے ناحق اپنے
تئین ہلکان کیا انگریزی فوج نے دھوین اڑا دیئے آخر نشان اژدر نشان
شجاعان اسکاٹ لنڈ خون آلود و دریدہ پرچم و سرنگون (مثل
باد صرصر) اوس میدان پرخطر سے روانہ ہوا اور اسی کیفیت سے وہ
فوج جرار بھی رو بفرار ہوئی جو بعد طلوع آفتاب زیر پرچم رایت عالمتاب
(مانند صبا) عازم میدان وغا ہوئی تھی — اسکاٹ لنڈ کے لوگ
بارہ ہزار سے زیادہ کام آئے۔ ڈیوڈ نے اپنے لشکر پریشان کو
شہر کو لائیل مین فراہم کیا اور تیسرے دن اوسکا بیٹا ھنری
بھی اوس سے آکر ملا جو اپنے تئین انگریزی سردار بناکر فوج کے پیچھے پیچھے
چلا گیا تھا اور بعد اوسکے کسی جنگل مین بھاگ گیا تھا۔ لکن باوجود
اس شکست کے اسکاٹ لنڈ کے بادشاہ نے ہمت نہ ہاری

اور دوسری سال کی شروع مین دونون بادشاہون مین مصالحہ ہوگیا-
تمام صوبہ نورتھمبرلنڈ سوا شہر بیمبرا اور نیوکیسل
کے بادشاہ اسکاٹلنڈ کے بیٹے ھنری کو دیدیا گیا او
پانچ امیر اپنے ملک کے بطور یرغمال کے شاہ اسٹیون کے حوا
کیئے —

اس معرکہ کے تھوڑی ہی مدت کے بعد شاہزادی ما
انگلستان کے جنوبی کنارے پر وارد ہوتی اوسکے ہمراہ رکا
ایک سے چالیس سردار تھے پہلے تو وہ قلعہ آرنڈل واقع ضلع
سسکس مین تھی بعد اوسکے اسٹیون نے بہمت مردانہ
حکیمانہ اوسے شہر برسٹل مین چلے آنے کی اجازت دی جہا
اوسکا سوتیلا بھائی رابرٹ رئیس گلوسٹر رہتا تھا- اب
انگلستان کے بادشاہ اور بادشاہزادی مین لڑائی شروع ہوئی
اوس ملک کے رئیس جو اپنے مستحکم قلعون مین مثل بادشاہون
رہتے تھے اس لڑائی کو چپکے دیکھا کئے اور کسی فریق کی شریک
اور اونھون نے بکمال بیرحمی رعایا کو لوٹ لیا اور قید کرلیا ا
بڑی بڑی تکلیفین پونہچائین اس ظلم کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ
نے تجارت اور زراعت چھوڑ دی اور بعضے ضلعون کی تو کیفیت
ہوگئی کہ اگر کوئی شخص اون مین دن بھر پھرتا تو ایک کھیت بھی مز

نہ دیکھا اور ایک مکان بھی آباد نہ پاتا۔ پہلے تو شاہزادی ماڈ
کامیاب ہوتی اور لِنکن کی لڑائی مین شاہ اسٹیون اسقدر لڑا کہ اوسکی
تلوار اور تبر پرزے پرزے ہو گئے اور ایک پتھر اوسے لگا جسکے صدمے
سے وہ زمین پر گر پڑا اور فوج مخالف نے اوسے قید کر لیا اور بہت
بھاری بیڑیان پہنا کر برسٹل کیسل کے محبس مین مقید کیا اور
اوسکی زوجہ میٹلڈا رئیس زادی بولون ضلع کینٹ مین چلی گئی
پادریون نے بھی اب شاہزادی ماڈ کی سلطنت قبول کی لیکن اوسکے
عُجب و غرور سے جو لوگ اوسکے بڑے سرگرم ناصر و معین تھے وہ بھی
الگ ہو گئے۔ اہل کینٹ نے اسٹیون کی طرف سے بلوے کیا
اور لنڈن مین گھس آئے جب ماڈ نے اہل شہر کے گھنٹون کی آواز اور
اونکے نعرے سنے تو اوسپر ایسا خوف طاری ہوا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر
آکسفرڈ کو بھاگ گئی بعد اوسکے اوسنے شہر ونچسٹر پر حملہ کیا
لیکن شکست کھائی اور اوسکا بھائی رابرٹ گرفتار ہو گیا بس اس
شکست سے وہ بالکل برباد ہو گئی اور اسٹیون جو رئیس گلوسٹر
کے عوض مین رہا کر دیا گیا تھا پھر سریرآرائے مملکت انگلستان ہوا۔
لیکن شاہزادی ماڈ آکسفرڈ مین لڑا کی اور اسٹیون نے اوس کا
محاصرہ کیا۔ شاہزادی مذکورہ قریب نصف فصل سرما تک محاصرین
کو روکے رہی باین امید کہ سردی کی شدت سے اسٹیون محاصرہ
سے باز آئے گا لیکن قحط سے ناچار ہو کر اوسنے قلعہ چھوڑ دیا اور تین

سرداروں کو سفید کپڑے پہنوائے تاکہ اسٹیون کے پہرے کے لوگ اونھین نہ روکین اور اونھین ہمراہ لیکر اوس برفستان مین بھاگی اور دریاے ٹیمس سے جو بسبب برف کے منجمد ہو گیا تھا بے کشتی عبور کر کے شہر والنگفرڈ مین پونہچی۔ بعد اسکے شاہزادی ماڈ چار برس اور انگلستان مین ٹھہری اور اوسکی حکومت نصف حصہ مغربی ملک مذکور مین رہی اور گلوسٹر اوسکا دار الحکومت رہا بعد اوسکے نورمنڈی کو چلی گئی اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اوسکے بڑے معین و مددگار یعنی مائلو رئیس ھیرفرڈ اور رابرٹ رئیس گلوسٹر مر گئے تھے۔

اس عرصہ مین ملکہ ماڈ کا بیٹا ھنری جوان ہوا اور شہر کرلائیل مین اوسکے چچا ڈیوڈ نے اوسے درجہ امارت عنایت کیا۔ بعد اوسکے باپ کی وفات کے نورمنڈی اور انجو کی ریاستین اوسے ملین اور چونکہ اوسنے الینوڈ رئیس زادی پوئیٹو زوجہ مطلقہ شاہ فرانس سے شادی کر لی تھی لہذا ریاست اکوٹین بھی اوسکے قبضہ مین آگئی اور اسی عقد کی وجہ سے اوسے فرانس مین اقتدار حاصل ہوا اور اوسنے انگلستان پر حملہ کیا تاکہ اپنے نانا کی سلطنت اسٹیون سے چھین لے لیکن اسٹیون کے بڑے بیٹے یوسٹیس کے مرنے سے لڑائی موقوف رہی اور شہر ونچسٹر مین بادشاہ اور شاہزادہ میں مصالحہ ہو گیا۔ شروط مصالحہ یہ تھی کہ بعد وفات اسٹیون سلطنت انگلستان ھنری کو ملے اور بادشاہ کے بیٹے ولیم کو ریاست بولون اور اور صوبجات

شاہزادہ ھنری کو انگلستان ملنے کا عہدنامہ ۱۱۵۳ع

مصالحہ درمیان شاہ اسٹیون و شاہزادہ ھنری ۱۱۵۳ع

جو اوسکے باپ کی ذات خاص سے متعلق تھے دیئے جائین اس مصالحہ
کو ہنوز ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ بادشاہ اسٹیون نے انتقال کیا
اور خانقاہ فیور شیم واقع ضلع کینٹ مین اپنی زوجہ او بیٹی کے
قریب دفن کیا گیا —

بظاہر تو یہ بادشاہ جری اور چالاک اور مستقل المزاج اور
دوست شفیق اور دشمن رحم دل تھا اور سب سے بحلم و بردباری
پیش آتا تھا لکن چونکہ اسکے عہد مین خانگی لڑائیان بہت ہوئین لہذا ہم
یہ نہین سکتے کہ وہ ایسا تھا جیسا بادشاہون کو ہونا چاہیئے — یہ بادشاہ
دراز قد اور قوی ہیکل اور شان دار تھا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
ڈیوڈ اول	سنہ ۱۱۵۳ع
میلکم چہارم	

فرانس

لوی ششم	سنہ ۱۱۳۷ع
لوی ہفتم	

اسپین

الفونزو ششم ....

شہنشاہان جرمنی

سنہ وفات

لُوتھیر دوم .... سنہ ۱۱۳۸ع

کونرڈ سوم سنہ ۱۱۵۲ع

فریڈرک اوّل ....

پوپ

اِنّوسینٹ دوم .... سنہ ۱۱۴۳ع

سِلسِٹن دوم .... سنہ ۱۱۴۴ع

لیوشیس دوم .... سنہ ۱۱۴۵ع

یوجینیس سوم .... سنہ ۱۱۵۳ع

انس ٹیشِیس پنجم ....

باب چہارم

حالات اسکاٹ لنڈ در عہد سلاطین نورمن از سنہ ۱۰۵۶ء تا سنہ ۱۱۵۳ء — ۹۷ سال — ۶ پادشاہ

تاریخ جلوس		اسماء پادشاہان اسکاٹ لنڈ
سنہ ۱۰۵۶ء		میلکم سوم
سنہ ۱۰۹۳ء	(برادر)	ڈونلڈ بین
سنہ ۱۰۹۴ء	(پسر میلکم سوم)	ڈنکن
سنہ ۱۰۹۵ء	(نے ملک پھر چھین لیا)	ڈونلڈ بین
سنہ ۱۰۹۷ء	(پسر میلکم سوم)	اڈگر
سنہ ۱۱۰۶ء	(برادر)	الگزنڈر اول
سنہ ۱۱۲۴ء–۱۱۵۳ء	(برادر کوچک)	ڈیوڈ اول

میلکم سوم بادشاہ اسکاٹ لنڈ کا لقب کینمور (یعنی عظیم الراس — بڑ سرا) تھا — دو برس بعد نورمنس کے انگلستان فتح کرنیکے بادشاہ موصوف نے مارگرٹ شاہزادی سکسن دختر شاہ اڈگرا تھلنگ سے عقد کر لیا تھا — اس شاہزادی نے اسکاٹ لنڈ مین مذہب و ہنر کی ترقی مین بڑی سعی کی اور اوسیکی بدولت میلکم کو وہ شان و شوکت حاصل ہوئی جو اوسکے اجداد کو کبھی نصیب نہوئی

تھی اور چاندی اور سونے کی رکابیان او سکے دسترخوان پر لگی گئین

اس زمانہ مین بادشاہان اسکاٹ لنڈ حکومت صوبہ کمبرلنڈ اور نورتھمبرلنڈ کے مدعی ہوئے اور اس دعوے کی جستجو مین میلکم نے اپنی جان دی — اوسنے قلعہ انوک کا محاصرہ کیا اور اوسی حال مین ۱۰۹۳ء مین مارا گیا —

کینمور کے بھائی ڈونلڈ بین مین اور اوسکے بیٹے ڈنکن مین کہ ولد حلال نہ تھا چار برس تک سلطنت پر جھگڑا رہا — ڈونلڈ پہلے تو تخت سلطنت پر قابض ہوگیا لکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ڈنکن نے اوسے نکال دیا — اٹھارہ مہینے مین ڈنکن مارڈالا گیا اور ڈونلڈ پھر بادشاہ ہوگیا لکن ۱۰۹۷ء مین انگلستان کی فوج نے اس غاصب کہنہ سال کو تخت سے اوٹھا دیا —

ڈونلڈ کے بعد اڈگر پسر میلکم کینمور بادشاہ ہوا اور نو برس بامن و آسائش سلطنت کی —

اڈگر کے بعد اوسکا بھائی الگزنڈر اول تخت نشین ہوا اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسمین اور انگلستان کی پادریون

مین اس باب مین نزاع ہوئی کہ وہ کہتے تھے کہ کلیسای سینٹ انڈریوز
کے اسقف کی تقدیس کا ہمین استحقاق ہے - بادشاہ نے بکمال استقلال
اپنے ملک کے پادریون کی تائید کی سنہ ۱۱۲۴ء مین اوسنے انتقال کیا
اور ڈیوڈ اول اصغر اولاد میلکم کینمور بادشاہ ہوا - یہی بادشاہ
جھنڈے کی لڑائی مین جسکا ذکر سابق مین ہوا شاہزادی ماڈ کی طرف سے
لڑا تھا لکن بس یہی لڑائی یہ لڑا - یہ بادشاہ زاہد و متقی اور بے شر تھا
اسکے عہد مین اسکاٹ لنڈ کے لوگون نے زراعت اور تجارت
اور صنّاعی مین بڑی ترقی کی - ایک دن لوگون نے دیکھا کہ بادشاہ
فرش خواب پر مرا پڑا ہے اور اوسکے ہاتھ اسطرح ایک دوسرے سے
ملے ہین کہ گویا دعا مانگ رہا ہے - یہ حادثہ سنہ ۱۱۹۳ع مین ہوا -

پس اسطرح سے جبکہ سلاطین نورمن سلطنت انگلستان پر
قابض تھے بادشاہان سکسن سریر آرای مملکت اسکاٹ لنڈ
تھے اور اونکی سرکار روساء سکسن کی بڑی جائے پناہ تھی کہ وہ اہل نورمن
کی اطاعت اپنی ذلت جانتے تھے - اسی خاندان شاہی سکسن سے
وہ شاہزادی (یعنی دختر شاہ میلکم کینمور) پیدا ہوئی جسکی شادی
ھنری اوّل بادشاہ انگلنڈ سے ہوئی اور اسی عقد کے سبب سے
ان دونون متضاد قومون مین (یعنے اہل سکسن اور
قوم نورمن) اتحاد ہوگیا فقط

باب پنجم

طرز معاشرت قوم نورمن

جب نورمن لوگون نے انگلستان کو فتح کیا تو وہان بھی اپنے ملک کا قانون جاری کیا اوس قانون کو فیوڈل سسٹم کہتے ہین اور اوسکا اثر اہل انگلستان پر اوس نورمن بادشاہ کے آخر عہد تک رہا جو بوسورتھ کی لڑائی مین مارا گیا۔ یہ سچ ہے کہ قبل فتح نورمن کے بھی سکسن لوگون مین ایسے ہی قانون کے کچھ آثار تھے لکن اس ضابطہ کی تکمیل اور ممالک یوروپ مین ہوئی خاص کر کے قوم نورمن کے زمانہ مین —— اس قانون (یعنے فیوڈل) کا نام لفظ فیوڈ سے مشتق ہے جسکی معنی پارۂ زمین ہین اسکی بڑی صفت یہ تھی کہ تمام ملک فوج کے قبضہ مین تھا یعنی اسامی مالگذاری مین سرکار کو غلہ یا مواشی یا روپیہ نہ دیتے تھے بلکہ کچھ تھوڑی سی یہ چیزین دیتے تھے باقی جب سرکار کو کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنے سردارون کے ہمراہ بادشاہ کی طرف سے مفت لڑتے تھے —— تمام ملک کا مالک بادشاہ تھا اور وہ بڑے بڑے ضلع امرا کو دیدیتا تھا امرا اپنے اپنے ضلعون کو شرفا پر تقسیم کر دیتے تھے شرفا اپنے اپنے حصہ کا ٹھیکہ اسامیون کو دیتے تھے لکن ان جملہ مراتب مین ہر افسر

اپنے ماتحت لوگون سے یہ اقرار لے لیتا تھا کہ تمھین لڑائی مین شریک ہونا پڑے گا پس جب بادشاہ کو فوج کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ امراکو طلب کرتا تھا اور امراء شرفار کو جمع کرتے تھے اور شرفار اپنی رعیت اور اور متعلقین کو لڑائی کے لیے جمع کرتے تھے پس اسطرح سے ہنگام جنگ ایک فوج عظیم علم پادشاہی کے گرد جمع ہوتی تھی — اس قانون کی وجہ سے امراکو بڑا اقتدار واختیار حاصل تھا اور اکثر وہ پادشاہ سے منحرف ہو جاتے تھے اور ہمیشہ آپس مین لڑا کرتے تھے —

سرداری کا درجہ اسی قانون فیوڈل سسٹم کی ایک فرع تھی — سرداری کی راہ سے پادشاہ اور فقیر برابر تھا اور دونون کی تعلیم وتربیت ایک ہی طرح سے ہوتی تھی یعنے پہلے پادشاہ وفقیر دونون امیرون کی خواص رہتے تھے بعد اوسکے اونکے مصاحب ہو جاتے تھے بعد اسکے کہین اونہین سرداری کا درجہ حاصل ہوتا تھا اور تمغۂ سرداری یہ ملتا تھا کہ اونکے جوتون مین سونے کے کانٹے لگا دیے جاتے تھے اور وہ سرداری کے عہد کرتے تھے — جو شخص درجہ سرداری پاتا تھا اوسے کچہ رسوم کرنے پڑتے تھے منجملہ اونکے ایک رسم یہ تھا کہ جسدن وہ سردار ہونے کو ہوتا تھا اوسکی شب کو مطلق نہ سوتا تھا اور کسی تاریک گرجے مین چلا جاتا تھا اور وہان بڑے بڑے بہادر

جو لڑائیون مین مارے گئے تھے اونکی قبرون کے بیچ مین تنہا اور خاموش کھڑا رہتا تھا اور اون بہادرون کی سلاح کو بانظر دیکھا کرتا تھا کہ یہی ہتہیار مجھے بھی ملین گے۔ جب سردار اپنے تئین خوب سجتا تھا تو ازسرتاپا غرق آہن ہوتا تھا اوسکی ذرہ فولاد کی ہوتی تھی جسکے پتر خوب مضبوط جڑے ہوتے تھے اوسکے نیچے وہ نرم چمڑے کے کپڑے پہنتا تھا اور اوسکے خود پر کلغی لگی ہوتی تھی اور ڈھال پر تئین پھول اور ایک معرکہ بنا ہوتا تھا نیزہ اوسکا خاص آلۂ جنگ تھا علاوہ اسکے وہ ایک چوڑی تلوار اور ایک خنجر بھی باندھتا تھا جسے (خنجر ظلم کے بدلے) خنجر رحم کہتے تھے اس خنجر سے وہ دشمن نیم بسمل کو ذبح کر ڈالتا تھا اور اکثر تبر یا گرز بھی رکھتا تھا گرز ایک لکڑی کا سوٹا ہوتا تھا جسکے سرے پر ایک لوہے کا لٹو موٹی موٹی کیلون سے جڑا ہوتا تھا۔ گرز چوبین پادریان نورمن کا بڑا محبوب آلۂ جنگ تھا یہ پادری زرق برق زرہون پر بڑے بڑے سیاہ جبّے پہنکر میدان قتال مین جاتے تھے اور اونکو اقسام و عہود مانع خون ریزی تھے لکن مانع سرکوبی و مغزکنی مطلق نہ تھی۔ ٹمپلس[1] ایک مشہور فرقہ جنگی راہبون کا تھا جو سنہ ۱۱۱۸ع

[1] فرقہ اسطرح سے پیدا ہوا کہ اوس زمانہ مین جو عیسائی فلسطین یعنی بیت المقدس کی زیارت کو واسطے جاتے تھے اونکی حمایت اور حفاظت کے لیے شہر اورشلیم مین ٹیمپل یعنی معبد خاص کے قریب ایک مکان مین کچھ راہب رہا کرتے تھے چونکہ عبادتخانہ کو انگریزی مین ٹمپل کہتے ہین اور یہ لوگ خاص بیت المقدس کے پاس رہتے تھے اسلیے انہین ٹمپلس یعنی ٹیمپل کے رہنے والے کہنے لگے آخر اونہی راہبون سے ایک فرقہ پیدا ہوا اور اوسی فرقہ کو ٹمپلس کہنے لگے ۱۲۔

مین حادث ہوا تھا۔ اس فرقہ کے لوگ ہنگام جنگ ذرہون پر لنبی لنبی قبائین پہنتے تھے اور اونکے دہنے کندھے پر ایک سفید کپڑے کی ہشت گوشہ صلیب لگی ہوتی تھی لکن جب لڑائی نہوتی تھی تو فقط سفید کپڑے پہنتے تھے۔ جو لوگ جہاد کو جاتے تھے اونکی علامت بھی صلیب مسیحی تھی انگریزون کی صلیب سفید ہوتی تھی فرانسیس لوگون کی سرخ اہل بلجیم کی سبز مردمان جرمنی کی سیاہ اور اہل اٹلی کی زرد۔

نیزہ بازی اوس زمانہ کے امیرون اور سردارون کا خاص شغل تھا جس مقام پر یہ شغل ہوتا تھا اوسے لسٹس کہتے تھے اوسکے گرد ایک چار دیواری کھنچی ہوتی تھی اور اندر اونچے اونچے برآمدے ہوتے تھے اونمین امیر اور امیرزادیان بیٹھتی تھین اور باہر غریب تماشائیون کے جمگھٹے ہوتے تھے اور اکھاڑے کے دونون جانب لڑنے والے سردارون کے خیمے کھڑے ہوتے تھے اور ایک طرف لوہار اور سلاح ساز جنکی بڑی قدر و منزلت اوس زمانہ مین تھی ذرہون وغیرہ مین کیلین ٹھوکتے تھے اور اونکے ہتوڑون کی کھٹکھٹاہٹ دور تک سنائی دیتی تھی جب یہ سامان ہوچکتا تھا تو جن سردارون کی لڑائی ہونی ہوتی تھی وہ چالاک گھوڑون پر سوار اکھاڑے مین آتے تھے اور اونکے آگے بہت سے نقیب صدائے قرار سے اونکے مرتبے ظاہر کرتے جاتے تھے جب نقیب خاموش ہوتے تھے تو ایک غل ہوتا تھا کہ انعام لائقے

انعام لاتے اور بر آمد ون سے روپے اور اشرفیون کی بوچھار ہو جاتی تھی — اکھاڑہ کے بیچ مین سرداران مبارز طلب قدوم مخالف کے منتظر رہتے تھے اور جب یہ سردار میدان کارزار مین آتے تھے تو جسے اپنا نقطۂ مقابل قرار دیتے تھے اوسکی سپر سے اپنا نیزہ دوچار کرتے تھے اگر سر نیزہ سپر مخالف سے مس ہوتا تھا تو شمشیر آبدار و نیزۂ خونخوار سے کارزار درپیش ہوتا تھا اگر پائے سنان سپر مقابل سے مقابل ہوتا تھا تو فقط کارنمائی اور ہنر آزمائی سلاح صلاح سے مد نظر ہوتی تھی — صدائے قرنا پر میدان کی دونون جانب سے پہلوانان پیل تن زن زن گھوڑے اوڑاتے ہوے بیچو بیچ مین آکر اس زور سے ٹکراتے تھے کہ دیکھنے والے دہشت مین آجاتے تھے اگر یہ دونون پہلوان برابر کے ہوتے تھے تو اسقدر نیزہ بازی ہوتی تھی کہ برچھیون کے ٹکڑے اڑ جاتے تھے اور گھوڑے شل ہو کر پٹھون کے بھل گر پڑتے تھے لکن اگر ایک نے دوسرے کی خود یا سپر پر خوب تاک کر ضرب لگائی تو یہ کمبخت پہلوان چکرا کر پشت زین سے زمین پر گرتا تھا اور اوسکی زخمون سے خون بہتا جاتا تھا اور بدن زرہ کے بوجھ سے چور ہو جاتا تھا — یہ جان جوکھم کی لڑائی کہ نورمن لوگون کی دانست مین تماشائی لطیف و شغل دلپذیر تھا اکثر دو یا تین دن رہتی تھی اور پہلے دن جو پہلوان جنپر غالب آتا تھا اونکے گھوڑے اور زرہین انعام مین پاتا تھا اور علاوہ اسکے جس امیرزادی کو وہ پسند کرتا تھا وہ نازنین

بخطاب ملکۂ کشور حسن و محبت باقیماندہ معرکون کی کارفرما و صدرنشین ہوتی تھی — دوسرے دن اکثر گھمسان لڑائی ہوتی تھی جسمین ایک ایک گروہ پہلوانون کا لڑتا تھا یہان تک کہ بادشاہ یا کوئی بڑا رئیس چھڑی سے اونہین اشارہ کرتا تھا کہ بس ٹھہر جاؤ پس جو سردار اس جنگ مغلوبہ مین غالب آتا تھا وہ تمام گرد و غبار مین اٹا ہوا کارفرمائے معرکہ یعنی ملکۂ کشور حسن و محبت کے حضور مین آکر جھک جاتا تھا اور وہ معشوقہ فتنہ ساز اپنے دست نازنین سے اوس عاشق جانباز کو تاج عزت سے سرفراز کرتی تھی — جب سردار لڑ چکتے تھے تو نیچ قوم کے لوگ بازی کرتے تھے اور یہ کھیل یعنی تیراندازی اور گتکہ بازی اور مینڈھے لڑانا اونہین بہت پسند تھے — اونکی گتکہ بازی ایک قسم کی بنیٹی ہلانا تھا اوسکی کیفیت یہ تھی کہ دو شخص دو لکڑیان قریب دو فٹ کے لنبی بیچ سے پکڑتے تھے اور کبھی یہ اوسکو مارتا تھا وہ بچاتا تھا کبھی وہ اسکو مارتا تھا یہ وار خالی دیتا تھا کبھی دونون ریلتے تھے — اسی نیزہ بازی کے مشابہ اون لوگون کی کشتی بھی تھی اور جس طرح سکسن لوگ مجرمون کی آزمائش آگ اور پانی سے کرتے تھے اوسیطرح یہ لوگ (یعنے نورمن) مجرم کو لڑوا دیتے تھے کہ اگر یہ قصوروار ہوگا تو خدا خود اس سے سمجھ لے گا

نورمن لوگ قلعے اسواسطے بنواتے تھے کہ لڑائی جھگڑو

کے دنون مین مضبوط و محفوظ رہین چنانچہ ان قلعون کے آثار جلالت آثار ابتک انگلستان مین جابجا موجود ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہی ایسے مستحکم قلعون کے سبب سے اوس زمانہ کے امیر خود بادشاہ سے اکثر مقابلہ کرتے تھے اور سربرہوتے تھے۔ ان عمارات کہنہ کی خاص پہچان یہ ہے کہ انکی محرابین گول ہین بخلاف آج کل کی مکانات کے کہ اونکی محرابین اُبھری ہوتی ہین اور اونکی دریچے گوتہ کی عمارت کی قطع پر نشتر نما ہوتے ہین۔ ان مکانات قدیم مین سب سے زیادہ مستحکم و محفوظ ایک مربع برج ہوتا تھا جسکے گرد ایک دیوار بیس فٹ اونچی ہوتی تھی اور اوس دیوار مین ایک فصیل اور بہت سی چھوٹی چھوٹی برجیان ہوتی تھین اور اس برج کی دیوارون کی گندگی دس فٹ ہوتی تھی اور اسمین پانچ درجے ہوتے تھے جنمین سب سے نیچے کے درجے مین قیدی رہتے تھے اوسکے اوپر کے درجے مین غلہ رہتا تھا اوسکے اوپر کے درجہ مین سپاہی رہتے تھے باقی رہے سب سے اوپر کے دو درجے سو اون مین خود امیر اور اوسکا اہل و عیال رہتا تھا اور اس برج کا دروازہ تیسرے درجے مین ہوتا تھا اور اوسکے اندر ایک دور دار زینہ بنا ہوتا تھا اور اوس زینہ کے بیچونبیچ مین ایک مضبوط پھاٹک ہوتا تھا اوس پھاٹک کے اوپر وار بڑا سا دبیز تختہ لگا ہوتا تھا کہ جب چاہیئے اوسے ہٹا لیجیے جب چاہیئے پھر چھوڑ دیجیے اور اس تختے کے سامنے ایک گل تو ہے کی دندانون مین

لگی ہوتی تھی کہ جب اوسے چھوڑ دیتے تھے تو دشمن کے آنے کی راہ مطلق نرہتی تھی۔ تمام قلعے کے گرد ایک گھری خندق کھدی ہوتی تھی اوس مین پانی بھرا رہتا تھا اور اوسکے اوپر ایک پُل ہوتا تھا کہ جب چاہتے تھے اوسے کھینچ لیتے تھے اور اوس پُل کے ایک کنارے پر دشمن کے روکنے کے واسطے ایک برج بنا ہوتا تھا۔ قلعے کے متصل امیر قلعہ اور اوسکی رعایا کے نوکرون کے مکانات اور دوکانین ہوتی تھین اور لہار اور بڑھئی اور چمڑے والے اور نان بائی اور قسائی اور درزی اور اور بہت سے اہل حرفہ اوسکے قریب رہتے تھے اور ان بیچارون نے اپنے جھونپڑے قریب قریب اسواسطے ڈال لیے تھے کہ وہ زمانہ بہت نازک تھا اور اکٹھا رہنے مین حفاظت رہتی ہے پس اوس زمانہ کا قلعہ قلعہ کاہے کو ایک خاسا شہر تھا کہ اوسکے گرد ہزارون مکانات اور دکانین تھین۔

اہل نورمن کا طرز معیشت سکسن لوگون کے طریقہ سے معتدل اور لطیف تھا۔ یہ لوگ (یعنے نورمنس) فقط دو وقت کھانا کھاتے تھے امرا و شرفا دن کا کھانا نو بجے کھاتے تھے اور رات کا کھانا سہ پہر کو قریب چار پانچ بجے کے کھاتے تھے اور شب کو سونے سے پیشتر بھی کچھ تھوڑا سا کھا لیتے تھے۔ اکثر عمدہ عمدہ گوشت جو آج کل انگریزلوگون کی میزون پر رکھے جاتے ہین او نہین سب سے پیشتر

نورمن لوگون نے استعمال کیا تھا اور یہ امر کہ نورمن لوگون نے
انگلستان کی غذائین بدل دین خود انگریزی زبان سے ظاہر ہے کہ جتنے
زندہ جانورون کے نام ہین مثلاً اکس (بیل) شیپ (بھیڑ) کاف
(بچھڑا) پگ (سور) یہ سب سکسن زبان کے الفاظ ہین لیکن ان
جانورون کے گوشتون کے نام جو آج کل کھائے جاتے ہین سب
نورمن زبان کے ہین مثلاً بیف (گای کا گوشت) مٹن (بکری
کا گوشت) ویل (حلوان کا گوشت) — اوس زمانہ مین دعوتین
بڑے دھوم دھام سے ہوتی تھین اور جو خدمتگار اونکا اہتمام کرتے
اونھین سیورس کہتے تھے اور اونسے بالادست اور خدمتگار
تھے جنکی خدمت کا تمغہ سفید عصی تھا — دسترخوان پر طرح طرح کی سالن
اور شکار کیئے ہوسے جانورون کے گوشت اور پکوان اور کئی قسم کی
شیرمالین چنی جاتی تھین — امرا نورمن اور اور ملکون
کی شرابین پیتے تھے اور جب خوب چھک جاتے تھے تو ایک جام اور پیتے
تھے جسے سلامتی کا جام کہتے تھے رہے غربا سو وہ بیچارے اپنے ہی
ملک کی بنی ہوتی شراب سے جی خوش کر لیتے تھے — اوس زمانہ مین کھانے
کے وقت تھذیب کا بہت لحاظ رہتا تھا اور جو شخص اوسکا خیال نکرتا تھا
ہنسا جاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سکسن لوگون مین سے ایک
شخص نے اہل نورمن کی محفل مین کھانا کھا کر رومال سے ہاتھ پوچھا
اور ہوا مین ہاتھ نہ ہلایا کہ تری خشک ہوجاتی پس اہل محفل اوسپر

بہت ہنسے۔ بڑے آدمیون کے سونے کی کمرون مین تو کچھ واہیات سے کاٹ کے پلنگ وغیرہ بچھے بھی ہوتے تھے اور اونپر موٹے کپڑے کے پلنگ پوش بھی پڑے ہوتے تھے لکن غریبون کو یہ بھی نصیب تھا وہ بیچارے بیل اور بھیڑ کے چمڑے ہی پر پڑے رہتے تھے۔

جسطرح نورمن لوگون نے کھانے قسم قسم کے ایجاد کئے اوسی طرح پوشاکین بھی نئی نئی طرح کی نکالین۔ اوس زمانے کے وضع دارون کی یہ قطع تھی کہ دھاڑی خوب گھٹی ہوئی لنبی لنبی گھونگروالے بال کندھون پر پڑے ہوے ایک ڈھیلا سا کرتا گھٹنون تک پہنے ہوے ایک کارچوبی کمربند باندھے ہوے اور اس سب پر ایک چھوٹا زرق برق لبادا جسمین بہت عمدہ حاشیہ اور بہت بھاری سنہری لچکہ لگا ہوا۔ ان لوگون کے جوتے بہت ہی عجیب قطع کی ہوتے تھے کچھ دنون تک تو جوتے کے پنجے لنبی لنبی مینڈھے کے سینگ سے بلدار رہی بعد اوسکے اونکے طول مین ترقی ہوئی تو اسقدر ہوئی کہ پہننے والے بیوقوفون نے سونے اور چاندی کی زنجیرون سے اون سوسمارون کو گھٹنون مین باندھنا شروع کیا۔ ان لوگون کی ٹوپیان چھوٹی چھوٹی مخمل کی ہوتی تھین اور لنبے لنبے موزے بہت سے ڈورون سے نیچے کے کرتے مین بندھے ہوتے تھے۔ قوم نورمن مین عجب عجب قسم کے لوگ تھے جنسے اوس زمانے کی اوضاع و اطوار خوب ظاہر ہوتی ہین۔ بھاٹ کی قطع یہ تھی

کہ کندھے پر ایک تنبورا لٹکا ہوا ایک چاندی کا جوشن بازو پر بندھا ہوا ایک زنجیر گلے مین پڑی ہوتی اور اوس مین ایک مضراب بندھی ہوتی مسخرے کی وضع یہ تھی کہ ایک چھوٹی سی ٹوپی پہنے ہوے بہت سے گھنٹے باندھے ہوے رنگ برنگی کپڑے پہنے ہوے اور جرّاب ایک سرخ ایک زرد — بیت المقدس کے حاجی کی صورت یہ تھی کہ ایک چھوٹی سی ٹوپی پہنے ہوے اوسکے گرد بہت سے گھنٹے لگے ہوے پاؤن مین فقط کھڑاؤن جرّاب مین ندارد ہاتھ مین ایک جریب اوسکے نیچے ایک لوہے کی شام اور اوپر ایک خرمے کی ٹہنی لگی ہوتی — سکسن غلام کی یہ کیفیت تھی کہ بے صاف کیے ہوے چمڑے کے کپڑے گلے مین سور کی کھال کا جوتا پاؤن مین اوس مین ایک چمڑے کا تسما لگا ہوا وہ تسما آدھی ران تک لپٹا ہوا گلے مین ایک پیتل کا پٹّا پڑا ہوا اور اوس مین اوسکے مالک کا نام کھدا ہوا — یہودی کی پوشاک مین ایک چھوٹی سی زرد چوگوشیا ٹوپی دیکھنے کے قابل تھی — یہودی شاہ ولیم منصور کے عہد مین انگلستان مین آئے تھے اگرچہ اس عرصہ مین وہ ذلیل بھی ہوے ہنسی بھی گئی لٹے بھی بہت لکن اڈورڈ اوّل کے زمانے تک اپنی مہاجنی کیے ہی گئے — نورمن عورتین اندر ریشمی کرتے پہنتی تھین اوپر ڈھیلی ڈھیلی لنبی آستینون کی جامے زمین تک لٹکتے ہوے — پادری لوگون کا تمغۂ اجتہاد ایک دبیز خاتم[1] طلائی تھی

[1] مُہر کی انگوٹھی ۱۲

اور اونکا لباس زُھد بھی قطع داری اور بھڑک مین اوس زمانہ کے
وضع دارون کی نازک پوشاک سے کچھ کم نہ تھا—

نورمن لوگون کے زمانہ مین پادشاہان سکسن کے
عہد کے سکہ مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہوا اور کچھ تھوڑے سے سکے
اور ملکون سکے انگلستان مین رائج ہوسے جنمین مَرک[؟] جو اس زمانہ کے
۱۳ شلنگ اور ۴ پنس سکے برابر تھا اور زچن جسکی مقدار ۹ شلنگ
اور ۵ پنس تھی بڑے سکے تھے جس سکے کا نام زچن تھا اوسے
سکون بھی کہتے تھے اور وہ سکہ ملک اٹلی کا تھا اوسی مجاہدین
عیسائی نے اوس ملک سے لاکر انگلستان مین رائج کیا تھا—

نورمن زبان مین ایسے الفاظ بہت تھے جو لڑائی اور
سپاہگری اور قانون اور شکار سے علاقہ رکھتے تھے اور چونکہ خود
پادشاہ اور اہل دربار شاہی کی یہی زبان تھی لہذا گرجون اور کچہریون
اور مدرسون مین سب جگہہ اوسیکا استعمال ہونے لگا چنانچہ لکھا ہے
کہ اسکول کے لڑکے لاطینی کتابون کا مطلب فرانسیسی (یعنی نورمن)
زبان مین بیان کرتے تھے—اسی زمانہ مین ایک مرکب زبان بھی
انگلستان مین پیدا ہوئی جسے لنگوا فرانکا کہتے ہین اس زبان مین
نورمن لوگ اپنے سکسن خدمتگارون اور رعایا سے کلام کرتے تھے

جبتک قوم نورمن کی حکومت انگلستان مین رہی جبتک سکسن لوگ گویا قید رہے پس اسوجہ سے نہ اونھون نے خود ترقی کی نہ اونکی زبان نے کچھ رونق پائی بلکہ فرانسیسی زبان سے ملکر ایک اور زبان پیدا ہوئی جسے سمی سکسن (یعنے نیم سگسن) کہتے ہین۔ یہ زبان مرکب شاہ جان کے عہد تک جاری رہی۔ جب سے ولیم منصور نے انگلستان کو فتح کیا سکسن زبان اور نورمن زبان مین برابر جھگڑا رہا کبھی وہ اسپر غالب آجاتی تھی کبھی یہ اوسے مغلوب کرلیتی تھی۔ جس زمانہ مین فرمان مسمی بہ مگنا چارٹا جاری ہوا ان دونون زبانون مین پھر مقابلہ شروع ہوا آخر الامر سکسن زبان غالب آئی اور انگریزی جدید کے تین خمس محاورات والفاظ کا ماخذ یہی زبان ہے۔

انگلستان مین القاب خاندانی کا رسم بھی نورمن لوگون سے نکلا آن القاب کے وجوہ مختلف ہین صفات شخصی اکثر اسباب القاب ہوتے ہین مثلاً بعض شخص کا لقب بسبب اوسکی قوت وجسامت کے آرم اسٹرانگ (یعنے قوی بازو) ہوگیا ہے بعض کا لقب بسبب بیاض شعر واھیٹ ھیڈ (موسفید) ہوگیا ہے بعضے کا لقب بسبب اوسکی تیزی وچالاکی کے سوفٹ (تیز) ہوگیا ہے ہنر اور پیشے بھی اکثر القاب کے سبب ہین مثلاً اسمتھ (لہار) فاکنر (باز دار) ٹیلر (درزی) ملر (پسن ہار)

مصنفین مشہور بعہد سلاطین نورمن

دی سکسن کرانکل (تواریخ سکسن)	یہ کتاب اون رجسٹرون کے مطابق تالیف ہوئی تھی جو خانقاہون مین رہتے تھے اور اس مین شاہ الفرڈ کے عہد سے سنہ ۱۱۵۴ع تک کے سوانح مرقوم ہین فقط
انگلف	یہ مورخ سنہ ۱۰۴۳ع سے سنہ ۱۱۰۹ع تک رہا اور خانقاہ کرائی لنڈ کا سردار تھا
جیوفری باشندہ مونمتہ	یہ مورخ سنہ ۱۱۳۰ع مین مرگیا اوسنے لاطینی زبان مین تاریخ لکھی
ولیم ساکن مامسبری	یہ مورخ سنہ ۱۰۹۷ع سے سنہ ۱۱۴۳ع تک رہا اور اسنے بھی لاطینی زبان مین تواریخ لکھی
ہنری متوطن ہنٹنگڈن	یہ شخص بھی مورخ تھا اور اسنے سنہ ۱۱۶۸ع مین انتقال کیا فقط

سوانح عظیمہ عہد پادشاہان نورمن	سنہ وقوع
شاہ ولیم اول نے شہر یورک مین دربار کیا	بسنہ ۱۰۶۹ع
میلکو اول پادشاہان انگلستان کا مطیع ہوا	بسنہ ۱۰۷۲ع
ڈومسڈی بک تالیف ہوئی	بسنہ ۱۰۸۰ع سی سنہ ۱۰۸۶ع تک
ولیم دوم کے عہد مین امیر موبری نے بلوی کیا	بسنہ ۱۰۹۵ع
عیسائیون نے پہلا جہاد مسلمانونسے کیا	بسنہ ۱۰۹۶ع
ہنری اول کے عہد مین شاہزادہ ولیم غرق ہوگیا	بسنہ ۱۱۲۰ع
شاہ اسٹیون کے عہد مین شاہزادی ماڈ انگلستان مین وارد ہوئی	سنہ ۱۱۳۹ع
شاہزادہ ہنری انگلستان مین وارد ہوا	سنہ ۱۱۵۳ع
محاصرہ شہر جربری در عہد شاہ ولیم اوّل	سنہ ۱۰۷۷ع
جنگ ٹنچبری در عہد شاہ ہنری اوّل	سنہ ۱۱۰۶ع
جنگ برنول .... ایضًا	سنہ ۱۱۱۹ع
جنگ اسٹنڈارڈ در عہد شاہ اسٹیون	سنہ ۱۱۳۸ع
جنگ لنکن ...... ایضًا	سنہ ۱۱۴۱ع
محاصرہ آکسفرڈ	بسنہ ۱۱۴۲ع

زمانہ
بادشاہان پلین ٹیجنٹ در انگلستان از سنہ ۱۱۵۴ء تا سنہ ۱۴۸۵ء ۔ کل ۳۳۱ سال

۱۴ بادشاہ

اسمائے سلاطین پلین ٹیجنٹ

سنہ جلوس

ہنری دوم		سنہ ۱۱۵۴ء
رچرڈ اول	(پسر)	سنہ ۱۱۸۹ء
جان	(برادر)	سنہ ۱۱۹۹ء
ہنری سوم	(پسر)	سنہ ۱۲۱۶ء
اڈورڈ اول	(پسر)	سنہ ۱۲۷۲ء
اڈورڈ دوم	(پسر)	سنہ ۱۳۰۷ء
اڈورڈ سوم	(پسر)	سنہ ۱۳۲۷ء
رچرڈ دوم	(نبیرہ)	سنہ ۱۳۷۷ء

باب اوّل

عہد شاہ ہنری دوم ملقب بہ کرٹ مینٹل سنہ ولادت ۱۱۳۳ء سنہ جلوس ۱۱۵۴ء سنہ وفات ۱۱۸۹ء

خاندان پلین ٹیجنٹ کے بانی جیوفری رئیس انجو اور شاہزادی ماڈ دختر ہنری دوم شاہ انگلستان تھی - پلین ٹیجنٹ کے معنی لغت لاطینی مین جھاڑو ہے اور اِس خاندان کا یہ لقب اسواسطے ہوا کہ جب اسکا بانی یعنی رئیس اوّل انجو بیت المقدس کی زیارت کو گیا تھا تو اوس نے ازراہ عجز و انکسار جھاڑو کے تنکون کا تاج پھنا تھا لہذا اوسکے جانشینون نے بھی اسی گھانس کا تاج اپنا شعار رکھا اور اونکا لقب بھی اسپر ہو گیا -

شاہ ہنری نوجوان تھا اور اوسکی ترقی و اقبال کی آثار عیان تھے - عمدہ ترین صوبجات فرانس اوسکے قبضے مین تھے اور تمام ساحل مغربی ملک مذکور اوسکی تحت حکومت تھا اور جب اوس نے الینور شاہزادی انگلستان سے عقد کیا تو وہ ملک بھی اوسے ملا اور اوس نے مقام ویسٹ منسٹر مین تاج پھنا - کئی سال تک بادشاہ موصوف اون خرابیون کی اصلاح مین مشغول رہا جو اسٹیون

جلوس شاہ ہنری دوم ۱۹ دسمبر ۱۱۵۴ء

کے عہد مین بسبب فتنہ و فساد کے پیدا ہوئی تھین اور انگلستان مین
نیا سکہ جاری کیا اور جو مفسد کہ خانگی لڑائیون کے زمانہ مین اور ملکون سے
اس ملک مین گھس آئے تھے (اور جو اونھین چار پیسے دیتا تھا اوسیکو
شریک ہو جاتے تھے) اون سب شریرون کو نکال دیا لکن سب سے مشکل
کام یہ کیا کہ جو امیران فتنہ پرداز غربا کو لوٹ لیا کرتے تھے اونکے قلعے اور حصار
فی النار کر دئے

اس بادشاہ کے عہد کی نصف مدت سے زیادہ تک ایک
شخص ٹامس ای بکٹ نامے کے جھگڑے انگلستان مین رہے
اس شخص نامی کا قصہ یہ ہے کہ اسکا باپ گلبرٹ ای بکٹ کو اہل
اسلام نے فلسطین کی لڑائی مین قید کر لیا اور اوسپر ایک مسلمان
عورت عاشق ہوئی اور اوسے قید سے رہا کر دیا جب وہ اپنے وطن کو
پھرا تو وہ عورت اپنے معشوق کی مفارقت سے بہت غمگین و پریشان
ہوئی آخر الامر خود انگلستان کو روانہ ہوئی لکن وہ فقط دو لفظ انگریزی
جانتی تھی لنڈن اور گلبرٹ لنڈن کا نام جاننے سے تو اوس
عورت کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسے ایک انگریزی جہاز کی سواری ملگئی اور
گلبرٹ کا نام جاننے سے یہ نفع ہوا کہ جب وہ لنڈن مین پونہچی تو
گلی گلی اسی نام سے اوسے پکارتی پھرتی تھی آخر اوس سے ملاقات ہوئی اور
اوس زن مسلمہ نے اوس مرد نصرانی سے شادی کر لی اور اوس سے

ایک لڑکا ہوا اوسکا نام ٹامس ای بکٹ رکھا اور اوسے علوم مذہبی تعلیم کیے یہان تک کہ وہ پادری ہوا اور تھوڑے عرصہ مین بمشاہرہ ہزار روپیہ سالانہ کنٹربری کا اسقف مقرر ہوا۔ تھیوبالڈ اسقف اعظم کنٹربری کے مشورہ سے پادشاہ نے ٹامس ای بکٹ کو منصف اعلی اور اپنے بیٹے کا اتالیق مقرر کیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین وہ پادشاہ کا بڑا مقرب مصاحب ہو گیا

یہ شخص شان و شوکت مین پادشاہ سے بھی بڑھ گیا اور ہزارون آدمی اسکے ہمراہ رکاب رہنے لگے اور خوب عیش و عشرت کرنے لگا۔ اسکے دسترخوان پر کسیکی روک نہ تھی اور اسقدر لوگ بن بلائے چلے آتے تھے کہ اونھین بیٹھنے کی جگہہ نہ ملتی تھی اور اکثر پیال کے فرش پر بیٹھہ جاتے تھے۔ تھیوبالڈ کے مرنے کے بعد بکٹ کنٹربری کا اسقف اعظم مقرر ہوا یہ عہدہ جیسے اب اعلی مدارج کلیسا ے مسیحی ہے ویسے ہی جب بھی تھا۔ بکٹ نے دفعتہ اپنی وضع بدلڈالی اور عہدہ منصفی اعلی کو استعفا دیا اور جیسا وہ پہلے عیاش و اوباش تھا ویسا ہی اب جزرس و کفایت شعار ہو گیا اور امرا کی صحبت عیش چھوڑکر چند راہبون کی صحبت خشک اختیار کی۔

اب پادشاہ کو بھی اوس سے نفرت شروع ہوئی اور نفرت

استقدر بڑہی کہ عداوت باطنی ہوگئی اور عداوت باطنی جو زیادہ ہوئی تو خصومت ظاہری
ہوگئی اس نزاع کا سبب قریب پادریون کے حقوق کا اظہار و اعظام
تھا کیونکہ بکٹ ذات کا انگریز تھا اور پادشاہان نورمن کے عہدِ دولت
مین قوم سکسن مین سے پہلے اسی شخص نے منصب جلیل اسقف اعظم
حاصل کیا تھا اس سبب سے اوسکے اہل وطن نے پادشاہ سے مقابلہ
پر اوسکی تقویت و تحریص کی — شاہ ہنری نے چاہا کہ پادریان متہم
بجرم کے جرائم کی تحقیقات منصفان پادشاہی کیا کرین بکٹ اس امر سے
پادشاہ کو مانع ہوا اور کہا کہ پادریون کی جلالت قدر اسکی مقتضی ہے کہ اونکے
افعال کا مواخذہ فقط محاکم کلیسائی مین ہوا کرے — اس قضیہ کے
انفصال کو شہر کلیرنڈن واقع ضلع ولٹ مین کونسل ہوتی اور
کونسل نے پادشاہ کے موافق فیصلہ کیا — پہلے تو بکٹ اس فیصلہ
سے راضی ہوگیا لکن بعد اوسکے پھر اوسنے جھگڑا شروع کردیا اور جب
اوسے اپنی تباہی کا یقین ہوا تو فرانسیس مین بھاگ گیا — چند برس کے
فصل خصومت درمیان ہنری و بکٹ اسقف اعظم سنہ ۱۱۶۴ع
بعد پوپ الگزنڈر سوم اور لوی شاہ فرانس نے بکٹ مین
اور شاہ ہنری مین مصالحہ کروادیا لکن جب بکٹ انگلستان مین
پھر آیا تو جو جاگیرین اوسے بجلدوی خدمت اسقفیت عظمیٰ اعطا ہوئی تھین
اونھین ضبط پایا اور ہنری کی مرضی بھی نہوئی کہ وہ جایداد اوسے
مسترد کردی جائے لہذا پھر اوس مین اور پادشاہ مین نزاع شروع ہوتی
اور جن پادریون کے قبضہ مین اراضی متعلقہ کلیسائے کنٹربری

تھین اون سب کو بکٹ نے ملعون و مردود کر دیا — جب یہ خبر پادشاہ کو نورمنڈی مین پونہچی تو اوسکے مُنہ سے یہ کلمہ نکل گیا کہ یہ سب نامرد میری روٹی کھاتے ہین لکن انہین سے کوئی اتنا نہین کہ اس مفسد پادری کے ہاتھہ سے مجھے چھڑاتے — چار سرداروں نے یہ کلام پادشاہ کا سنا اور بکٹ کو قتل کرنے کی قسم کھائی اور اس قصد سے انگلستان کو روانہ ہوے اور کنٹربری کے بڑے گرجے مین گھس کر بکٹ کو بڑی بیرحمی سے قتل کیا اور اوسکا دماغ پارہ پارہ کرکے محراب کلیسا ے مقدس مین ڈالدیا — اس ظلم و جفا سے جو وہ بیچارہ پادری قتل کیا گیا جسے لوگ ولی سمجھتے تھے تو اونھین بڑا صدمہ اور افسوس ہوا —

ذکر مقتل ۱۱۷۰

ھانری کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایرلنڈ مملکت انگلستان مین شامل ہو گیا — اوس زمانہ مین یہ جزیرہ چھہ صوبون پر منقسم تھا یعنے لینسٹر — ڈسمنڈ یا سوتھہ منسٹر تھومنڈ یا نورتھہ منسٹر — کونات — السٹر — میتھہ — صوبۂ میتھہ خاصۂ شہنشاہی متعلق رہتا تھا اور شہنشاہی کا دعوی اوکونورس پادشاہان کونات کو تھا — ایرلنڈ کی بندرگاہین اوسسٹ مین یعنی مشرقی لوگون کے قبضہ مین تھین جو ڈینمارک کی قزاقان بحری کی نسل سے تھے اور بہت آسودہ

۱۸۰

تھے اور اونکا شہر ڈبلن تجارت مین لنڈن کا نقطہ مقابل تھا لکن اکثر لوگ اوس ملک کی بھیڑین وغیرہ چرایا کرتے تھے اور اونکے کپڑے کچھ اون کے بنے ہوتے تھے اور اونکے مکانات لکڑی اور جھانکڑ کے ہوتے تھے اور وہ اوس ہنر کو بھول گئے تھے جستے اونکے آباء واجداد نے ایسے ایسے عجیب مُدوّر برج بنائے تھے جنکے دیکھنے سے بڑے بڑے محققین آثارِ سلف حیران ہوتی ہین — اھل ویلس کی طرح یہ لوگ بھی بین کاری اور رباب نوازی مین فائق تھے —

ڈرمونٹ شاہ لینسٹر اور اوُرُوارک شاہ لیٹرم مین لڑائی ہوئی اسکی وجہ یہ ہوئی تھی کہ ڈرمونٹ اورُوارک کی بی بی کو لے بھاگا تھا لکن شہنشاہ اوکونور کی مدد سے ڈرمونٹ کو اوسکی زوجہ پھر مل گئی — آخر الامر لڑائی ہوئی اور ڈرمونٹ کو اوسکے دشمن نے ایرلنڈ سے نکالدیا — ڈرمونٹ نے ھنری سے انگلستان مین سپاہی نوکر رکھنے کی اجازت لی اور رچارڈ ڈیکلیر رئیس پیمبروک جسکا لقب اسٹرانگ بو تھا اور رابرٹ فٹزاسٹیون اور مارک فٹزجیرلڈ نے اوسکی نوکری قبول کی فٹزاسٹیون ۱۴۰ سردار اور ۳۰۰ تیر انداز لیکر خلیج بینٹو مین آیا اور شہر وکسفرڈ کو مغلوب کرلیا اوسکے بعد فٹزجیرلڈ آیا

اوسکے اسٹرانگ بو ۱۲۰۰ آدمی لیکر آیا اور شہر واٹر فرڈ اور ڈبلن کو مغلوب کرلیا اور قلعے اور گڑھیان ایک دوسرے کے بعد فتح کرلین ہرچند ایرلنڈ کے لوگون نے چاہا کہ دشمنون کو اون قلعون سے نکال دین لکن کچھ نہوا آخر شاہ ہنری خود ایرلنڈ کو فتح کرنے گیا اور متعارف راہ سے سفر کیا یعنے ملفرڈ ھیون سے واٹر فرڈ کو گیا اور جب اوس ملک مین پونہچا تو وہان کے سب رئیسون نے اوسکی اطاعت قبول کرلی سوا امراء السٹر کہ اونھون نے اوسکی اطاعت اپنی ذلت سمجھی — جب شاہ ہنری نے انگلستانکو مراجعت کی تو اپنے بیٹے شاہزادہ جان کو جسکا سن بارہ برس کا تھا ایرلنڈ کا حاکم مقرر کیا — جب ایرلنڈ کے رئیس شاہزادے کے مجرے کو حاضر ہوے تو اوس احمق لڑکے اور اوسکے مصاحبون نے اونھین ذلیل و رسوا کیا اور اونکی داڑیان نوچ ڈالین اس حرکت سے وہ شاہزادہ کے دشمن ہوگئے اور اونکی سرکشی اور بغاوت بڑھگئی ایرلنڈ کی فتح سے یہی سوانح مراد ہین جو مذکور ہوے لکن اوسکی فتح کامل بڑی مدت کے بعد ہوئی —

ایرلنڈ کی فتح ۱۱۷۲ء

چار برس بعد بکٹ کے قتل کرنیکے شاہ ہنری نے اوسکی قبر پر جاکر توبہ کی اس طرح سے کہ سارے شہر مین پا برہنہ پھرا اور مقتول مذکور کے مزار کے سامنے اپنے تئین زمین پر گرادیا اور

اپنے اوپر خاردار کوڑے لگوائے —

اس ماجرے کے تھوڑے عرصہ کے بعد ھنری نے یہ خبر سنی کہ قلعہ انوک کے قریب گلنول نے ولیم شاہ اسکاٹ لنڈ کو شدت تاریکی مین گرفتار کرلیا اس مژدہ سے پادشاہ بہت خوش ہوا اور اسکو فضل و رحمت الٰہی پر محمول کیا اور اوس زمانہ کے عقائد کے موافق یہ سمجھا کہ میری توبہ قبول ہوئی اور یہ اوسکا ثمرہ ہے — ولیم جبتک نہ رہا ہوا جب تک کہ اوسنے یہ اقرار نکرلیا کہ میرا ملک پادشاہ انگلستان کا مال ہے اور مین اوسکی رعیت ہون — یہ امر یاد رکھنا ضرور ہے کہ یہ اقرار ولیم کا ایک امر اضطراری تھا اور اسی اقرار اضطراری کی بنا پر شاہ اڈورڈ اول حکومت اسکاٹ لنڈ کا مدعی ہوا —

ھنری کے بیٹون کو اونکی مان اور شاہ فرانس نے ایسا بھڑکایا تھا کہ وہ اپنے باپ کی حکومت کو نہ مانتے تھے چنانچہ جب بادشاہ کے سامنے اوسکی پیارے بیٹے جان کا نام باغیون کی فہرست مین پڑھا گیا اور لوگون سے نے عرض کی کہ اوسکی تقصیر معاف فرمائیے تو اوسے اسقدر صدمہ ہوا کہ تپ چڑھ آئی اور اوسی مرض سے اونے شہر چائنن مین انتقال کیا اور فونٹوراڈ کے گرجے مین دفن کیا گیا اور اوسکی قبر کو اوسکے خلف ناخلف رچارڈ نے اشک خونین ندامت سے عبث

رنگین کیا — ھنری کو پانچ بیٹے تھے ولیم ھنری جیوفری رچارڈ جان انمین سے فقط دو بیٹے رچارڈ اور جان اوسکو بعد زندہ رہے — اوسکی بیٹیون مین سے شاہزادی ماڈ نے ھنری رئیس سکسنے سے شادی کرلی چنانچہ اسی شاہزادے کی نسل سے وہ خاندان عالی شان ہے جو بالفعل سریر آرائے سلطنت انگلستان ہے — ھنری کے چال چلن مین اپنے گھرانے کا چھاپہ تھا — وہ بڑا متکبر و حریص تھا لکن اسکے ساتھ دانا اور دوراندیش بھی تھا — اوسکے غیظ کو لوگ درندہ صحرائی کا غضب کہتے ہین اور اوسکی بے ایمانی اوسکی شیرین زبانی اور مردم سازی سے ظاہر ہوتی تھی — اوس کے عہد مین تجارت کی بہت ترقی ہوتی اور عیسائیون نے اہل اسلام سے جہاد کیے اور ممالک مشرقی سے اسباب تجارت مثل طلاء و خوشبوئیات و جواہرات و ملبوسات انگلستان مین لاتے اور لنڈن کی دوکانون کو اوس اسباب سے آراستہ کیا اور انگلستان سے برِاعظم یورپ مین تجارت کے واسطے گوشت اور صدف اور سیسہ اور رانگا اور چمڑا اور کپڑا جاتا تھا — اسی کے عہد مین انگلستان مین شیشہ کا رواج ہوا اور سنہ ۱۱۸۰ع مین وہان کے لوگون نے اپنے گھرون کے دروازون مین شیشہ لگائے — اس بادشاہ نے یہ قانون مقرر کیا کہ منصف اور حکام عدالت سال مین چھ بار ملک کا

دوره کیا کرین اور ہر دورہ مین تین منصف جائین اور چونکہ شاہ
سٹیون کے عہد کی خانگی لڑائیون کے سبب سے شہر ونچسٹر
بہت خراب و برباد ہوگیا تھا لہذا اوسکے بدلے لنڈن دارالسلطنت
انگلستان مقرر کیا گیا فقط

سلاطین معاصرین

سکاٹ لنڈ

سنہ وفات

میلکم چہارم .... سنہ ۱۱۶۵ع
ولیم ....

فرانس

لوی ہفتم .... سنہ ۱۱۸۰ع
فلپ اگسٹس ....

اسپین

الفونزو ہشتم .... سنہ ۱۱۵۸ع
سینچو سوم .... سنہ ۱۱۵۸ع
الفونزو نہم ....

شہنشاہ جرمنی

فریڈرک ....

پوپ

آناس ٹیشیس چہارم .... سنہ ۱۱۵۴ء
اڈرین چہارم (انگریزوں میں سے فقط ایک یہی پوپ ہوا اور اسکا صحیح نام نکولاس بریکسپیر تھا) .... سنہ ۱۱۵۹ء
الگزنڈر سوم .... سنہ ۱۱۸۱ء
لیوشیس سوم سنہ ۱۱۸۵ء

اربن سوم .... سنہ ۱۱۸۷ء
گرگری ہشتم .... سنہ ۱۱۸۷ء
کلمینٹ سوم ....

باب دوم

عہد شاہ رچارڈ ملقب بہ شیر دل ۔ سنہ ولادت ۱۱۵۷ع ۔ سنہ جلوس ۱۱۸۹ع ۔ سنہ وفات ۱۱۹۹ع

رچارڈ اپنے باپ کی خبر وفات سنتے کے ساتھہ ہی انگلستان مین چلا آیا اور **ویسٹ منسٹر** مین تاج پہنا لکن انگلستان کی سلطنت کی اوسے آرزو نہ تھی بلکہ اوسے یہ دھن تھی کہ فلسطین کے میدان جنگ مین نام حاصل کرون لہذا پہلے ہی اوسنے مسلمانون سے جہاد کرنیکے واسطے روپیہ جمع کرنے کی تدبیرین کین اور اس مہم مین اوسنے اپنے باپ کے خزانے صرف کر ڈالے اور سلطانی عہدے اور خدمتین بیچ ڈالین اور جو ملک اوسکے باپ نے **اسکاٹ لنڈ** کے پادشاہ سے چھین لیا تھا اوسکے عوض مین دس ہزار مرکس لیکر واگذار کر دیا۔ اس پادشاہ کے عہد مین یہودیون نے بڑی بڑی مصیبتین اوٹھائین یہ لوگ اوس زمانہ مین مہاجن اور سود خور تھے اور ا نکے روپیہ کے مقروض قومین بہ سبب کے دانت تھے اور اونکی قوم کو فرانسیس سے کوڑی مار مار کر اوس تر سے کھل کھل کر نکالدیا تھا اور اونکو خوف تھا کہ مبادا انگلستان کے لوگ بھی ایسے ہی سلوک کرین پس جسدن پادشاہ کے سر پر تاج رکھا گیا سب کے سب یہودی بڑی بھاری نذرین لیکر حاضر ہوے اور انکے دکھنے

کے ساتھہ ہی لوگون نے ہلّڑ مچادیا اور سب نے چلّا کر کہا کہ پادشاہ کا حکم ہے کہ ان سب کافرونکو قتل کرو پس اونھون نے سب یہودیون کے مکانات مین آگ لگا دی اور اسقدر قتل کیا کہ سڑکون پر اونکی خون کے چھینٹے اڑتے تھے لکن سب سے زیادہ ظلم قلعہ یورک مین ہوا کہ وہان پانچ سو یہودیون نے مع اپنے اہل و عیال کے پناہ لی تھی محافظین قلعہ نے اون بیچارے یہودیون کا محاصرہ کرلیا اور ہرچند اونھون نے روپیہ دیا لکن کسی نے نہ مانا۔ آخر اونھون نے اون لوگون کے جلانے کو جو اونکے خون کے پیاسے تھے سب مال و زر اپنا آگ مین ڈالدیا بعد اوسکے اپنے بچون کو قتل کرکے ایک دوسرے کو چھریان مارمار کے مرگئے۔ اون مین سے چند لوگون نے امان مانگی اور قلعہ کے دروازے کھول دیئے لکن محاصرین نے اونھین امان نہ دی اور اندر گھس کر سبکو تہ تیغ کیا۔ علاوہ یورک کے لن۔ نورچ۔ اسٹفرڈ۔ اڈمنڈ سبری۔ لنکن ان سب شہرون مین خدا کے خاص بندون کی آواز آہ و زاری و نالہ و بیقراری بلند تھی۔ ان بیچارون کی قاتلون کو کچہ تھوڑی سی سزا ملی اور اگرچہ شاہ رچارڈ خود اونکی لوٹ مین شریک تھا لکن اوسنے ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ یہودی ہماری پناہ مین ہین

بعد اس سانحہ کے رچارڈ شاہ انگلستان نے اور فلپ آگسٹس پادشاہ فرانس نے اپنی فوجین بیابان وِزیلی

تیسرا جہاد مسلمانون سے ۱ جولائی سنہ ۱۱۹۰ ع

واقع صوبۂ برگنڈی مین جمع کین اور مسلمانون سے تیسرے جہاد پر آمادہ ہوے - ان دونون پادشاہون کے لشکر مین لاکھہ آدمی تھے - شہر لائنس مین پونہچکر شاہ ھنری نے شاہ فلپ کو رخصت کیا اور کہا کہ ہم سے اور آپ سے اب شہر میسینا واقع جزیرۂ سسلی مین ملاقات ہوگی - جاڑے کی فصل مین یہہ دونون پادشاہ جزیرۂ سسلی مین رہے اور رچارڈ نے چالیس ہزار آونس سونا پادشاہ ٹنکرڈ سے اوسکی بہن جون کے جہیز مین زبردستی لیا - اس منزل مین بھی رچارڈ اور فلپ مین بہت سی رنجشین ذرا ذراسی باتون پر ہوین - جزیرۂ صنوبر مین دونون پادشاہون نے پھر مقام کیا اور یہان رچارڈ نے برنگیریا شاہزادی نوار سے شادی کی - پادشاہ نے جزیرۂ صنوبر مین اسواسطے توقف کیا تھا کہ اوس جزیرہ کو فتح کرے اور وہان کے پادشاہ ایزاک (اسحق) کو گرفتار کرلیا اور چاندی کی بیڑیان پہنا کر اوسے قیدخانہ مین ڈالدیا - قریب برس روز کے بعد پادشاہ انگلستان شہر عقر مین پونہچا جو لڑائی کا مرکز تھا - دولاکھہ آدمیون کی قبرین جو دیوار ہاے شہر مذکور کے سامنے بنی ہوئی تھین اس بات کی گواہ تھین کہ یہان بڑی قہر کی لڑائی ہوئی تھی صلاح الدین پادشاہ کفار[1] شہر عقر کے گرد کے پہاڑون

[1] ظاہر ہے کہ یہان کفار سے مراد اہل اسلام ہین اور اس مین کچھہ تعجب نہین کیونکہ ہر اہل ملت اپنے مخالف مذہب کو کافر کہتے ہین جب مسلمان نصاری کو کافر کہتے ہین تو وہ مسلمانونکو کافر کیون نہ کہین گے ۱۲ مترجم

پر سے فوج محاصرین کی حرکات پر نگران تھا اور اگرچہ ایک عرصہ سے فلپ خود
محاصرین کی فوج مین موجود تھا لکن اوسی پادشاہ شیر دل یعنے رچارڈ
کے آنے سے محافظین شہر کے دل پر خوف و رعب طاری ہوا۔ شاہ
رچارڈ کے داخلہ کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد شہر کے دروازے
کھولدیے گئے۔ جب شاہ رچارڈ اور فلپ سسلی مین تھے تو
اون مین کچھ ملال ہوگیا تھا اور جیسے یہ ملال بڑھتا گیا اس سبب سے
فلپ بحیلۂ بیماری رچارڈ سے رخصت ہوکر اپنے ملک فرانسیس کا
عازم ہوا اور قبل اپنی روانگی کے رچارڈ سے قسم کھائی کہ تمہارے
ملک پر حملہ نکرونگا۔ شہر عقر سے رچارڈ مجاہدین نصاری کو
شہر یافہ کو لیگیا اور جہان جہان سلطان صلاح الدین نے اوس سے
مقابلہ کیا سخت شکست کھائی۔ آخر الامر حامیان صلیب مسیحی قریب دیوار ہاے
بلدۂ مقدسہ اورشلیم (بیت المقدس) پہنچگئے لکن چونکہ بسبب لڑائی
اور فاقہ کشی اور بیماری کے مجاہدین عیسوئی کے لشکر مین قلت ہوگئی
تھی اور آپس کی نااتفاقی اور بغض و حسد نے اونکی قوت کم کردی تھی لہذا
اونکے سردار نامدار یعنے شاہ رچارڈ نے مجبور ہوکر مراجعت کی
حالانکہ وہ غنیمت (یعنے بیت المقدس) جسکی طمع مین اونسے مواجب
خسروانہ ترک کردیے تھے اوسکے سامنے جلوہ گر تھے۔ غرض جہاد
تمام ہوا اور جب پادشاہ انگلستان اوس ارض مقدس سے وداع ہوا
تو دست دعا بلند کرکے اوس سے فضل و رحمت الٰہی کے

خاتمہ جہاد صلیب اول
سنہ ۱۱۹۲ء

سپرد کیا۔

جب پادشاہ خلیج وِنس کے شمالی کنارے پر پونہچا تو
اوسکا جہاز تباہ ہوگیا پس اوسنے حاجیون کے بھیس مین سفر کیا
اور اپنا نام هیو سوداگر مشہور کیا اور شہر وِیانا تک بحفاظت پونہچا
لکن اوسکے خواص کی نادانی اوسکی گرفتاری کی باعث ہوئی کہ وہ
بیوقوف وستانے پہنکر بازار مین سودا لینے گیا اور دستانہ اوس
زمانہ مین دولت وامارت کی علامت تھی پس لیوپلڈ امیر اسٹوریا
نے جسے پادشاہ مذکور نے شہر عقر مین اپنے ہاتھہ سے مارا تھا
اوسے گرفتار کرلیا اور پہلے تو قلعہ ٹایرن اسٹائن مین اوسے
مقید کیا بعد اوسکے شاہنشاہ ھنری ششم نے اوس شیر با زنجیر کو
چھہ لاکھہ روپیہ کا مول لیکر قلعہ ٹایرال مین محبوس کیا۔ اوسکے
چھوٹنے کی یہ داستان ہے کہ ایک گویّا فرنسیس کا بلونڈل نام
اوس ملک مین سیر کرتا ہوا اوس مقام پر پونہچا جہان رچارڈ
قید تھا اور ایک جالی دار دروازہ کے قریب اوسنے بین بجائی اور
اوس مین ایک ٹپّا خود پادشاہ کا بنایا ہوا گایا پادشاہ نے جو وہ چیز
سنی تو وہ بھی قید خانے کے اندر سے گانے لگا پس وہ گویّا سمجھہ گیا
کہ یہ انگلستان کا پادشاہ گا رہا ہے۔ بڑی حجت وتکرار سے پادشاہ
کا فدیہ دس لاکھہ روپیہ مقرر ہوا اور جب اوسکے گرفتار کرنیوالے نے

مبلغ مذکور رعایاے انگلستان سے لے لیا تو اوسے چھوڑ دیا—

شاہ ہنری ... ۱۱۹۹ء

ابتک پادشاہ فقط چار مہینے انگلستان مین رہا تھا جب قید سے چھٹ کر آیا تو دو مہینے اور رہا— جب اوسنے قید سے رہائی پائی تو انگلستان کی سلطنت اور فرانسیس کی ریاست دونون کو آفت مین مبتلا پایا— اوسکے بھائی جان ڈیوک متولی سلطنت ولیم لونگ چیمپ کو ملک بدر کر دیا تھا اور خود انگلستان کی تاک مین تھا فلپ پادشاہ فرانس اون ریاستون کو دبایا چاہتا تھا جو اوسکے ملک مین تھین بلکہ کیا عجب ہے کہ شہر عقر مین جو وہ شاہ رچارڈ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اوسکا منشا یہی ہوا ہو— رچارڈ کے انگلستان مین آنے کے ساتھ ہی اوسکے بھائی (جان) کا جتھا ٹوٹ گیا اور اوسنے بکمال عجز بادشاہ سے استغفار قصور کیا اور اوسکی مان کی شفاعت سے اوسکا گناہ بخشدیا گیا—

باقیماندہ ایام عہد رچارڈ فرانسیس کی لڑائیون مین گذرے اور ان لڑائیون مین رعایائے انگلستان کا بہت کچھ صرف ہوا دو برس مین پادشاہ نے رعایا سے ایک کرور دس لاکھ روپیہ لیکر انہین لڑائیون مین صرف کیا— ایک فی لیل بابت پہ پادشاہ فرانسیس مین لڑا اور مارا گیا— وہ بات یہ تھی کہ اوسکی رعایا مین سے ایک

شخص وِڈُھی نامے کے علاقہ مین ایک خزانہ نکلا اوس مین سے
کچھ اوسنے پادشاہ کو بھی دیا لکن اوسنے سب طلب کیا جب اوس نے
انکار کیا تو پادشاہ نے قلعہ چالُز مین اوسکا محاصرہ کرلیا اوسکی ۱
دیوار پر سے ایک تیر آکر بادشاہ کے شانے مین لگا ایک نادان جرّاح
نے پیکان نکالا اور زخم سڑ گیا۔ جب وہ قلعہ فتح ہوگیا تو لوگ
گُورڈن کمان دار کو گرفتار کرکے پادشاہ کے بستر مرگ کے قریب
لائے رچارڈ نے اوسے بخشدیا لکن باوجود اس عفو شاہی کے
پادشاہ کے سپہ سالار نے اوس کمبخت جوان کی کھال کھنچوا ڈالی۔
اوسی زخم سے پادشاہ نے انتقال کیا اور فونٹیوراڈ مین اپنے
باپ کی پائینتی دفن کیا گیا۔

یہ پادشاہ بڑا جری اور شجاع اور بڑا قوی اور زبردست
جوان تھا اور اوسکی نیلگون آنکھون مین عجب آب و تاب تھی اور
اوسکی بال بھورے اور گھونگھر والے تھے اور علم موسیقی اور فن شعر
مین کامل تھا چنانچہ اکثر مورخین اور افسانہ گویون نے اسکے ان
اوصاف کی بڑی مدح لکھی ہے۔ فی الحقیقت یہ پادشاہ جوانمردی
اور سپاہگری کا نمونہ تھا لکن جو شخص دس برس انگلستان کا پادشاہ
رہا ہو اور اس عرصہ مین کل چھ مہینے اپنی رعایا مین رہا ہو اور جسکی
بہترین فتوح اوسکی رعیت کی فقر و فلاکت کا باعث ہوئی ہون ایسا شخص

ہرگز خطاب پادشاہی کے لائق نہین ہوسکتا —

اسی پادشاہ کے عہد مین ایک شخص نامی روبن ھڈ نامے ہوا اور اسنے رعایا پر ایسے بھاری ٹیکس باندھے کہ لندن مین بلوے ہوا اس بلوے کا بانی ایک شخص فٹز وسبرگ (درازریش) نامی تھا جسنے پھانسی پائی — تین شیرون کا معرکہ جواب تک پادشاہان انگلستان کی سپر پر بنایا جاتا ہے اسکا موجد یہی پادشاہ تھا — مسلمانون سے جہاد کے فائدے اب اہل فرنگستان کو محسوس ہوکہ انہین جہادون کے سبب سے یہ ہوا کہ چونکہ یہ سب قومین ایکہی امر پر جمع ہوئی تھین لہذا بہ نسبت سابق کے انمین فی الجملہ محبت و تپاک بڑہا اور ممالک مشرقی سے تجارت کی راہ پیدا ہوئی اور وہان کا مال بالافراط انگلستان مین آنے لگا اور وہ ملک اون شریرون اور بدمعاشون سے پاک ہوگیا جنکے فتنہ و فساد سے ہمیشہ وہان کے لوگون مین ایک تلاطم عظیم رہتا تھا لکن ان سب فائدون سے بڑہ کے یہ فائدہ ہوا کہ امرا کی قوت گھٹگئی اور اونکی جاگیرین دولتمند عوام کے ہاتھہ آئین اس وجہ سے ان اوسط درجہ کے لوگون کا پایہ بلند ہوا اور انہین جہادون کے سبب سے انگلستان کے آئین مین وہ تغیرات ہوئے جنکی باعث سے پارلیمنٹ مین ہوس آف کومنس (محکمۂ عوام) مقرر ہوا فقط

سلاطین معاصرین

سکاٹ لنڈ

ولیم

فرانس

فلپ آگسٹس

اسپانیّہ

الفونزو

شہنشاہان جرمنی

سنہ وفات

فریڈرک اول .... بسنہ ۱۱۹۰ع

ہنری ششم .... بسنہ ۱۱۹۷ع

فلپ ....

پوپ

کلمنٹ سوم .... بسنہ ۱۱۹۱ع

سلسٹن سوم .... بسنہ ۱۱۹۸ع

انوسینٹ سوم

باب ۳ سوم

عہد شاہ جان ملقب بہ سینٹر و لیک لینڈ سنہ ولادت سنہ ۱۱۶۶ء سنہ جلوس سنہ ۱۱۹۹ء سنہ وفات سنہ ۱۲۱۶ء

چونکہ شاہ رچارڈ کا کوئی اور وارث نہ تھا لہذا وہ اپنا وصی اپنے بھائی جان رئیس مورٹین کو کر گیا۔ بعد وفات پادشاہ مذکور سو تھمپٹن مین کونسل ہوئی جسنے اوسکی رای کو بحال رکھا اور ویسٹ منسٹر مین جان کو تاج پہنایا۔ من حیث سلسلۂ نسب کے جان سلطنت کا وارث نہ تھا اسواسطے کہ اوسکے بڑے بھائی جیوفری کا ایک بیٹا موجود تھا جسکا نام ارتھر رئیس برٹین تھا اور جسکا سن اوس زمانہ مین بارہ برس کا تھا۔ فرانسیس کے بادشاہ نے اس لڑکے کے دعوی سلطنت کی تائید کی لیکن قلعہ میربو واقع پوئیٹو مین اوسکے چچا جان نے اوسے گرفتار کیا اور محبس رون مین مقید کیا جہان پھر اوسکا کچھ پتا نہ معلوم ہوا بعض کہتے تھے کہ جان نے اپنے ہاتھہ سے اوسے قتل کیا۔ شاہزادہ ارتھر کی بہن الینور بھی مدعی سلطنت تھی لہذا تا دم واپسین قلعہ برسٹل مین مقید رہی۔

جان نے اپنی پہلی زوجہ جونا کو طلاق دیکر ازابلا رئیس زادی انگولیم سے شادی کر لی حالانکہ وہ رئیس مارچ سے منسوب تھی ۔۔ اس رئیس زادی کو ورغلانے سے اور شاہزادہ آرتھر کے قتل کرنے سے بہت لوگ شاہ جان کے دشمن ہوگئے اور صوبجات نورمنڈی اور انجو اور مین اوس سے چھین لئے

چونکہ کنٹربری کے اسقف کا عہدہ خالی ہو گیا تھا لہذا راہبون نے جان ڈی گری اسقف نارچ کو وہان کا اسقف اعظم مقرر کیا لکن پوپ انوسینٹ سوم نے اسٹیون لینگٹن کو اوس عہدہ پر مقرر کیا راہبون نے تو پوپ کی بات مان لی لکن بادشاہ نے پوپ کا حکم نہ مانا اور اون سب راہبون کو اونکی خانقاہون سے نکالدیا اور اونکا مال ضبط کر لیا اسواسطے کہ اونھون نے اوسکے وزیر اور مصاحب خاص ڈی گری سے بیوفائی کی تھی ۔۔ بادشاہ کی ان حرکات سے پوپ نے سب پادریون کو ممانعت کردی کہ کسی رسم مذہبی مین دخل نہ دین پس چند برس تک انگلستان مین عبادت قطعاً ترک رہی اور گرجے بند ہوگئے اور اونکے گھنٹون مین یونہین پڑے پڑے زنگ لگ گیا اور مردے بے نماز دفن کیے گئے اور اولیا مسیحی کی تصویرون

پر سپاہی آگئی سب لوگ اس بلائے بے درمان سے نالان وپریشان
تھے لیکن بادشاہ کو کچھ اثر نہوا اور وہ اسکاٹ لنڈ اور ایرلنڈ
اور ویلس مین گیا اور وہان کے لوگون سے زبردستی اپنی اطاعت
قبول کروائی اور خراج لیا۔ اخرالامر پوپ نے شاہ فرانس
کو حکم دیا کہ اس بادشاہ فاسق کو معزول کردے۔ اس حکم سے جان
دب گیا اور چونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ ساٹھہ ہزار جوان میرے ہمراہ
ہے لیکن انمین سے کسی پر مین اعتماد نہین کرسکتا لہذا اوس نے
پوپ کی اطاعت کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا کہ ملک انگلنڈ اور
آیرلنڈ کا خراج ہزار مرکس سالانہ خزائن روم مین داخل کیا کرونگا
فلپ شاہ فرانس جو اس زمانہ مین شہر بولون مین تھا انگلستان
کے حملہ پر آمادہ ہوا اور چاہا کہ آب نائے ڈوور سے عبور کرکے
ملک مذکور کو مغلوب کرے لیکن چونکہ جان پوپ کی بیعت کرچکا
تھا لہذا فرڈنڈ رئیس فلنڈرس شاہ فرانس کو حملۂ انگلستان
سے مانع ہوا پس اوس نے غیظ مین آکر صوبۂ فلنڈرس کو شہر
گھینٹ تک تاراج کردیا لیکن اوسکے جنگی جہازون کو ولیم
لونگ سورڈ رئیس سیلسبری نے جو انگلستان کی فوج
بحری کا سردار تھا منتشر وپریشان کردیا۔ اس فتح سے جان
بہت خوش ہوا اور صوبۂ پویٹو کو فتح کرنے گیا لیکن اس اثنا
مین اوسکے شرکا یعنے شاہ اوتھو اور فرڈنڈ کو شہر

مصالحہ کی درخواست شاہ فرانس سے
انگلستان ۱۲۰۱ء و فرانس ۱۲۰۶ء

بوونس مین شکست ہوئی اور اوسکی امید فتح منقطع ہوگئی تب اوس نے شاہ فرانس سے پانچ برس کے مصالحہ کی درخواست کی اور اوسکی عرض قبول ہوئی —

چند اشخاص نے جو شاہ جان کے شریک تھے آنجو اور پوئیٹو سے بھاگ کر انگلستان مین پناہ لی — یہ لوگ بڑے چالاک اور متفنّی تھے اور اس قابل تھے کہ پادشاہ کو خوش کرین رعیت بیچاری ایسے متفنّیون سے کیا خوش ہوتی غرض انھون نے اپنے رنگ تو خوب دربار شاہی مین جمائے اور قدیم اراکین دولت کو جو پادشاہ کے بڑے مقرب تھے نکلوا دیا — جتنے عہدے اور جاگیرین پادشاہ کے اختیار مین تھین سب اوس نے ان نئے مصاحبون کو دیدین اور اکثر امرا نورمن کو حیلے کرکر کے موقوف کردیا اور اونکے عہدے ان نوخیزون کو دیدئے اور اونکی شادیان امیرون اور سردارون کی لڑکیون سے کردین جو اوس زمانہ کے قانون کے بموجب اوسکی تولیت مین تھین اور اونھین مالدار اور نابالغ یتیمون کا متولی کردیا — ان مصاحبین تازہ نے اخذ زر مین ایسی زیادتیان شروع کین کہ شرفا سکسن اور امرا نورمن کو انسے نفرت کلی ہوگئی پس اسطرح سے یہ دونون قومین جو مدت ہائے مدید سے انگلستان مین رہتی تھین اب جاکے بسبب ہمدردی کے آپس مین

متفق ہوئین اور جو لوگ انگلستان زا تھے اونمین ایک تازہ ہمت وحمیت
قومی پیدا ہوتی ——

اس پادشاہ جابر کے ہاتھون سے امرا انگلستان اور اونکی خاندان عالیشان سنے ایسی ایسی ذلتین اور نقصان اوٹھائے کہ اونھون نے قسم کھائی کہ اب ہم یہ ظلم نہ اوٹھائینگے — جب پادشاہ نے اونکی معروضات سنی تو بآواز بلند کہا کہ یہ کیا ہے وہ میری سلطنت ہی نہ مانگین لکن اوسے اون لوگون سے سابقہ پڑا تھا جو بڑے کرڑے اور بات کے دھنی تھے اور اگرچہ اوسنے بہت حیلہ حوالہ اور لیت ولعل کیا لکن آخرالامر ایک امر ایسا ہوا کہ اوسے اونکی عرض چارناچار قبول کرنی پڑی وہ امر یہ تھا کہ ایک اتوار کو سب لوگ تو گرجون مین تھے اون امرا آشفتہ خاطر نے فرصت غنیمت جان کر لنڈن کو لے لیا اور مقام رَنّی میڈ مین جو اسٹنیس اور ونڈسر کے درمیان مین واقع ہے پادشاہ سے فرمان موسوم بہ میگنا چارٹا پر دستخط کرائے — یہ فرمان عام انگریزی عجائب گھر مین اب تک موجود ہے اور اس مین نہایت ضروری شرط یہ مندرج ہے کہ رعایا سے انگلستان مین سے جو شخص آزاد ہے جبتک اوسکے ہم مرتبہ لوگ اوس کا فیصلہ حسب قانون نکرینگے جب تک وہ نہ نظربند ہوگا نہ قید کیا جائیگا نہ حفاظت قانونی سے محروم کیا جائیگا نہ اپنی اراضی سے بیدخل

اجرای فرمان میگنا چارٹا سنہ ۱۲۱۵ع

کیا جائیگا - علاوہ اسکے یہ فرمان اون فرامین کا موثق و مصدق ہے جو زمانۂ قدیم مین اہل لنڈن و دیگر بلاد کو عطا ہوے تھے اور اسمین اور ملکون کے تجار کو اس امر کی اجازت لکھی ہے کہ انگلستان مین رہین اور جب وہان سے جائین تو اون سے جبرًا کچھ نہ لیا جائے پس اب حق تعالی کی فضل و رحمت کو ملاحظہ کیجیے کہ وہ اس طرح بد بات کو بہتر کردیتا ہے کہ اس پادشاہ کے عہد سے زیادہ کسی پادشاہ کے زمانے کی مذمت تاریخ انگلستان مین نہین لکھی ہے لیکن اسیکے عہد جور مین اہل انگلستان کی آزادی اور راحت کا سامان ہوا اور یہی سامان نیک اب تک باقی ہے -

جان قسم شرعی کھا چکا تھا کہ اس فرمان کے خلاف نکریگا لیکن اوسکے نزدیک قسم کی کچھ حقیقت نہ تھی دنی میڈ کے معرکہ مین تو وہ ہمہ تن خلق و مروت رہا لیکن جب سب امراء وہان سے چلے گئے تو وہ مثل دیوانون کے بکنے لگا کہ کیا منحوس دن مین کمبخت پیدا ہوا تھا - پہلی خبر جو اون امیرون نے سنی جنسے سب قصہ ہوا تھا یہ تھی کہ اوس ظالم (جان) نے کرایہ کی فوج رکھی ہے اور تمام ملک کو برباد کرتا پھرتا ہے - آسمان شعلہائے قصبات و زراعات آتش زدہ سے (مثل تنور) روشن تھا اور کوہ و صحرا مردم بلا رسیدہ و خانمان خراب سے پر - آخر امرائے خراسان

ہوکر لوئی شاہ فرانس کو جسنے جانؔ کی بھتیجی منسوب تھی لکھا کہ
آپ ہمارے ملک کی سلطنت قبول فرمائین پس اب انگلستان بڑے
بلاء مین گھر گیا اسواسطے کہ ایکطرف یہ خوف تھا کہ جب بادشاہان
فرانس اس ملک پر قابض و متصرف ہونگے تو خدا جانے کیا کیا
ظلم و بدعت کرینگے ایکطرف اوس ظالم اظلم (یعنے جانؔ) کا ڈر تھا کہ اگر
اسی عالم غیظ و غضب مین اوسنے فتح پائی تو پھر وہ کوئی دقیقہ
انتقام لینے مین اٹھا نہ رکھے گا۔ لکن حق تعالی نے اپنے دست
قدرت سے اس شر کو دفع کیا۔ شاہ لوئی بندرگاہ سینڈوچ
مین وارد ہو چکا تھا اور جانؔ اوسکے مقابلے کو جاتا تھا کہ استے
مین ایک ایسا شدید طوفان آیا کہ پادشاہ انگلستان کا سب روپیہ
اور جواہرات اور کاغذات ملکی بہگئے۔ یہ حادثہ جانکاہ جو اوسنے
ساحل خلیج واش سے دیکھا تو اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ بخار آگیا
بعض مورخین کا یہ قول ہے کہ اوسے زہر سے مار ڈالا بعض
کہتے ہین کہ اوسنے شراب و شفتالو کی اسقدر زیادتی کی
بیمار ہو گیا اور جان برنہوا۔ غرض بادشاہ نے تاریخ میں انتقال
کیا اور ورسسٹر مین دفن کیا گیا۔

وفات شاہ جان ۱۹ اکتوبر ۱۲۱۶ء

کوئی اچھی بات شاہ جان کی درج تاریخ نہین۔
بڑا نامرد اور خبیث اور بیحیا اور کاذب تھا اور اوس زمانہ

کے بدکارون مین سب سے بدتر اور اپنی بے ایمان قوم مین سب سے زیادہ بے ایمان تھا — اوسکا قد لنبا تھا اور بڑے تن و توش کا آدمی تھا اور خباثتِ طینت و ناامت نفس اوسکے چہرہ سے عیان تھی —

دوسری بی بی ازابلا سے اوسے تین بیٹے تھے
ہنری رچارڈ اڈمنڈ اور تین بیٹیان تھین
جون الینور ازابلا

اس پادشاہ کے عہد مین لنڈن کا پل بالکل بنگیا اور نیکنامی کی چٹھیون کا رواج ہوا اور یہ رسم جاری ہوا کہ لنڈن مین ہر سال ایک کوتوال اور دو فوجدار مقرر ہونے لگے چنانچہ ہنری فٹزلوین پہلا کوتوال تھا اور مچھلیون کی خوب تجارت ہوئی اور دو قسم کی مچھلیون کی بڑی قدر تھی سامن اور ہرنگس سامن تو دریا۔ ڈی مین خوب ہوتی تھی اور ہرنگس سینڈچ کے کنارے کی فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

ولیم .... سنہ ۱۲۱۴ع

الگزنڈر دوم ....

اسپانیہ

ھنری ....

فرانس

فلپ اگسٹس ....

شہنشاہان جرمنی

فلپ .... سنہ ۱۲۰۸ع

اوتھو چہارم ....

پوپ

سنہ وفات

انوسینٹ سوم .... سنہ ۱۲۱۶ع

اونوریس سوم ....

باب چہارم

عہد شاہ ہنری سوم مولد ونچسٹر سنہ ولادت ۱۲۰۷ع سنہ جلوس ۱۲۱۶ع سنہ وفات ۱۲۷۲ع

جان کی وفات کے بعد لوئی شاہ فرانس لنڈن اور اضلاع مغربی انگلستان پر قابض رہا لکن وہ امرا جنسے شاہ جان سے فساد ہوا تھا اب اوسکے مرنے کے بعد اونکا رنج وملال جاتا رہا اور وہ اوسکے صغیر السن بیٹے ہنری کے پاس جمع ہوے اور گلوسٹر مین اوسکے سر پر بعوض تاج کے ایک سادی سنہری مندیل رکھدی اسواسطے کہ تاج تو واش کی امواج کی نذر ہو گیا تھا۔ تمام اہل انگلستان خیر خواہان سلطان کو حکم ہوا کہ پادشاہ کے جلوس کی خوشی مین مہینہ بھر تک ایک پارچہ سفید اپنے سر پر باندھے رہین — چونکہ بوقت جلوس پادشاہ کا سن فقط دس برس کا تھا لہذا رئیس پیمبروک مدار المہام سلطنت مقرر ہوا — اس عہد تازہ مین پہلا امر یہ ہوا کہ وہ فرمان عام (جو جان نے لکھا تھا) جاری رکھا گیا لکن اوسکی اکسٹھ ۶۱ فصلون کا خلاصہ کرکے بیالیس ۴۲ فصلین کر دین —

لوئی پادشاہ فرانس نے انگلستان کو جبتک نہ چھوڑا جبتک کے اوس ملک کیواسطے خوب کوشش نکر لی کہ ابتک وہ ملک گویا اوسی کے قبضہ مین تھا لکن لنکن مین اوس نے ایسی شکست کھائی کہ مجبور ہوکر اس عزم سے باز آیا۔ ادھر تو اوس نے لنکن مین شکست کھائی اودھر اوسکے جنگی جہاز بندرگاہ کیلے مین هیوبرٹ ڈی برگ نے تباہ کر دئے اسطرح سے کہ چونے کی بریان پسوا کر ہوا مین اڑا دین جب وہ چونا فرانسیسی اہل جہاز کی آنکھون مین لگا تو وہ بہت پریشان ہوے پس اس انتشار مین اوس نے اونکے جہازون کی رسیان اور بادبان کاٹ دیئے اور وہ سب ڈوب گیئے

(جنگ لنکن ۱۹ مئی ۱۲۱۷ع)

دو برس تک پیمبروک مدار المہام سلطنت انگلستان رہا جب تیسرے برس اوس نے انتقال کیا تو اوسکا عہدہ هیوڈی برگ اور پیٹرڈی رُوچز اسقف ونچسٹر کو ملا لکن ان دونون وزیرون مین اتفاق نہوا اور پینڈلف وکیل پوپ نے بڑی مشکل سے اونھین لڑائی سے باز رکھا تاہم جب پادشاہ هنری جوان ہوا اور اوسکا سن سترہ برس کا ہوا تو ڈی برگ اوسکا بڑا مقرب ہوگیا اور ڈی رُوچز نے اپنے تئین کمزور پاکر وزارت کو استعفا دیا اور بیت المقدس کو بقصد حج روانہ ہوا

بعد اوسکے ایک بڑی کونسل ہوئی اور اوس مین یہ امر قرار پایا کہ فرانسیس پر حملہ کیا جائے اور اس مہم کی سرکرنیکو تمام رعایا نے اپنی جائداد منقولہ کا پندرہوان حصہ دینا اس شرط سے قبول کیا کہ بادشاہ (ھنری) تیسری مرتبہ فرمان عام کی تصدیق و توثیق کردی چنانچہ سَر اڈورڈ کوک لکھتے ہین کہ فرمان مذکور کل تیس[۳۲] مرتبہ تصدیق کیا گیا ہے۔ اس اثناء مین شاہ لُوی نے صوبۂ پوئیٹو اور گین لے لیا تھا اور ھنری نے جوان صوبون کے فتح کرنے کو فوج بھیجی تھی وہ کامیاب نہوئی تھی پس بادشاہ کو لوگون نے یہ الزام دیا کہ اوس نے اپنی اوقات اور رعایا کا روپیہ جو بحیلۂ جنگ لیا تھا عیش و عشرت مین ضائع و برباد کردیا۔ یہ الزام ھنری نے اپنے وزیر ڈی برگ کے سر تھوپا اور اوسے ذلیل کیا اور جتنا روپیہ کہ وزیر مذکور کے عہد وزارت مین وصول ہوا تھا اوس سب کا حساب بادشاہ نے اوس سے طلب کیا لکن وہ محاسبہ ندے سکا اور بُو نیسر ہٹس کے گرجے مین بھاگ گیا بادشاہ کے لوگ اوسے ایک گھوڑے پر کس کر بجسم برہنہ وہان سے لنڈن کو لیگئے لکن پھر بادشاہ دڑا کہ مبادا گرجے کی بے ادبی کرنے سے پادری لوگ مجھہ سے ناراض ہوجائین اس خوف سے اوسنے ڈی برگ کو اوسی گرجے مین پھر بھیجدیا لکن کوتوال کو حکم کیا کہ اوس مکان کا محاصرہ کرلے اور اوسنے اوس گرجے کے گرد ایک خندق کھدوادی اور ایک حصار سا بنوادیا

الغرض چالیس دن مین ھیوبرٹ بھوک سے لاچار ہوکر نکل آیا اور اوسے قید کرکے ایک جھلخانے سے دوسرے جھلخانے مین بھجوایا آخرالامر وہ ویلس کو بھاگ گیا اور تھوڑے دنون کے بعد پادشاہ سے صفائی کرلی

علاوہ مہم مذکورۃ بالا کے ھنری شاہ فرانس (لوی) سے ایک اور لڑائی لڑا — یہ جنگ اوس نے اپنی ماں کے اصرار سے کی تھی جسنے اپنے پرانے یار رئیس مارچ سے شادی کرلی تھی — غرض ٹیلبرگ اور سینٹس مین دو لڑائیان ہوئین اور اگرچہ ان دونون لڑائیون مین کیسیکی فتح و شکست نہین ہوئی لکن غلبہ شاہ فرانس کا رہا۔ اس اثنا مین کئی مرتبہ صلح ہوئی لکن شکست ہوگئی آخرالامر صلح کامل ہوگئی جسکے بموجب صوبجات مرقومۂ ذیل شاہ ھنری کو ملے ملوسن پریگورڈ کوئسی اور انکے عوض مین ھنری نے شاہ فرانس (لوئی) کو صوبجات مفصلۂ ذیل دیے جو اوس زمانہ مین اوسیکے قبضہ مین تھے — نورمنڈی مین انجو پویٹو —

جنگ ٹیلبرگ و سینٹس ۱۲۴۲ء

اس پادشاہ کی سلطنت بہت دنون تک رہی لکن اس عرصہ مین شاہ اسکاٹلنڈ سے کبھی لڑائی نہین ہوئی اگرچہ

انگلنڈ کے تین شمالی ضلعون کی نسبت کچھ نزاع رہی — انگلنڈ کے خاندان شاہی اور اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ کے خاندان مین دو نسبتین ایسی ہوئین کہ اونکے سبب سے ان دونون سلطنتون مین موافقت ہو گئی — ھنري نے اپنی بڑی بیٹی جون کی شادی الگزنڈر دوم شاہ اسکاٹ لنڈ سے کردی اور بعد تھوڑے عرصہ کے دوسری بیٹی مارگرٹ کا عقد بھی الگزنڈر سوم پادشاہ اسکاٹ لنڈ سے کردیا۔ شاہ انگلنڈ کی فوج اکثر ویلس مین گئی لکن فتح نپائی اور اوس ملک کے چھوٹے چھوٹے پادشاہ اپنے ذرا ذراسے کوہی ملکون پر بدستور قابض رہے۔

ازبسکہ شاہ ھنري فرقہ پوکٹونس کو بہت دوست رکھتا تھا لہذا اوسنے وزیر سابق ڈی روچز کو اوسکے عہدہ پر بحال کردیا اور اوسکی وجہ سے اوس فرقہ والون کے بڑے مجمع ہوے اور جب شاہزادی الینور ملکۂ انگلستان ہوئی تو فرقہ پروونکیل کی بھی وہان کثرت ہوئی کہ وہ ملکہ کے ہموطن تھے یہ امر رعایا کو بہت ناگوار ہوا اور امرا نے بلوی کیا اور اونکا سربراہ کار سمن ڈی مونٹفرٹ رئیس لیسٹر ہوا کہ وہ پادشاہ کی بہن الینور کا شوہر تھا ادھر تو رئیس موصوف اپنے بھنوئی (یعنے پادشاہ)

سے منحرف ہو گیا اور ادھر بادشاہ کا چھوٹا بھائی رچارڈ جسنے چوتھے جہاد مین کئی دفعہ فتح پائی تھی اور بعد اوسکے رومیون کا بادشاہ مقرر کیا گیا تھا ملک جرمنی کو چلا گیا اسکے اوسکی سلطنت مین تزلزل پڑ گیا اور جو لوگ اوسکی بربادی کے خواہان تھے اونکو حوصلے بڑہے - آخرالامر ویسٹ منسٹر مین کونسل ہوئی اور امرا مسلح ومکمل جمع ہوے پھر آکسفرڈ مین ایک اور کونسل ہوئی جو بنام پارلیمنٹ مجنون مشہور ہے اور امرا نے اصلاح امور سلطنت کے واسطے ایک کمیٹی چوبیس ۲۴ آدمیون کی مقرر کی - اس کمیٹی نے قواعد ذیل مقرر کیے - اول ہر ضلع کے آزاد لوگون کی طرف سے چار سردار بطور وکیلون کے پارلیمنٹ جدید مین شریک ہون - دوم ہرسال شریف یعنے وہ افسر جنسے انتظام ضلع اور انفاذ و اجرا قوانین متعلق ہوتا ہے غلبہ امرا سے مقرر کیے جائین سوم ہرسال سرکاری روپیہ کا حساب دیا جاوے - چہارم ہرسال تین مرتبہ مجلس پارلیمنٹ منعقد ہو یعنے ماہ فروری اور جون اور اکتوبر مین - لکن امرا کی آپس کی نااتفاقی سے سلطنت کی اصلاح مین تاخیر ہو گئی اور بادشاہ فرانس محاکم (یعنے سرپنچ) مقرر ہوا اور اوسنے ھنری کے موافق فیصلہ کیا - اس فیصلہ نے آتش جنگ خانگی انگلستان مین پھر افروختہ کی - رئیس لیسٹر نے لنڈن پر قبضہ کر لیا اور جب سینٹ پال کے گرجہ مین گھنٹہ بجا تو تمام اہل شہر اوسکے جھنڈے کے گرد شور و غوغا

تقرر پارلیمنٹ مجنون سنہ ۱۲۵۸ء

کرتے ہوے جمع ہوسے اور غیر ملکون کے سوداگر جو وہان مقیم تھے اونھین لوٹ لیا اور یہودیون بیچارون کو ناحق قتل کیا۔ شاہ ھنری نے شہر لیوس واقع ضلع سسکس مین شکست کھائی اور گرفتار کر لیا گیا دوسرے دن اوسکے بیٹے شاہزادہ اڈورڈ نے بھی اپنے تئین باغیون کے حوالے کر دیا۔ آخرالامر پادشاہ اور باغیون مین مصالحہ ہوا اور اونھون نے اوسکو رہا کر دینے کا اقرار کیا لکن اس عہد کو وفا نہ کیا۔ اس مصالحہ کو مصالحۂ لیوس کہتے ہین ھنری اور اوسکے دونون بیٹے قید شدید مین رہے۔ شروع سال آئندہ مین رئیس لیسٹر نے ہر ضلع کے پادریون اور امیرون اور سردارون کو طلب کیا اور ہر دیہ و شہر کے وکلاء طلب کیے اور ان سب کی ایک پارلیمنٹ مقرر کی۔ یہ پارلیمنٹ اس زمانہ کی پارلیمنٹ کا نمونہ تھا یعنے پادری اور امراء بمنزلہ ھوس اف لارڈس (محکمہ امراء) کے تھے اور وکلاء اہل شہر و قصبات بمنزلہ ھوس اف کومنس (محکمہ عوام) کے تھے۔

شکست و گرفتاری شاہ ھنری ۱۴ مئی سنہ ۱۲۶۴ء

تقرر پارلیمنٹ بانداز سنہ ۱۲۶۵ع

شاہزادہ اڈورڈ پھر سے بھاگ گیا اور مقام ایوشیم مین جو ضلع وُرسسٹر مین واقع ہے اوسنے اور رئیس لیسٹر سے مقابلہ ہوا اور بڑی دیر تک گھمسان لڑائی ہوی۔ رئیس لیسٹر پادشاہ (یعنے ھنری) کو زبردستی میدان جنگ مین لے آیا اور

وہ کچھ زخمی ہوکر گرا اور اگر وہ یہ چلّا کر نہ کہتا کہ مین ھنری نواب ونچسٹر تمہارا بادشاہ ہون تو مارا جاتا۔ اڈورڈ اپنے باپ کی آواز پہچان گیا اور اوسے بچانیکو دوڑا۔ رئیس لیسٹر اپنے پسر مقتول کی لاش پر لڑا اور مارا گیا اور اوسکی لاش دشمنون نے پامال کر ڈالی۔

اب تو بادشاہ کی سلطنت خوب مضبوط و مستحکم ہوگئی خانگی لڑائی موقوف ہوگئی اور شاہزادہ مظفر یعنے اڈورڈ مجاہدین سینٹ لوئی کا شریک ہوکر اہل اسلام سے عازم جہاد ہوا۔ ھنری نے اپنے بیٹے کی غیبت مین انتقال کیا۔ سوا جارج سوم کے اور کسی بادشاہ نے اتنی مدت تک سلطنت نہین کی جتنی مدت تک ھنری نے کی اور اس عرصہ دراز مین اوسنے بہت مصائب و آلام اوٹھائے جو آخر کو اوسکی موت کے باعث ہوے۔

یہ بادشاہ سفیہ اور سادہ لوح اور بزدل اور کاہل تھا لکن اوسکی قسمت مین اون ایام نافرجام مین بادشاہ ہونا تھا جبکہ جہاز سلطنت گرداب بلا و مصیبت مین گرفتار تھا اور اوسکے روکنے کو دست قوی درکار تھا۔ اپنے اعزا و اقارب سے یہ بادشاہ بمحبت و ملائمت پیش آتا تھا اور اوسکا قد میانہ تھا اور بائین آنکھ کا ڈھیلا کچھ جھکا ہوا تھا اسلئے اوسکے چہرہ کی کچھ عجب تطع ہوگئی تھی۔

منجملہ اون امور کے جنکی ترقی اس پادشاہ کے زمانہ مین ہوئی ایک امر یہ تھا کہ مہین کپڑا مثل ململ وغیرہ کے انگلستان مین بلجیم کے لوگون نے بنا اور پانی کے نل سیسہ کے بنائے گئے اور کاٹ کی مشعلون کے بدلے شمعون کا رواج ہوا۔ پہلے اسی پادشاہ نے نیوکیسل کے لوگون کو بذریعہ پروانے کے اجازت دی کہ پتھر کے کوئلے کانون مین سے کھود کر بیچا کرین۔ پتھر کا کوئلا انگلستان مین اس افراط سے ہوتا ہے کہ اسکی سوداگری سے وہان کے لوگون نے بہت روپیہ پیدا کیا ہے۔ اس پادشاہ کے عہد مین انگلستان مین سکہ طلائی کا رواج ہوا اور راجر بیکن کی تحقیق و تفتیش سے علوم و فنون کو بڑا فائدہ ہوا۔ یہ حکیم پیشتر راہب تھا اور اسی نے وہ شیشے ایجاد کیئے جنمین چھوٹی چیزین بڑی معلوم ہوتی ہین اور کئی قسم کی لالٹینین ایجاد کین کہ اون مین عجب عجب تماشے دیکھائی دیتے ہین یہانتک کہ لوگ اسے جادوگر کہنے لگے۔ اسی زمانہ مین بر اعظم یوروپ مین ایک شخص پالس نامی باشندۂ شہر وینس نے سمندر کے پانی کی پیمایش کا ایک آلہ ایجاد کیا اور اوسکی سوی دو بہتی تنکون کے بیچ مین رکھی فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

الگزنڈر دوم .... سنہ ۱۲۴۹ع

الگزنڈر سوم ....

فرانس

فلپ اگسٹس .... سنہ ۱۲۲۳ع

لوئی ہشتم .... سنہ ۱۲۲۶ع

لوئی نہم .... سنہ ۱۲۷۰ع

فلپ سوم ....

اسپانیہ

ہنری اوّل .... سنہ ۱۲۱۷ع

فرڈرک سوم .... سنہ ۱۲۵۲ع

الفونزو دہم ....

شہنشاہان جرمنی

اوتھو چہارم .... سنہ ۱۲۱۸ع

سنہ وفات

فریڈرک دوم .... سنہ ۱۲۵۰ع

طوائف الملوکی .... تا سنہ ۱۲۷۲ع

پوپ

اُونُوریس سوم .... سنہ ۱۲۲۷ع

سِلِسٹِن چہارم .... سنہ ۱۲۴۱ع

گرگری نہم .... سنہ ۱۲۴۱ع

انوسینٹ چہارم .... سنہ ۱۲۵۴ع

الگزنڈر چہارم .... سنہ ۱۲۶۱ع

اُربن چہارم .... سنہ ۱۲۶۴ع

کلمنٹ .... سنہ ۱۲۶۸ع

گرگری دہم ....

باب پنجم

عہد شاہ اڈورڈ اوّل ملقب بہ طویل الساقین سنہ ولادت ۱۲۳۹ع سنہ جلوس ۱۲۷۲ع سنہ وفات ۱۳۰۷ع

جبکہ اڈورڈ بیت المقدس مین مشغول جہاد تھا ایک کافر[له] نے زہر آلود کٹار اوسے ماری۔ منقول ہے کہ اوسکی زوجہ الینور نے فرط محبت سے اوسکے زخم سے زہر چوس لیا اور وہ اچھا ہوگیا۔ اِس جہاد مین اوسسے چند چھوٹے چھوٹے کار نمایان ہوے اور اٹھارہ مہینے کے بعد وہ فلسطین (یعنے بیت المقدس) سے چلا آیا اور جزیرہ سسلی مین پونہچکر اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنی لیکن شہر گین مین اوسسے اور ایک شخص سے فساد ہوگیا اِسوجہ سے اوسکے گھر جانے مین تاخیر ہوگئی۔ وہ فساد یہ تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ اور رئیس چیلنس مین پہلے تو شغل نیزہ بازی ہوا آخر کو خوب لڑائی ہوئی جسمین انگریزی سردار غالب آئے۔ قبل انگلستان مین پونہچنے کے اڈورڈ نے رئیس زادی فلنڈرس سے ایک قصہ طے کیا کہ اوسکے سبب سے اون کی تجارت مین بڑا خلل پڑ گیا تھا۔ اس مال (یعنے اون) کی قدر انگلستان مین بلجیم کے بزاز بہت کرتے تھے۔

له اغلب ہے کہ اِسسے مسلمان مراد ہے ۱۲

دو برس بعد هنری کی وفات کے شاہ اڈورڈ اور اوسکی بی بی نے ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا۔ اوس زمانہ مین الگزنڈر شاہ اسکاٹ لنڈ بھی وہین تھا اور اوسکی مسافرت کا خرچ پچاس روپیہ روز سرکار شاہی سے مقرر تھا۔ شاہ اڈورڈ کو بڑی آرزو تھی کہ ویلس اور اسکاٹ لنڈ کو فتح کرے تاکہ تمام جزیرہ برطن اعظم اوسکی سلطنت مین شامل ہو جاے۔

انگلستان کے پادشاہون مین سے بہتون نے چاہا تھا کہ ملک ویلس کو مغلوب کرلین لکن کچھ نہو سکا تھا۔ وہان کے لوگ اکثر کوہ سنوڈن اور پلنلمن کے جنگلون اور کھوون مین رہتے تھے لہذا نورمن کے سوارون کا کچھ بس اونسے نہ چل سکتا تھا اور اونھین پا نہ سکتے تھے۔ مرلن رتال نے خبر دی تھی کہ جب ویپ گول بنایا جاے گا تو ایک شاہزادہ ویلس کا لنڈن مین پادشاہ کیا جائیگا وہ زمانہ اب آیا کہ ایک بہادر شاہزادہ آرتھر کے تخت پر قابض ہوا اور اہل ویلس کے حوصلے بڑھے۔ جب شاہ اڈورڈ نے اہل ویلس سے بیعت طلب کی تو اونکے رئیس لولن نے باستحقار و استخفاف بیعت سے انکار کیا آخر یہ مثل کہ غرور کا انجام خرابی ہے صادق آئی۔ پانچ برس تک شاہ انگلستان ملک ویلس مین پھرا کیا اور اوسکے ہمراہ جو فوج تھی وہ کوہستان کی لڑائی مین کمال آزمودہ و مشتاق تھی۔ الغرض اوس ملک کی

رئیس لولن نے بادشاہ کا مقابلہ بڑی بہادری سے کیا اور وائی
کے راستہ مین فوج شاہی کا معارض و سدّراہ ہوا اور وہین پر مارا گیا
بس اوسکے مارے جانے سے ملک ویلس کی خودسری جاتی رہی
رئیس ویلس کو حوصلہ ملک گیری و آرزوئے خودسری پر مضحکہ کرنیکے واسطے
بادشاہ انگلستان نے اوسکا سر کاٹ کر لنڈن مین بھیجدیا اور ازراہ
تمسخر اوسپر عشق پیچان کا تاج رکھکر محبس ٹاور کے دروازہ پر
لٹکا دیا۔ بعد لیولن کے مار یجانے کے اوسکے بھائی ڈیوڈ نے
کچھ عرصہ تک بادشاہ کا مقابلہ کیا لکن خود اوسیکے اہل وطن نے اوسے
دشمن کے حوالے کردیا اور بادشاہ کے حکم سے اوسنے پھانسی پائی
شاہ اڈورڈ پر لوگون نے یہ تہمت لگائی ہے کہ مقام کونوی
پر اوسنے سب ویلس کے بھاٹون کو قتل کرڈالا کہ مبادا اونکے اشعار
پرتاثیر وشجاعت انگیز سنکر اونکے اہل وطن کو غیرت وحمیت آجاے
اور وہ لڑائی سے نہ باز آئین۔ نہیں معلوم یہ حکایت صحیح ہے یا غلط
لکن گرے شاعر نے اسی قصہ پر ایک غزل تصنیف کی ہے اور وہ مشہور
ہے۔ پیشتر شاہ اڈورڈ اوّل ہی نے اپنے بڑے بیٹے اڈورڈ
دوم کو اوسکی صغر سنی مین خطاب پرنس آف ویلس (شاہزادہٗ
ویلس) دیا تھا اسواسطے کہ وہ اوس ملک کے ایک ضلع مسمّی بہ کیر
نارون مین پیدا ہوا تھا بس اوس زمانہ سے یہ دستور ہو گیا کہ
بادشاہ انگلستان کی اکبر اولاد کو یہی خطاب ملتا ہے۔

مارگوٹ[1] شاہزادی کی مرنیسے وارثان سلطنت اسکاٹ لنڈ مین جھگڑا
پڑا اور تیرہ شخصون نے دعوی وراثت کیا لیکن انمین سے جان بیلیال ور رابرٹ بروس
کے دعوی کو ترجیح تھی ــ یہ دونون شاہزادی شاہ ڈیوڈ کی نسل سے تھے
جو شاہ ولیم ضیغم کا چھوٹا بھائی تھا بیلیال تو پادشاہ مذکور (یعنی ڈیوڈ)
کی بڑی بیٹی کا پوتا تھا اور بروس اوسکی چھوٹی بیٹی کا بیٹا تھا۔ اڈورڈ
شاہ انگلستان نے اپنے تئین اس نزاع مین دست اندازی کرنے کا
مستحق ٹھرایا اس دلیل سے کہ جب شاہ ولیم ضیغم کو ھنری دوم شاہ
انگلنڈ نے قید کیا تھا تو اوسنے اقرار کیا تھا کہ مین پادشاہ انگلستان
کی رعیت ہون پس رچارڈ اوّل کو اسکا استحقاق نہ تھا کہ ولیم
نے جو اپنی رعیت ہونیکی سند لکھدی تھی اوسے وہ بیچڈالے اسواسطے
کہ وہ دستاویز اوس ایک کا مال نہ تھا بلکہ تمام پادشاہان انگلنڈ
کا مال تھا۔ پس اس حیلہ سے اڈورڈ نے چاہا کہ اسکاٹ لنڈ کے
مقدمات مین دخل دے اور بیلیال کو اوس ملک کا پادشاہ مقرر کیا۔

ان واقعات کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد پادشاہ انگلستان
اور شاہ فرانس مین جنگ بحری شروع ہوئی ــ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا
کہ انگریز جہازرانون مین سے ایک شخص نے ایک نورمن کو مار ڈالا
پس نورمن لوگون نے ایک انگریزی جہاز چھین لیا اور اپنے ہم قوم کو

[1] اس شاہزادی کا خطاب نورِ وی کی بیگم مشہور ہے ۱۲

بدلے اوس مین سے ایک انگریز مسافر کو نکالکر جہاز کے مستول پر اوسے
پھانسی دیدی — یہ ماجرا سنکر سب ملاح سینٹ کی بندرگاہ کے
جمع ہوے اور بہت سے جنگی جہاز آب نای ڈووراور خلیج
بسکے مین اکٹھا ہوے اور بہت سی لڑائیان ہوین جنمین اکثر
انگریزون کی فتح ہوئی — شاہ اڈورڈ کو پادشاہ فرانس نے طلب
کیا لکن اوسنے وہان جانے سے انکار کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا —
لڑائی مین صرف کرنے کو اوسنے کچھ روپیہ تو یہودیون کو لوٹ کر جمع کیا
اور کچھ رعایا سے بطور ٹیکس کے لیا چنانچہ اوسنے اون پر نصفت
مال کے بدلے پانچ مرکس نے بوجھ ٹیکس مقرر کیا اور لنڈن
کے سوداگرون کی کوٹھیون مین جتنا اون اور چمڑا تھا اوسنے دو مرتبہ
ضبط کرکے بیچڈالا — اڈورڈ کے جنگی جہاز بندرگاہ پورٹس متھ
مین فرانس کی لڑائی پر تیار تھے اور پادشاہ کوچ کیا ہی چاہتا تھا کہ
اوسنے سنا کہ ملک ویلس مین بڑا بلوی ہوا پس وہ لنڈن کو پھر آیا اور جب
ویلس سے فساد دفع ہوا تو اسکاٹلنڈ مین بلوی ہوا اس
سبب سے اوسے ٹھہرنا پڑا —

اڈورڈ نے کئی مرتبہ بیلیال شاہ اسکاٹلنڈ

کو لنڈن مین طلب کیا کہ اپنی حرکات ناشائستہ کی جوابدہی کرے اوسکو
اپنی محکومیت بہت شاق معلوم ہوئی اور پادشاہ سے منحرف ہوگیا

لکن اوس سے مقابلہ نہو سکا اور تھوڑے ہی عرصہ مین مغلوب ہو گیا اور
تخت سلطنت پر سے اوٹھا دیا گیا اور تھوڑے دنون کے بعد بادشاہ
کی اجازت سے نورمنڈی کو چلا گیا۔ اڈورڈ نے تمام
اسکاٹ لنڈ مین شہر الجن تک دورہ کیا اور وہان کے لوگون
سے جبراً اپنی اطاعت قبول کروائی اور جب وہان سے مراجعت کی
تو رئیس سرّي کو اوس ملک کا امین و محافظ مقرر کیا۔ بعد اڈورڈ
کی مراجعت کے اسکاٹ لنڈ مین پھر لڑائی شروع ہوئی لکن اس
لڑائی کی حکایت صرف اسکاٹ لنڈ کی تواریخ مین مرقوم ہے۔ وہ قصہ
یہ ہے کہ اس لڑائی مین والیس اور بروس نے جو بیلیال کے
ہمسر (یعنے رابرٹ بروس) کا پوتا تھا بڑی جرأت و جوانمردی ظاہر
کی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ خودسر و خودمختار ہو گیا۔
تین برس قبل اس واقعہ کے اڈورڈ نے بادشاہ فرانس سے مصالحہ
کر کے صوبہ گین پھر لے لیا تھا کہ یہ صوبہ بادشاہ مذکور نے اوس سے
بفریب لے لیا تھا۔ جب اوس پرانے سپاہی نے (یعنے شاہ اڈورڈ نے)
یہ خبر سنی کہ بروس مقام اسکون مین تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ
پر بیٹھا تو وہ بہت آشفتہ خاطر ہوا اور اوس نے چاہا کہ کسی طرح
اسکاٹ لنڈ مین پونہچ جاؤن اور یہ اوسکا آخری مہم تھا۔ الغرض
اڈورڈ بڑی مدت تک شہر کارلائیل مین بستر بیماری پر پڑا رہا
اور علم برا او نے سینڈس مین انتقال کیا۔ مرتے وقت اوس نے

یہ وصیت کی تھی کہ میری نعش لشکر کے آگے آگے اسکاٹ لنڈ کی لڑائی پر لے جانا۔

پہلی بی بی الینور سے جو ۱۲۹۰ع مین مرگئی تھی اوسے چار بیٹے تھے جنمین سب سے بڑا اڈورڈ تھا جو بہ لقب اڈورڈ دوم انگلستان کا پادشاہ ہوا اور دوسری زوجہ مارگرٹ شاہزادی فرانس سے اوسے ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے اڈمنڈ اور ٹامس

شاہ اڈورڈ مین بہت سی اچھی صفتین تھین۔ وہ بڑا بہادر سپاہی تھا اور امور ملکی کے انتظام و انصرام مین بہت ذہین و ہوشیار و خوش تقدیر تھا لکن ظلم کرنا اور انتقام لینا اور زیادہ طمع کرنا یہ صفتین تو پادشاہان پلاین ٹیجنٹ کی گویا جزو لاینفک تھین۔ پادشاہ موصوف بلند بالا اور عالی شان تھا۔

اس پادشاہ کے عہد مین دو تغیر عظیم آئین سلطنت مین ہوے اوّل یہ کہ پادشاہ کو اسکا اختیار نرہا کہ بدون اجازت پارلیمنٹ کسی پر ٹیکس مقرر کرے یا کسی سے روپیہ کی مدد طلب کرے دوم یہ کہ جب ارباب محکمہ عوام پادشاہ کو روپیہ دیتے تھے تو اوسکے ساتھہ اپنی شکایتون

کی رفع ہونے کے واسطے عرضیان دیتے تھے اِسلئے رفتہ رفتہ اونھین نئے قوانین تجویز کرنے کا اختیار ہو گیا —

جب یہود جام تلخ کام ظلم وجفا تا درد پی چکی تو ۱۲۹۰ء مین مملکت انگلستان سے نکالدیے گئے اور اکثر سُناروں نے ملک لمبرڈی سے آکر لنڈن مین محلہ لمبرڈ اسٹریٹ مین بود و باش اختیار کی اور وہان یہودیون کے بدلے مہاجن اور کوٹھی والے ہو گئے اسی سبب سے اوس محلہ کا نام لمبرڈ اسٹریٹ ہو گیا اور جبسے وہان مہاجن اکثر آیا کرتی ہین — اِسی زمانہ مین پنچکیان اور عینکین اور شرقی ملکون کا کاغذ اور شہر وِنس کے آئینے انگلستان مین مروج ہوے لکن کوئلون کے استعمال کی ممانعت ہو گئی اسواسطے کہ اونکے دھوین سے لوگون کو تکلیف ہوتی تھی — اسکاٹ لنڈ کے تمغہای سلطانی اور وہ کرسی جسپر وہان کے بادشاہون کو تاج پھنایا جاتا تھا شاہ اڈورڈ انگلستان مین لے آیا اور اوس ملک کے تمام کاغذات جلوا دیئے کہ اونکے دیکھنے سے وہان کے لوگون کو لڑائی کا حوصلہ نہ باقی رہے — شاہ اڈورڈ اوّل نے ۱۲۸۵ء مین خانقاہ ویسٹ منسٹر کی عمارت کی تکمیل کی اور وہان وہ کرسی جسپر بادشاہ تاج پہنتے تھے اور وہ پتھر جسپر بنابر بعض روایات کے حضرت یعقوبؑ بیت ایل مین اپنا سر رکھکر سو رہے تھے رکھوا دیا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

	سنہ وفات
الگزنڈر سوم	سنہ ۱۲۸۶ء
ملکہ مارگرٹ	سنہ ۱۲۹۰ء
بیلیال	سنہ ۱۲۹۶ء
طوائف الملوکی	سنہ ۱۳۰۶ء
رابرٹ اول	

فرانس

فلپ سوم	سنہ ۱۲۸۵ء
فلپ چہارم	

اسپانیہ

الفونزو دہم	سنہ ۱۲۸۴ء
سینچو چہارم	سنہ ۱۲۹۴ء
فرڈیننڈ چہارم	

شاہنشاہان جرمنی

	سنہ وفات
رُوڈلف	سنہ ۱۲۹۲ء
آڈلفس	سنہ [illegible]

البرٹ ....

پوپ

گرگری دہم .... سنہ ۱۲۷۶ع
انوسینٹ پنجم .... سنہ ۱۲۷۶ع
اڈریَن پنجم .... سنہ ۱۲۷۶ع
جان بست و یکم .... سنہ ۱۲۷۷ع
نکولاس سوم .... سنہ ۱۲۸۰ع
مارٹن چہارم .... سنہ ۱۲۸۵ع
اونوریس چہارم .... سنہ ۱۲۸۷ع
نکولاس چہارم .... سنہ ۱۲۹۲ع
سلِسٹن پنجم .... سنہ ۱۲۹۴ع
بونیفس ہشتم .... سنہ ۱۳۰۳ع
بنیڈکٹ یازدہم .... سنہ ۱۳۰۴ع
کلِمنٹ پنجم ....

باب ششم

عہد شاہ اڈورڈ دوم۔ مولد کیرنارون۔
سنہ ولادت سنہ ۱۲۸۴ء ۔ سنہ جلوس سنہ ۱۳۰۷ء ۔ سنہ وفات سنہ ۱۳۲۷ء

شاہ اڈورڈ اول کی ہڈیان قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کی گئین۔ شاہ اسکاٹ لنڈ سے لڑائی موقوف رہی یہ امور تو پادشاہ متوفّی کی وصیت کے موافق ہوے۔ شاہ اڈورڈ دوم نے اپنے لڑکپن کے دوست پیرس گیوسٹن کو کہ فاسق و فاجر تھا اور ملک بدر کردیا گیا تھا پھر بلالیا اور تولیت و نظامِ مہامِ سلطنت اوسے سپرد کر کے خود شاہزادی ازابلا دختر حسینہ و جمیلہ فلپ شاہ فرانس سے شادی کرنے کو شہر بولون کو روانہ ہوا۔ گیوسٹن کی حشمت و شوکت پر ارکین دولت خار کھاتے تھے اب اوسنے بیہودہ لقب اونکے رکھے استے وہ غضبناک ہوے۔ پادشاہِ سادہ لوح نے دو مرتبہ وزیر شریر کو ملک بدر کیا لیکن دونون مرتبہ اوسے پھر بلاکر خلعت وزارت عنایت کیا آخرالامر امرا نے ایکہ کر کے بسرداری نواب لنکسٹر اوسی قلعہ اسکاربرا مین گرفتار کرلیا اور ضلع وارک مین کوہ بلیک لو پر اوسکا سر کٹوا ڈالا۔ قبل قتل ہونے وزیر موصوف کے ارباب پارلیمنٹ

تقرر گیوسٹن بوزارالمہام سلطنت ۱۳۰۷ء

دست بر قبضۂ شمشیر جمع ہوے اور اکیس ۲۱ امیرون کی کونسل مقرر کی کہ پادشاہ کے گھر کا انتظام کرین اور سلطنت کی اصلاح و انصرام کرین ۔ ان امرا کا نام منتظمین مملکت ہوگیا ۔

جنگ بینک برن و شکست شاہ انگلستان ۲۴ جون ۱۳۱۴ء

اس اثنا مین بروس شاہ اسکاٹ لنڈ نے شہر لنلتہ کو اور روکسبرا اور اڈنبرا اور پرتہ لیلیے تھے اور شہر اسٹرلنگ کا محاصرہ کر لیا تھا اوسکے بچانیکو شاہ اڈورڈ شمال کی جانب روانہ ہوا ۔ بروس نے تیس ہزار چیدہ سپاہیون سے فوج انگلستان کا مقابلہ میدان بینک برن مین کیا اور دشمن کو شکست دی ۔ پانچ برس بعد اس لڑائی کے شاہ اڈورڈ دوم نے برک کا محاصرہ کیا کہ یہ شہر اسکاٹ لنڈ کی کنجی کہلاتا تھا لیکن اوسنے پھر شکست کھائی اور مصالحہ کر لیا ۔ قریب اسی زمانہ کے اڈورڈ بروس برادر پادشاہ اسکاٹ لنڈ ایرلنڈ مین آیا اور شہر کنو کفر گس مین تاج شاہی پہنا اور دو برس تک صوبۂ السٹر پر قابض رہا آخر جنگ فاگن مین مارا گیا اور اوسکے مارے جانے سے شاہ انگلنڈ کی سلطنت ایرلنڈ مین پھر قائم ہوگئی

تسلط اڈورڈ بروس بر ایرلنڈ ۱۳۱۵ء

سنہ ۱۳۱۵ء اور سنہ ۱۳۱۶ء مین اہل انگلستان مصائب و آلام قحط مین مبتلا رہے ۔ اورون کا تو کیا ذکر پادشاہ کے دستر خوان پر بھی کچھ

تھوڑی سی روٹی ہوتی تھی۔ غربا درختون کی جڑ اور گھوڑے اور کتے کا گوشت کھاتے تھے اور شراب بننا موقوف ہو گیا تھا کہ اناج ضائع نہو۔ جب قحط گیا تو وبا آئی۔ اُمرا نے اپنے نوکر چاکر برطرف کر دیے یہ بیچارے سوا چوری اور ڈاکہ زنی کے اور کیا کرتے الغرض غارتگری اور تاراجی اور خون ریزی تمام ملک مین بشدت ہوئی۔

اب اور دو شخص یعنے اسپنسر اور اوسکا بیٹا شاہ اڈورڈ کے مصاحب خاص بنے اور چونکہ اِن دونون نے بھی ویسی حرکتین کین جیسے گیوسٹن نے کی تھین لہذا انکا حال بھی ویسا ہی ہوا ان مصاحبین تازہ کے قصہ مین طول دینا بیکار ہے خلاصہ یہ کہ اِن دونون نے پھانسی پائی باپ نے برسٹل مین بیٹے نے ہیرفرڈ مین

بادشاہ نے نواب لنکسٹر کو مقام پونٹیفراکٹ مین مروا ڈالا اسّے معلوم ہوا کہ گیوسٹن کا مارا جانا ابتک اوسکے دل مین کھٹکتا تھا لیکن نواب موصوف کے شرکا موجود تھے اور کچھ ایسے سانحے ہوے کہ اونکی قوت اور زیادہ ہو گئی۔ اڈورڈ اور اوسکی بی بی مین علانیہ لڑائی ہوئی اور ملکہ فرانسیس مین بھاگ گئی اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا بھی وہین چلا گیا اونکے بعد نواب مورٹیمر بھی کہ نواب لنکسٹر کے متوسلین مین سے تھا اوسنے

معزولی اڈورڈ دوم (۱)
۲۰ جنوری ۱۳۲۷ء

جاملا غرض تھوڑے ہی عرصہ مین ملکہ موصوفہ فوج فرانسیسی کو ہمراہ لیکر ضلع سفک مین پونہچی — پادشاہ ویلس مین بھاگ گیا اور ملکہ کی اطاعت قبول کرلی پس پارلیمنٹ نے اوسے سلطنت سے معزول کردیا اور اوسکے بیٹے کو پادشاہ کردیا — پادشاہ معزول کو قلعہ بقلعہ پھرایا تا اینکہ مجلس برکلی مین وہ بظلم و ستم مارا گیا — اوسکے قتل کا حال فقط اتنا معلوم ہے کہ اوس شب تیرہ و تار مین مجلس سے کئی بار چیخنے کی آواز آئی دوسرے دن صبح کو جو برسٹل کے لوگ اوٹھے تو پادشاہ کو مردہ پایا اور اوسکی لاش کو خفیہ گلوسٹر مین دفن کردیا —
شاہ اڈورڈ دوم کے کئی اولاد تھی — اڈورڈ سوم اوس کا جانشین ہوا جان چسٹپن مین مرگیا شاہزادی جین نے ڈیوڈ دوم شاہ اسکاٹلنڈ سے شادی کرلی اب شاہزادی الینور باقی رہی —

اڈورڈ دوم متلون المزاج اور کاہل الوجود تھا — دن بھر سیر و شکار مین مصروف رہتا تھا رات بھر ناچ رنگ مین مشغول رہتا تھا اور انتظام سلطنت مصاحبین مخصوصین پر چھوڑ دیا تھا — اوسکی صورت اپنے پدر جنگ جو کی مشابہ تھی

اسی پادشاہ کے عہد مین انگلستان مین ظروف گلی کا استعمال

شروع ہوا اور سود دہ للعہ سیکڑا ہو گیا اور ہنڈی کا رواج ہوا اور اہل انگلستان اور اہل ونس مین درباب تجارت عہد و پیمان ہوا — علاوہ برین ایک سانحہ یہ ہوا کہ فرقہ ٹیمپلرس مغلوب و مخذول ہوا اور مدرسۂ عالیہ ڈبلن قائم کیا گیا اور سنہ ۱۳۰۸ء مین ٹیل نے ملک سُوٹن لنڈ کو خودسر و خود مختار کر لیا —

سلاطین معاصرین	سنہ وفات
اسکاٹ لنڈ	
رابرٹ اول	
فرانس	
فلپ چہارم	سنہ ۱۳۱۴ء
لُوی دہم	سنہ ۱۳۱۶ء
فلپ پنجم	سنہ ۱۳۲۲ء
چارلس چہارم	
اسپانیہ	
فرڈرک چہارم	سنہ ۱۳۱۲ء
الفونزو یازدہم	

شہنشاہان جرمنی

البرٹ .... سنہ ۱۳۰۸ع
ہنری ہفتم .... سنہ ۱۳۱۲ع
لوی چہارم ....

پوپ

کلمنٹ پنجم .... سنہ ۱۳۱۴ع
جان بست و دوم ....

باب ہفتم

عہد شاہ اڈورڈ سوم۔ مولد ونڈسر سنہ ولادت سنہ ۱۳۱۲ع۔ سنہ جلوس سنہ ۱۳۲۷ع۔ سنہ وفات سنہ ۱۳۷۷ع

اڈورڈ سوم کمسنی مین پادشاہ ہوا۔ وہ اور اوسکے وزرا ملکہ ازابلا اور نواب مورٹیمر کے بس مین تھے اور انھین اختیار کلی تھا

اسکاٹ لنڈ کی فوج نے انگلنڈ کے اضلاع شمالی پر حملہ کیا اور چونکہ اوس فوج مین سب سوار تھے اور ہر سوار کی خرجین مین

کہ اونکا تعاقب دشوار تھا۔ شاہ اڈورڈ نے حکم دیا کہ جو شخص یہ بتلا دے کہ دشمن کی فوج کس راہ سے آتی ہے اوسے درجہ سرداری اور ہزار روپیہ سالانہ مادام الحیوۃ دونگا۔ ٹامس روکبی نے یہ انعام لیا اور پادشاہ کی فوج کو دریاے وِیَر پر لیگیا جسکے دوسرے کنارے پر لشکر مخالف مقیم تھا۔ مگر لڑائی نہوئی اور پانچوین دن شب کو جبکہ دونون لشکرون مین سناٹا تھا اسکاٹ لنڈ کی فوج اپنے ملک کو راہی ہوئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا اور اڈورڈ نے مورٹیمر کی صلاح سے یہ امر قبول کرلیا کہ اسکاٹ لنڈ کی سلطنت انگلنڈ سے علیحدہ اور خودسر رہے۔ اس مصالحہ کی تقویت اور استحکام اس سبب سے ہوا کہ شاہ اڈورڈ نے اپنی بہن جاین کی شادی ڈیوڈ شاہزادہ اسکاٹ لنڈ سے کردی۔

اس مصالحہ سے ملکہ ازابلا اور نواب مورٹیمر کی بڑی بدنامی ہوئی اور اودھر اونھون نے پادشاہ کے چچا نواب کینٹ کو مروا ڈالا ادھر شاہ اڈورڈ خود جوان ہوا اور اب اوسکا سن اٹھارہ برس کا ہوا غرض ان وجوہ سے ملکہ اور اونکے مشیر خاص کی قوت اور حکومت بالکل تشریف لیگئی نواب مورٹیمر کو قلعہ نوٹنگھم مین گرفتار کرکے ایک درخت پر پھانسی دیدیا ملکہ ازابلا

محلسرا سے دایونگ مین ستائیس برس اسیریان گزرا کی پیدا ہیں۔ ایک دفعہ پادشاہ بہ تکلف اوسے دیکھنے کو جاتا تھا —

اس اثنا مین رابرٹ بروس شاہ اسکاٹ لنڈ مرگیا اور اوسکا بیٹا ڈیوڈ صغیر السن تھا — اڈورڈ بیلیال نے جسکا کہ بہت باپ شاہ انگلنڈ کی طرف سے اسکاٹ لنڈ کا حاکم رہا تھا بڑی گرمی سے کوشش کی کہ اوس ملک کو لیلے اور شہر برابک کا محاصرہ کرلیا — چونکہ وہان کا قلعہ بہت ضروری اور کثیر المنفعت تھا لہذا خود متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ اوسکی حفاظت و حمایت کے واسطے گیا اور کوہ ہالیڈون پر شاہ انگلنڈ سے مقابلہ ہوا کہ وہ بیلیال کا طرفدار تھا الغرض اہل اسکاٹ لنڈ نے بڑی شکست فاش کھائی اور اوس ملک کی سلطنت بیلیال کے ہاتھہ آئی اور اضلاع جنوبی دریاے فورتھ چند مدت تک شاہ اڈورڈ کے تحت حکومت رہے

شاہ اڈورڈ نے بڑی جدّ و کدّ کی کہ فرانسیس اور انگلنڈ ان دونون ملکون کی سلطنت میری ذات خاص مین جمع ہوجانے — فلپ چہارم شاہ فرانس کے تینون بیٹے لاوارث مرے تھے لہذا اڈورڈ شاہ انگلنڈ اور فلپ نواب ویلوی

مدّعی سلطنت ہوئے اور ان دونون کا دعوی اسپر مبنی تھا کہ
اڈورڈ فلپ چہارم کا نواسا تھا اور فلپ ڈیس ویلوی اوسکا
بھتیجا تھا لیکن چونکہ فرانسیس کے قانون کے بموجب عورت سلطنت سے
محروم ہے لہذا اڈورڈ بسبب قرابت مادری کے محجوب الارث
رہا اور فلپ پادشاہ ہوگیا۔ پادشاہ انگلنڈ نے ساری ملک کا اون
اور ٹمین ضبط کرلیا اور اپنے جواہرات گرو رکھے اور اپنی سپر پر
بادشاہ فرانس کا معرکہ بنوایا اور فرانسیس کو روانہ ہوا باین نیت کہ اب
اپنا حق میدان جنگ مین بزور شمشیر ثابت کرونگا۔ دو لڑائیون
مین تو کسی طرف کی فتح نہوئی آخر فوج انگریزی نے ساحل بلجیم پر
جنگ بحری فتح کی لیکن شہر ٹورنی کے قریب سپاہ فرانسیسی نے اوسکو
مار کر نکالدیا پھر برس سوا برس تک لڑائی موقوف رہی برس دن کے
بعد پھر لڑائی شروع ہوئی مگر کسی کی فتح و شکست نہوئی آخر ساتوین
برس فوج انگریزی شہر کین مین داخل ہوئی اور شاہ اڈورڈ
اور فوج لیکر شہر کیلی کے سمت روانہ ہوا اور سپاہ فرانسیسی کے
روبرو دریاے سین اور سوم سے عبور کر گیا اور کرسی مین
فتح پائی جسنے کیلی کا راستہ کھلگیا۔ لڑائی کی صبح کو خونریزی اور
ہلاکت کے آثار ہولناک عیان ہوے کہ قیامت کا طوفان آیا اور بجلی
چمکی اور بادل گرجا۔ سہ پہر کو پانچ بجے کے بعد فوج فرانسیسی کے سوار
بسرداری امیر النکن اور ایک گروہ جینوا کے تیر اندازون کا انگریزی

فوجکشی اڈورڈ سوم بر فرانس سنہ ۱۳۳۹ع

فتح بحری شاہ انگلنڈ سنہ ۱۳۴۰ع

جنگ کرسی ۲۶ اگست سنہ ۱۳۴۶ع

لشکر پر حملہ کر نیکو بڑہا۔ فوج انگریزی نے تیرون کا مینہ برسادیا اور لشکر فرانسیسی نے جھرمٹ کھایا مگر اوسپر تیرون کا مینہ پڑا کیا اور گھوڑے پر گھوڑا اور آدمی پر آدمی زمین پر لوٹنے لگا آخر سوار پریشان ہو کر بھاگے۔ اب پیدلون مین لڑائی شروع ہوئی اور پیچھے کی صفین آگی بڑہین اور انگلستان اور فرانسیس کی فوجین گتھم گتھین۔ شاہ اڈورڈ ایک پون چکّے پر کھڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکھہ رہا تھا اور اپنی فتح کا اوسے ایسا یقین کلی ہو گیا کہ جب ولیعہد پر فوج مخالف کا زیادہ دباؤ پڑا تو اوس نے مدد مانگی بادشاہ نے مدد نہ دی اور کہا کہ اس لڑکے کو آپ ہی لڑنے دو آج کا معرکہ اسی کے ہاتھہ رہے۔ شاہ فرانس نے ہزار چاہا کہ انگریزی کماندارون کی صفین چیر کر اپنی فوج مفرور سے جا ملے مگر کچھہ نہو سکا اور بڑے بڑے بہادر سردار اوسکی فوج کے مر مر کر گرنے لگے اور اوسکا گھوڑا بھی مارا گیا اب اوسکو سوا بھاگ جانیکے اور کیا چارہ تھا۔ دوسرے دن اسی بھی شدید و غلیظ لڑائی ہوئی چنانچہ منقول ہے کہ گیارہ شاہزادے اور بارہ سو سردار اور تیس ہزار سپاہی اس روز کام آئے۔ جان شاہ بھیمیا بھی اس لڑائی مین مارا گیا۔ یہ بادشاہ اندہا تھا اور اسے چار سردار لڑائی مین لیگئے تھے اس طرح سے کہ اپنے گھوڑون کی لگامین اوسکی گھوڑی کی لگام مین باندہ دی تھین اور اس بادشاہ کا خود جس مین چار پر شتر مرغ کے لگے ہین اور اسکا تمغہ جسمین یہ کندہ ہے۔ مین خدمت کرتا ہون۔ یہ دونون چیزین ابتک ولیعہد بادشاہ انگلستان پہنتا ہی۔ لکھا ہی کہ پہلے توپ کا

استعمال اسی جنگ کِرسی مین ہوا

جس سال یہ لڑائی ہوئی اوسی سال دو مہینے کے بعد ایک اور لڑائی ہوئی جسے نولس کروس کہتے ہین۔ اس لڑائی کی اصل یہ ہے کہ جب ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ نے اپنا ملک پھر پایا۔ توشاہ فرانس کا طرفدار بنکے انگلنڈ پر حملہ کیا فلپا شاہزادے ھینالٹ نے اوسے شکست دی اور گرفتار کرلیا۔ فی الحقیقت یہ شاہزادی بھی ایسی جوانمرد اور شجاع تھی جیسے اوسکا شوہر تھا

جنگ نولس کروس ۱۷ اکتوبر ۱۳۴۶ع

اب فاتح جنگ کرسی نے شہر کیلی کا محاصرہ کرلیا لیکن نہ اوسنے دُھس بنوائے نہ محصورین شہر پر گولین چلائین بلکہ بارہ مہینے تک اونپر آب و دانہ بند رکھا آخر جب وہ فاقہ کشی سے ہلاک ہونے لگے تو بمجبوری شہر کے دروازے کھولدیے۔ اس شہر مین پادشاہ انگلستان نے اپنی رعایا کو بسایا چنانچہ دو سے برس سے زیادہ تک یہ شہر بہت آباد رہا اور انگلستان سے اسباب تجارت یہان آکے فروخت ہوتا تھا۔

اب ملک الموت نے ایسی پھونک ماری کہ سب لڑنیوالونکا دم بند ہوگیا۔ ایک مرض خوفناک جسے کالی بلا کہتے ہین ممالک ایشیا اور بلاد جنوبی یورپ کو صاف کرتا ہوا فرانیس اور انگلستان پر نازل ہوا۔ لنڈن کے قبرستان بھر گئے اور سارے

ملک مین مردہ جانور سڑا کیئے اور اونکی عفونت سی ہوا کی سمیت اور زیادہ
ہوئی محنت اور تجارت بند ہوگئی صدہا غربا۔ ایک ایک دن مین ہلاک
ہوے امرا اپنے قلعون کے دروازے بند کرکے بیٹھ رہے غرض شہر
مین مصیبت و بربادی نظر آتی تھی ۔ وبار کے بعد بہت سی خرابیان
ہوئیمین ۔ تمام اہل حرفہ اور کاریگر ہلاک ہو چکے تھے کہ غربا کی جان پر
وبار ہمیشہ بھاری ہوتی ہے اور جو بیماری سے بچے اونھون نے ملک
چھوڑ دیا۔ اناج کی کھریان کے کھریان گھن سے غارت ہوگئے کیونکہ
اتنا روپیہ کسکے پاس تھا کہ وہ اتنی مزدوری دے کر اناج کٹوا تا کھانی
کی لاگت چوگنی ہوگئی ۔ عوام الناس کے زعم مین نزول بلا کا یہ سبب
تھا کہ اوس زمانے کے مرد داڑیون کو بل دے دیکر چڑہاتے تھے اور عورتین
مردون کا لباس پہنتی تھین لہذا سرکار نے قانون جاری کیا کہ لباس
مین اسراف نہونے پائے ۔ ایک گروہ شدید التعصب لوگون کا
ھنگری سے آیا انکا نام کوڑی باز مشہور ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے
اوپر کوڑی مارتے ہوے سارے ملک مین گھومتے پھرتے تھے کہ یہ بلاء عظیم
دفع ہو جائے ۔ اسمین کچھ شک نہین کہ اوس زمانے مین جو انگلستان
مین امراض وبائیہ ایسے شدید و مہلک مزمن ہوتے تھے تو اسکا سبب یہ
تھا کہ مکانات اور سڑکین صاف نرہتی تھین اور لوگ کثیف رہتے تھے۔
چونکہ اب اس ملک مین مکان ہوادار ہوتے ہین اور نالے موریان صاف
رہتی ہین اور غذا اصلح و لطیف ہوتی ہے اور پانی بہت صرف ہوتا ہے

لہذا اب ایسی وبا شدید انگلستان مین نہین آتی جیسے مشرق کی بعض تنگ اور کثیف شہرون مین ہوتی ہے اور اس احتیاط وصفائی کے سبب سے اون امراض وبائیہ مین بھی خفت ہوگئی ہے جو بہ مشیت ایزدی ابتک اس قوم (انگریز) پر مسلط ہوتی ہین ـــ

اس اثنا مین **فلپ** شاہ فرانس مرگیا تھا اور اوسکا بیٹا جان پادشاہ ہوا تھا۔ ۱۳۵۵ء مین انگلستان اور فرانسیس مین پھر لڑائی شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا اہتمام خاصۃً ولیعہد کے سپرد ہوا جسکا لقب بسبب اوسکی سیاہ زرہ کے شاہزادۂ سیاہ پوش ہوگیا۔ پہلی لڑائی مین فوج انگریزی اون صوبون کے تاخت وتاراج کرنے مین مشغول رہی جو بورڈو کے گرد ونواح مین واقع ہین ـــ دوسری لڑائی **پوکٹیرس** مین ہوئی ولیعہد پادشاہ انگلستان فرانسیس کے بیچو بیچ مین پہنچ گیا تھا جب واپسی مراجعت کی تو اپنی فوج کی ستگنی فوج اپنی اور **بورڈو** کے درمیان حائل پائی پس سوا جنگ دلیرانہ کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ شاہزادہ کی خوش قسمتی سے لڑائی ایسے مقام پر ہوئی کہ بسبب کثرت درختہای انگور کے فرانسیسی فوج کے سوار آگے نہ بڑھ سکے اور جنگ کرسی کی طرح اس لڑائی مین بھی انگریزی تیراندازون نے معرکہ مارا۔ اِن تیراندازون نے جھاڑیون کی آڑ مین لشکر مخالف پر ایسے تیر مارے کہ زرہون کو توڑ کر نکل گئے اور پہلا اور دوسرا گروہ فرانسیس کی فوج کا پس پا ہوا آخر پادشاہ فرانس پیادہ پا تیسرے فرقہ سپاہ کو لڑانے لایا مگر شکست فاش کھائی اور خود پادشاہ اور

جنگ پوکٹیرس ۱۹ ستمبر ۱۳۵۶ء

اوسکا کم سن بیٹا گرفتار ہوگیا۔ ان دونون اسیرون کو شاہ اڈورڈ بفتح وفیروزی انگلستان مین لے گیا

مصالحۂ بریٹنی ورہائی جان شاہ
ز ۱۳۶۰ء

پس اب انگلستان مین دو پادشاہ مقید تھے ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ جسنے گیارہ برس کی قید کے بعد سنہ ۱۳۵۷ء مین فدیہ دیکر اپنی بندی خلاص کی اور جان شاہ فرانس جو مصالحۂ بریٹنی مین رہا کردیا گیا۔ اس مصالحہ کو اہل تاریخ مصالحۂ عظیمہ کہتے ہین اور اسکی بموجب شاہ اڈورڈ دعوی سلطنت فرانس سے بالکل دست بردار ہوگیا اور بعوض ممالک مقبوضۂ آبائی کے پوئیٹو گین اور شہر کیلی اوسکے قبضہ مین رہگئی۔ شاہ جان کا فدیہ تیس لاکھ اشرفی قرار پایا تھا جب وہ یہ مبلغ خطیر نہ ادا کرسکا تو پھر مقید ہوا اور مقام سیوؤی مین انتقال کیا۔ سیوؤی ایک محلسرا مقام اسٹرانڈ مین تھی اور یہ مقام مضافات شہر لنڈن مین بہت آراستہ و پیراستہ تھا۔

شاہزادہ سیاہ پوش صوبۂ گین مین حکمران رہا اور اسپانیہ کے پادشاہ پیڈرو ظالم کی کمک کے واسطے فوج کشی کی۔ یہ مہم باعث قرضداری اور مخل صحت شاہزادۂ موصوف ہوا پس مجبوری وہ انگلستان مین پھر آیا اور وہان گھل گھل کر مرگیا۔ اس شاہزادہ سنے اپنی چچازاد بہن جون سے شادی کی تھی اور اسی اوسے ایک بیٹا رچارڈ تھا۔ جبسے شاہزادۂ موصوف فرانسیس سے چلا آیا تھا جبسے وہان حکومت

انگریزی مین ضعف آگیا تھا اور جو صوبے کہ جنگ کی ہی اور پوکیٹیرس
مین ہاتھہ آئے تھے وہ اڈورڈ کی حکومت ضعیف سے یکے بعد دیگری
نکل گئے یہانتک کہ ممالک عظیمہ فرانسیسی مین سے اب فقط کیلی بورڈو
اور بیون اوسکے پاس رہگئی - بڑھاپے مین اڈورڈ نے بڑے
رنج سہے - ایک رنج تو اوسے یہ تھا کہ پارلیمنٹ اوسکے کہنے مین نرہی
تھی اور بیجا شکایتین کرتی تھی دوسرا صدمہ یہ ہوا کہ بیٹا مرگیا اسپر طرہ
یہ ہوا کہ وہ ایک حسین و ذہین و بدوضع عورت آلِس پِرَرس نامی پر
عاشق ہوا اور اوسنے پادشاہ کو ایسا محکوم و مطیع اپنا بنالیا کہ وہ غرور و نخوت شاہی سب تشریف
لے گیا غرض اب فقط درخت ہی درخت رہگیا پھول اور پتے سب جھڑ گئے آخر
صرصر مرگ نے شجر حیات کو فنا کر دیا اور پادشاہ نے برس روز بعد شاہزادے
کے مقام شین مین قریب رچمنڈ کے انتقال کیا اور ویسٹ
منسٹر مین دفن ہوا - اس پادشاہ کی اولاد بہت تھی مگر فقط چار لڑکے
زندہ رہے - شاہزادہ سیاہ پوش لیونل نواب کلیرنس جان
نواب لنکسٹر جو گھنٹ مین پیدا ہوا تھا اور اڈمنڈ نواب
یورک یہ شاہ اڈورڈ کے بڑے نامی و گرامی بیٹے تھے -

شاہ اڈورڈ کا چال چلن اچھا تھا - وہ بہادر اور عقلمند اور
رحم دل تھا اور اگرچہ سلطنت فرانس کی طمع مین اوسنے جادۂ اعتدال سے
قدم بڑھایا مگر یہ خطا اوسکی عفو پذیر ہے - اوسکی سلطنت سے ایک فائدہ یہ ہوا

کرسکسن اور نورمن اور بریٹن ان تینون قوموں مین جو عداوت قومی مدت مدید سے تفرقہ انداز تھی وہ جاتی رہی اور اونکی موالفت ومخالطت سے قوم انگریز پیدا ہوئی۔ سرداران نورمن وکمانداران سکسن وتیراندازان ویلس جنگ کرسی وپوکٹیرس مین پہلو بہ پہلو لڑے تھے اور یہ سب ایک ہی بلا مین مبتلا تھے اور سب اپنی ناموری چاہتے تھے لہذا سب متفق اور یکدل ہوگئے اور اب یہ ہوا کہ نورمن فرنچ زبان جو کچہریون اور مدرسون اور پارلیمنٹ مین مستعمل تھی متروک ہونے لگی اور سیدھی سادھی مردانہ انگریزی زبان جاری ہوئی۔

اسی پادشاہ کے عہد مین محکمہ امرا اور محکمہ عوام پارلیمنٹ مین فرق بین ہوگیا اور دونون محکمون کے ممبر علیحدہ علیحدہ کمرون مین اجلاس کرنے لگے محکمہ عوام کا اجلاس سینٹ اسٹیون کرگرجے مین ہونے لگا اور اس محکمہ کا صدر نشین ایک اسپیکر (متکلم) مقرر ہوا اور اسے روپیہ دینے کا اختیار حاصل ہوا اور روپیہ کے عوض مین ارباب محکمہ مذکورہ نے بہت سے مفید قانون پادشاہ سے منظور کروالیے ابتک یہ دستور تھا کہ جب پادشاہ سفر کرتا تھا تو غلہ اور مواشی اور چارہ گھاس اور گھوڑے اور گاڑیان اور اور ضروریات سفر اوسکے اور اوسکے ہمراہیون کے واسطے ضبط کرلیے جاتے تھے اب یہ ظلم موقوف ہوگیا۔ اڈورڈ سوم نے یہ آئین ظلم آگین یہانتک بڑھایا تھا کہ بیچاری غریبون کو پکڑ پکڑ کے

سپاہی اور ملاح بناڈالتا تھا اور سوداگری کے جہازون کو بیگار پکڑ کر لڑائی پر لیجاتا تھا۔

اس بادشاہ کے عہد مین پوپ نے جو پادریون پر ٹیکس مقرر کیا تھا وہ موقوف ہوگیا اس ٹیکس کا نام پہلا پھل ہے کیونکہ جن پادریون کو نئے عہدے ملتے تھے اونکی پہلے سال کی تنخواہ پوپ لے لیتا تھا۔ اسی زمانہ مین وہ درجۂ امارت مقرر ہوا جسے آرڈر اف دی گارٹر کہتے ہین اور ڈیوک کا خطاب جاری ہوا اور شہزادہ سیاہ پوش کو ڈیوک اف کورنوال کا خطاب عنایت ہوا اور اسی عہد مین کولون کے ایک راہب سوارٹز نے بارود ایجاد کی اور توپ و بندوق وغیرہ کا استعمال شروع ہوا اس سبب سے فن جنگ مین تغیر عظیم واقع ہوا۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
رابرٹ اوّل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	سنہ ۱۳۲۹ع
ڈیوڈ دوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	سنہ ۱۳۷۰ع
رابرٹ دوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	

فرانس

چارلس چہارم	سنہ ۱۳۲۸ع

فلپ ششم .... سنہ ۱۳۵۰ع
جان .... سنہ ۱۳۶۴ع
چارلس پنجم ....

اسپانیہ

الفونزو یازدہم .... سنہ ۱۳۵۰ع
پیڈرو .... سنہ ۱۳۶۹ع
ھانری دوم ....

شہنشاہان جرمنی

سنہ وفات

لوی چہارم .... سنہ ۱۳۴۷ع
چارلس چہارم ....

پوپ

جان بست دوم .... سنہ ۱۳۳۴ع
بنیڈکٹ دوازدہم .... سنہ ۱۳۴۲ع
کلمنٹ ششم .... سنہ ۱۳۵۲ع
انوسینٹ ششم .... سنہ ۱۳۶۲ع
اربن پنجم .... سنہ ۱۳۷۰ع
گرگری پنجم ....

باب ۸ ہشتم

عہد شاہ رچارڈ دوم - مولد بورڈو - سنہ ولادت ۱۳۶۷ء سنہ جلوس ۱۳۷۷ء - سنہ معزولی ۱۳۹۹ء

رچارڈ شاہزادۂ سیاہ پوش کا بیٹا گیارہ برس کے سن مین پادشاہ ہوا - اوسکی تخت نشینی کی بڑی خوشیان لنڈن مین ہوئین جھنڈے کھڑے ہوے اور محرابین بنین اور چیپ سایڈ کے سوداگرون نے بازار مین حوض بنایا کہ اوس مین سے شراب کا فوارہ چھوٹتا تھا - جبتک پادشاہ نابالغ رہا انتظام سلطنت بارہ شخصون کے سپرد رہا لیکن پادشاہ کے چچا کونسل سے خارج رہے -

اس پادشاہ کے عہد مین پہلا یادگار واقعہ یہ ہوا کہ بلوئی ہوا اس باعث سے کہ ہر شخص پر جسکا سن پندرہ برس سے زیادہ تھا ایک شلنگ ٹیکس مقرر کیا گیا - یہ فساد ضلع اِسکس اور کینٹ سے شروع ہوا اور شمال مین ونچسٹر تک جنوب مین اسکیبرا تک پھیل گیا - بانی فساد واٹ ٹایلر اور جیک اسٹرا پادری تھا - اس فساد مین قوم سکسن اور نورمن کی عداوت قدیم ظاہر ہو گئی اور اگرچہ سکسن لوگ صاف صاف بآواز بلند یہ کلمہ

نہ کھتے تھے کہ مار لو نورمنس کو جیساکہ سابق مین اونکا معمول تھا مگر اون مین عداوت باطنی تھی جو بصورت فساد درمیان امرا و غربا کی ظاہر ہوئی۔ سکسن دھقانون کی زبان پر یہ شعر جاری رہتا تھا۔ جب آدم مٹی کھودتے تھے اور حوّا چرخا کاتتی تھین تب کون شخص شریف تھا۔ آخرالامران دھقانون کے گروہ کے گروہ لنڈن مین گھس آئے اور مکانات کو جلا دیا اور بہت سے بیچارے بلجیم کے بزّازون کو قتل کر ڈالا۔ شاہ رچارڈ نے ان مفسدون سے مقام مایل اینڈ پر ملاقات کی اور یہ درخواستین اونکی منظور کین۔ اوّل بردہ فروشی موقوف ہوجاے۔ دوّم زمین پرلگان فی ایکڑ چار پنس رہے۔ سوّم سب لوگون کو اجازت دیجاے کہ میلون مین اور بازارون مین خرید و فروخت کرین۔ چہارم کل جرائم سابقہ معاف کردیے جائین۔ جونہین اس فرمان پر بادشاہ کے دستخط ہوے پھر بلوی ہوا اور کئی شخصون کو مارڈالا آخر دوسرے روز خود بادشاہ نے ٹایلر سربراہ کار مفسدین سے مقام اسمتھ فیلڈ مین گفتگو کی اور اوسکے ساتھ بیس ہزار آدمی آئے۔ اتفاقاً اِس بانی فساد کا ہاتھ کٹار پر پڑ گیا بس پیچھے سے ولورتھ کوتوال نے اوسکے گلے پر پیش قبض ماری اور جب وہ زمین پر گرا تو بادشاہ کے خواصی والون مین سے ایک نے اوسے مارڈالا۔ رچارڈ نے باغیون کے چین بجبین ہونیکا اور کمانون کے چلّے چڑھانے کا کچھ نہ خیال کیا اور گھوڑا دوڑا کر اونکے قریب آیا اور باواز بلند کہا کہ

کہ ٹائیلر تو ایک دغاباز آدمی تھا اب مین خود تمہارا سردار ہون۔ پادشاہ کی اس جرات نے باغیون پر بڑی تاثیر کی اور وہ سب متفرق ہوگئے اور بلوہ موقوف ہوگیا۔ لیکن پادشاہ نے وعدۂ عفو کی وفا نہ کی اور پندرہ سو آدمیون کو پھانسی دلوادی۔

پادشاہ فرانس اور شاہ اسکاٹ لینڈ نے باشتراک انگلنڈ پر حملہ کیا لیکن کچھ نہ ہوسکا۔ اس زیادتی کا بدلہ رچارڈ نے شاہ اسکاٹ لنڈ سے یہ لیا کہ اوسکے ملک مین گھس گیا اور ابرڈین تک پونہچ گیا اور شہر اڈنبرا اور ڈنفرملین اور پرتھ اور ڈنڈی کو جلاکر خاک کردیا۔ لیکن ۱۳۸۸ء مین قبیلۂ ڈگلاس اور قبیلۂ کرسی مین بمقام اوٹربرن پر لڑائی ہوئی اوسمین انگریزون نے شکست کھائی۔ اس لڑائی کا نام چوِی چیس مشہور ہے اور اسکا ذکر اکثر پرانے گیتون مین ہے

شاہ رچارڈ بسبب کمسنی اور ناتجربہ کاری کے وزیرون پر بہت اعتماد کرتا تھا اسپر اوسکے چچا خار کھاتے تھے اور امور سلطنت مین دخیل ہونا چاہتے تھے آخر ایک چچا اوسکا یعنی نواب گلوسٹر کونسل کا سردار مقرر ہوا۔ پارلیمنٹ کہ جیرت افزائی اور بیرحمی دونون صفتون سے متصف تھی پادشاہ کے دو مقرب مصاحبونکو

چیوی چیس ۱۳۸۸ء

۱۳۸۶ء

وفات ملکہ این و دوسری شادی ۱۳۹۶ء

مروا ڈالا اور باقی مقربان دربار شاہی کا مال و اسباب ضبط کر لیا —
شاہ رچارڈ موقع تاک رہا تھا آخر جب بائیس برس کا ہوا تو قید تولیت سے اپنے تئین رہا کیا اور چند سال بہ رحم و انصاف حکومت کی مگر اوسکے مزاج مین ایسا ثبات و استقلال نہ تھا کہ جن مفسدین و اشرارمین وہ گھرا ہوا تھا اوسے سر بر ہوتا

جب ۱۳۹۴ء مین این ملکہ بھیمیا مر گئی تو پادشاہ نے دوسری شادی ازابلا شاہزادی فرانسیس سے کی حالانکہ اوسکا سن کل آٹھ برس کا تھا - مگر اِس سے عظیم تر یہ ماجرا ہوا کہ فرقہ لولرڈس حادث ہوا — اس فرقہ جدید کا پیشوا جان وکلف تھا جس نے شاہ اڈورڈ سوم کے آخر عہد مین پیشوائے کلیسائے روم یعنی پوپ اور اوسکے اَتباع و اَشیاع کی ردّ و قدح شروع کی تھی — اس شخص نے صُحُفِ مقدّسہ سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا اور ایسی کتابین تصنیف کین جنسے مذہب پراٹسٹنٹ کا تخم انگلستان کی سین مین جم گیا — یہ مُصلحِ دینِ مسیحی جان نواب گھینٹ کے دامن عافیت و ظلّ عاطفت مین رہا اور بآرام و راحت اس دنیائے فانی سے رحلت کی — لولرڈس کے معنے گانیوالے ہین اور اِن لوگون کو لولرڈس اسواسطے کہنے لگے کہ خدا کی حمد و ثنا گاتے تھے

سال آخری مین اپنی حیات کے شاہ رچارڈ بالکل خود سر

اور مطلق العنان ہوگیا اسکے تین سبب ہوے اوّل یہ کہ نواب گلوسٹر
واللہ اعلم کسطرح سے محبس کیلی مین مارڈالا گیا دوم یہ کہ جتنے قانون
پارلیمنٹ عجیب نے جاری کیے تھے وہ سب پادشاہ نے منسوخ کردیے
سوم یہ کہ اون کا محصول مادام الحیوٰۃ اوسے بخشدیا گیا۔ نواب نورفک
اور نواب هیرفرڈ پسر جان نواب گھینٹ مین لڑائی ہوئی پادشاہ
نے دونو نوابون کو ملک بدر کردیا۔ نواب نورفک کو تو مدت العمر ملک
سے نکالدیا اور نواب هیرفرڈ کو دس برس تک خارج رہنے کا حکم د
نواب نورفک کو انگلستان مین پھر آنا نصیب ہوا مگر نواب هیرفرڈ پھر آ
اور اپنے باپ کی جاگیر کا مطالبہ کیا کہ پادشاہ نے وہ جاگیر ضبط کرلی تھی
نواب موصوف فقط بیس آدمیون کے ہمراہ مقام ریونسپر واقع ضلع
یورک مین وارد ہوا مگر جب وہ لنڈن مین پونہچا تو ساٹھہ ہزار آدم
اوسکی حمایت کو جمع ہوگئی تھی۔ رچارڈ بسبب باد مخالف کے تب
ہفتہ تک ایرلنڈ مین رکا رہا اور جب مقام ملفرڈ هیون
پر پونہچا تو دیکھا کہ سلطنت میرے قبضہ سے نکل گئی۔ الغرض مقا
فلنٹ پر نواب هیرفرڈ نے پادشاہ کو قید کرکے بکمال ذلت و
لنڈن مین بھجوا دیا۔ پارلیمنٹ کے دونون محکمون کے ممبر قصر الا
ویسٹ منسٹر مین جمع ہوے جہان تخت شاہی خالی پڑا
اور اوسپر زربفت کی پوشش پڑی ہوئی تھی اور س
رچارڈ کو معزول کیا اور نواب هیرفرڈ کو بخطاب

معزولی پادشاہ رچارڈ دوم سنہ ۱۳۹۹ع

ھنری چہارم پادشاہ کیا اور رچارد کی معزولی کی خوشی کی اور نواب ھیرفرڈ
کو پادشاہت کی مبارکباد دی سنہ ۱۴۰۰ع کے پہلے مہینے مین پادشاہ معزول
نے محبس پونٹیفراکٹ مین انتقال کیا اوسکی موت کا سبب یا منع
طعام یا تیر قاتل بدانجام ہوا ۔ بعض مورخین اسکاٹ لنڈ نے یہ روایت
لکھی ہے کہ شاہ رچارڈ اسکاٹ لنڈ مین بھاگ گیا اور وہان
کے پادشاہ نے مدت تک اوسکی پرورش کی آخر شہر اسٹرلنگ مین
راہی ملک بقا ہوا ۔ شاہ رچارڈ کو کوئی اولاد نہ تھی

رچارڈ دوم اور اڈورڈ دوم کی چال ڈھال ایک سی
تھی اور انتظام مملکت و عنوان سیاست کی بھی ایک ہی سی کیفیت تھی
اور انجام بھی دونون کا ایک ہوا ۔ رچارڈ کو آرایش و نمایش کا ازحد
شوق تھا اور اوسکے کپڑے سونے اور جواہرات سے لدے رہتے تھے
اور دس ہزار آدمی اوسکی خواصی مین رہتے تھے ۔۔۔ دو سالہائے
اخری مین اوسنے ایسے امور سرزد ہوے کہ اوسسے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ بڑا کینہ جو تھا اور خودسری پر مرتا تھا اور اسی کے پیچھے اوسنے
جان دی ۔ یہ پادشاہ خوبصورت تھا مگر اس مین زنانہ پن تھا اور جلدباز
تھا اور بات رُک رُک کے کرتا تھا

اسی پادشاہ سے عہد مین ہُنڈی کا رواج انگلستان مین ہوا

اور وہ درجہ امارت مقرر ہوا جسے آرڈر آف دی باتھ
کہتے ہین اور قلعہ ونڈ سر کی عمارت ختم ہوئی لیکن پادشاہ کے ظلم سے
بیچارے کاریگرون کو مفت کام کرنا پڑا اور درجہ امارت بذریعہ فرامین
شاہی کے عنایت ہوا اور یہ رسم نکلا کہ بوقت اداے رسوم تاجداری ایک
سردار دستانہ ہاتھہ سے اوتار کر زمین پر پھینک دیتا تھا اور کہتا تھا کہ جسی
پادشاہ کی سلطنت مین کچھہ کلام ہو بسم اللہ آئے ہمین گو وہمین میدان
اوس زمانہ مین تو اس رسم کا بڑا وقار تھا لیکن اب بھی کچھہ
باقی ہے اور بوقت جلوس پادشاہ برابر ادا کیا جاتا ہے —

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
رابرٹ	سنہ ۱۳۹۰ع
رابرٹ سوم	

فرانس

چارلس پنجم	سنہ ۱۳۹۰ع
چارلس ششم	

اسپانیہ

هنری دوم	سنہ ۱۳۷۹ع
جان اول	سنہ ۱۳۹۰ع

هنري . . . .

شہنشاہان جرمنی

چارلس چہارم . . . . سنہ ۱۳۷۸ع

ونسسلاس . . . .

پوپ

گوگري يازدہم . . . . سنہ ۱۳۷۸ع

اربن ششم . . . . سنہ ۱۳۸۹ع

بونيفيس . . . .

باب ۹ نہم

حالات اسکاٹ لنڈ وایرلنڈ درعہد ہفت پادشاہان پلین ٹیجنٹ ازسنہ ۱۱۵۳ع تا سنہ ۱۳۷۰ع

ہمگی ۲۱۷ سال ۸ شاہان اسکاٹ لنڈ

پادشاہان اسکاٹ لنڈ		سنہ جلوس
میلکم چہارم	(نبیرۂ شاہ ڈیوڈ اوّل)	سنہ ۱۱۵۳ع
ولیم اوّل	(برادر)	سنہ ۱۱۶۵ع
الگزنڈر دوم	(پسر)	سنہ ۱۲۱۴ع
الگزنڈر سوم	(پسر)	سنہ ۱۲۴۹ع

ملکہ مارگرٹ .... (دختر پسر) ...... بسنہ ۱۲۸۶ع
جان بیلیال .... (ازنسل ڈیوڈ اوّل) ..... بسنہ ۱۲۹۲ع
سر ولیم والیس .... (متولی سلطنت) ....
رابرٹ بروس .... (ازنسل ڈیوڈ اوّل) .... بسنہ ۱۳۰۶ع
ڈیوڈ دوم .... (پسر) ...... بسنہ ۱۳۲۹-۱۳۷۰ع

میلکم چہارم ڈیوڈ اوّل کا پوتا سریر آرای سلطنت اسکاٹ لنڈ ہوا - اس بادشاہ کا باپ وہ شاہزادہ ھنری تھا جو جنگ نورتھ آلرٹن سی ہزار دشواری بھاگا تھا - شاہ میلکم کو لوگ کُواری لڑکی کہتی تھے خواہ اس سبب سے کہ اوسکی صورت لڑکیون کی سی تھی خواہ اس وجہ سے کہ وہ مثل لڑکیون کے ڈرپوکنا تھا - شاہ ھنری دوم کے دباؤ سے اوسنے نورتھمبرلنڈ اور کمبرلنڈ کا علاقہ اوسے دیدیا تھا -
میلکم چہارم نے مقام جڈبرا مین سنہ ۱۱۶۵ع مین انتقال کیا

بادشاہ موصوف کے بعد اوسکا بھائی ولیم اوّل تخت نشین ہوا
اس بادشاہ نے ضیغم کا خطاب حاصل کیا شاید اسوجہ سے کہ پہلے اسینے شیر کا معرکہ اپنی سپر پر بنوایا تھا - ولیم نے اسبات کی کوشش کی کہ نورتھمبرلنڈ اور کمبرلنڈ کا علاقہ کہ اوسکے قبضے سے نکل گیا تھا پھر لے اور اس کوشش مین اوسے انگریزی فوج نے مقام انوک پر گرفتار کرلیا اور رہائی پانے کے واسطے اوسنے ھنری دوم

شاہ انگلنڈ کی اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا
کہ شاہ انگلنڈ کی طرف سے مثل تعلقہ دار کے اسکاٹ لنڈ کو رکھونگا۔
شاہ رچارڈ شیر دل نے اپنا حق اعلی نسبت مملکت اسکاٹ لنڈ
کے دس ہزار مرکس پر بیچڈالا تھا۔ انچاس برس سلطنت کرکے ولیم
اوّل نے ۱۲۱۴ء مین وفات کی۔ اس بادشاہ نے سب بادشاہان اسکاٹ
لنڈ سے زیادہ عرصہ تک سلطنت کی

ولیم اوّل کے بعد اوسکا بیٹا الگزنڈر دوم بادشاہ ہوا۔
یہ بادشاہ اکثر اسمین مشغول رہا کہ ضلع کیتھنس کے باشندگان ڈینس
اور سلٹس سکنہ کوہستان اور اسکاٹس وحشیان گیلوی کے
غدر و فساد کو دفع کرتا رہا۔

الگزنڈر سوم اپنے باپ کا جانشین ہوا۔ بوقت جلوس
اوسکا سن کُل آٹھ برس کا تھا اور اسی عالم طفولیت مین اوسکی شادی
مارگرٹ دختر ھنری سوم شاہ انگلنڈ سے ہوئی۔ اس بادشاہ
کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اوسنے اہل نورویی کے حملہ کو روکا اور
ظفریاب ہوا۔ حملہ آوران نوروی نے بسرداری اپنے بادشاہ ھیکو
کے جزائر بیوٹ و آرّن فتح کیئے اور ساحل لارگس پر وارد
ہوئے مگر طوفان عظیم نے اونکے جہازون کو پارہ پارہ کردیا اور

اہل اسکاٹ لنڈ نے اونہین سمندر مین نکالدیا- ھیکو جزائر
ارکني مین پونہچا اور شکست کے غم مین مرگیا- اس فتح کے سبب سے
جزائر مغربی سلطنت اسکاٹ لنڈ سے متعلق ہوگئے- بعد چند
مدت کے مارگرٹ دختر الگزنڈر سوم کی شادی ارک شاہ
نوروي سے ہوئی- الگزنڈر سوم فہم وفراست مین دوسرا
الفرڈ تھا- اوسنے امرا کی قوت اسطرح توڑدی کہ اونکے متعلقین وملازمین
کم کردئے اور عدل وانصاف خالص جاری کرنیکے واسطے اوسنے تمام
ملک کو چار ضلعون مین منقسم کیا اور اون مین ہر سال خود دورہ کرتا
تھا- عنفوان شباب مین وہ ایک شب تیرہ وتار مین ساحل دریا پر سوار
جاتا تھا کہ مقام کنگھورن کے قریب ایک پتھر سے ٹکراکر دریا مین
گرپڑا اور اوسمین سے مردہ نکلا- یہ سانحہ سنہ ۱۲۸۶ع مین ہوا

بعد الگزنڈر سوم کے ملکہ مارگرٹ وارث تخت و
تاج ہوئی— اس شاہزادی کا باپ ارک شاہ نوروي تھا
اور ماں مارگرٹ اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی تھی- اڈورڈ
اوّل نے اپنے جدّ ھنري دوم کے دعوے مملکت اسکاٹ لنڈ
کی تجدید کی اور چاہا کہ اپنے بیٹے اڈورڈ دوم کی شادی اسکاٹ لنڈ
کی کم سن شاہزادی مارگرٹ سے کرے جو بہ لقب شاہزادی
ناکتخداے نوروي مشہور تھی مگر سنہ ۱۲۹۰ع مین یہ شاہزادی

اسکاٹ لنڈ کو آتی تھی کہ جزائر ادکنی مین بہ سن ہشت سالگی انتقال کیا۔

اب وہ نزاع و فساد شروع ہوا جسکے سبب سے اسکاٹ لنڈ کئی برس تک پادشاہ انگلنڈ کے حلقۂ اطاعت مین رہا۔ رابرٹ بروس اور جان بیلیال حریف و رقیب تھے اور دونون اپنا سلسلۂ نسب شاہ ولیم ضیغم کی طرف منتہی کرتے تھے۔ بروس شاہزادی ازابلا کا بیٹا تھا اور ازابلا ڈیوڈ نواب هنٹنگڈن کی منجھلی بیٹی تھی اور نواب هنٹنگڈن ولیم ضیغم کا بھائی تھا۔ بیلیال شاہزادی مارگرٹ کا پوتا تھا اور مارگرٹ ولیم ضیغم کی بڑی بیٹی تھی۔ شاہ اڈورڈ اول نے بیلیال کے موافق فیصلہ کیا اور اوسے مثل اپنے تعلقہ دار کے تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ پر متمکن کیا۔ مگر اوسنے اپنے آقا اور خداوند نعمت کے ہاتھ سے ایسی ذلتین اوٹھائین کہ آخر وہ بیچارہ بزدل آدمی تنگ ہوکر بگڑ کھڑا ہوا۔ اڈورڈ کی بھی بس یہی مراد تھی حیلۂ بغاوت کو غنیمت سمجھکر اوسنے بیلیال کو معزول کیا اور اسکاٹ لنڈ کو جنوب سے شمال تک تاخت و تاراج کیا اور نواب سرّی کو اوس ولایت بے والی کا متولی اور هیوڈی کرسنگھم کو خزانچی اور ولیم اورمسبی کو منصف اعلی مقرر کیا۔

لیکن اسکاٹ لنڈ کا بچانیوالا موجود تھا۔ وہ سر ولیم والیس تھا۔ اس جوانمرد وطن دوست نے آٹھہ برس تک (یعنے ۱۲۹۷ء سے ۱۳۰۵ء تک) اپنی ملک کی حمایت و حراست کی۔ وہ سر میلکم والیس باشندۂ الرسلی کا منجھلا بیٹا تھا۔ الرسلی ایک قریہ حوالی شہر پیزلی مین ہے۔ سر میلکم والیس نے کہ قد و قامت اور جرأت و شجاعت مین دیو تھا ایک انگریز کو جسنے شہر ڈنڈی مین اوسکی کچھہ اہانت کی تھی مار ڈالا تھا اور جنگل مین عافیت گزین ہوا تھا وہان اوسکے اہل وطن اوسکی کمک کو جمع ہوے اور اوسنے اون قلعون کو جنمین حرّاس و حفّاظ انگریزی متحصّن تھے مغلوب کرنا شروع کیا۔ نواب سرّی اور نواب کرسنگھم ایک فوج عظیم لیکر چلے کہ اوس زبردست کو زیر کرین۔ والیس نے قریب شہر اسٹرلنگ کے جہان دریاء فورتھ پر پل چوبین بنا تھا مورچہ لیا اور اوسکی فوج دریاے مذکور کے ساحل شمالی پر صف آرا ہوئی لیکن بسبب تودہاے ریگ کے اوسکی تعداد دشمن کو نہ معلوم ہوئی جب نواب سرّی نے پل کو دیکھا تو وہ ٹھہر گیا مگر والیس کی تمسخر و استہزا اور نواب کرسنگھم کی ملامت و شناعت سے غیرت مین آکر فوج کو عبور دریا کا حکم دیا۔ جب نصف فوج انگریزی دریا سے عبور کر گئی تو والیس نے اوسکی صفوف شکستہ پر حملہ کیا اور اوسکی جرأت و ہنرمندی کا انعام منعم حقیقی نے فتح مبین اور ظفر کامل دیا

غرض چند ہی مہینے مین ایک قلعہ بھی اسکاٹ لنڈ کا فوج انگریزی کے قبضہ و تصرّف مین نرہا۔

نزع انگریزان از اسکاٹ لنڈ ۱۲۹۷ء

شاہ اڈورڈ بسرعت تمام فلینڈرس سے آیا اور لاکھہ آدمیون کی فوج جمع کر کے بعزم پیکار جانب اسکاٹ لنڈ روانہ ہوا۔ پادشاہ نے اضلاع جنوبی ملک مذکور کو برباد پایا اور چاہتا تھا کہ اپنی فاقہ کش فوج کو پھیر لائے کہ دو اسکاٹ لنڈ کے امیرون نے بمکر و فریب اوسے کہدیا کہ والیس فالکرک کے جنگل مین ہے اسی جنگل مین دونون فوجون مین مقابلہ ہوا اور انگریزی کماندارون کے ہاتھہ میدان رہا۔

ظفر انگریزان و ہزیمت والیس ۱۲۹۸ء

والیس چند برس اور اپنے ملک کے پہاڑون مین دشمن سے لڑا کیا مگر ۱۳۰۵ء مین اوسکے ایک چھوٹے دوست سرجان مونٹیتھ نے اوسے دغا سے دشمن کے حوالے کر دیا اور اوسی پابزنجیر کر کے لنڈن مین لائے اور پھانسی دیکر اوسکا سر کاٹ ڈالا اور تشہیر کیا۔

اب دوسرا ستارہ افق اسکاٹ لنڈ سے طلوع ہوا یعنی رابرٹ بروس نواب کیرک نے سلطنت کا دعویٰ کیا۔ یہ شاہزادہ اوس بروس کا پوتا تھا جو بیلیال سے لڑا تھا۔ رابرٹ بروس کا رقیب ریڈ کومن باشندہ بیڈنوک تھا۔ دونون حریفون مین منوسرایٹ فرایرس کے گرجے مین قریب ڈمفریز کے مقابلہ ہوا

اور بروس نے کومن کو کٹار سے مار ڈالا۔ یہ گناہ بروس کو مضر ہوا مگر بعد چند مدت کے اوسنے مقام اسکون پر تاج پہنا (سنہ ۱۳۰۶ء)

اڈورڈ اوّل کے مرنے سے اسکاٹ لنڈ حکومت غیر سے بچ گیا اور اگرچہ سات برس تک لڑائی کم وبیش ہوا کی مگر بروس ہی پادشاہ رہا۔

اب اڈورڈ دوم نے قصد مصمم کیا کہ سلطنت اسکاٹ لنڈ کو ایک ہی ضرب مین فنا کردے۔ غرض لاکھہ آدمی کی فوج لیکروہ حدود جنوبی اسکاٹ لنڈ کو طے کرگیا بروس سے فقط تیس ہزار کا لشکر فراہم ہوسکا۔ دونون فوجون مین مقام بینک برن پر قریب شہر اسٹرلنگ کے مقابلہ ہوا۔ لڑائی کے ایک روز پیشتر بروس ایک چھوٹی سے ٹانگن پر سوار فقط تبر باندھے ہوسے شام کو نکلا اور ایک انگریزی سردار کو قتل [illegible] کا نام ہانری ڈی بوھن تھا اور اوسنے صفوف لشکر کے سامنے بروس پر حملہ کیا تھا۔ قبل آغاز جنگ کے اہل اسکاٹ لنڈ مصروف دعاے ظفر بدرگاہ خالق اکبر ہوے۔ انگریزی سوار کہ اپنی فتح سے مطمئن تھے ایکبارگی ٹوٹ پڑے مگر خائب وخاسر ہوکر رجعت قہقری کی اسواسطیکہ تمام میدان جنگ مین گڑہے کہدے ہوے تھے اور اونپر تیز نکیلی لکڑیون کی باڑہ لگی ہوئی تھی اور اوپر گھانس بچھی تھی۔ اب پچاس ہزار تیر خونخوار تگرگ وار انگریزی کمانون سے برس پڑے۔

جنگ بینک برن ۲۴ جون سنہ ۱۳۱۴ء

بروس سنے دیکھا کہ میری فوج کٹی جاتی ہے اب توقف کا محل نہین ہے غرض اوسنے سوارون کو لیکر حملہ کیا اور انگریزی کماندارون کو پسپا کیا پھر اُس گایل اور جزائر شمالی کے لوگون کو ساتھ لیکر اس زور وشور سے حملہ کیا کہ انگریزی فوج کی صفون کو تہ وبالا کر دیا کہ استنے مین بیس ہزار آدمی مثل سیّل قریب کے پہاڑ سے اوتر آئے اور انگریز خوف سے دون کی نظرون مین تو یہ ایک تازہ فوج اسکاٹ لنڈ والون کی کمک کو آئی حالانکہ فی الحقیقت یہ سب فوج کے کدّر تھے اور لوٹ کی طمع سے آئے تھے الغرض انگریز سرپٹ بھاگے اور بروس کی پکی فتح ہوئی — اوس روز سے بینک برن اسکاٹ لنڈ کے شہرون مین نہایت مشہور و معروف ہوگیا

اس لڑائی کے بعد اڈورڈ دوم سنے دو مرتبہ پھر خفیف سی کوشش کی کہ اسکاٹ لنڈ مین اپنی حکومت قائم کرے اور دوہی مرتبہ اسکاٹ لنڈ والون سنے انگلنڈ پر حملہ کیا بس پھر تو اسکاٹ لنڈ کی خودسری اور اوس ملک کے پادشاہ کے حقوق خود پارلیمنٹ انگریزی سنے ۱۳۲۸ء مین بمقام یورک ایک خاص اجلاس کرکے قبول کر لیے — اس ماجرے کے ایک سال کے بعد رابرٹ بروس مرگیا اور امیر ڈگلاس کو وصیت کر گیا کہ میرا دل چیر کر بیت المقدس مین لیجا کر دفن کرنا — امیر موصوف سنے اپنے وعدہ کو وفا کیا اور وہ امانت لیکر عازم

ارض مقدس کنعان ہوا مگر اسپانیہ یعنے اندلس کے وادی پر خطر
مین اہل اسلام سے لڑائی ہوئی اور مارا گیا۔ جب ڈگلاس کو اپنی
موت کا یقین ہوگیا تو اوسنے وہ چاندی کی ڈبیا جس مین بروس کا
دل رکھا تھا صفوف لشکر اسلام کی طرف پھینک دی اور چلا کر کہا کہ
ای دل جری تو آگے جا ڈگلاس بھی تیرے پیچھے آئیگا
نہین تو مر جائیگا۔ الغرض بروس کے دل کو اسکاٹ لنڈ
مین لیجا کر خانقاہ میلروز مین دفن کیا۔

شاہ ڈیوڈ دوم کا سن کل چھہ برس کا تھا جبکہ اوسکے باپ
نے انتقال کیا۔ سن طفولیت مین وہ اکثر فرانس مین رہا تھا۔ رینڈاف
اور ڈگلاس یکے بعد دیگرے شاہزادۂ نابالغ کی طرف سے متولی سلطنت
رہے۔ انکے ایام تولیت مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ پادشاہ انگلنڈ نے
کوشش کی کہ اڈورڈ بیلیال کو تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ
پر متمکن کرے۔ یہ امر ڈیوڈ کے دل مین مدتون کھٹکا کیا آخر جب
اڈورڈ سنہ ۱۳۴۶ء مین فرانسیس مین گیا تو ڈیوڈ نے انگلنڈ پر
فوج کشی کی مگر جنگ نولس کراس مین قریب شہر ڈرہم کے
وہ منہزم ہوا اور قید کر لیا گیا۔ آخر سات برس کی قید کے بعد اوسنے
رہائی پائی مگر اہل اسکاٹ لنڈ کو اوسکی رہائی پر خوشی کرنیکی کوئی
وجہ نہ تھی کہ وہ ایک عظیم الشان پادشاہ کا نالائق بیٹا تھا اور اوسکی عادات

زشت اور مجادلہ اراکین دولت نے اوسکے عہد پر فیض کا خاتمہ کر دیا

حالات ایرلنڈ

غارتگران ڈینمارک کے حملون کے آثار و علامات اس ملک مین کئی سے برس تک باقی رہے — یہ ملک کہ خوبصورتی اور سرسبزی و شادابی مین ضرب المثل ہے اور اِسی جزیرۂ زمرّدین کہتے ہین بالکل خراب و برباد ہوگیا تھا اور اسکا حال بھی ویسا ہوگیا تھا جیسی انگلنڈ ہفت ریاستہای سکسن کے زمانہ مین تھا — اہل ڈینمارک کی نسل سے جو لوگ اِس جزیرہ کے کنارے پر رہتے تھے اونکا نام اہل مشرق ہوگیا تھا — یہ لوگ رفتہ رفتہ اصل باشندون سے مختلط ہوگئے — یون تو اس ملک مین بہت سے چھوٹے چھوٹے رئیس تھے مگر چھہ پادشاہ نامی تھے اور اونکی عملداری السٹر — لینسٹر — کوناٹ — نور تہ منسٹر — سوتہ منسٹر — میتہ — اِن صوبون مین تھی — کبھی کبھی اِن پادشاہون مین تھوڑا سا اتفاق بھی ہوجاتا تھا لیکن اکثر لڑائی رہتی تھی — پس ۱۱۷۲ء مین ایرلنڈ کی یہ کیفیت تھی جبکہ اوسکی فتح شروع ہوئی

سلاطین پلین ٹیجنٹ کی حکومت مین ایرلنڈ نے بڑے شدید ظلم اور بدعتین سہین اور غدر و فساد بھی اکثر ہوا — اس جزیرہ کا

جنوب و شرق کا حصہ جہان انگریز بستے تھے سرحدّ انگریزی کہلاتا تھا
اس سرحد کے اندر جو امیر رہتے تھے اونھون نے پہلی مرتبہ سنہ ۱۲۹۵ع
مین مجلس پارلیمنٹ منعقد کی

ایرلنڈ کے حالات مین ایک ماجراے عجیب و غریب یہ ہے
کہ اڈورڈ بروس نے چاہا کہ اس جزیرہ کا بھی پادشاہ ہو جاوٗن
الغرض پادشاہ موصوف اپنی بھائی رابوٹ سے مدد لیکر ہمراہی چھہ
ہزار آدمی کے بعد عبور دریا صوبۂ السٹر مین پونہچا اور مقام کیرک فرگس
مین تاج شاہی سرِ شوریدہ پر رکھا اور صوبۂ جنوبی پر دو برس تک قابض
رہا۔ سنہ ۱۳۱۸ع مین بروس فوج انگریزی سے لڑائی مین مقام فاگھرٹ
قریب ڈنڈلک کے مارا گیا

قریب زمانۂ شاہ اڈورڈ سوم کے جو انگریز ایرلنڈ مین
تھے اونکے متضادّ فرقے ہو گئے حملہ آورانِ قدیم کی اولاد احفاد سکنۂ
جدید کو بچشم حقارت دیکھتی تھی مگر فرقۂ اوّل کے اکثر لوگ باشندگان
اصلی یعنے سلٹ سے مختلط ہو گئے تھے اور اونکا لباس اور زبان
اور قوانین اختیار کر لیے تھے۔ اہل انگلنڈ ان ایرلنڈ کو انگریز
سے ایسے برگشتہ و مخالف تھے کہ جو شخص ایرلنڈ کا لباس پہنتا تھا
یا وہان کی زبان سیکھتا تھا وہ حسب قانون مستوجب قید غلیظ و جرمانہ

شدید ہوتا تھا اور قوانین ایرلنڈ کو قبول کرنا جرم بدخواہی و بغاوت
مین داخل تھا۔

باب دہم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد پادشاہان

پلین ٹیجنٹ

سلطان شیردل کے زمانہ مین قانون فیوڈل سسٹم کمال اوج پر تھا۔ اس قانون کا زوال اوسدن سے شروع ہوا جسدن سے عوام یعنے وکلا رعایا شریک پارلیمنٹ ہوے اور جو کچھ بنیاد شکستہ اسکی باقی رہگئی تھی وہ محاربہ روز نسین بالکل منہدم و منعدم ہوگئی۔

رفتہ رفتہ امرا و شرفا مین نفاست اور شایستگی آگئی۔ گرم مصالح کے استعمال سے کھانیکا مزہ بدل گیا اور شیشہ کے دروازون اور مٹی کے برتنون اور رکوبلی کی آگ اور شمع کی روشنی سے گھر کی رونق اور آسائش زیادہ ہوگئی۔ چھپرون کے بدلے کھپریلین پڑنے لگین۔ اس زمانہ کے طرز عمارت کو گاتھک کہتے ہین اور اسکی خاص صفتین یہ ہین کہ محرابین کنگرہ دار ہوتی ہین اور نقش و نگار اور گلکاری بہت ہوتی ہے۔ مگر اسباب خانہ ابتک قلیل تھا چنانچہ بہت معقول زمیندار کے گھر مین بڑی کرامت یہ تھی

کہ دو ایک پلنگ رکھے ہین تین چار مونڈھے تپائیان پڑی ہین چھہ ساٹ دسپنے پھکنیان رکھی ہین ایک پیتل کی پتیلی رکھی ہے اوسپر ایک پیتل کی رکابی اور ایک کٹورا رکھا ہے۔

بڑے بڑے سوداگر اُون کا بیپار کرتے تھے۔ بلکہ بادشاہون کو بھی پشمینہ کی سوداگری سے عار نہ تھی چنانچہ جس بادشاہ نے کرسی کا معرکہ سر کیا تھا وہ اشجع واحسن ملوک انگلستان تھا مگر اوسکا ہمسرشاہ فرانس اوسے ازراہ مضحکہ پادشاہ پشمینہ فروش کہتا تھا۔ فوج کے چار فرقے تھے اوّل سردار اور سواران جلو شاہی اور اونکے اتباع و حواشی دوم سواران سبک سیر جو چھوٹے چھوٹے گھوڑون پر سوار اکثر اسکاٹلنڈ کی لڑائیون مین بھیجے جاتے تھے سوم تیر انداز جنکی تیز دستی سے بڑے بڑے معرکے سر ہوئے۔ اونکی کمانین دو قسمون کی تھین نیم کش کمانین جنسے پردار تیر لگاتے تھے اور خمیدہ کمانین جنسے سادے تیر مارتے تھے۔ چہارم پیادے اونکے ہاتھون مین برچھیان سر پر جھلم گلے مین دوہری کرتیان اور ہاتھون مین آہنی دستانے۔ اوس زمانہ مین روپیہ کی کیا قدر تھی یہ کچھہ مزدوری کی مقدار سے معلوم ہو سکتا ہے۔ گھسیارا آٹھہ پائی اور مزدور ایک آنہ اور بڑھئی ایک آنہ چار پائی اور تھوئی دو آنہ روز پاتا تھا۔ کسیکو یہ اجازت نہ تھی کہ اپنے قرب وجوار سے دور جاکر مزدوری کرے مگر ضلع ڈربی اور اسٹافرڈ اور لنکشیر

کے لوگ اِس حکم سے مستثنٰی تھے اور وہ لوگ جو حدود اسکاٹ لنڈ
اور ویلس سے آتے تھے وہ بھی اس قید سے آزاد تھے اور وہ انگریزی
کسانون کو خریف کاٹنے مین مدد دیتے تھے۔ زراعت کا شغل علماء
و قسّیسین کو بھی مرغوب و مطبوع تھا چنانچہ بکٹ اسقفِ اعظم اور
اوسکے اتباع راہب گھاس کاٹا کرتے تھے اور کھیتون مین سے کٹے ہوے
درختون کے گٹھے باندھا کرتے تھے۔ انہین راہبون کے سبب سے
اوس زمانہ کے باغون مین ترقیان ہوئین۔

شاہ اڈورڈ سوم کے اہل دربار کے لباس سے اوس زمانہ
کی وضع معلوم ہو جائے گی۔ وضعدارون کی پوشاک یہ تھی کہ چوڑی چوڑی
آستینون کے کرتے آدھے سفید اور آدھے نیلے۔ پایجامے گھٹنون
سے بھی اونچے۔ جرابین رنگ برنگی۔ جوتون کی نوکین اتنی لمبی کہ سنہری
زنجیرون سے کمربند مین باندھی جاتی تھین۔ داڑھیان لمبی لمبی بلدار۔
بالون کے جوڑے پیچھے دم سے لٹکتے ہوے۔ چھوٹی چھوٹی ریشمی ٹوپیان
اونپر عجیب و غریب جانورون کی صورتین کڑھی ہوئین اور ٹھڈی کے
نیچے بوتامون سے بندھی ہوئین۔ بیگمات کی پوشاک مین ایک چیز
نہایت عجیب تھی کہ ٹوپیان چھجے دار ہوتی تھین اور بعضی ٹوپیان
دو فٹ اونچی ہوتی تھین اور اونکے اوپر سے رنگ برنگی آبدار فیتون
کی قطار کی قطار مثل قوس قزح کے لہراتی تھی۔ سائے بڑے لمبے چوڑے

پہنتی تہین اور کمر چینین رنگ برنگی اور اونکی سنہری ڈابون مین پشین قبضہ کی جوڑی لگی رہتی تھی اور وہ خوبصورت خوبصورت چالاک گھوڑون پر سوار ہوکر سیر و شکار کو جاتی تہین - شاہ رچارڈ دوم کی بی بی این شاہزادی بھیمیا نے عورتون کی سواری کیواسطے یکرخہ زین ایجاد کیا -

اس زمانہ تک نیزہ بازی سب لہو ولعب سے اقدم و اولی تھی لیکن اب ایک اور کھیل ایجاد ہوا وہ یہ ہے کہ ایک حلقۂ آہنی کسی چیز مین لٹکا دیتے تھے اور سردار گھوڑے اوڑاتے ہوے اوس حلقہ کو نوک نیزہ پر اوٹھا لیتے تھے اور اسی طرح سے ایک لکڑی کی تصویر پر نشانہ لگاتے تھے کہ وہ ایک قلابے مین لٹکی ہوتی تھی اور اوسکے ہاتھ مین کاٹ کی تلوار ہوتی تھی پس جس شخص کی برچھی اوس تصویر کے بیچوں بیچ مین پڑتی تھی وہ تو نلوہ نکل جاتا تھا لیکن اگر وہ چوکا اور اوسکی برچھی ذرا ہٹ کر لگی تو وہ تصویر چکر کھا جاتی تھی اور جیسے ہی وہ اناڑی اوسکے قریب سے گذرتا تھا وہ کاٹ کی تلوار اوسپر اس زور سے پڑتی تھی کہ معاذ اللہ - گھڑدوڑ اور سانڈون کی لڑائی یہ دو کھیل ایسے تھے کہ ادنی و اعلی سب کو مرغوب تھی - مگر غربا کو تیراندازی کا بڑا شوق تھا اور اونھین پادشاہ کا حکم تھا کہ ہر اتوار کو اور روز عید بعد نماز کے تیراندازی مین مشق کیا کرین اور ان اوقات مخصوصہ مین اور قسم کے لہو ولعب کی ممانعت تھی جیسے مرغ لڑانا چکر پھینکنا گیند کھیلنا جس زمانہ کا

حال اس مثل کا مصداق ہو کہ جسکی لاٹھی اوسکی
بھینس اور شہ زوری اور سپاہ گری کی ایسی قدر
و منزلت پس کچھہ تعجب نہین کہ جو تعلیم کہ فی زمانہ نیا
معتبر ہے اوس زمانہ کے لوگ اوس کا کچھہ خیال نکرتے
تھے — بڑے آدمیون کو فقط سپاہگری اور تجارت
کا شوق تھا اور وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے
اور اگر کچھہ پڑھنا جانتے تھے تو بقول ایک ظریف
کے چھوٹے چھوٹے الفاظ کے تو ہجے لگا تے تھے
بڑے بڑے الفاظ بالکل اُڑا جاتے تھے —
فقط پادری ذی علم ہوتے تھے مگر اون کا علم بھی محدود
و محصور تھا فنّ الٰہیات سے اونھین بہت شوق تھا
لیکن بعد او سکے اور علوم و فنون کا بھی کچھہ شوق
ہوا — جو پیشے عمدہ تھے وہ پادری کرتے تھے چنانچہ
وکالت طبابت متعلق یہ پیشے پادریون سے متعلق
تھے — ہر خانقاہ مین ایک لکھنے کا کمرہ علیحدہ ہوتا
تھا اور اوس مین راہب بکمال سہولت و اطمینان
کتابون کی نقلین لکھا کرتے تھے اور ہر صفحہ کے
حاشیہ پر جدول طلائی اور انواع و اقسام کے
عمدہ رنگون کی جدول بناتے تھے لہذا قلمی

کتابین بڑی قیمتی ہوتی تھین یہانتک کہ مجموعۂ صحفِ سماویۃ قلمی کی قیمت چارسے روپیہ تھی —

فتح نورمن سے جو تغیرات ہوے وہ زبان انگلو سکسن پر بھی موثر ہوتے اور اب یہ زبان سیمی سکسن یعنے سکسنِ مخلوط یا غیر خالص ہوگئی اوریہی ہیئت اس زبان کی تا زمان ھنری سوم باقی رہی — یہ قاعدہ کُلیہ ہے کہ جب زبان قدیم مین تغیر ہوکر اوسسے جدید زبان پیدا ہوتی ہے تو جون جون اس زبان مین ترقی ہوتی جاتی ہے علامات تصریف کلمات سے حذف ہوجاتے ہین اور اونکے مقام پر الفاظ معاون آجاتے ہین اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ جسقدر اہل زبان کی ترقی ہوتی ہے اوسیقدر زبان کی بھی ترقی و توسیع ہوتی ہے اور جسطرح تغیرات قومی تدریجی ہوتے ہین اوسیطرح تغیرات لسانی بھی بہ تدریج ہوتے ہین — الغرض زبان اور اہل زبان مین ملازمت ہے — اڈورڈ سوم کے زمانہ تک تو اہل انگلستان فاتحین نورمن کے قہر و غلبہ سے متحیر و متردد رہے جب اس پادشاہ کا زمانہ ہوا تو وہ خواب غفلت سے

بیدار ہوے اور دام اسیری سے خلاصی پائی اور
انگریزی علم ادب اختراع ہوا اور نظم ونثر دو نون ایجاد
ہوے۔ شعراء اطالیہ کی نغمہ سنجی و شیرین سخنی نے
جیوفری جاسر کے قلب پر ایسی تاثیر کی کہ اوسنے
کتاب مشہور بہ حکایات کنٹربری نظم کی اور قریب
اسی زمانہ کے جان وکلف کے مصنّفات شائع ہوے۔
جسطرح چاسر ابو الشعراء انگریزی مشہور ہی اوسیطرح
وکلف کو ابو النثار کہنا بجا ہے۔ یہ مصنف طبقۂ اوسط
زبان انگریزی کے باقی ہین اور یہ طبقہ لسان ملکۂ الزبتہ
کے عہد تک جاری رہا۔

مشاہیر اہل تصنیف زمانہ سلاطین پلین ٹیجنٹ

(از ۱۱۵۹ء تا ۱۳۹۹ء)

در زبان سیمی سکسن

لیمون .... ضلع وُرسٹر مین مقام اریلی رجس کا قسیس تھا۔ اسنے قریب ۱۲۰۰ء کے تاریخ انگلستان نظم کی

در زبان انگریزی قدیم

رابرٹ باشندۂ گلوسٹر ... ۱۲۳۰ء سے ۱۲۸۵ء تک رہا۔ اسنے تاریخ انگلستان نظم کی

رابرٹ مینگ .... برن کا رہنے والا تھا۔ یہ بھی مورخ تھا

بیسٹن .... راہب اور شاعر تھا۔ اسے شاہ اڈورڈ دوم اسکاٹ لنڈ مین اس غرض سے لیگیا تھا کہ اوسکے فتوح کا حال نظم کرکے سنائے مگر اوسے

اسکاٹ لنڈ کے لوگون نے گرفتار کر کے جنگ بینک بون کا حال نظم کروایا

در انگریزی طبقہ اوسط

جان گوئی .... سنہ ۱۳۲۰ء سے سنہ ۱۴۰۲ء تک رہا۔
اسنے اشعار نصیحت آمیز تصنیف کیے

جیوفری چاسر ...... سنہ ۱۳۲۸ء سے سنہ ۱۴۰۰ء تک رہا۔
یہ سب سے اوّل اور بڑا شاعر انگریزی ہے اور یہ شاہ اڈورڈ سوم اور رچارڈ دوم کے اہل دربارین سے تھا۔ اسکی مشہور کتاب **حکایات کنٹربری** ہے

جان مینڈوِل ...... سنہ ۱۳۰۰ء سے سنہ ۱۳۷۲ء تک رہا۔
اسنے ایک کتاب **سیاحت ممالک مشرقیہ** انگریزی اور فرانسیسی اور لاطینی زبانون مین تصنیف کی

جان وکلف ...... سنہ ۱۳۸۴ء مین وفات کی — ضلع یورک شہ کا رہنے والا تھا — بیلیال کالیج واقع اکسفرڈ مین علم الہیات کا مدرس اعلی تھا — اور صُحُفِ سماویّہ کا مترجم اور مہذّب ملّتِ مسیحی ہے

جان باربر .... آبرڈین کا اسقف تھا — اسنے قریب سنہ ۱۳۷۱ء کی رابرٹ بروس کے حال مین ایک کتاب نظم کی

تاریخات سوانح عظیمہ عہد سلاطین پلینٹجنٹ

(از سنہ ۱۱۵۴ء تا سنہ ۱۲۹۹ء)

سوانح عامّہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
قتل بکٹ اسقف اعظم ...	ہنری دوم	سنہ ۱۱۷۰ء
ممانعت عبادت از جانب پوپ ..	جان ...	از سنہ ۱۲۰۸ء تا سنہ ۱۲۱۴ء
تقرر بیلیال بہ سلطنت اسکاٹ لنڈ ...	اڈورڈ اوّل	سنہ ۱۲۹۹ء

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
تاجداری رابرٹ بروس	اڈورڈ اول	سنہ ۱۳۰۶ء

تغیرات در آئین ملکی

انعقاد کونسل کلیرنڈن	ہنری دوم	سنہ ۱۱۶۴ء
نفاذ فرمان میگنا چارٹا	جان	سنہ ۱۲۱۵ء
تقرر پارلیمنٹ مجنون	ہنری سوم	سنہ ۱۲۵۸ء
تعیین محکمۂ عوام پارلیمنٹ	ایضاً	سنہ ۱۲۶۵ء
تقرر کونسل آرڈینرس	اڈورڈ دوم	سنہ ۱۳۱۰ء
تعیین پارلیمنٹ عجیب	رچارڈ دوم	سنہ ۱۳۸۸ء

محاربات و مصالحات

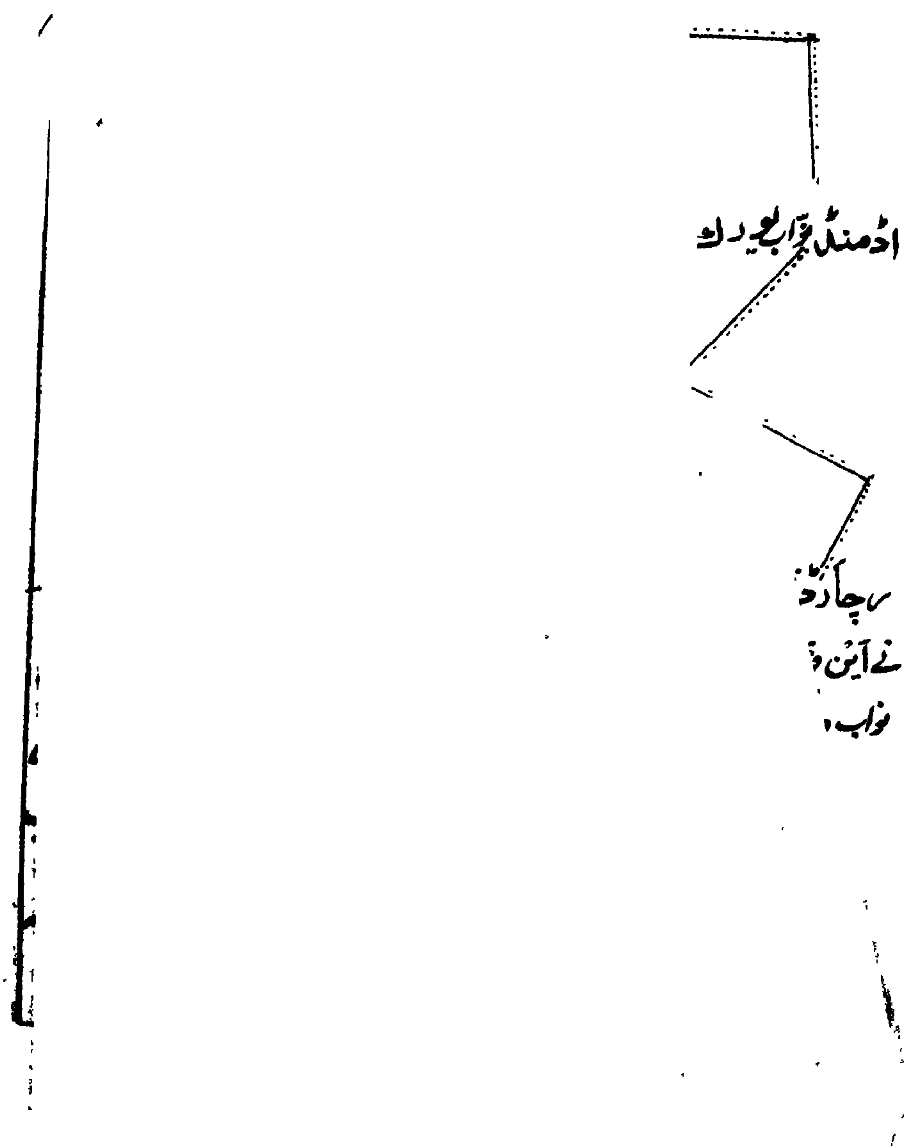
جہاد سوم با اہل اسلام	رچارڈ اوّل	سنہ ۱۱۹۰ء تا سنہ ۱۱۹۲ء
جنگ بووِنس	جان	سنہ ۱۲۱۴ء
جنگ لنکن	ہنری سوم	سنہ ۱۲۱۷ء
جنگ لوسِ	ایضاً	سنہ ۱۲۶۴ء

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ ایوشیم	هنری سوم	بسنہ ۱۲۶۵ء
جنگ بینک برن	اڈورڈ دوم	بسنہ ۱۳۱۴ء
جنگ کوہ ھیلیڈن	اڈورڈ سوم	بسنہ ۱۳۳۳ء
آغاز محاربہ فرانسیس	ایضاً	بسنہ ۱۳۳۸ء
جنگ کرسی	ایضاً	بسنہ ۱۳۴۶ء
جنگ نولس کروس	ایضاً	ایضاً
جنگ پوکٹیرس	ایضاً	بسنہ ۱۳۵۶ء
مصالحہ بریٹنی	ایضاً	بسنہ ۱۳۶۰ء
بغاوت ٹایلر	رچارڈ دوم	بسنہ ۱۳۸۱ء
جنگ آٹربرن	ایضاً	بسنہ ۱۳۸۸ء

تغیرات سلطنت

فتح ایرلنڈ	هنری دوم	بسنہ ۱۱۷۲ء
فتح ویلس	اڈورڈ اول	بسنہ ۱۲۸۲ء
فتح کیلے	اڈورڈ سوم	بسنہ ۱۳۴۷ء
استحصال صوبگین و پوئیٹو	ایضاً	بسنہ ۱۳۶۰ء

شجرۂ نسب



[illegible]

نزع ہر دو صوبہ مذکورہ از حکومت انگریزی ... ایضاً ...... بسنہ ۱۳۸۷ع

سلطنت خاندان لنکسٹر

سنہ جلوس

ھنری چہارم .... (پسر جان نواب گھنٹ) ..... بسنہ ۱۳۹۹ع

ھنری پنجم .... (پسر) .... بسنہ ۱۴۱۳ع

ھنری ششم .... (پسر) .... بسنہ ۱۴۲۲-۱۴۶۱ع

باب اوّل

عہد شاہ ھنری چہارم - مولد بولنگبروک -

سنہ ولادت ۱۳۶۷ع - سنہ جلوس ۱۳۹۹ع

سنہ وفات ۱۴۱۳ع

اب وارث خاندانِ لنکسٹر سریر آرائے سلطنت انگلستان ہوا - چونکہ اڈمنڈ نواب مارچ شعبۂ اُولے خاندان پلین ٹیجنٹ سے تھا لہذا حسب قانون وراثتِ انگریزی مستحق سلطنت یہی شاہزادہ تھا اِس خوف سے پادشاہ نے اوسے مقید بقید شدید کیا - ایک مدت کے بعد یہ قاعدہ اصول اولیۂ قانونِ سلطنتِ انگلشیہ مین داخل ہوا کہ اکبرِ اولاد مالک تخت و تاج ہوتا ہے

اس پادشاہ نے پہلے مہم اسکاٹ لنڈ سر کیا۔ نواب ڈگلاس و نواب پرسی مین کہ سرتوسار حدود جنوبی اسکاٹ لنڈ سے تھے نائرہ بغض و عداوت قدیمہ پھر مشتعل ہوا۔ الغرض مقام نسبٹ موڈ اور کوہ ہوملڈن پر اسکاٹ لنڈ والون نے شدید شکست کھائی۔

جنگ نسبٹ موڈ سنہ ۱۴۰۲ء

کئی مرتبہ غدر و فساد ہنری کی سلطنت مین مخل و حارج ہوا۔ ایک مرتبہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ سر چارڈ زندہ ہے اور اسکاٹ لنڈ مین ہے اور نواب مارچ بھی جیتا تھا لہذا پادشاہ کا حق سلطنت ناقص تھا۔ ایسی ایسی وجوہ و دلائل سے لوگون نے نزع سلطنت کی تدبیرین کین لیکن کچھ پیش رفت نہ گئی۔

ہنری چہارم کے تمام عہد سلطنت مین ایک شخص آون گلنڈووڈ کہ ویلس کا باشندہ تھا خود سر رہا اور پادشاہ کا مطیع نہ ہوا۔ یہ شخص لنڈن کے قانونی مدرسون کا تعلیم یافتہ تھا اور شاہ رچارڈ دوم کا جلودار و سلاح بردار رہا تھا۔ جب وہ اپنے ملک ویلس مین پھر آیا تو بسبب کمال تبحر و علمیت کے ساحر مشہور ہو گیا اور اوسے معلوم ہوا کہ میری جاگیر کا ایک حصہ پادشاہ کے دوست خاص نواب گری نے دبا لیا ہے پس آون پادشاہ سے منحرف و باغی ہو گیا۔

مگر شاہ ھنری کے بڑے دشمن دو امیر تھے اور وہ دونون باپ بیٹے تھے اور اونکا نام پرسی تھا۔ باپ بخطاب نواب نورتھمبرلنڈ مشہور تھا بیٹا بسبب تیزی اور آتش مزاجی کے بلا۔بے درمان مشہور تھا۔ یہ امر تحقیق نہین کہ جس پادشاہ کو ان دونون امیرون نے خود تخت پر بیٹھایا تھا اوسپر انھون نے کیون تلوار کھینچی۔ شاید اسکا سبب یہ ہو کہ ھنری نے سر اڈمنڈ مورٹیمر باشندہ ویلس کا خون بہانہ قبول کیا اور چونکہ وہ بلا۔بے درمان کا عزیز تھا اس سبب سے وہ پادشاہ سے منحرف ہوگیا۔ الغرض اون گلنڈوور اور اہل اسکاٹلنڈ امرا پرسی کے شریک ہوے اور بمقام شروزبری پر پادشاہ سے مقابلہ کیا اور بڑی طویل اور خونریز جنگ ہوئی مگر بلا۔بے درمان کے مارے جانے سے ھنری کی فتح ہوئی۔ نواب نورتھمبرلنڈ کہ بسبب بیماری کے شرکت جنگ سے معذور رہا تھا بلا عذر پادشاہ کا مطیع ہوگیا اور اوسکا قصور معاف کر دیا گیا مگر پھر وہ باغی ہوگیا اور اسکاٹلنڈ اور ویلس مین آوارہ و سرگردان رہا آخر الامر ٹیڈ کسٹر واقع ضلع یورک مین مارڈالا گیا۔

ازا بلا شاہزادی بیوہ کے جواہرات اور جہیز کے بارہ مین پادشاہ فرانس سے بھی نزاع ہوتی اسواسطیکہ حسب اقرار طرفین بلکہ موصوفہ

شاہ فرانس سے نزاع

اسباب بعد اوسکے شوہر کے مرنیکے ستر د کر دینا چاہیئے تھا مگر پادشاہ انگلستان نے اس دعوے کے جواب مین شاہ جان کا فدیہ طلب کیا کہ اوسے جنگ پوکیٹیرس مین انگریزون نے اسیر کیا تھا۔ تھوڑے عرصہ تک توطرفین نے علانیہ لڑائی کا اظہار نہین کیا مگر امراء فرانسیسی شاہ ھنری کی ذلت و اہانت کرتے تھے یہانتک کہ اب اونھون نے اوسکے ملک کو لوٹنا شروع کیا۔ لیکن دو حادثے ایسے ہوے کہ اونکے سبب سے اسکاٹ لنڈ اور فرانس مین ھنری کو غلبہ ہوگیا۔ ایک حادثہ یہ ہوا کہ شاہزادہ جیمس کہ شاہ اسکاٹ لنڈ کا اکبر اولاد تھا فرانسیس کے مدرسہ مین تحصیل علم کے واسطے جاتا تھا کہ راستہ مین طوفان آیا اور اوسکا جہاز ساحل انگلنڈ پر بہ آیا اور وہ مقام ہیونسی پر گرفتار ہوگیا۔ دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ نواب اورلینس کے قتل ہونے سے فرانسیس مین آتش جنگ خانگی درمیان خاندان اورلینس اور خاندان برگنڈی کے افروختہ ہوتی۔ ھنری کبھی ایک خاندان کا شریک ہوا کبھی دوسرے خاندان کی طرف ہوگیا یہانتک کہ صوبجات اکوٹین اور پوئٹو اور انگولیم پھر اوسکے قبضہ مین آگئے۔

آخر زمانہ مین بڑے بیٹے کی بدکاری و شقاوت سے ھنری کی زندگی تلخ ہوگئی مگر پھر بھی اس شاہزادے سے کبھی نیک باتین ظہور مین آجاتی تھین چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ولیعہد کے ایک بدمعاش

مصاحب کو گیسکوین منصف اعلی نے قید کا حکم دیا تو شاہزادہ نے
منصف مذکور پر تلوار کھینچی مگر اوس جج نے بھی کچھ خوف نہ کیا اور شاہزادہ
کو پکڑ کر خاص پادشاہی کونسل مین بھیجدیا تاکہ معلوم ہو کہ خاندان شاہی
بھی پابندی قانون سے آزاد نہین۔ شاہزادے نے بخوشی جج کا حکم مان لیا
اور پھر کچھ اوس سے بغض و عداوت نہ رکھی بلکہ بلطف و محبت پیش آیا۔
پھر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کچھ کلمات سہوًا شاہزادہ کے مُنہ سے نکل گئے اور
اوس سے معلوم ہوا کہ پادشاہ کو یہ گمان ہے کہ سلطنت لیا چاہتا ہے پس شاہزادہ
باپ کے حجرہ مین چلا گیا اور پادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کیا
کہ حضرت فدوی کو مار ڈالین مگر ذلیل نفرمائین

شاہ ھنری کا سن تو کچھ ایسا نہ تھا مگر صرع کے دورون نے
اوسے ضعیف و مضمحل کر دیا۔ آخری دورہ پادشاہ کو ویسٹ منسٹر
مین آیا اور وہ کنٹربری مین دفن کیا گیا۔ اوسنے دو شادیان
کی تھین اوسکی پہلی بی بی میری بوھن دختر نواب ھیرفرڈ تھی
اور دوسری زوجہ جین شاہزادی نوار تھی۔ جین کو کوئی اولاد
نہ تھی میری کی اولاد ھنری پنجم ٹامس نواب کلیرنس
جان نواب بڈ فرڈ ھنری نواب گلوسٹر بلانچ اور
فلپا تھی۔

ھنری چہارم جری اور بیدار مغز اور چالاک تھا اور رعایا

اور پارلیمنٹ کا مزاج خوب جانتا تھا۔ اوسکا عالم خوف و اضطرار مین ہونا اس امر سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ جب اوسکے عہد مین پہلی مرتبہ پارلیمنٹ نے اجلاس کیا تو چالیس شخصون نے اوسے ذلیل و حقیر کرنیکے واسطے اپنے دستانے زمین پر پھینکدیے اور ہنگام تقریر پادشاہ کو کاذب و مکار کہنا تو کچھ بات ہی نہ تھی۔ پادشاہ موصوف میانہ قد تھا اور آخر زمانہ مین ایک انہ اوسکے مُنہ پر نکل آیا تھا اس سبب سے اوسکا چہرہ بگڑ گیا تھا تو اوس زمانہ کے وہمی لوگ کہتے تھے کہ یہ سزا پادشاہ کو خدا نے اس گناہ کی دی ہے کہ اسنے اسکراوپ اسقف اعظم کنٹربوری کو کہ باغیان پوسی کا متوسل تھا قتل کروا ڈالا۔

اس پادشاہ کے عہد مین محکمہ عوام پارلیمنٹ نے تدریجاً اپنی قوت بڑھائی چنانچہ اوس قانون کو اوبھون نے بحال رکھا جسکے بموجب وہ اور اوسکے نوکر نظربندی اور حبس سے بری تھے اور اونھون نے یہ اختیار حاصل کیا کہ بعوض عرائض تحریری کے تقریراً اپنے مطالب عرض کرتے تھے اور اب صدر محکمہ یا مقرر جلسہ کی تقریر مین بیباکی و آزادی زیادہ ہوگئی اور ارباب محکمہ عوام نے یہ حق اپنا مستقر و ثابت کر دیا کہ ہماری راے سے روپیہ دیا جائے اور جس بات مین ہم کہین اوسمین ہمارا دیا ہوا روپیہ صرف ہو اور اوسکا حساب

ہیں سمجھا دیا جاوے —

اس پادشاہ کے عہد میں پہلی مرتبہ تخالف مذہبی کے سبب سے لوگوں پر ظلم و تعدی ہوئی اور ولیم سائٹر قسیس کلیسائے سینٹ اوسوتھ واقع لنڈن مقتول ہوا — قسیس موصوف اپنے مقتدے وکلف کے اصول و عقائد میں ثابت قدم رہا اور متّہم بکفر و زندقہ ہو کر سنہ ۱۴۰۱ع میں زندہ جلا دیا گیا —

پیشتر انگلستان میں توپ کا رواج اسی پادشاہ کے وقت میں ہوا چنانچہ لکھا ہے کہ جب سنہ ۱۴۰۵ع میں ہنری نے شہر برلک کا محاصرہ کیا تو ایک بڑی توپ کا گولہ قلعہ کے ایک برج پر اس زور سے پڑا کہ اوسکے پرخچے اڑ گئے اور اہل قلعہ نے مارے خوف کے دروازے کھولدئے —

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
رابرٹ دوم	بسنہ ۱۴۰۵ع
جیمس اوّل	

فرانس

چارلس ششم . . . .

اسپانیہ

ھنري سوم . . . .

شہنشاہان جرمني

ونسسلاس . . . . بسنہ ۱۴۰۰ع

رابرٹ . . . . بسنہ ۱۴۱۰ع

سجسمنڈ . . . .

پوپ

بونیفیس نہم . . . . بسنہ ۱۴۰۳ع

انوسینٹ ہفتم . . . . بسنہ ۱۴۰۶ع

گوگري دوازدہم . . . . بسنہ ۱۴۰۹ع

الگزنڈر پنجم . . . . بسنہ ۱۴۱۰ع

جان بست وسوم . . . .

باب ۲ دوم

عہد شاہ ھنری پنجم ـ مولد مونمتھ ـ سنہ ولادت سنہ ۱۳۸۸ء ـ سنہ جلوس ۱۴۱۳ء ـ سنہ وفات سنہ ۱۴۲۲ء

پہلے تو شاہزادۂ ھال بڑا بد معاش اور شورہ پشت مشہور تھا مگر اب پادشاہ شجاع وجری ھنری پنجم ہوگیا ـ پہلے اس پادشاہ نے یہ امر کیا کہ پرانے مصاحبون کو برطرف کردیا اور چھانٹ چھانٹ کر عقیلون کو اپنا ندیم کیا جنمین سر ولیم گیسکوئن سب سے زیادہ مشہور و ممتاز تھا ـ پادشاہ نے نواب مارچ کو رہا کردیا اور امراے پرسی کی جاگیر بلاے بے درمان کے بیٹے کو واگذار کردی ـ

ھنری کے ابتدا عہد مین فرقہ لولرڈس تہذیب ملت مسیحی مین کوشش کرنیکے سبب سے موردِ عتاب سلطانی ہوا ـ اس فرقہ کا رئیس سر جان اولڈ کیسل تھا جو بخطاب نواب کوبھم مشہور تھا ـ رئیس موصوف پیشتر پادشاہ کا ہمدم و ہمراز تھا اور بعضون نے لکھا ہے کہ شیکسپیئر شاعر کی نقل مسمی بہ فالسٹاف کا موضوع یہی شخص ہے ـ بعد اوسکے رئیس مذکور اپنی حماقت کی باتون سے تائب ہوا اور اپنے قلعہ کولنگ کو فرقۂ لولرڈس کا مامن و ماوے

کیا۔ اسی قلعہ سے پادشاہی سپاہی نیس معصوف کو پکڑکر محبس ٹاورمین لے گئے اور پادشاہ نے پادریون کے خوش کرنے کے واسطے اوسکے عقیدہ کو بدعت عظیمہ و معصیت کبیرہ مشتہر کیا۔ الغرض نواب کوبھم محبس سے نکل گیا اور اپنے تابعین کو کلیسا سے سینٹ گائل مین جمع کرکے آمادہ فساد ہوا مگر پادشاہ بھی بڑا ہوشیار تھا کہ نصف شب کو باغیون پر ٹوٹ پڑا اور اونھین منتشر و پریشان کردیا۔ اوسکا پیشوا تو بھاگ گیا مگر اونمین سے اکثر گرفتار ہوکر قتل کئے گئے اور تین برس کے بعد نواب اولڈ کیسل رئیس فرقہ باغیہ حملہ آوران اسکاٹ لنڈ کا شریک ہوا اور بجرم بغاوت والحاد زندہ جلادیا گیا۔

ابتک تو پادشاہان انگلستان فقط مدعی خطاب پادشاہ فرانس رہے مگر یہی پادشاہ ھنری پنجم اس خطاب کا سزاوار ہوا کہ اسنے فرانسیس کی جنگ خانگی کو غنیمت جانکر اڈورڈ سوم کے دعوی سلطنت فرانس کی تجدید کی اور شروط مصالحہ بریٹنی کی تکمیل و ایفا چاہا۔ اس درخواست کے جواب مین پادشاہ فرانس نے کچھہ گیند بھیجدیے اسکے یہ کنایہ تھا کہ پادشاہ انگلستان گیند کھیلنا جانتا ہے لڑنا کیا جانے۔ یہ ھنری پر بڑا خار گذرا اور اوسنے لڑائی کا سامان کیا اور نواب بڈفرڈ کو متولی سلطنت مقرر کیا اپنے جواہرات گرو رکھے زبردستی روپیہ قرض لیا امرا و ارکین دولت کو بعزم جنگ فرانس

جمع کیا۔ مگر جنگ مین اس سبب سی تاخیر ہوگئی کہ لوگون نے سازش کر کے
چاہا کہ نواب مارچ کو پادشاہ کر دین یہ سازش پادشاہ کو معلوم ہوگئی اور
لارڈ اسکروپ کہ پادشاہ کا ہمدم و ہمراز بلکہ ہمخواب تھا اور
رچارڈ نواب کیمبرج پادشاہ کا ابن عم بجرم بدخواہی معاقب
بسزاے موت ہوے۔

اب پادشاہ ایک بیڑا جہازون کا تیار کر کے اور تیس ہزار
آدمی ساتھ لیکر بندرگاہ سوتھمٹن مین سوار ہوا اور دریاے
سین تک پونہچ گیا اور پانچ ہفتہ کے زمانہ مین قلعہ ہرفلور کہ دریا
مذکور کے ساحل راست پر واقع تھا اور نہایت مضبوط و مستحکم تھا لے لیا
بعد اوسکے وہی فوج جو بسبب شدت بیماری و کثرت زخمہاے کاری کے
نصف رہگئی تھی ہمراہ لیکر یہ قصد عظیم کیا کہ کیلی کو اوسی راہ سے جاے
جس راہ سے کہ اڈورڈ سوم کا لشکر ظفر پیکر گیا تھا۔ الغرض جب
پادشاہ منزل مقصود پر پونہچا تو دریاے سوم کے پل ٹوٹے پائے اور
قلعون پر دیکھا کہ تیز نکیلی لکڑیون کی باڑہ لگی ہے مگر چند روز کے بعد ایک
مقام غیر محفوظ دریا مین دیکھا اور بسرعت تمام اوس مقام سی عبور کر کے سیدھا بسمت کیلی راہی ہوا
اودھر سپہسالار فرانسیسی قریب دیہہ اگنکورٹ کے قدوم مخالف کا منتظر تھا اور
اوس شب تیرہ و تار و شدت امطار مین سپاہ جرار انگریزی نے مشاہدہ
کیا کہ فرانسیسی لشکر مین جا بجا آگ روشن ہے۔ فوج فرانسیسی ہر لمحہ

آدمی تھے اور سپاہ انگریزی کی ہفت چند تھی مگر شہر کریسی وہان سے دور
نہ تھا اور وہان کی فتح جو یاد آئی تو ہر انگریز کا دل شیر ہو گیا۔ دوسرے دن
علی الصباح انگریزی کمانڈر کہ سوا فتح کے شکست کا نام نجانتے تھے آگے
بڑہے اور للکارتے ہوے بڑہے چلے گئے۔ آلات معمولی کے سوا اونکے
ہاتھون مین تیز نکیلی لکڑیان بھی تھین اُن لکڑیون کی اونھون نے ایک
ترچھی قطار اپنے سامنے باندہ لی اور اس دیوار چوبین نے فرانسیسی
فوج کے حملہ کو خوب روکا اور اوسکی آڑ مین انگریزی تیراندازون نے
تیرون کا مینہ برسا دیا بعد اوسکے کمانون کو پھینک کر سوارون کے ساتھ
صفوف شکستہ فوج مخالف پر صاعقہ وار ٹوٹ پڑے اور فوج فرانسیسی کا
پہلا اور دوسرا اور تیسرا حصہ یکے بعد دیگرے منہزم ہوا۔ خود بادشاہ
ھنری عین شدت جدال و قتال مین مشغول کارزار تھا اور اگرچہ کئی
مرتبہ گرز گران اور شمشیر بران اوسکی حلق پر رکھدی مگر اوسے گزند نہ پہنچا۔
بادشاہ انگلستان کی حکمت اور قواعد دانی سے سپاہ فرانسیسی سراسیمہ
اور پریشان ہو گئی کہ اوسنے کچھہ سوار پوشیدہ دیہہ اگنکورٹ مین
کہ عقب فوج فرانسیسی واقع تھا بھیجے اور اونھون نے مکانات مین آگ
لگا دی۔ الغرض فوج فرانسیسی منہزم و مفرور ہوئی اور خود سپہ سالار
فرانسیسی اور بڑے بڑے نامور امیر اور آٹھہ ہزار سردار اور سواران جرّار
اوس روز کام آئے مگر سپاہ ظفر پناہ انگریزی مین فقط سولہ سے
آدمی مارے گئے۔ بعد اس فتح عظیم کے ھنری نے فوج فرانسیسی کا

تعاقب نکیا اور ڈُوْور کو چلا گیا - جب پادشاہ ڈُوْور مین بفتح وفیروزی پونہچا تو رعایا کی خوشی کی حد و پایان نہ تھی یہانتک کہ لوگ اوسکو جہاز کے استقبال کے واسطے سمندر مین کود پڑے اور ہزارون آدمی اَحسَنتَ اَحسَنتَ کہتے ہوسے زیر پرچم نشانہاے ظفر لنڈن تک پادشاہ کے ساتھہ گئے اور پارلیمنٹ سنے بلا درخواست پادشاہ کے بہت سا روپیہ اوسے دیا اور مادام الحیوۃ اوسے اُون اور چمڑے کا محصول معاف کردیا -

فتح نورمنڈی ۱۴۱۹ء

سنہ ۱۴۱۸ع مین محاربہ فرانس پھر شروع ہوا - پادشاہ انگلستان نے آہستہ آہستہ فرانسیس کے شہر فتح کیے یہانتک کہ چھہ مہینے کے محاصرہ کے بعد شہر رُوْن کو فتح کرلیا اس سبب سے صوبہ نورمنڈی اوسکے قبضہ مین آگیا - اب ایک ایسا حادثہ ناگہانی ہوا کہ فرانسیس کی سلطنت لے لینیکی بہت سہل راہ نکل آئی - وہ حادثہ یہ تھا کہ نواب برگنڈی کو ہواخواہان شاہ فرانس سنے بکر و دغا مار ڈالا لہذا نواب موصوف کے طرفدار پادشاہ فرانس کے خون کے پیاسے ہوگئے اور شاہ ھنری کے شریک ہوگئے اس سبب سے ھنری کو اتنی قوت ہوگئی کہ اوسنے حاکمانہ شروط مصالحہ پادشاہ فرانس کو لکھہ بھیجے اور مصالحہ ٹروئز منعقد ہوا جسکی شروط ضروریہ یہ ہین - اوّلؔ یہ کہ شاہ ھنری فرانسیس کی شاہزادی کیتھراین کو اپنے حبالۂ عقد مین لائے - دوؔم یہ کہ تاحیات پادشاہ ضعیف الدماغ چارلس ھنری سلطنت فرانسیس کا متولی رہے - سوؔم یہ کہ بعد وفات شاہ

مصالحہ ٹروئز ۱۴۲۰ء

چارلس هنری فرانسیس کا پادشاہ ہو

شاہ ہنری اپنی دولہن کو ساتھ لیکر تھوڑے دنون کے
انگلستان مین آیا تھا کہ ایک ایسی خبر وحشت اثر سنی کہ اولٹا فرانسیس
گیا ـ پادشاہ فرانس کے ولیعہد نے فوج اسکاٹ لنڈ کی مد
سپاہ انگریزی کو مقام بوجی پر شکست دی اور شاہ ہنری کے
نواب کلیرنس کو قتل کرڈالا ـ ہنری کو یہ امید تھی کہ اسکاٹ
والے اپنے پادشاہ سے نہ لڑینگے اس خیال سے وہ اونکے پادشا
کہ قید تھا لڑائی مین لیگیا ـ یہ امید پادشاہ کی نہ برآئی مگر چونکہ وہ ہمیشہ
نصیب ہا لہذا اس دفعہ بھی اوسنے دشمن کو نکالکر قصبہ بورجن پر
اور قلعہ مو کو کہ قریب پیرس پای تخت فرانس کے واقع تھا اور نہ
مستحکم تھا مغلوب کر لیا اس سبب سے اہل فرانس کی حسر
تدبیرین باطل ہوگئین ـ

اب شاہ ہنری کی طمع ملک گیری اقصی مدارج کا مب
پونہچ گئی تھی ـ تمام ملک شمالی فرانس تا ساحل دریاے لوا
قبضہ مین تھا اور تاج فتح و فیروزی جو اوسنے جنگ اگنا
اور روون مین پایا تھا اوس مین سے ایک تار بھی نہ گرنے
اودھر تو پیرس مین عید فتح کی خوشیان ہو رہی تھین ادھر

شاہ ھنری کا دربار گرم تھا جسکے تزک و احتشام کے سامنے خود پادشاہ فرانس کا دربار گرد تھا۔ شاہ ھنری نے عین اوج و سطوت مین اس دار فانی سے رحلت کی۔ اوسکے مرض مین مورخین نے اختلاف کیا ہے لیکن اتنا امر یقینی ہے کہ جوانی کی عیاشی و میخواری اوسکی جوان مرگی کا باعث ہوئی۔ اوسکا جنازہ نہایت تزک و احتشام سے انگلستان مین لیگئے اور قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کیا۔ اوسے فقط ایک بیٹا ھنری ششم تھا۔ اوسکے بعد اوسکی زوجہ ملکہ کیتھراین نے اون ٹیوڈر سے کہ شرفاء ویلس مین سے تھا عقد کر لیا پس اسطرح سے خاندان شاہی ٹیوڈر کی بنیاد پڑی۔

ھنری پنجم شجاع اور مدبر و سیاست دان تھا۔ اوسکے غرور و نخوت سے لوگ کشیدہ خاطر رہتے تھے مگر اوسکا عدل مستقیم رعایا کے نزدیک اوسکے عیوب و جرائم کا کفارہ تھا۔ وہ فوج کا بڑا پیارا تھا کہ اوسکی رکاب ظفر انتساب مین ہمیشہ اوسے فتح و فیروزی نصیب ہوتی یہ پادشاہ کشیدہ قامت اور لاغر تھا۔

اس پادشاہ کے عہد مین محکمہ عوام پارلیمنٹ نے ایک اختیار عظیم حاصل کیا تو وہ یہ تھا کہ کوئی قانون سوا اس محکمہ کی منظوری کے نافذ نہو گا۔ جتنا روپیہ رعایا نے اس پادشاہ کو دیا اوتنا کسیکو ندیا تھا

اسواسطے کہ اوسکی فتوح نے اونکی نظرون کو ایسا خیرہ کر دیا تھا کہ
کی اوسنے درخواست کی رعایا نے فوراً منظور کرلیا اور اکثر چیزون
محصول مادام الحیوۃ اوسے معاف کر دئے اوران محصولون
پر اوسنے بہت سا روپیہ قرض لیا۔ آمدنی ملک قریب پانچ لاکھ
روپیہ سالانہ کے تھی مگر اکثر مخارج مداخل سے بڑھجاتا تھا چنانچہ لکھ
قریب دو لاکھ روپیہ سالانہ کے فقط شہر کیلی مین صرف ہوجاتا
انگریزی فوج بحری کی بنا بھی اسی بادشاہ کے وقت مین ہوئی ک
ایک بڑا وسیع جہاز اپنے واسطے شہر بیون مین بنوایا۔ ان
جنھین شاہ ھنری نے بنوایا تھا یا سوداگرینکے جہاز ہوتے تھے
ملکون کے جہاز بکرایہ لیے جاتے تھے۔ شاہ ھنری نے ر
وھٹنگٹن تاجر لنڈن کو تین مرتبہ عہدۂ کوتوالی سے سرافراز
سوداگر نے ایک جہاز مسمّٰی بہ کیمٹ مین کئی مرتبہ بقصد تجارت
کیا اور بہت دولت حاصل کی چنانچہ اسی جہاز کے نام سے بچون
کی کہانی نکلی ہے اور وہ بہت مشہور ہے۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

جیمس اول . . . .

فرانس

چارلس ششم ....

اسپانیہ

ھنری سوم .... سنہ ۱۴۰۶ع

جان دوم ....

شہنشاہ جرمنی

سجسمنڈ ....

پوپ

جان بست و سوم .... سنہ ۱۴۱۵ع

مارٹن پنجم ....

باب ۳ سوم

عہد شاہ ھنری ششم۔ مولد ونڈسر۔ سنہ ولادت سنہ ۱۴۲۱ع۔ سنہ جلوس سنہ ۱۴۲۲ع۔ سنہ وفات سنہ ۱۴۶۱ع

چونکہ بوقت جلوس اس پادشاہ کا سن کل چھہ مہینے کا تھا لہذا بیس آدمیونکی

کو نسل انتظام امور سلطنت کے واسطے مقرر کی گئی اور نواب بڈفرڈ عم پادشاہِ شیرخوار متولی ولایت فرانس مقرر ہوا اور دوسرا چچا همفری نواب گلوسٹر مخاطب بخطاب حافظ مملکتِ انگلستان ہوا

هنری پنجم کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد پادشاہ فرانس نے انتقال کیا اور اوسکا ولیعہد بخطاب چارلس ہفتم پادشاہ ہوا۔ دریاے لوار عملداری انگریزی اور عملداری فرانسیسی مین حدِّ فاصل تھی۔ جنگ کِرِوَنٹ (۱۴۲۳ء) اور جنگ ورنول (۱۴۲۴ء) مین نواب بڈفرڈ نے فرانسیس مین انگلستان کا نام رکھ لیا۔ نواب گلوسٹر نے جیکولاین شاہزادی بویریا سے شادی کی اور بر بناے وراثت شاہزادی موصوفہ اکثر بلاد ممالک ندرلینڈس کا مدعی ہوا۔ نواب برِبنٹ بھی اسی شاہزادی کی زوجیت کا مدعی ہوا اور نواب گلوسٹر کے دعوے کا مانع و قادح ہوا اور نواب برِبنٹ کی اعانت و تائید اوسکے ابن عم رئیس اعظم برگنڈی نے کی پس اسطرح سے رئیس موصوف پادشاہ انگلستان کی شرکت سے خارج ہوا۔ نواب گلوسٹر نے اپنے وطن مین بھی بوفٹ اسقف ونچسٹر سے کہ نہایت متکبر اور صاحب مکنت تھا مناقشہ کیا پس ان وجوہ سے نواب بڈفرڈ کی حکومت فرانسیس مین ضعیف ہو گئی

آخر الامر ۱۴۲۸ء مین ارباب کونسل نے یہ تجویز کیا کہ سپاہ

انگریزی دریاے لوادسے عبور کرکے جو صوبے کہ شاہ چارلس کے
تحت حکومت ہین اونہین تاخت وتاراج کرے مگر بنابر قول بعض مورخین
کے متولی ولایت فرانس یعنے نواب بڈفرڈ اس امرسے مانع ہوا۔
الغرض پہلے فوج انگریزی نے شہر اورلینس کا محاصرہ کیا اور بیرون
شہر خفیف سی لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی کا نام عجیب وغریب ہوگیا یعنے
مچھلیون کی لڑائی۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ ایک انگریزی سردار
کچھ رسد کی گاڑیان لشکرگاہ انگریزی کی طرف لیے جاتا تھا کہ مقام رُوورَی
پر فرانسیسی سوارون نے اوسپر حملہ کیا اور اوسنے اونہین بہگا دیا چونکہ
رسد کی گاڑیون مین نمکین مچھلیان بکثرت تھین اس سبب سے اس لڑائی
کا نام یہ ہوگیا۔ اس لڑائی کی فتح ہونے سے اور محاصرین انگریزی
کی جرأت واستقلال سے اہل فرانس ہمت ہار گئے اور شہر اورلینس
سے مایوس ہوگئے

مگر دفعتہً زمانہ کا رنگ بدل گیا۔ ایک عورت جون نامی
نے کہ ایک دیہاتی سراے مین خادمہ تھی پادشاہ فرانس سے ملازمت چاہی
اور عندالملاقات عرض کیا کہ مجھے خدا نے اسواسطے بھیجا ہے کہ انگریزون
کو اورلینس سے نکالدون اور حضور کو (یعنے چارلس کو) رہیمس
مین لیجاؤن۔ پادشاہ فرانس نے اس مدعیہ رسالت کا نہایت اعزاز
واحترام کیا خواہ اس وجہ سے کہ اوسکے افسانہ کا اوسے یقین آگیا

دوشیزہ جون مقدسہ رسالت ۱۴۲۹ع

خواہ اس سبب سے کہ پادشاہ کو اپنی ضعیف الاعتقاد فوج کا پھسلانا منظور تھا۔ القصہ یہ عورت زرہ پہنکر اور شرغہ گھوڑے پر سوار ہوکر اورلینس کے بچانیکو چلی اور داخل شہر ہوئی اور قلعہ کو مغلوب کیا اور فوج انگریزی کو نکالدیا اس سبب سے اوسکا لقب مُجاہدۂ اورلینس ہوگیا۔ دو مہینے کے عرصہ مین شاہ چارلس نے شہر رھیمس مین تاج پہنا اور اوس مدعیۂ رسالت کی رسالت کی تکمیل ہوئی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد انقلاب شروع ہوا اور شہر کومپیئن کی جنگ مغلوبہ مین اوس عورت کو ایک کماندار نے گھوڑے پر سے کھینچ لیا اور قید کرلیا اور متولی انگریزی کے ہاتھہ بیچڈالا اور چھہ مہینے قید رہکر وہ عورت بہ تہمت سحر رُوان کے بازار مین زندہ جلادی گئی۔

مدعیۂ رسالت زندہ جلادی

شاہ ھنری کہ ہنوز لڑکا تھا ویسٹ منسٹر مین مُزیّن بہ تاج شاہی ہوا اور پیرس دار السلطنت فرانس مین بھی اوسکی تاجداری کے رسوم ادا کئے گئے کیونکہ یہ امر ضروری متصور ہوا کہ چونکہ شاہ چارلس شہر رھیمس مین تاج پہن چکا ہے لہذا ھنری کی تاجداری خود پیرس دار السلطنت مین کیجاے مگر پیرس مین ھنری کی تاجداری فقط ڈھکوسلہ تھا سنہ ۱۴۳۵ع مین شہر آرّس مین ایک مجلس منعقد ہوئی اور قسیسون نے بہت چاہا کہ دونون بادشاہو مین مصالحہ ہوجاے مگر کچھہ نہوا۔ اب دو سانحے ایسے ہوے کہ اونکے سبب سے انگریزی سلطنت فرانسیس مین مستزلزل ہوگئی۔ ایک سانحہ نواب بڈفرڈ کا انتقال تھا دوسرا

سانحہ یہ ہوا کہ نواب اعظم برگنڈی نے پادشاہ فرانس سے مصالحہ کرلیا
اور اوسکی مشارکت اختیار کی۔ الغرض شہر پیرس بہت جلد انگریزون کے
قبضہ سے نکل گیا اور سنہ ١٤٤٤ء مین اونھون نے بخوشی پادشاہ فرانس سے
دوبرس کے واسطے مصالحہ کرلیا۔ دوسرے سال شاہ ہنری نے
رِنی رئیس صوبہ آنجو ومین کی دختر حسینہ وجمیلہ مارگرٹ
سے کہ نہایت عالی ہمت تھی شادی کرلی اور یہ صوبے یعنے مین وانجو
بہ تنسیخ رسم عام دولہن کے باپ کو مسترد کردیے۔ یہ صوبے فرانسیس کی کنجیان
کہلاتے تھے اور جب یہ سلطنت انگلستان سے جدا کئے گئے تو ساری
ملک مین واویلا پڑگئی۔ اب سپاہ فرانسیسی جوق جوق دریای گواسکنی
عبور کرآئی اور نارمنڈی اوسکے مطیع ومنقاد ہوگئے
شمال فرانس سے شاہ چارلس نے عنانِ عزیمت بسمت جنوب
منعطف کی اور پیرمشہر پادشاہ ظفر پناہ کا مطیع وخیر خواه ہوا یہانتک
کہ سنہ ١٤٥١ء مین از خلیج ڈوور تا کوہ پی نینا پادشاہ انگلستان کا
جھنڈا کسی مقام پر نہ باقی رہا سوا کیلی کی گڑھی کے کہ اوسپر ایک انگریزی
جھنڈا رہ گیا تھا۔ پس انگریزون کو جو فرانسیس مین سلطنت کرنے کا
خیال خام تھا اوسکا انجام یہ ہوا۔

ہنری ششم کے ابتدا سے عہد مین (سنہ ١٤٢٣ع) جیمس شاہ
اسکاٹلنڈ نے رہائی پائی اور اپنے ملک کو مراجعت کی اور اپنے

ساتھہ ایک انگلنڈ کی امیرزادی کو اپنی زوجہ اور شریک سلطنت کرکے لیگیا - اِس امیرزادی کا نام جین بوفرٹ ہی اور یہ نواب سمی سٹ کی بیٹی تھی -

خاندان لنکسٹر کے رُکُن رکین نواب گلوسٹر اور اوسکا چچا کارڈنل بوفرٹ تھے - اگرچہ یہ دونون امیر امور سیاست مین باہم رقیب تھے مگر دونون نے یکدل ہوکر ھنری کی سلطنت کو سنبھالا اور ھنری کا یہ حال تھا کہ جون جون سن زیادہ ہوتا تھا ہر روز اوس سے ایسے امور وقوع مین آتے تھے جنسے فساد عقل ظاہر تھا لیکن یہ دونون ارکان دولت چھہ ہفتہ آگے پیچھے دنیا سے رحلت کر گئے اور اب رچارڈ نواب یورک کو سلطنت لینے کے خیالات بندھنے لگے - نواب موصوف مان کی جانب سے شاہ اڈورڈ سوم کے منجھلے بیٹے اور باپ کیجانب سے اوسکے چھوٹے بیٹے کی اولاد مین تھا

جب ھنری کا وزیر وفاشعار دنیا سے اوٹھہ گیا تو نواب یورک کے دن پھرے - اودھر فرانسیس کے صوبے بادشاہ سے چھن گئے اس سبب سے تمام انگلستان اوس سے برہم ہوگیا اور چونکہ نواب سفک کے مشورے سے صوبہ انجو اور مین بادشاہ نے رنی رئیس فرانسیسی کو مسترد کردیے تھے لہذا نواب موصوف سے خاصتہً لوگون کو عداوت

ہوگئی یہانتک اوسپر پارلیمنٹ مین نالش کی اور اوسے ملک بدر کر دیا مگر اسپر بھی اوسے یہ امید باقی تھی کہ کیلی مین قیام کی مجھے اجازت ملے گی لیکن چند جنگی جہازون نے اوسکی کشتی شکستہ کا تعاقب کیا اور اونکے کپتان نے اوس سے بہمین طور کلام کیا کہ خوش آمدی ای نکھرام - الغرض دو دن کے بعد ایک کشتی پر جلاد اور تختۂ قتل اور ایک زنگ آلود تلوار اوس مقام پر پونہچے اور اس عجیب تختہ پر نواب سفک کا سر جدا کیا گیا

اس حادثۂ جانکاہ سے ھنری کو صدمۂ عظیم ہوا اور اہل کینٹ کو جنہون نے نواب سفک کے گرفتار کرنیکو جہاز بھیجے تھے یہ خبر پونہچی کہ ہم سے سخت انتقام لے نے کا سامان ہو رہا ہے - یہ کینٹ کے لوگ اونھین باغیون کی نسل سے تھے جنہون نے ٹایلر کا ساتھ اسمتھ فیلڈ کی معرکہ مین دیا تھا - الغرض یہ لوگ بسرداری جیک کیڈ پھر آمادۂ فساد ہوئے اور اونہون نے اپنا نام مورٹیمر مشہور کر دیا جو نواب یورک کا چچازاد بھائی تھا - بادشاہی فوج مقام سون اوکس پر باغیون سے منہزم ہوئی اور اوس کا سردار قتل ہوا --- کیڈ نے یہ چال کی کہ سردار مقتول کی زرہ خود پہین لی اور لنڈن تک چلا گیا اور جب وہ وہان پہنچا تو شاہ ھنری کنلورتھ کو راہی ہوا - غرض اب باغیون کا کوئی روکنے والا نہ رہا اور وہ شہر لنڈن مین داخل ہوے اور کیڈ نے ہنگام عبور دریا ئی پل کی رسیّان اپنی تلوار سے کاٹ دین --- دو دن تک باغی لنڈن پر قابض رہے تیسرے روز جب

اونھون سے نے بعض مکانات کو لوٹا تو اہل لنڈن بگڑے اور پُل کو چھین لیا
اور چھہ گھنٹہ بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا بعد اوسکے چند عرصہ تک لڑائی
موقوف رہی اور اسقف ونچسٹر نے اس مدت قلیل کو غنیمت جانکر مشتہر
کردیا کہ جو لوگ فورًا اپنے اپنے گھرون مین پھر جائین اونھین امان دیگئی
اب کیڈ کے ساتھہ ایک آدمی بھی نرہا اور اوسنے پھر چاہا کہ فوج جمع کرے لیکن
کچھہ نہو سکا آخر وہ بھاگ گیا اور ایک سوار اڈن نامی نے اوسے اسٹکس
کے ایک باغ مین دیکھہ لیا اور قتل کیا اور ہزار مرکس اوسکے قتل
کا انعام پایا - ظن غالب ہے کہ نواب یورک اس فساد کی بنیاد تھا اور
اگر وہ ظفریاب ہوتا تو باغی اوسے تخت پر بٹھا دیتے

خاندان لنکسٹر پر مدت سے ادبار آتا جاتا تھا اب بالکل تباہی
آگئی کہ جنگ خانگی شروع ہوگئی - نواب یورک سلطنت لینیکی تدبیرین
پختہ کر چکا تھا اب اونکو عمل مین لانیکا عین وقت تھا - یہ سچ ہے کہ شاہ
ھنری کے یہان لڑکا پیدا ہوا تھا اور بڑی خوشیان ہو رہی تھین
مگر لوگ اس وجہ سے بہت غصہ تھے کہ بادشاہ نواب سمرسٹ پر
بہت عنایت کرتا تھا اور اوسے لوگ یہ الزام دیتے تھے کہ اسی نے
نورمنڈی کا صوبہ کھوادیا ہے اودہر بادشاہ نے صوبہ گین کے
لے لینے کا ارادہ کیا لیکن شکست فاش کھائی اس سے رعایا اور رنجواستہ
خاطر ہوئی - اس نازک وقت مین بادشاہ کو جنون ہوگیا اور عنان مملکت

آغاز جنگ روزز سنہ ۱۴۵۵ء

سلطنت نواب یورک کے ہاتھہ آئی اور وہ مخاطب بہ خطاب حافظ الملک ہوا مگر اوسکی حکومت تھوڑی ہی عرصہ تک رہی اور پادشاہ تندرست ہوگیا اور نواب یورک عہدے سے معزول ہوا مگر اوسے تو حکومت کا مزہ پڑگیا تھا لہذا وہ آمادۂ جنگ ہوا اور اب وہ لڑائی شروع ہوئی جسکا نام محاربہ روزز مشہور ہے۔ اس لڑائی کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ روز کے معنے گلاب کا پھول ہین چونکہ متخاصمین مین سے فوج یورک کا تمغہ سفید گلاب کا پھول تھا اور سپاہ لنکسٹر کا تمغہ سرخ گلاب کا پھول تھا لہذا اسی محاربہ روزز یعنی جنگ گلاب پوشان کہنے لگے۔ خاندان یورک کے بڑے معین و مددگار نواب سیلسبری اور اوسکا بیٹا نواب وارک تھے

باقی عہد شاہ ہنری مین چھہ لڑائیان ہوئین اور یہ امر کہ سلطنت کسکا حق ہے میدان کارزار مین طرفین کی فوج تو اسکا انفصال کرتی ہی تھی اب تمام ملک مین ہر گھر مین اسپر مباحثہ و مناقشہ ہونے لگا اور تمام اہل انگلستان کے دو فرقے متضاد ہوگئے۔ آخر الامر سنہ ۱۴۵۵ء مین بمقام سینٹ البنس پر لڑائی ہوئی اور فوج لنکسٹر نے شکست کھائی اور پادشاہ مقید ہوگیا مگر پھر تھوڑے عرصہ مین وہ رہا کردیا گیا اور برائے نام صلح ہوگئی سنہ ۱۴۵۹ء مین پھر لڑائی ہوئی اور فوج یورک نے جنگ بلور ہیتھ واقع ضلع استفرڈ مین پھر فتح پائی۔ پھر سنہ ۱۴۶۰ء مین بمقام سوتھمپٹن پر

لڑائی ہوئی اور فوج یورک نے بسرداری نواب وارک پادشاہ کو پھر گرفتار کرلیا اور اب نواب یورک نے علانیہ سلطنت کا دعویٰ اس بنیاد پر کیا کہ ہمین خاندان شاہی کے شعبۂ کبریٰ کا رئیس ہون — آخر پارلیمنٹ مین اس امر پر مباحثہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ ھنری مادام الحیوٰۃ پادشاہ رہے اور اوسکے مرنیکے بعد سلطنت نواب یورک اور اوسکو ورثہ کی طرف منتقل ہوجائے

یہ سنکر ولیعہد کی مان یعنے ملکۂ مارگریٹ کو محبت مادری نے جوش کیا اور وہ جلکر خاک ہوگئی کہ ہمین میرا بیٹا اڈورڈ سلطنت سے بالکل محروم کردیا گیا الغرض ملکہ نے امرائے لنکسٹر کو جمع کرکے فوج یورک کو مقام ویکفیلڈ گرین واقع یورک مین شکست دی اور یہ پہلی فتح اہل لنکسٹر کو ۱۴۶۰ء مین حاصل ہوئی — اس لڑائی مین نواب یورک مارا گیا اور اوس زمانہ کی رسم مکروہ کے موافق اوسکے سر پر کاغذ کا تاج رکھکر دیوار ہاے شہر یورک پر لٹکا دیا — اس شکست سے اہل یورک بیدل نہین ہوتے بلکہ نہایت قہر و غضب مین آئے — اڈورڈ نواب مارچ نواب مقتول کا فرزند دلبند اپنے باپ کا جانشین اور اوسکے حقوق کا طالب ہوا — یہ شاہزادہ انیس برس کا تھا اور بڑا بہادر اور خوبصورت جوان تھا اور لوگون کی طبیعت اوسکی طرف مائل تھی — غرض ۱۴۶۱ء مین نواب مارچ نے فوج شاہی کو مقام مورٹیمرس کراس پر شکست

معزولی ہنری ششم و انتقال سلطنت بہ اڈورڈ چہارم

دی اور چند روز کے بعد ملکہ مارگریٹ نے نواب وارک کو مقام سینٹ البنس دوسری شکست دی (١٤٦١ء) اور پادشاہ کو قید سے چھڑا لیا۔ جب اڈورڈ لنڈن کو روانہ ہوا تو اہل شہر اوسکے آنے سے نہایت خوش و مسرور ہوے اور ایک بڑی کونسل منعقد ہوئی اور اہل کونسل نے کہا کہ جب پادشاہ ملکہ کی فوج سے ملگیا تو سلطنت کا مستحق نرہا اور نواب صاحب کو فوراً بخطاب اڈورڈ چہارم پادشاہ کردیا

شاہ ہنری ششم نحیف الجثہ اور ضعیف الدماغ تھا اور چونکہ مدت تک ایام طفولیت مین پادشاہ رہا تھا لہذا اوسے عادت پڑ گئی تھی کہ اپنے مشیرون کا بہت اعتبار کرتا تھا اور اونکے گناہون کا خمیازہ خود اوٹھاتا تھا مگر بذات خود یہ پادشاہ حلیم الطبع اور معصوم صفت تھا اور عفو قصور اور سزا سے درگذر کرنا اوسکا شعار تھا اور حصول صلح اور رفع شر کیواسطے اپنا نفع چھوڑ دیتا تھا۔

اس زمانہ تک حکومت و سیاست ملک محکمہ امرای پارلیمنٹ سے متعلق تھی اور اہم معاملات مین پادشاہ اونکے مشورہ پر چلتا تھا۔ اسی محکمہ کو متولی سلطنت مقرر کرنیکا اختیار تھا اور اسی کی راے سے پادشاہ ہنری معزول ہوا۔

محکمہ عوام کی استرضا ضرور تھی استشارہ ضرور نہ تھا مگر تاہم

روپیہ دینا اسی محکمہ کے اختیار مین تھا اور یہی اسکی قوت کی بات تھی اس محکمہ کے ممبر پارلیمنٹ مین بالالتزام نہ حاضر ہوتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ امور سیاست کا جو وہ انصرام کرتے تھے تو اسکا سبب قوی ایک یہ تھا کہ جن لوگون کی طرف سے وہ پارلیمنٹ مین وکیل تھے اونسے تنخواہ پاتے تھے دوسری یہ کہ براعاۃ خدمتِ وکالت رعایا قید اور سزا سے بری کر دیے گئے تھے — اسی بادشاہ کے عہد مین پارلیمنٹ مین راے دینے کا استحقاق اون لوگون پر منحصر ہوگیا جنکے پاس کم سے کم چالیس ۴۰ شلنگ سالانہ نکاسی کی زمینداری تھی —

مدت سے آمدنی ملک بہت کم ہوگئی تھی اسواسطیکہ هنری چہارم کو فرانسیس کے ملک سے بڑی آمدنی تھی اور اب هنری ششم کی عملداری فرانسیس کے فقط ایک شہر مین رہگئی اس سبب سے کل پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی اوسے رہگئی اور بسبب مصارفِ کثیرۂ محارباتِ فرانس کے اور اور وجوہ سے شاہ هنری تیس لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ کا قرضدار ہوگیا تھا

اسی بادشاہ کے عہد مین اٹن کالج اور کنگس کالج کیمبرج ۱۴۴۰ع مین مقرر ہوے اور اسکے بعد ۱۴۵۴ع مین مدرسۂ عالیہ گلیسگو مقرر ہوا اور هیلی منجم نے ۱۴۵۶ع مین ستارۂ ذوالذنب

مشاہدہ کیا اور ۱۵۵۷ء مین انگلستان مین شیشہ بنّا شروع ہوا۔ اِن وباتونسے
ثابت ہوتا ہے کہ جنگ خانگی کے تلاطم عظیم اور اختلال و انتشار مین
بھی علوم و فنون آہستہ آہستہ ترقی کر رہے تھے۔ اودھر بّراعظم یورپ مین
ایک ایسا فنّ لطیف رفتہ رفتہ ترقی کرتا جاتا تھا جسّے ایسے منافع عظیم حاصل
ہوئے کہ کسی فن سے نہوے تھے۔ اس فن سے چھاپہ کا فن مراد ہے۔
۱۴۴۲ء مین فاسٹ نے لکڑی کے تختون پر چھاپا۔ ۱۴۴۴ء مین گٹن برگ نے سیسہ
کے حروف بنائے ۱۴۶۰ء مین بیلن کا چھاپہ نکلا اور ۱۴۵۲ء مین اسکویفر کے
ڈھالے ہوے حروف استعمال مین آئے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

	سنہ وفات
جیمس اوّل	بسنہ ۱۴۳۷ء
جیمس دوم	بسنہ ۱۴۶۰ء
جیمس سوم	

فرانس

چارلس ششم	بسنہ ۱۴۲۲ء
چارلس ہفتم	

اسپانیہ

جان دوم	بسنہ ۱۴۳۷ء
ھنری چہارم	

شہنشاہان جرمنی

سجسمنڈ . . . . سنہ ۱۴۳۷ع
البرٹ دوم . . . . سنہ ۱۴۳۹ع
فریڈرک چہارم . . . .

پوپ

مارٹن پنجم . . . . سنہ ۱۴۳۱ع
یوجینس چہارم . . . . سنہ ۱۴۴۷ع
نکولاس پنجم . . . . سنہ ۱۴۵۵ع
کیلکسٹس سوم . . . . سنہ ۱۴۵۸ع
پایس سوم . . . .

سلطنت خاندان یورک   سنہ جلوس

اڈورڈ چہارم . . (پسر رچارڈ نواب یورک) . . . سنہ ۱۴۶۱ع
اڈورڈ پنجم . . . . (پسر) . . . . . سنہ ۱۴۸۳ع
رچارڈ سوم . . . . . . (عم) . . . . سنہ ۱۴۸۵–سنہ ۱۴۸۳ع

باب اوّل

عہد شاہ اڈورڈ چہارم ـ سنہ ولادت ۱۴۴۲ء
سنہ جلوس ۱۴۶۱ء ـ سنہ وفات ۱۴۸۳ء

ہنوز محاربہ س و ذز ختم نہوا تھا ـ شمال کے لوگ ھنری کے شریک رہے مگر اہل لنڈن اور جنوب کے لوگ اڈورڈ کی طرف ہو گئے ـ ۱۴۶۱ء مین عین برف باری مین اڈورڈ نے مقام ٹوٹن واقع ضلع یورک مین فتح پائی اس سبب سے اوسکی سلطنت قائم ہو گئی ـ ملکہ مارگرٹ بامید حصول مدد فرانسیس مین گئی اور پھر فوج لنکسٹر کے صفوف شکستہ میدان کارزار مین آراستہ ہوے لیکن مقام ھجلی مور اور ھگزھم پر پھر منہزم ہوے اور ھنری میدان ھگزھم سے بھاگ کر لنکشیر کے جنگلون مین چھپا اور برس روز سے زیادہ تک کیسکے ہاتھ نہ آیا مگر آخر کو گرفتار ہوا اور محبس ٹاور مین مقید ہوا

۱۴۶۴ء مین اڈورڈ نے لیڈی الزبتہ گری سے پوشیدہ شادی کرلی ـ یہ بیگم ایک سردار وڈول نامے کی بیٹی تھی اور وہ خود تو تاج شاہی سے مزیّن ہو کر ملکہ بنی اور اپنے بھائیون اور بہنون کی شادی بڑے بڑے امیر زادون اور امیرزادیون سے کردی پادشاہ

کی تولیت مین تھے۔ اِن نسبتون سے اُمراجل کرخاگ ہوگئی علی الخصوص
خاندان نِوِلِس کے امیر جنکا رتبہ نواب وارک تھا۔ اس امیر کا لقب
کتب تواریخ مین پادشاہ گر لکھا ہے اور یہ وزیراعظم اور حاکم شہر کیلی
تھا اور کیلی کی حکومت سے اعلیٰ کوئی خدمت پادشاہ کے اختیار مین نہ تھی
پس پادشاہ سے تقرب و خصوصیت کا جاتا رہنا امیر موصوف کو کیونکر گوارا
ہوتا۔ الغرض نواب وارک اور پادشاہ مین روز بروز نفاق بڑھتا گیا
یہانتک کہ علانیہ لڑائی ہوگئی۔ نواب موصوف نے باعانت نواب کلیرنس
عم پادشاہ ضلع یورک اور ضلع لنکن کے لوگون سے بلوہ کروادیا
مگر آخرالامر یہ دو امیر مغلوب مقہور ہوکر لوی یازدہم شاہ فرانس کی کنف
حمایت مین عافیت گزین ہوے اور وہان ملکہ مارگرٹ سے ملاقات
ہوئی۔ چونکہ ملکہ اور نواب وارک کا مقدمہ واحد تھا لہذا یہ دونون اسبات
پر متفق ہوے کہ شاہ اڈورڈ کو مخذول و معزول کرین ملکہ مارگرٹ
نے اپنے بیٹے اڈورڈ کی شادی نواب وارک کی بیٹی این سے
کردی اس سبب سے اونکا اتحاد باہمی اور مستحکم ہوگیا۔

پانچ مہینے فرانسیس مین رہکر نواب پادشاہ گر بلا مزاحمت
جنوب انگلستان مین وارد ہوا اور اب اہل لنکسٹر کو پھر حصول سلطنت
کی امید ہوئی اسواسطے کہ چھہ ہزار آدمیون نے سفید گلاب کا پھول (کہ
تمغہ خاندان یورک تھا) اپنی ٹوپیون سے پھینک کر باواز بلند کہا کہ

خدا ہماری بادشاہ ھنری کو سلامت رکھی — قصہ کوتاہ شاہ اڈورڈ ھالنڈ مین بھاگ گیا اور ھنری کو قید خانہ سے لاکر پھر تخت پر بٹھایا —

ازبسکہ شاہ اڈورڈ کی ایک بہن نواب برگنڈی سی منسوب تھی لہذا اوس بادشاہ آوارہ وطن کو اوس سے فوج اور روپیہ اور جہاز سب سامان ملا اور چند ہی مہینے کے عرصہ مین وہ مقام ریونسپر واقع ضلع یورک مین پونہچ گیا — جب اڈورڈ نوٹنگھم مین پونہچا تو ساٹھہ ہزار آدمیون نے سفید گلاب کا پھول (اوسکی فوج کا تمغہ) پہن لیا اور اوسکا بھائی نواب کلیرنس بھی کہ بڑی مدت سے نواب وارک کا شریک تھا اب اوس سے آکر ملگیا اور اوسکی فوج عرصۂ قلیل مین لنڈن مین داخل ہوگئی — سنہ ۱۴۷۱ع مین عید فصح کو کہ روز یکشنبہ تھا مقام برنٹ پر وارسے نیارے کی لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین ہر برگ گلِ سرخ مرجھا مرجھا کر زمین پر گرا یعنے نواب وارک اور اوسکا بھائی مونٹیگ اور اور سرداران خاندان لنکسٹر اوسدن کام آسئے — اوسی روز ملکہ مارگرٹ اور اوسکا بیٹا پلی متھ مین پونہچے اور تین ہفتہ کے بعد اونکی فوج ٹکڑے اُڑگئی اور وہ مقام ٹیوکسبری واقع ضلع گلوسسٹر مین گرفتار کر لیے گئے — جب ملکہ اور شاہزادے کو قید کرکے پادشاہ ظفر پناہ (اڈورڈ) کو دربار مین لائے تو وہ دل قوی شاہزادی کا جسنے بڑے بڑے خوفون کا سامنا

کیا تھا اور بڑی بڑی مصیبتین کس شجاعت و مردانگی سے جھیلی تھین صدمۂ
فراق اولاد سے شق ہوگیا جبکہ اوسنے دیکھا کہ میرے پیارے کے نازنین
رخسار اڈورڈ کے آہنی دستانونسے شق ہوگئے ہین اور اوسکا خون
نواب کلیرنس اور نواب گلوسٹر کے خنجر ظلم سے ٹپکتا ہو مگر ملکہ کی
زندگی ایسی دراز تھی کہ اوس روز بد کی بعد بھی گیارہ برس تک جیتی رہی اور
لوی شاہ فرانس نے خونبہا دیکر اوسے چھڑا لیا۔ جس روز شاہ اڈورڈ
بفتح و فیروزی داخل شہر لنڈن ہوا اوسی روز ھنری محبس ٹاور
مین بظلم و ستم قتل کیا گیا۔

اب شاہ اڈورڈ کے بھائیون مین سخت نزاع ہوئی۔
نواب کلیرنس بربناءِ زوجیّتِ اکبرِ بناتِ نواب وارلک پادشاہ گر
کی جاگیر کا مدعی ہوا نواب گلوسٹر نے پادشاہ گر کی دوسری بیٹی این
ران بیوۂ شاہزادۂ اڈورڈ مقتول کو ڈھونڈ کر اوس سے شادی کر لی اور وہ بھی
اپنی زوجہ کے حصہ کا طالب ہوا۔ الغرض پادشاہ نے دونون بھائیون
کو راضی کیا اور جائداد متنازع فیہ دونون پر تقسیم کر دی اور اونکی خوشدامن
اوس پیرانہ سالی مین مفلس ہو گئی

اب اڈورڈ نے شاہ فرانس سے لڑنیکا منصوبہ باندھا
اور بزرگان سلف کا دعوے اوس ملک کی نسبت از سرِ نو قائم کیا۔

چند قوی وجہون سے اوسنے اس لڑائی کا قصد کیا تھا - اوّل تو وہ وجہ
کیجانب سے رئیس اعظم برگنڈی کا عزیز تھا الحاصل یہ رئیس شاہ فرانس کا
جانی دشمن تھا - ثانیاً پادشاہ کو یہ منظور تھا کہ جن مفسدون کی طبیعت مین
شر ہے اور میری سلطنت کی فکر مین رہتے ہین اور آتش جنگ خانگی کو
پھر افروختہ کیا چاہتے ہین اونھین غیر ملک مین لڑنیکو بھیجدون - اس
لڑائی کے واسطے پارلیمنٹ نے پادشاہ کو روپیہ دیا علاوہ برین اوسنے
ایک نیا اور بہت عمدہ طریقہ اخذ زر کا نکالا کہ مالدار لوگون کو اپنے پاس
بلا کر اونسے نذرین طلب کین پس اونکی کیا مجال تھی کہ پادشاہ کے حکم سے
انکار کرتے - اس روپیہ کا نام پادشاہ نے نذرانہ کا روپیہ رکھا —
الغرض بعد تاخیر بسیار پادشاہ نے فرانسیس پر فوج کشی کی مگر اپنے
شرکا کو قابل استعانت و استمداد نہ پایا تب تو اوسے بہت پس وپیش ہوا
کہ اتنے مین شاہ فرانس نے پیام مسرت فرجام مصالحہ ومشارکت بھیجا
غرض بمقام پکگنی دریاے سوم پر پل باندھا گیا اور نصف راہ
پر دونون پادشاہون نے ملاقات کی اور لکڑی کے کٹھرے مین
ہاتھہ ڈالکر مصافحہ کیا اور شروط مصالحہ کے ایفا کی قسم کھائی - اس مصالحہ
کی بڑی شرطین یہ تھین اوّل لوی شاہ فرانس پچھتر ہزار دینار فوراً
دے اور پچاس ہزار دینار سالانہ شاہ اڈورڈ کو مادام الحیوۃ دیا کرے
دوم سات برس تک دونون ملکون مین لڑائی موقوف رہے اور بلا محصول
تجارت جاری رہے سوم شاہ فرانس کا ولیعہد اڈورڈ کی بڑی بیٹی

الزبتھ سے شادی کرے۔ اس مصالحہ کا سبب یہ ہوا کہ شاہ فرانس نے
بادشاہ انگلستان کے رفقا و ملازمین پر روپیہ کی بوچھار کردی اور
اکثر امراء انگلستان بفخر کہتے تھے کہ ہم شاہ لوی کے نمکخوار ہیں ——

انگلستان کی رعایا اس لڑائی کے انجام بد سے بہت شاکی
تھی کہ اسی کے صرف کے واسطے اوس سے اسقدر محصول لیا گیا
تھا اور اگر بادشاہ ذرا بھی سانس لیتا تو آتش فتنہ و فساد مشتعل ہو جاتی
مگر بادشاہ بھی عاقل تھا کہ اس بات کو سمجھ گیا اور آیندہ اوسنے ایسی تدبیر
کی کہ سلطنت کا کام چلا جاتے اور رعایا سے ایک کوڑی نہ لیجاتے ——
اس غرض سے اوسنے سوداگرون سے محصول لینے مین شدت کی اور
پادریون سے دہ یکی لی اور سابق کی معافیون کو مسترد کرلیا
اور جرمانے لینے شروع کئے اور اپنے نام سے بحیرۂ روم کی بندرگاہون
مین تجارت کروائی پس ان تدبیرون سے سارا خرچ بھی اوسکا نبہ گیا بلکہ
وہ اور مالدار ہوگیا اور رعایا بھی کسیقدر راضی اور آسودہ رہی ——

نواب کلیرنس کے قتل کا دھبہ اڈورڈ کے نام پر رہگیا ——
مدت سے دونون بھائیون مین تفرقہ پڑگیا تھا خاصۃً اس وجہ سے کہ اڈورڈ
نے نواب کلیرنس کی شادی میری دختر رئیس اعظم برگنڈی سے
کہ نہایت مالدار تھی نہونے دی تھی اور جب نواب کلیرنس کا دوست تامس

برڈٹ بہ تہمت سحر مقتول ہوا تو نواب موصوف نے پادشاہ کو علانیہ اوسکے خون کا الزام دیا۔ اس گستاخی کا عوض پادشاہ نے یہ لیا کہ نواب کلیرنس کو محکمۂ امراے پارلیمنٹ مین طلب کیا اور اوسکے قتل کا حکم دیا اور دس دن کے اندر وہ محبس ٹاور مین مرگیا اور یہ افواہ اڑا کہ وہ مالمسی شراب کی ناند مین ڈوب گیا کہ وہ شراب اوسے بہت مرغوب تھی۔

شاہ اڈورڈ مین ایک عجیب بات یہ تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ جسدن میرے یہان لڑکا پیدا ہو اوسیدن اوسکی نسبت اور ملک کے پادشاہ کے خاندان مین ٹھہرالون مگر اس باب مین جو اوسنے تدبیرین کین وہ نہ چلین۔ اوسنے یہ منصوبہ باندھا تھا کہ میری بیٹی کی شادی بموجب مصالحہ بکگنی کے شاہ فرانس کو ولیعہد سے ہو جاے سو یہ منصوبہ یون باطل ہوا کہ اوسکی وفات کے تھوڑے روز پیشتر ولیعہد شاہ فرانس کی شادی مارگرٹ شہزادی برگنڈی سے ہو گئی۔ چند روز بعد اس شادی کے پادشاہ کہ بسبب عیاشی اور تماش بینی کے ضعیف و مضمحل ہو گیا تھا ایک مرض خفیف مین مبتلا ہوا اور اب وہ مرض فورًا منجر بمرض مہلک ہو گیا اور پادشاہ اکتالیس برس کے سن مین مرگیا اور ونڈسر مین مدفون ہوا۔ اس پادشاہ کے دو بیٹے تھے یعنے اڈورڈ جسکا سن اب بارہ ۱۲ برس کا تھا اور رچارڈ نواب یورک اور پانچ بیٹیان تھین انمین سب سے بڑی شاہزادی

الزبتہ شاہ ہنری ہفتم کے حبالۂ عقد مین آئی۔

اڈورڈ چہارم مین بڑا وصف یہ تھا کہ وہ لذائذ نفسانیۂ قبیحہ کو دوست رکھتا تھا اور اوسکی شہوات نفسانیہ کے سبب سی بڑے بڑے معزز خاندان بیحرمت ہو گئے۔ بھاری اور پر تکلف کپڑی نفیس کھانے اور قیمتی شرابین اوسے سب سی زیادہ مرغوب تھین اور اوسنی خون کے دریا مین پیر کر سلطنت لی اور مخبری سے سلطنت کو تھاما چنانچہ لکھا ہے کہ جو کچھہ اوسکے دربار مین ہوتا تھا اور جو امر کہ دور دور کے اضلاع مین واقع ہوتا تھا اوسکا علم اوسے ہو جاتا تھا۔ یہ پادشاہ خوبصورت اور ذی کمال تھا لیکن تماش بینی اور میخواری کے سبب سی آخر زمانہ مین پھول گیا تھا اور محض بیکار ہو گیا تھا۔

اسی پادشاہ کے عہد مین عرائض پارلیمنٹ قوانین بنائی گئے جو ابتک باسم قوانین پارلیمنٹ موسوم ہین۔ یہ تدبیر اسواسطے کی تھی کہ قبل اسکے کہ پادشاہ ان قوانین کے نفاذ کو منظور کرے انمین کسیطرح کا تغیّر و تبدّل نکر سکے

اڈورڈ چہارم کا زمانہ اسواسطے مشہور ہے کہ اس زمانہ مین چھاپہ کا رواج انگلستان مین ہوا۔ ولیم کیگسٹن جسنے چھاپہ کا ہنر

ملک ھالنڈ مین سیکھا تھا اب اوسنے ایک فرانسیسی کتاب کا ترجمہ انگریزی مین کیا اور ۱۴۷۱ء مین اوسے شہر گھینٹ مین چھاپا — یہ پہلی کتاب انگریزی زبان مین چھپی — ۱۴۷۴ء مین کیکسٹن نے مقام ویسٹ منسٹر مین چھاپہ خانہ قائم کیا اور ۱۴۷۴ء مین اس مطبع سے پہلی کتاب جو ولایت انگلستان مین چھپی تھی جاری ہوئی — اس کتاب کا نام دی گیم اینڈ پلے اف چیس ہے — اسکاٹ لینڈ کو ۱۵۰۸ء مین اور آیرلنڈ کو ۱۵۵۱ء مین یہ نعمت غیر مترقبہ ملی — انھی ایام مین اوّل مرتبہ انگلستان مین ڈاک لنڈن سے اسکاٹ لنڈ تک جاری ہوئی اور ڈاک کی یہ کیفیت تھی کہ بیس بیس میل کے فاصلہ پر سوار مقرر کیے جاتے تھے اور وہ دست بدست ایک دن مین سو میل خطوط و مراسلات لیجاتے تھے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ — سنہ وفات

جیمس سوم . . . .

فرانس

چارلس ہفتم ۱۴۶۱ء

لوی یازدہم . . . .

اسپانیہ

ہنری چہارم .... سنہ ۱۴۷۴ع

شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا ....

شہنشاہ جرمنی

فرڈرک سوم ....

پوپ

پائیس دوم .... سنہ ۱۴۶۴ع

پال دوم .... سنہ ۱۴۷۱ع

سکسٹس چہارم ....

باب ۲ دوم

عہد شاہ اڈورڈ پنجم سنہ ولادت سنہ ۱۴۷۱ع

سنہ جلوس سنہ ۱۴۸۳ع ۹ اپریل سنہ معزولی سنہ ۱۴۸۳ع ۲۵ جون

اڈورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہ متوفی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا۔ اس زمانہ قلیل مین سر چارڈ نواب گلوسسٹر جسنے خطاب حافظ الملک حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجہ کا بڑا خیرخواہ اور محبِ صادق بنا تھا سلطنت

لینے کی فکر مین لگا تھا - آخرالامر بادشاہ خردسال کو مقام اسٹونی اسٹرا ٹفرڈ واقع نود تھمپٹن مین گرفتار کرلیا اور بہ تجمل ظاہری اوسے لنڈن مین لے گئے اور محبس ٹاور مین قید کیا - بادشاہ کی مان سے اوسکے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اوسے بھی اوسی محبس مین قید کیا غرض وہ دونون طفل نادان زندان بلا مین مصروف بازی تھے اور دام قضا مین پھنس رہے تھے لیکن اوس سے بالکل بیخبر تھے -

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلوسٹر نے یہ کی کہ جو امیر کہ بادشاہ خردسال کے خیر خواہ تھے اونھین دفع کیا چنانچہ امیر ھیسٹنگس کو کونسل کے مکان مین بہ تہمت سحر گرفتار کرکے ٹاور کے گرجے مین تختۂ چوبین پر اوسکا سر جدا کیا اور اوسی روز امیر ریورس بادشاہ کے ماموں اور کیکسٹن کے مربی کو مع اور تین امیرون کے قلعہ پونٹیفراکٹ مین قتل کیا جہان وہ بوقت گرفتاری اڈورڈ قید کیا گیا تھا - جب یہ سب ہو چکا تو نواب بکنگھم نے کہ خاندان شاہی سے تھا منادید اہل لنڈن سے مقام گلڈھال پر ملاقات کی اور بڑے جوش و خروش سے تقریر کی اور کہا کہ نواب گلوسٹر تخت و تاج کا وارث حقیقی ہے - اشراف اہل لنڈن اس تقریر کو سنکر خاموش ہو رہے مگر چند رذالے چلائے کہ خدا شاہ رچارڈ کی عمر دراز

کرے اور دوسرے روز نواب بکنگم نے لوگون کیطرف سے ایک عرضی لکھکر نواب گلوسٹر کو دی کہ آپ سلطنت قبول فرمائین۔ الغرض نواب حافظ الملک نے بکراہت ظاہری سلطنت کو قبول کرلیا اور اڈورڈ کی پادشاہت کا خاتمہ ہوگیا۔

باب ۳ سوم

عہد شاہ رچارڈ سوم ملقب بہ خمیدہ پشت سنہ ولادت سنہ ۱۴۵۲ء سنہ جلوس سنہ ۱۴۸۳ء سنہ وفات سنہ ۱۴۸۵ء

دو ہفتہ بعد قبول سلطنت کے رچارڈ نے مع اپنی زوجہ ایلن دختر نواب پادشاہ گر کے مقام ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا اور امرا و ارکین دولت کے مرتبے بڑہاتے اور پادشاہ متوفی کے خزانی لٹائے اس سبب سے ایک گروہ عمائد اوسکا معین و خیرخواہ ہوا۔ بعد اسکے اوسنے تمام ملک مین دورہ کیا اور اوسکا قول یہ تھا کہ مین اس غرض سے دورہ کرتا ہون کہ انگلستان مین امن و صلح قائم کرون اور عدل و انصاف خالص شایع کرون غرض اس دورہ مین پادشاہ نے دوبارہ رسوم تاجدار مقام یورک مین ادا کئے۔ مگر قبل اسکے کہ پادشاہ یورک مین پہونچے ایک گناہ عظیم کا مرتکب ہوا۔ سر ٹامس مور سے روایت

ہے کہ شاہ رچارڈ نے جیمس ٹوٹل رسالہ دار کے ہاتھہ وارلک سے لنڈن کو ایک حکمنامہ بنام بریکنبری داروغہ محبس ٹاور بھیجا اوسمین یہ حکم لکھا تھا کہ محبس مذکور کی کنجیان چوبیس گھنٹہ کے واسطے حامل حکمنامۂ ہذا کے حوالہ کردے - اسی محبس مین اڈورڈ پادشاہ معزول اور اوسکا بھائی قید تھے چنانچہ عین تاریکی شب مین فورسٹ اور ڈایٹن دو جلادون نے جو خاصۃً ان شہزادون کے قتل کرنیکے واسطے نوکر رکھے گئے تھے عالم خواب مین اونکی حلق مین کپڑا ٹھوس کر مارڈالا اور اونکے لاشے ٹوٹل کو دکھلا کر زینہ کے نیچے دفن کردیے - یہ حکایت خود اون قاتلون کے بیان پر مبنی ہے - مگر حق یہ ہے کہ قوی دلیلون سے (اگرچہ یہ دلیلین تام و مسکت نہین ہین) ثابت ہوتا ہی کہ رچارڈ اس فعلِ شنیع سے بری تھا اور یہ حکایت تاریخ انگلستان مین ہمیشہ موردِ بحث و محلِ نزاع رہیگی -

ایک گروہ قوی امرا و شرفا کا ہمیشہ سے شاہ رچارڈ کا مخالف و معاند تھا اور اب چونکہ اڈورڈ چہارم کے بیٹے مرچکے تھے لہذا اون لوگون نے چاہا کہ خاندان یورک و لنکسٹر مین اتفاق ہوجائے اور اس غرض سے اونھون نے ھنری نواب رچمنڈ کی شادی الزبتھ شاہزادی خاندان یورک سے کردی - ھنری اپنی ماں مارگریٹ بوفرٹ کی طرف سے جان نواب گھینٹ کا نواسا

تھا اور الزبتہ اڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی تھی—

اب غاصب سلطنت انگلستان پر خوف وخطر زیادہ ہوتا جاتا تھا چنانچہ نواب بکنگھم فوراً اوسکا دشمن جانی اور ھنری کا طرفدار ہوگیا۔ آخرالامر ۱۸ اکتوبر ۱۴۸۳ع مین بلوے ہوا اور نواب رچمنڈ بھی ضلع ڈیون مین وارد ہوا چاہتا تھا کہ بسبب شدت طوفان کے اوسکے جہاز پیچھے ہٹگئے۔ نواب بکنگھم جسنے مقام برکنک مین پادشاہ پر تلوار کھینچی تھی دریاے سورن مین طوفان آنے کے سبب سے اپنی شرکا سے نہ مل سکا اور اوسکی فوج جس مین سب اہل ویلس تھے ہوا ہوگئی آخر نواب مذکور بھیس بدلکر ایک خدمتگار بینسٹر نامے کے گھر مین جاکر چھپا اور بنا بر قول بعض مورخین کے میزبان نے مہمان کو دشمن کے حوالہ کردیا اور سیلسبری کے بازار مین اوسکا سر تن سے جدا کیا گیا—

پادشاہ کو ھنری اور الزبتہ کی مواصلت سے خوف ہوا اور اوسنے چاہا کہ اوس شاہزادی کی شادی میرے بیٹے سے ہوجاے مگر دولہہ کے فوراً مرجانے سے یہ تدبیر بھی پادشاہ کی نہ چلی تب اوسکے ذہن مین یہ آیا کہ اپنی بھتیجی کی شادی اپنے ساتھ کرلے اور لوگون کو یہ شبہہ ہوا کہ اسی غرض سے پادشاہ نے اپنی ملکہ این کو زہر دیدیا مگر ریٹکلف اور کیٹسبی اوسکے بڑے مشیرون نے اس عقد غیر جائز سے

اوسے باز رکھا پس اب اوسے کوئی چارہ نرہا بجز اسکے کہ اوس لڑائی کے
نتیجہ کا انتظار کرے جو عنقریب ہونیوالی تھی۔ غرض اوسنے ایسا ہی کیا مگر
وہ کمال محزون و غمگین رہتا تھا کیونکہ اوسکا روپیہ سب خرچ ہو چکا تھا اور اب
چونکہ اوسکی سلطنت معرض زوال مین پڑی تھی لھذا اوسکے رفقا
اور ہوا خواہون کی وفاشعاری مین بھی فرق آگیا اور پادشاہ خاصتہ امیر
اسٹینلی سے بہت خائف رہتا تھا کہ ضلع لنکشایر اور چیشایر مین
اوسکا علاقہ بہت وسیع و زر خیز تھا۔ اب پادشاہ کو رات کی نیند اڑ گئی
اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اکثر نیند مین جھجک پڑتا تھا اور بآواز ہولناک چلانے
لگتا تھا۔ اس عالم خوف و ہراس مین پادشاہ نے یہ خبر سنی کہ ھنری تین
ہزار آدمی کی جمعیت سے دریار سپٹن مین آپہنچا۔ شاہ رچارڈ
نے شہر نوٹنگھم مین کہ وسط ملک مین واقع تھا مورچہ لیا اور سب
ناکون پر سوار مقرر کر دئے کہ غنیم کے آنے کی خبر جلد پادشاہ کو دین
الغرض غرۂ ماہ اگست کو ھنری مقام ملفرڈ ھیون مین پونہچا
اور دو ہی ہفتہ کے عرصہ مین دونون لشکر مقام بوسورتھ پر دوچار
ہوے مگر رچارڈ کی فوج سے بہت سے لوگ چلے گئے۔ قصہ مختصر
ہر دو خاندان گلاب پوشان مین آخری لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین
رچارڈ نے فوج لنکسٹر کے علم بردار کو قتل کیا اور نواب رچمنڈ
پر بھی خاتمہ کی ضرب لگایا چاہتا تھا کہ خود ہدف تیر قضا ہوا اور جو تاج پہنکر
وہ میدان کارزار مین آیا تھا وہ ایک قبر کی جھاڑی مین ملا اور اوسی تاج

امیر اسٹینلی نے شاہزادۂ ظفر پناہ ھنری کے سرپر کہا رچارڈ کے لاشے کو ایک گاڑی پر لادکر لیسٹر مین لے گئے اور گری فرایرس کے گرجے مین دفن کردیا

مورخین اور افسانہ گویون نے آخر سلاطین پلین ٹجنٹ کی بڑی ہجو و مذمت کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیرحم اور خادع و ماکر تھا اور غلبۂ حرص و طمع سے مطلق العنان و مرفوع القلم ہوگیا تھا اور شدید اور ہولناک گناہون کا مرتکب ہوتا تھا مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ بادشاہ اچھا نہ تھا لیکن اسکا حال جو ہمپر حالی ہے وہ پادشاہان ٹیوڈر کے دور مین لکھا گیا تھا لہذا اوسمین احتمال بغض و عناد متطرق ہے - یہ بادشاہ نحیف و لاغر تھا اور اسکے ہاتھ دُبلے اور شانے بدقطع تھے اس سبب سے اسکا نام خمیدہ پشت مشہور ہوگیا -

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس سوم	

فرانس

لوی یازدہم	سنہ ۱۴۸۳ع
چارلس ہشتم	

اسپانیہ

اسپانیه

شاہ فرڈیننڈ وملکہ ازابلا . . . .

شہنشاہ جرمنی

فریڈرک سوم . . . .

پوپ

سکسٹس چہارم . . . . سنہ ۱۴۸۴ع

انوسینٹ ہشتم . . . .

باب چہارم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد سلاطین

خاندان یورک ولنکسٹر

جبتک محاربۂ سرخ و زرد رہا باب صلاح وسداد اہل انگلستان پر مسدود رہا اسواسطیکہ جب لوگون کو اپنی زندگی کا یقین نہ تھا تو تعلیم وتہذیب کا کیا خاک دھیان کرتے بلکہ اونکا مقصد عظیم تو حفظ جان تھا لہذا وہ

فن سپاہگری کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ ادنےٰ و اعلےٰ برابر مصیبت و بلا مین مبتلا تھے امرا اور اہل دول کے خاندان غارت ہوگئے بڑے بڑے عظیم الشان قلعے منہدم ہوگئے اور سیکڑون دیہات جلکر خاک ہوگئے۔

اس زمانہ مین انگلستان کے طرز معاشرت مین ایک بڑی ترقّی یہ ہوئی کہ غلام بنانیکا رسم موقوف ہوگیا۔ یہ رسم قبیح ابتدا زمانہ قوم سکسن سے اوس ملک مین جاری تھا۔ قوم نورمن کے غلبہ و تسلط سے آقا تو بدلگئے تھے لیکن غلام نہ آزاد ہوئے تھے مگر قریب زمانہ شاہ ھنری دوم کے یہ کار ثواب (یعنے آزادی غلامان) شروع ہوا اور تین سو برس تک آہستہ آہستہ جاری رہا اور اسکا شیوع ایسا آہستہ ہوا کہ اوس زمانہ کے کسی مورخ کو نہ محسوس ہوا چنانچہ جب انگریز کے نام کو لوگ باعث ذلت و توہین سمجھتے تھے جب نکولاس بریکسپیر کہ قوم انگریز سے تھا پوپ کے مرتبہ پر فائز ہوا اور قریب اوسی زمانہ کے ٹامس اے بکٹ کہ یہ بھی انگریز تھا انگلستان کے نورمن پادشاہ سے برسر مقابلہ ہوا قسّیسین روم مین سے اکثر ایسے تھے جو انگلستان کے غلامون پر ترس کھاتے تھے اور یہ رسم ہوگیا تھا کہ جب غلامون کا مالک قریب بمرگ ہوتا تھا تو پادری تمام حکومت کلیسائی اوسے غلامون کے آزاد کر دینے کی رغبت دیتے تھے چونکہ جنگ خانگی سے اوس قوم کی قوت ٹوٹ گئی تھی جو حاکم تھی لہذا

اس امر عظیم کی زیادہ تائید و تقویت ہوئی اور خاندان ٹیوڈر کی ابتداء سلطنت مین بندہ گری انگلستان سے قطعاً معدوم و مفقود ہو گئی

انگلستان مین جیسے اب سلطنت شخصی محدود ہے ویسے ہی جب بھی تھی۔ یہ طرز حکومت و عنوان سیاست اوس قبیل سے ہے جو قرن اوسط مین یوروپ مین حادث ہوا تھا اور اس قسم کی سلطنت مین انگلستان کا آئین حکومت حسن وا وسلے ہے۔ پادشاہ کا عہدہ قطعاً موروثی ہو گیا تھا اور پادشاہ کو حکومت الکل فی الکل حاصل تھی اور وہ تمام ملک کا مالک تھا مگر اوسکی حکومت تین اصول عظیمہ سیاست سے کہ قدیم الایام سے ملحوظ و مرعی تھے محدود و مقید تھی۔ اوّل پادشاہ کوئی قانون بدون استرضائے پارلیمنٹ نہ بنا سکتا تھا دوئم پادشاہ بدون رضامندی مجلسہ مذکورہ رعایا سے ٹیکس نہ لے سکتا تھا سوئم سیاست ملک مین اوسے قانون کی پابندی واجب تھی اور اگر وہ خلاف قانون کرتا تھا تو اوسکے کارندے اور مشیر مشغول الذمہ رہتے تھے۔

اب امرا نے بعوض قلعون کے جنکا حال سابق مین لکھا گیا بڑے بڑے چوبی مکانات بنانے شروع کیے اور اونھین نقش و نگار سے آراستہ کیا اور کمرون مین مشجّر کے پردے ڈالے۔ قصبون کے مکانات مین اوپر کے درجے نیچے کے درجے سے استنے باہر نکلے ہوتے تھے کہ

تنگ کوچون مین مقابل کے مکانات مین فقط چند فیٹ کا تفاوت باہم
رہجاتا تھا چنانچہ یہ طرز عمارت ابتک پرانے قصبون کے مکانات مین جیسے
چسٹر ہی موجود ہے - اسکا سبب یہ تھا کہ ابتک لوگون کو صاف روشنی
اور تازہ ہوا کی قدر نہ معلوم تھی کہ یہ جسم و دل دونون کو کسقدر نافع ہین
امرا اور اہل مقدرت دن بھر مین چار مرتبہ کھانا کھاتے تھے اسطرح سے
کہ پانچ بجے صبح کو اوٹھتے تھے اور سات بجے حاضری کھاتے تھے
پھر دس بجے کھانا کھاتے تھے پھر چار بجے چاشت نوش کرتے تھے پھر
نو بجے رات کو ناشتہ کرتے تھے جسمین کچھ تھوڑے سے پکے اور
خوشبو شراب ہوتی تھی اور یہ غذا سونیکے کمرون مین کھائی جاتی تھی -
غربا اور محنتی لوگ دوپہر کو کھانا کھاتے تھے اور یہی وقت اونکے کھانیکا
ابتک باقی ہے اسواسطے کہ امرا کو تو اتنی فرصت اور اطمینان رہتا ہے
کہ وہ اپنے کھانے کے اوقات بدلا کرتے ہین مگر محنتی لوگ بسبب روزمرہ
کی مشقت کے مجبور رہتے ہین اور اونکے اوقات غذا ہر زمانہ مین یکسان
رہتے ہین -

اس زمانہ مین نقول وحکایات کی شبیہین (جیسے واجدعلی
شاہ کا رہس تھا) باقاعدہ بننے لگین اور پہلے خود پادری گرجون مین
ایسی شبیہین بنتے تھے اور انہین اشباہ معجزات کہتے تھے اور
ان شبیہون سے یہ مقصود تھا کہ عوام الناس کو صُحُفِ مقدسہ سماویہ

کے حالات معلوم ہو جاتین مگر اُنسے بہت سو ادب ہوتا تھا۔ شاہ ھنری چہارم کے عہد مین اسطرح کی ایک شبیہ اعجاز مقام اسمتہ فیلڈ مین بنائی گئی اور آٹھہ دن تک لوگون کو دکھلائی گئی اور از ابتدای خلقت عالم تمام حالات مرقومۂ صُحف سماویہ اس شبیہ مین متشکل کیے گئے۔ قریب زمانۂ شاہ ھنری ششم کے اخلاق کی شبیہین بنانی کا رسم نکلا اور یہ شبیہین اشباہ معجزات سے نہایت بہتر و پاکیزہ تر تھین کہ اِن مین اہل دنیا (نہ اہل دین یعنے پادری) شبیہ بنتے تھے اور انبیاء و رُسل (جنکا ذکر کُتُب سماویہ مین ہے) کی شبیہین نہ بنائی جاتی تھین۔ ایسی شبیہون کو اشباہِ اخلاق کہتے تھے اسواسطیکہ شبیہ بننے والے رحم اور عدل اور صدق اور اور اخلاق حمیدہ کی صورت بنتے تھے۔ پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین (بعوض اشیاء ذہنیہ کی) اشیاء خارجیہ کی شبیہین بننے لگے جنکا استخراج تواریخ اور طرز معیشت و عنوان معاشرت سے کیا جاتا تھا۔

کُل تواریخ زمانہ جدید مین کوئی واقعہ ایسا نہین مرقوم ہے جس سے ایسے منافع کثیر و دائمی پیدا ہوے ہون جیسے چھاپہ کی ایجاد سے ہوے ہین جبسے یہ ہنر اختراع ہوا کتاب بنانے کا طریقہ بالکل بدل گیا اور قلمی کتابون کی عوض چھپی ہوئی کتابین شایع ہوئین مگر اس زمانہ تک نہ تو چھپی ہوئی کتابون کی ابتدا مین مصنف اور کتاب کا نام ہوتا تھا نہ بڑے حرف لکھی جاتی تھے

نہ اور علامات سوا وقف و لا کے ہوتے تھے اور الفاظ کے املے مین صرف اصوات حروف کا لحاظ رہتا تھا لہذا ہر مصنّف کے املے کا طریقہ جدا تھا اور اکثر اوقات ایک ہی صفحہ مین ایک ہی لفظ بصور مختلفہ مرقوم ہوتا تھا — اس زمانہ مین طبقۂ اوسط کی انگریزی رائج تھی اور اس زبان مین اور چاسر شاعر کی نظم مسمیٰ بہ حکایات کنٹربری کی عبارت مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہے —

مشاہیر اہل تصنیف ماتۂ ہذا (از ۱۳۹۹ء تا ۱۴۸۵ء)
در انگریزی طبقۂ اوسط

جیمس اوّل .... پادشاہ اسکاٹ لنڈ انّیس ۱۹ برس تک انگلنڈ مین قید رہا اور چاسر شاعر کی نظم کا مطالعہ کیا اور مثنویان تصنیف کین — اب فقط ایک کتاب اسکی یعنی کنگس کوھیر باقی رہگئی ہے

جان لڈگیٹ .... قریب ۱۴۳۰ء کے ہوا — یہ ایک اہل ادب شاعر تھا اور سنکر خاصتہ ایک مدرسہ شعر آموزی کیواسطے جاری کیا تھا اسکی بڑی تصنیفات تاریخ تھیلبس اور محاصرۂ ٹرائے وی ہین

والسنگھم . . . . راہب تھا۔ اسنے قریب سنہ ۱۴۴۰ع کے تاریخ تصنیف کی

سر جان فورٹسکیو . . . . . . قریب سنہ ۱۴۵۰ع کے ہوا منصف اعلی تھا۔ اسکی مشہور کتاب آئین انگلستان ہے

ولیم کیکسٹن . . . . سنہ ۱۴۸۰ع سے سنہ ۱۴۹۱ع تک رہا۔ یہ پہلا چھاپنے والا انگلستان میں ہوا اور اسنے قریب ساٹھ کتابوں کے تصنیف اور ترجمہ کیں

تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ ہذا (از سنہ ۱۳۹۹ع تا سنہ ۱۴۸۵ع)

وقائع عامہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
شہادت ساٹر	ہنری چہارم	سنہ ۱۴۰۱ع
رہائی جیمس اول شاہ اسکاٹ لنڈ	ہنری ششم	سنہ ۱۴۲۴ع
جون مدعیہ رسالت زندہ جلادی گئی	ایضاً	سنہ ۱۴۳۱ع
انگلستان میں پہلی مرتبہ کتاب چھاپی گئی	اڈورڈ چہارم	سنہ ۱۴۷۴ع

تغیرات سلطنت

کیلي کے سوا سب شہر فرانیس کے سلطنت انگلستان سے نکل گئے	هنري ششم	بسنہ ۱۴۵۱ع

محاربات و مصالحات

نام جنگ	عهد وقوع	سنہ وقوع
جنگ نسبٹ مُوْر	هنري چهارم	بسنہ ۱۴۰۲ع
جنگ کوہ هوملڈن	ایضاً	بسنہ ۱۴۰۲ع
جنگ شروزبری	ایضاً	بسنہ ۱۴۰۳ع
جنگ اگنکورٹ	هنري پنجم	بسنہ ۱۴۱۵ع
محاصرۂ رُوِن	ایضاً	بسنہ ۱۴۱۹ع
مصالحہ ٹروئز	ایضاً	بسنہ ۱۴۲۰ع
جنگ کرونٹ	هنري ششم	بسنہ ۱۴۲۳ع
جنگ ورنول	ایضاً	بسنہ ۱۴۲۴ع
کیڈ کی بغاوت	ایضاً	بسنہ ۱۴۵۰ع
مصالحہ پکگني	اڈورڈ چهارم	بسنہ ۱۴۷۵ع

جنگہائے روز

از ۱۴۵۵ء تا ۱۴۸۵ء ۳۰ سال ۱۲ جنگ

عہد وقوع	جنگ	فریق ظفریاب	سنہ وقوع
ہنری ششم	جنگ اول سینٹ البنس	خاندان یورک	سنہ ۱۴۵۵ء
	جنگ بلور ہیتھ	ایضاً	سنہ ۱۴۵۹ء
	جنگ نورتھمپٹن	ایضاً	سنہ ۱۴۶۰ء
	جنگ ویکفیلڈ	خاندان لنکسٹر	سنہ ۱۴۶۰ء
	جنگ مورٹیمرس کروس	خاندان یورک	سنہ ۱۴۶۱ء
	جنگ دوم سینٹ البنس	خاندان لنکسٹر	سنہ ۱۴۶۱ء
اڈورڈ چہارم	جنگ ٹوٹن	خاندان یورک	سنہ ۱۴۶۱ء
	جنگ ہجلی مور	ایضاً	سنہ ۱۴۶۴ء
	جنگ ھگزھم	ایضاً	سنہ ۱۴۶۴ء
	جنگ بارنٹ	ایضاً	سنہ ۱۴۷۱ء
	جنگ ٹیوکسبری	ایضاً	سنہ ۱۴۷۱ء
رچارڈ سوم	جنگ بوسورتھ	خاندان لنکسٹر	سنہ ۱۴۸۵ء

شجرہ نسب

مشعر قرابت خاندان پلین ٹجنٹ و خاندان ٹیوڈر

اڈورڈ سوم

اسکے سنجھلے بیٹے

جان نواب لنکسٹر کو شاہزادی
کیتھراین سولفرڈ سے یہ اولاد تھی

جان بوفرٹ نواب سمرسٹ

شاہزادی مارگرٹ بوفرٹ نے

کیتھراین شاہ ہنری پنجم
کی ملکہ بیوہ نے اوّن
ٹیوڈر سے شادی کی

نواب رچمنڈ
سے شادی کی

ہنری نواب رچمنڈ جو بعد ازآن شاہ ہنری ہفتم ہوا

زمانہ

پادشاہان ٹیوڈرس

از سنہ ۱۴۸۵ع تا سنہ ۱۶۰۳ع ہمگی ۱۱۸ سال ۵ پادشاہ

		سنہ جلوس
ھنری ہفتم		سنہ ۱۴۸۵ع
ھنری ہشتم	(پسر)	سنہ ۱۵۰۹ع
اڈورڈ ششم	(پسر)	سنہ ۱۵۴۷ع
ملکہ میری	(خواہر علاتی)	سنہ ۱۵۵۳ع
ملکہ الزبتہ	(خواہر علاتی)	سنہ ۱۵۵۸-۱۶۰۳ع

وقائع عظیمۂ متعلقۂ زمانۂ ہذا

(۱) حدوث مذہب پراٹسٹنٹ

(۲) احیاء علوم ادبیہ

(۳) ترقی و توسیع تجارت

باب اوّل

عہد شاہ ھنری ہفتم

سنہ ولادت ۱۴۵۵ء سنہ جلوس ۱۴۸۵ء سنہ وفات ۱۵۰۹ء

انگلستان کی حقیقی تاریخ ھنری ہفتم کے عہد سے شروع ہے۔ جیسے طوفان ہوا کو صاف کر دیتا ہے اوسیطرح سی جنگ خانگی نے بقیہ آثار قانون فیوڈل سسٹم کو اس ملک سی دفع کیا اور سب باتون کا انتظام تازہ اور درست ہوگیا۔ مدت سی دولت علم خانقاہون مین مخزون و محصور تھی لیکن اب بذریعہ چھپی ہوئی کتابون کے یہ دولت لوگون کے گھرون مین پونہچی اور اب لوگ بجاے خود پڑھنے اور فکر کرنے لگے۔ ابتک تو ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ پادشاہان فرانسیسی افواج انگریزی کے ساتھہ ولایت فرانسیس مین عیش کرتے تھے اور یہ بھی ملاحظہ کیا کہ امراے انگلستان مثل قزاقان (عرب و ترک) کے تھے اور دہقان مثل غلامان (حبش و دیلم) کے تھے مگر اب دیکھئے گا کہ پادشاہان برطانیہ تخت سلطنت برطانیہ پر متمکن ہین اور غلام آزاد ہوگئے اور ایک اوسط درجہ کا فرقہ زمینداروں اور سوداگرون کا پیدا ہوا۔ الغرض سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین علم ادب اور فن تجارت اور مذہب پراٹسٹنٹ کی ترقی انگلستان مین شروع ہوئی اور چند مدت کے بعد آئین سلطنت انگلستان کہ کئی سے برس سے ترقی کرتا چلا آتا تھا اعلی مراتب

کمال و استحکام کو پونہچ گیا اور جب اوس خاندان رفیع الشان کا دور ہوا جو بالفعل حامل لواے سلطنت ہی تو رعایا و برایا اسباب صحت اور اصول عافیت سے مطمئن ہو کر بعیش و آرام تمام زیر سایۂ ہما پایۂ پادشاہان عالیمقام رہنے لگی —

ھنری ہفتم دشمنون سے خالی نہ تھا - ایک رقیب اوسکا مقام شرّف ھٹن واقع ضلع یورک مین موجود تھا وہ اڈورڈ نواب وارک پسر نواب کلیرنس تھا جسکا سن اب پندرہ برس کا تھا - دوسرا رقیب جان ڈی لا پول نواب لنکن تھا جسکو رچارڈ سوم اپنا وارث مقرر کر چکا تھا - یہ شاہزادہ الزبتھ کا بیٹا تھا اور وہ شاہ اڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی تھی — نواب وارک بحکم شاہ ھنری مجبس ٹاور مین بھجوا دیا گیا مگر نواب لنکن نے پادشاہ کی بیعت کر لی لہذا وہ قید سے محفوظ رہا

پادشاہ کا لنڈن مین بہ تزک و احتشام داخل ہونا اور رسوم تاجداری ادا کرنا ۲۲ اگست سی ۳۰ اکتوبر تک ملتوی رہا اسکا سبب یہ ہوا کہ ایک وبا نازل ہوئی تھی جسکی علامت قوی شدت تعریق تھی لہذا اوسکو پسینہ کی بیماری کہنے لگے تھے — جب رسوم تاجداری سے فراغت ہوئی تو پادشاہ نے مجلس پارلیمنٹ منعقد کی اور اوس سے اپنے حق کی تصدیق

چاہی اور کہا کہ مجھے سلطنت کا استحقاق موروثی اور بجہت فتح دونو طرح
سے ہے اور اپنے استحکام اور شاہزادگان روز کی عداوت دفع کرنے
کے واسطے اوسنے شاہزادی الزبتہ دختر کلان اڈورڈ چہارم سے
شادی کرلی — علاوہ براین پادشاہ نے پوپ انوسینٹ ہشتم سے
ایک فرمان باین مضمون حاصل کیا کہ جو شخص شاہ ہنری یا اوسکی اولاد
احفاد کی سلطنت مین مخل و خارج ہوگا وہ ملعون و مرتد ہو جائے گا —
ہنری ہفتم کو خاصتہً جان مورٹن اور رچارڈ فوکس ان
دو قسیسون پر بڑا وثوق و اعتماد تھا کہ یہ دونون عالم جلا وطنی مین اوسکی
یار و غمگسار رہے تھے — چنانچہ اوسنے مورٹن کو کینٹربری کا ۲
اسقف اعظم کردیا اور فوکس کو ونچسٹر کا اسقف کیا

مگر باوجود اس دوراندیشی اور پیش بینی کے پندرہ برس تک
ہنری کی سلطنت معرض خوف عظیم مین رہی اور سازش پر سازش
مخل امن و عافیت ہوتی چنانچہ ایکمرتبہ پادشاہ شمال کے ملک مین دورہ کرتا
تھا اور شہر لنکن مین تھا کہ اوسے خبر پہنچی کہ ضلع یورک مین
بسرو براہکاری امیر لوول اور ضلع ورسسٹر مین باغواے چند
اشخاص مسمی بہ اسٹفرڈس فساد ہوا مگر یہ فساد جلد دفع ہوگیا اور
بڑے اسٹفرڈ کو پھانسی دیدی اور امیر لوول نے رئیس برگنڈی
کی زوجہ بیوہ مارگرٹ کی یہان جاکے پناہ لی — یہ شاہزادی شاہ

ادورڈ چہارم کی بہن تھی اور ھنری ہفتم کے زمانہ مین کئی مرتبہ مدعیان سلطنت انگلشیہ نے اس شاہزادی کے یہان جاکر پناہ لی - جب یہ فساد دفع ہوگیا تو بادشاہ نے پھر دورہ کرنا شروع کیا اور شہر یورک مین تین ہفتہ قیام کیا اور لوگون کو خطابہائے عزت عنایت کئے اور بدانتظامیونکو دفع کیا وہان سے بادشاہ برسٹل مین گیا اور ہر ضلع مین وہان کے امرا و حکام اوسکے ہمراہ رکاب ہوئے - برسٹل مین بادشاہ نے بڑا احسان کیا کہ صناد یداہل شہر کو جہاز بنانے اور تجارت کے ازسرنو شروع کرنیکی ترغیب دی کہ جنگ خانگی کے زمانہ مین وہان کی تجارت بہت کم ہوگئی تھی -

خروج سمنل پادری در ڈبلن ۱۴۸۶ع

اس بادشاہ کے زمانہ کو زمانۂ خدع و مکر کہنا چاہئے - سابق مین بیان کیا گیا کہ ایک شخص وارث تخت و تاج محبس ٹاور مین مقید تھا یعنے شاہزادۂ نوجوان نواب وارک پس یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اگرچہ سب لوگ اوس کی حقیقت حال سے واقف تھے مگر شہر ڈبلن مین ایک پادری سمن باشندۂ اکسفرڈ نے خروج کیا اور ایک لڑکے کو شاہزادہ اڈورڈ نواب وارک مشہور کردیا حالانکہ فی الحقیقت وہ ایک نان بائی کا لڑکا تھا جسکا نام لیمبرٹ سمنل تھا - رچارڈ نواب یورک شاہ ھنری ششم کی طرف سے ایرلنڈ کا حاکم رہا تھا اور نواب کلیرنس بھی اوس ملک کا ناظم رہا تھا اس سبب سے گلاب سفید (یعنے خاندان یورک) وہان کے لوگون کا بڑا محبوب تھا اور اب چونکہ نواب کلڈیر ایرلنڈ کا صوبہ دار تھا اور وہ خاندان

یورک کا بڑا پکا دوست تھا لہذا اوس نے پسر نان پز کو خاندان یورک کا شاہزادہ ٹھرا کر اوسکا بڑا اعزاز و احترام کیا مگر چار اسقف جنکا نام بٹلو تھا اور شہر واٹر فرڈ کے لوگ شاہ هنری کے خیر خواہ رہے باقی تمام اہل ایرلنڈ نواب کلڈیر کے شریک ہوگئے اور اوس نان بائی کر لونڈے کو بخطاب اڈورڈ ششم پادشاہ بنایا۔ اب تو شاہ هنری کی سٹی بھولی اور امرا و اراکین دولت قبتیسین کو جمع کیا اور اونکی مشورہ سے جو لوگ سابق مین اوسکے دشمن تھے اونکے جرائم کو عفو کیا اور جو فی الحقیقت شاہزادہ وارک تھا اوسے محبس ٹاور سے نکالکر تمام اہل شہر کے سامنے کلیسائے سینٹ پال مین لیگیا اور وہان سے اوسے محلسرائے شین مین لیگیا مگر اس کا سبب کچھہ نہین معلوم ہوتا کہ پادشاہ نے ملکہ بیوہ الزبتہ کو کیون خانقاہ برمنڈسی مین قید کیا۔

اب پادشاہ کو ایک اور خوف پیدا ہوا کہ نواب لنکن نے اوسکا ساتھہ چھوڑ دیا حالانکہ یہ شاہزادہ شاہ رچارڈ کی وفات کے زمانہ سے هنری کا خیر خواہ اور جان نثار رہا تھا۔ مگر اب وہ اپنی چچی شاہزادی برگنڈی کے پاس بھاگ گیا اور دو ہزار آدمی کی جمعیت سے ڈبلن مین جاکر سمنل کا شریک ہوا۔ اب اوس طفل کاذب مدعی سلطنت نے تاج پہنا اور اوسکے نام سے پارلیمنٹ منعقد ہوئی۔ شاہ هنری کنلورتہ مین اپنی ملکہ کے مکان پر تھا کہ اوسنے سنا کہ نواب لنکن

اور سمنل فرنس کے قریب ضلع لنکشیر مین آپونہچے اور پادشاہ پر شبخون مارنیکے قصد سے آگے بڑھتے آتے ہین۔ غرض پادشاہ نے بعجلت تمام فوج کو مقام نیوِرک مین جمع کیا مگر راستے اور سڑکین ایسی خراب تھین کہ فوج شاہی نوٹنگھم اور نیورک کے درمیان مین راستہ بھول گئی اور مقام اسٹوک پر باغی پادشاہی لشکر پر آپڑے اور آگے کے لوگون پر حملہ کیا مگر پادشاہی فوج نے بڑی شجاعت اور استقلال سے اونکے حملہ کو رد کیا اور انھین پس پا کیا کہ اتنے مین پادشاہی سوار چارون طرف سے ٹوٹ پڑے اور باغیون کو شکست فاش ہوئی۔ نواب لنکن لڑائی مین کام آیا اور امیر لول جو اِس مہم مین باغیون کا شریک ہوا تھا اوس دن سے مفقود الخبر ہوگیا اور سمن اور سمنل نے پادشاہ کی اطاعت قبول کرلی سمن تو قید خانہ مین مرگیا سمنل کو پادشاہ کے باورچی خانہ مین دیگچہ شوئی کی خدمت عطا ہوئی بعد اوسکے وہ عہدۂ بازداری سے سرفراز ہوا۔

ملکہ کو پادشاہ سے استحقاق سلطنت زیادہ تھا لہذا پادشاہ اوسپر خار کھاتا تھا اور اوسے ایک گوشۂ تنہائی مین ڈالدیا تھا مگر اب ملکہ کی تاجداری بڑے تزک و احتشام سے ہوئی اور یہ امر رعایا کی ذات سے ہوا کہ رعایا نے اس باب مین ایسی سخت گفتگو کی کہ پادشاہ کو یہ جرأت نہوئی کہ ملکہ کی نسبت مراسم شاہانہ ادا کرنے سے انکار کرتا۔ قریب اسی زمانہ کے ایک جدید محکمہ نے جو بنام اسٹار چیمبر یعنی ایوان کواکب مشہور ہے پارلیمنٹ کو

اختیارات حاصل کئے۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ جس قصر مین یہ کچہری ہوتی تھی اوسمین نقش و نگار بہت بنے ہوسے تھے۔ اس محکمہ کے حاکم صدر الصدور خزانچی داروغہ دیوان خانہ ایک اسقف ایک امیر اور کئی بڑے جج تھے۔ اسکا بڑا کام یہ انجام دینا تھا کہ وظیفہ رعایتی کو موقوف کردے۔ وظیفہ رعایتی امرا کو سرکار شاہی سے ملا کرتا تھا جسکے ذریعہ سے وہ بدمعاشون کو وردیان دیکر نوکر رکھتے تھے اور اونسے قسم لیتے تھے کہ جب کسی سے لڑائی جھگڑا ہو تو ہماری طرف سے لڑنا

شاہ ھنری نے اپنے ہمعصر بادشاہون سے طریقۂ صلح و آشتی مرعی رکھا اور فقط ایکمرتبہ وہ طوعاً و کرہاً پادشاہ فرانس سے لڑا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جتنے بڑے بڑے تعلقے سلطنت فرانسیس سے متعلق تھے اونمین سے فقط بریٹین کا تعلقہ خودسر رہگیا تھا اور باقی تعلقے تدریجاً شامل سلطنت فرانس ہوگئے تھے۔ جب اس تعلقہ کا رئیس فرانسس مرگیا تو اوسکی ریاست آین اوسکی دختر دوازدہ سالہ کو ملی مگر پادشاہ فرانس نے اوس ریاست کا دعوی کیا اور چونکہ ھنری عالم جلاوطنی مین مدت مدید تک ریاست بریٹین مین رہا تھا لہذا وہ مجبور ہوگیا کہ اوس رئیس زادی بے مونس و بےیار کی مدد کے واسطے فوج بھیجے مگر اس مدد مین یہ قید لگادی کہ جسقدر روپیہ رئیس زادی موصوفہ کی اعانت مین صرف ہوگا اوسکی ضمانت مین وہ دو قلعے پادشاہ کو دیدے اور بغیر پادشاہ کی اجازت کے وہ اپنی شادی نکرے۔ اس فوج کے سامان درست کرنے کے واسطے جو پادشاہ

سنے محصول مقرر کیا تو انگلستان کے شمال مین بلوے ہوگیا مگر نواب سری نے باغیون کو منتشر و پریشان کر دیا اور ایک سردار اونکا جان ای چیمبر شہر یورک مین قتل کیا گیا اور دوسرا سردار باغیون کا سر جان اگرمونٹ بیگم برگنڈی کے پاس بھاگ گیا۔ این رئیس زادی بریٹاین کی نسبت برضامندی شاہ هنری رومیون کی بادشاہ میکسملین سے ٹھری تھی مگر چارلس پادشاہ فرانس نے رئیس زادی مذکورہ کی شادی زبردستی اپنے ساتھ کرلی اس سبب سے پادشاہ انگلستان آمادۂ جنگِ فرانسیس ہوا۔ پادشاہ کے اس ارادہ سے رعایا خوش ہوئی اسواسطے کہ وہ مدت سے لڑائی کی باتین کرتا تھا اور لڑائی کیواسطے اوسے پارلیمنٹ نے بھی روپیہ دیا تھا اور اوسنے زبردستی نذرانہ کا روپیہ بھی لیا تھا مگر اس ارادہ کی تکمیل کبھی نہوئی تھی اور پادشاہ تاخیر و تعویق کے اسباب پیدا کرتا تھا آخر اکتوبر ۱۴۹۲ء مین وہ فرانسیس مین پونہچا اور شہر بولون کا محاصرہ کرلیا۔ مگر فرانسیس کا پادشاہ جانتا تھا کہ هنری پر روپیہ کی محبت کا بہت غلبہ ہے لہذا اوسنے بہت سا روپیہ دینے کا وعدہ کرکے هنری سے صلح کرلی اب اہل انگلستان نے ہای واویلا مچائی کیونکہ بہت سے سردارون اور امیرون نے اپنے تئین برباد کردیا تھا اور روپیہ قرض لیکر اور اپنی جاگیرین بیچکر بیچکر پادشاہ کو روپیہ دیا تھا فقط اس امید سے کہ فرانسیس کی غنیمت مین سے ہم بھی حصہ پائینگے

اب اوس کذّاب اکبر پرکن وار بک نے خروج کیا۔ یہ شخص تورنی کا رہنے والا تھا اور اسنے یہ مشہور کیا تھا کہ مین رچارڈ پلین ٹیجنٹ نواب یورک ہون اور شاہ اڈورڈ چہارم کا منجھلا بیٹا ہون۔ اگرچہ اس امر کی دلیل قوی موجود ہے کہ جس شاہزادہ کی نقل یہ شخص بنا تھا وہ مجلس ٹاور مین قتل ہو چکا تھا مگر توبھی یہ ایسا لاحل معمّی ہے کہ وار بک کے وقت کے لوگ بھی اوسکی بات کا یقین لائے اور مورخین حال نے بھی اوسکے موافق دلیلین لکھی ہین۔ پہلے اس شخص نے ایرلنڈ مین خروج کیا تھا بعد ازآن وہ پیرس مین طلب کیا گیا مگر جب شاہ فرانس نے ہنری سے مصالحہ کر لیا تو وار بک بمجبوری فرانسیس سے چلا گیا اور مارگرٹ شاہزادی برگنڈی نے کہ ہنری کے دشمنون کی دوست صادق تھی اوسکو اپنا بھتیجا بنایا اور اوسکی اردلی کیواسطے سوار مقرر کئے اور جو عزت و آبرو شہزادون کی کرنی چاہیے اوسطرح اوسکی عزت کی اور اوسکا نام گلاب سفید رکھا۔ الغرض طرفداران خاندان یورک نے ہنری کی سلطنت لے نیکی تدبیر کی اور سر رابرٹ کلفرڈ نے کہ شاہزادی برگنڈی کا کارندہ تھا وار بک سے کئی ملاقاتین کین اور انگلنڈ کو جو خطوط بھیجے اونمین لکھا کہ بیشک وار بک نواب یورک ہے۔ مگر ادھر ہنری بھی خوب ہوشیار تھا اور اوسکو گویندے

اس سے یہ کنایہ تھا کہ وار بک خاندان یورک کا شہزادہ ہے کیونکہ گلاب سفید اوس خاندان کا لقب ہو گیا تھا ۱۲

ہر جگہہ لگ ہوئے تھے اور بڑی بڑی تنخواہیں پاتے تھے۔ کلفرڈ نے تو اپنے ساتھیوں سے دغا کی اور جو لوگ اس سازش مین سربراہ کار تھے وہ سب یکبارگی گرفتار ہوئے اور جو خطوط اونھون نے فلنڈرس مین بھیجے تھے وہی اونکی ثبوت جرم مین پیش کئے گئے اور سیمن مونٹفرڈ ترابرٹ ریٹکلف ولیم ڈابنی اور لارڈ فٹزوالٹر یہ سب مفسد قتل کئے گئے۔ سر ولیم اسٹینلی بھی شارکت مفسدین سے متہم ہوا اور اپنے جرم کا اعتراف کیا اور قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسنے بوسورتہ کی لڑائی مین پادشاہ کی جان بچائی تھی اور اسکے بھائی امیر اسٹینلی نے میدان جنگ مین پادشاہ کے سر پر تاج رکھا تھا اور چونکہ ولیم اسٹینلی بڑا مالدار شخص تھا لہذا اوسکے قتل سے بہت سی دولت ھنری کے ہاتھہ لگی۔

ایسے ایسے نقصانون سے وار بک کے طرفدار بہت ہارگئے اور اب کذّاب اکبر نے لڑنے کا قصد مصمم کیا۔ غرض تین برس بعد پہلے خروج کے وہ چند اشخاص کے ساتھہ مقام ڈیل مین پونہچا اور کچھہ لوگ اطراف و جوانب مین بھیجے کہ لوگون کو اوسکی اعانت پر آمادہ کرین مگر اشراف و صنادید اہل کینٹ نے باغیون کو مار کر نکالدیا اور سو اکو گرفتار کرلیا اور واربک نے فلینڈرس کو مراجعت کی۔ اہل فلینڈرس نے واربک کو پناہ دی اس سبب سے پادشاہ ایسا

غصہ ہوا کہ انگریزی کپڑے کا بازار شہر انٹورپ سے کیلی مین منگوالیا
اور فلینڈرس کو سوداگرون کو اپنی قلمرو سے نکلوادیا اور اپنی رعایا
کو حکم کیا کہ ممالک پست کو چھوڑ کر چلے آئین - اس حکم سے چند روز تک
انگریزون اور بلجیم والون مین تجارت معطل رہی اور اہل بلجیم
نے ایسے شدید نقصان اٹھائے کہ وہ بہت مضطرب ہوے اور ھنری
سے درباب تجارت مصالحہ کرلیا - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور جای پناہ
وار بک کے ہاتھ سے نکل گئی -

آخر واربک فلینڈرس سے کورنوال کو روانہ ہوا
مگر اوس شہر مین انگریزی عملداری ایسی مستحکم تھی کہ وہان فساد برپا کرنے کی
گنجایش نہ تھی - ایرلنڈ مین سدباب فساد ایک قانون کے سبب سے
ہوا تھا جسے قانون پوئینگ کہتے ہین - اس قانون کا واضع
سر اڈورڈ پوئینگ صوبہ دار ایرلنڈ تھا اور اسمین یہ حکم لکھا تھا کہ تمام قوانین
سابقہ انگریزی ایرلنڈ مین نافذ اور معمول بہ سمجھے جائین اور کوئی قانون ایرلنڈ کی
پارلیمنٹ نہ تجویز کرے جبتک کہ پارلیمنٹ انگریزی اوسے نہ منظور کرلے - جب ایرلنڈ مین پناہ
نہ ملی تو واربک جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لنڈ کے پاس چلا گیا
اور وہ بہ مراسم شاہانہ اوس سے پیش آیا - اوس زمانہ مین شاہ اسکاٹ
لنڈ اور بادشاہ فرانس مین بڑا اتحاد تھا اور چونکہ بادشاہ فرانس نے

الس سے ھالنڈ اور بلجیم مراد ہے کہ یہ ملک نشیب مین واقع ہین ۱۲ - ۱۵

وادبلٹ کی سفارش شاہ جیمس سے کی تہی لہذا اوسنے بڑی خاطر و مدارات اوسکی کی اور اوس جوان رعنا کے حسن و وجاہت اور پسندیدہ اطوار اور اوسکی عجیب و غریب روداد سے شاہ اسکاٹ لنڈ کا دل بہی پگہل گیا اور ایک اور شخص کا دل بہی اوسپر آیا یعنی ایک شاہزادی اسکاٹ لنڈ کی اوس سے محبت کرنے لگی اُس شاہزادی کا نام کیتہراین گورڈن ہے اور یہ نواب ھنٹلی کی بیٹی تہی — الغرض شاہ اسکاٹ لنڈ کی مرضی سے وادبلٹ کی شادی شاہزادی موصوفہ سے ہوگئی بلکہ شاہ جیمس نے اس سے بہی زیادہ سلوک اوسسے کیا کہ چاندی کے برتن تڑواکر روپیہ بنوایا اور فوج نوکر رکہی اور عین شدت سرما مین وادبلٹ کو ساتہہ لیکر حدود جنوبی کو ملک کیا — مگر اہل انگلنڈ کو بڑی بڑی کاہشین اور مصیبتین اوٹھاکر امن و صلح کی قدر معلوم ہوئی تہی لہذا وہ حملہ آوران اسکاٹ لنڈ کے شریک نہوی بلکہ فوج اسکاٹ لنڈ کی لوٹ مار سے وہ اور غصہ ہوے — شاہ اسکاٹ لنڈ نے جو یہ کیفیت دیکہی اور یہ خبر سنی کہ فوج میری مقابلہ کو روانہ ہوتی ہے تو وہ سیدہا اپنے ملک کو پہر گیا

اس حملہ کو رد کرنیکے واسطے جو شاہ ھنری نے ٹیکس مقرر کیے تو ضلع کورنوال مین بلوے ہوا اور وہان کے لوگون نے یہ شکایت کی کہ پادشاہ نے جو یہ بار گران ہمپر لادا ہے تو اس سے ہمین کچہہ نفع نہین بلکہ اضلاع شمالی کا فائدہ ہے — الغرض اہل کورنوال نے بسر اہکاری

فلیمٹ وکیل اور جوزیف نعلبند بلوے کیا اور مقام ویلس پر امیر آڈلی بھی اونکا شریک ہوا اور فوج باغی سیلسبری اور ونچسٹر سے ہوکر مقام بلیکھیتھ مین پونہچی جہان سے لنڈن کے مکانات دیکھائی دیتے تھے۔ ان باغیون کے مقابلہ مین شاہ هنری وہ فوج لیگیا جو اونہی اہل اسکاٹ لنڈ سے لڑنیکو رکھی تھی۔ باغیون پاس فقط تیر اور کمانین اور ہنسیان یہ ہتھیار تھے پس وہ پادشاہ کے حملہ کی تاب نہ لاسکے اور اونکو سردار گرفتار ہوکر قتل کئے گئے

جیمس شاہ اسکاٹ لنڈ نے پھر انگلنڈ پر فوج کشی کی

اور قلعہ نورہم کا محاصرہ کر لیا لیکن فتح نہ نصیب ہوئی لہذا وہ صلح کا خواہان ہوا اور سفیر اسپانیہ متخاصمین مین واسطہ ہوا۔ پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین اسپانیہ یعنے اندلس بھی ممالک یورپ مین بہت معزز و ممتاز تھا۔ الغرض پادشاہان انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ مین مصالحہ ہوگیا اور اب وار بک کو اسکاٹ لنڈ مین رہنا محال ہوگیا پس اپنی بی بی اور چند رفیقون کو ساتھہ لیکر ایرلنڈ مین چلا گیا اور کچھہ دنون اوس جزیرہ کے جنگلون مین پڑا رہا۔ مگر کورنوال کے لوگون مین ابتک بغاوت کا حوصلہ باقی تھا لہذا واربک نے بھی دوسرے حملہ پر کمر باندھی اور وہ خلیج وہٹ سینڈ مین ساحل کورنوال پر وارد ہوا اور اپنے تئین شاہ چارلس چارم بناکر اپنا جھنڈا مقام بوڈمن مین گاڑا۔ اگرچہ

تک پونہچتے پونہچتے اوسکے پاس چھہ ہزار آدمی جمع ہوگئے اور اوسنے اوس
شہر کا محاصرہ کرلیا مگر توپون کے نہونے سے اور اہل شہر کی جوانمردی و
استقلال سے کہ اونہون نے شہر کے پھاٹک مین آگ روشن کردی کہ باغی
آگے نہ بڑھ سکے اور اپنی مورچے باندھ لئے وار بک نھائب و خاسر
ہوکر پھر گیا۔ بعد ازآن اوسنے شہر ٹانٹن پر حملہ کیا مگر چونکہ بادشاہی لشکر
قریب تھا اور لڑائی کا یقین تھا اس سبب سے اوسکی ہمت ٹوٹ گئی اور
جن لوگون کو وہ اونکے گھرون سے کھینچ لایا تھا اونھین بلا مین پھنساکر
خود چپکے سے کھسک گیا اور معبد بولیو واقع ہیمپ شیر مین پونہچا
القصہ باغیون نے ہتھیار ڈالدیے کچھہ لوگون نے پھانسی پائی باقی
اپنے گھرون کو بھجوا دئے گئے۔ واربک کی زوجہ پادشاہ کے ہاتھہ لگی
اور معزز عہدہ پر مقرر ہوئی یعنے ملکہ کی خواصون مین داخل ہوئی۔
اس نئی خواص کو ملکہ نے گلاب سفید کا خطاب دیا کہ کسی زمانہ مین اوسکا
شوہر اس خطاب سے مشہور تھا۔ اب واربک کو لوگون نے سمجھایا کہ جاکر
پادشاہ کے قدمون پر گرا اور اوسے مجمع عام مین لنڈن مین لائے اور
اوسنے پونچھہ پانچھہ شروع کی۔ اوسنے اپنے جعل و مکر کا اعتراف کامل کیا
اور اوسکا اظہار مشتہر کیا گیا تاکہ لوگون کو اطمینان ہوجائے۔ بعد ازآن
واربک کو شدید حوالات مین رکھا مگر چھہ مہینے مین وہ بھاگ گیا اور
پھر پکڑا گیا اور حکم ہوا کہ دو دن تک اسکا پاؤن کاٹ مین پڑا رہے تب تو
مجبور ہوکر اوسنے اپنی ولدیت حقیقی اور دعوائے کاذب کا چھپا ہوا اشتہار

باآواز بلند پڑہا بعد اوسکے اوسے محبس ٹاور مین قید کیا جہان وہ بدنصیب شاہزادہ نواب وارلٹ قید تھا۔ ان دونون قیدیون مین باہم دوستی ہوگئی اور اونھون نے بھاگ جانیکی تدبیر کی مگر پکڑے گئے اور قتل کئے گئے۔ وار بک نے ٹایبرن مین پھانسی پائی اور مرتے وقت اپنے جعل کا اقرار کیا اور پادشاہ سے استغفار تقصیر چاہا۔ اب رہا وہ بدنصیب شاہزادہ نواب وارلٹ جسکی تمام عمر قیدخانہ مین بسر ہوگئی تھی اور اوسکا کچھ گناہ نہ تھا سوا اسکے کہ پادشاہان پلین ٹیجنٹ کی اولادِ ذکور مین ایک یہی شاہزادہ باقی رہ گیا تھا سو اسے بھی فتنہ پردازی کی تہمت لگاکر پھانسی دیدی

تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ رالف ولفرڈ نے کہ ایک موچی کا لڑکا تھا ضلع کینٹ مین خروج کیا تھا اور کہتا تھا کہ شاہزادہ وارلٹ مین ہی ہون اور ایک قسیس پیٹرلٹ نامی نے بیشتر اس رازِ نہفتہ کو خطبہ مین بیان کیا تھا۔ غرض ولفرڈ کو توحسب قانون پھانسی دیدی اور پیٹرلٹ قیدخانہ مین مرگیا۔ ولفرڈ کے فساد سے ھنری نے شاہزادہ وارلٹ کو متہم کر کے قتل کیا۔ اِس بیگناہ شاہزادہ کے قتل کا بڑا دھبا شاہ ھنری کے نام پر رہگیا

اب پادشاہ کی سلطنت جم گئی اور اب اوسے اس بات کی فکر ہوئی کہ اپنے لڑکون کی شادیان امیرملکون کے پادشاہون کے گھر کرے جو وہان بھی پاپنا رنگ جمائے اور کیسیطرح سے

روپیہ جمع کیجیے اور انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ مین جو قدیم زمانہ سے عداوت چلی آتی تھی اور علی الخصوص اضلاع سرحدی مین بشدت عداوت تھی سو یہ خصومت پادشاہ نے اسطرح دفع کی کہ اپنی بڑی بیٹی مارگرٹ کی شادی جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لنڈ سے کردی ـ یہ شادی خوب یاد رکھنی چاہئے کیونکہ یہی عقد سنہ ۱۶ء مین اتحاد سلطنت انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کا منشا ہوا ـ ملک غیر مین اپنا اقتدار بڑہانیکو اسطرح ہنری نے اپنے بڑے بیٹے آرتھر کی شادی کیتھرائن دختر فرڈیننڈ و ازابلا پادشاہ و ملکۂ اسپانیہ سے کردی مگر دولہا بیچارا کہ بڑا نیکبخت اور ذی علم شاہزادہ تھا بعد شادی کے کُل چھ مہینے جیا اور اوسکی زن بیوہ سے اوسکے بھائی ہنری نے پوپ کے فتوے سے شادی کرلی ـ سنہ ۱۵۰۳ء مین ملکہ نے انتقال کیا اور اب پادشاہ اس فکر مین لگا کہ کوئی مالدار بی بی بیاہ لائے مگر کوئی تدبیر اوسکی نہ چلی

شاہ رچارڈ سوم خاندان سفک کو سلطنت دیگیا تھا ـ اڈمنڈ نے کہ جان ڈی لا پول کا بھائی تھا جو جنگ اسٹوک مین مارا گیا تھا نواب مقتول کی جاگیر کا دعوے کیا مگر ہنری نے اڈمنڈ کے دعوے کا انکار کیا اور وہ اپنی چچی شاہزادی برگنڈی پاس بھاگ گیا ـ ہنری ایسا خائف ہوا کہ خاندان سفک کے کئی شاہزادون کو گرفتار کرلیا اور نواب سفک اپنی چچی کے مرنے سے مفلس ہوگیا اور نواب اعظم فلپ نے اوسے پادشاہ کے حوالہ کردیا اور وہ محبس ٹاور مین قید کیا گیا

ھنری ہفتم کی شروع سلطنت سی برابر لوگون سی بجبر روپیہ
لیا گیا اور سر چارڈ ایمپسن اور اڈمنڈ ڈڈلی کے ذریعہ
سے پادشاہ رعایا کو لوٹتا تھا — یہ دونون شخص وکیل
تھے اور ڈڈلی محکمۂ عوام پارلیمنٹ کا اسپیکر (مقرر)
مقرر ہوا تھا — ایک ہی بات سے پادشاہ کے ظلم و جبر کی کیفیت
معلوم ہو جائیگی — ایکمرتبہ پادشاہ ایک مقرب سردار نواب آکسفرڈ کی
ملاقات کو گیا اور جب وہان سے مراجعت کرنے لگا تو راستہ مین
کچھ خوبصورت، جوان خوب زرق برق پوشاکین پہنے ہوئے دونون
جانب صف بستہ دیکھے پس پادشاہ نے نواب آکسفرڈ سی پوچھا کہ
کیون نواب یہ لوگ تو تمھارے ہی ملازم ہین — نواب نے مسکرا کر
کہا کہ قبلۂ عالم بھلا غلام کو ایسے نوکر رکھنے کا کہان مقدور ہی
خیر یہ بھی میرے ساتھ ہین اور حضرت کے مجرے کو حاضر ہوئی ہین
یہ سنکر پادشاہ بہت چونکا ہوا اور کہا کہ نواب ہم تمھاری مہمانداری
سی بہت خوش ہوے لیکن صاحب ہمسی یہ نہین ہو سکتا کہ ہماری
روبرو کوئی امر ہمارے قانون کے خلاف کیا جاے — اس سے
وہ قانون مراد تھا جسکی بموجب امرا کا وظیفہ رعایتی موقوف ہو گیا تھا
اور (سبحان اللہ پادشاہ کی عالی ہمتی دیکھا چاہیئے) کہ نواب آکسفرڈ
پر لاکھ روپیہ جرمانہ کیا اسواسطیکہ ہمارے اعزاز و اکرام مین اتنا اہتمام
کیون کیا —

شاہ ھنری ہفتم نے ۱۵۰۹ع موسم بہار مین اس دار ناپایدار سے رحلت کی — نقرس کے متواتر دوروں کے سبب سے وہ دائم المرض ہوگیا تھا آخر کو اوسے دق ہوگیا مرتے وقت اوسنے حکم کیا کہ جن لوگون کو ہم سے کوئی ضرر پہنچا ہی اونسے اوسکی مکافاۃ کیجاے — اس پادشاہ نے ایک ہی شادی کی — اوسکا بڑا بیٹا آرتھر اوسکے سامنے ہی مرگیا تھا اور اوسکا منجھلا بیٹا شاہ ھنری ہشتم تھا اور اوسکی بیٹیون کی شادی پادشاہون سے ہوئی تھی یعنے شاہزادی مارگرٹ جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لنڈ کی زوجہ تھی اور شاہزادی میری لوئی دوازدہم شاہ فرانس کی ملکہ تھی — اس دوسری شاہزادی نے بعد بیوہ ہونے کے برنڈن نواب سفک سے شادی کر لی تھی —

میکالی صاحب مورخ نے تین وصف پادشاہان ٹیوڈر کے بیان کئے ہین اوّل یہ پادشاہ بہ نسبت سلاطین پلین ٹیجنٹ کے زیادہ خود سر اور مطلق العنان تھے دوّم وہ اپنے رعایا کے مزاج سے خوب واقف تھے سوّم وہ سب جری اور قوی الارادہ تھے — مگر ھنری ہفتم مین یہ دو صفتین بڑہی ہوئی تھین کہ بدگمان اور گھُونا تھا اور حرص اوس مین بڑا عیب تھا مگر اس پادشاہ کے عہد مین بہت سے مفید قانون جاری ہوسے اور ملک مین امن و امان رہی اور انگلستان مین تجارت کی بنیاد پڑی

جو قوانین هنری هفتم سنے جاری کئے اونمین سے وہ قانون سب سے اہم و کثیر المنفعۃ تھا جسکے بموجب امرا کو اجازت دیگئی تھی کہ اپنی جاگیرین بدون مراعاۃِ عقد انٹیل بیع کر ڈالین - عقد انٹیل کے یہ معنے ہین کہ مورث اپنی جائداد کو کسی خاص طبقہ ورثہ کو پاتے نام اسطرح کردے کہ کسی وارث کو بذریعہ بیع یا وصیت کے اوسکے انتقال کا اختیار نرہے اس قانون کے جاری کرنے سے هنری کا یہ مطلب تھا کہ امرا کی قوت کم ہوجائے جنسے وہ ڈرتا تھا مگر اس قانون سے غریب بھی امیر ہوگئے اور جن لوگون نے کچھ روپیہ پیدا کیا تھا اونھون نے امرا کی جاگیرین خرید لین اور امرا بھی ایسے قرضدار تھے کہ اونھون نے بھی خوشی سے بیچین - جنگ خانگی مین بہت سے امرا کے گھر تباہ ہوگئے تھے چنانچہ سلنہ ۱۲ مین ترپن امرا جلیل القدر شاہ هنری ششم کی طلب سے حاضر ہوسے تھے مگر سنہ ۱۴۸۵ مین کل انتیس ۲۹ امیر جمع ہوسے اور یہ بھی نوخیز تھے غرض اسطرح سے ایک فرقہ جدید امرا کا پیدا ہوا جسمین صنادیدِ عوام داخل تھے

هنری ہفتم کے حکم سے ایک بڑا بھاری جنگی جہاز تیار ہوا جسمین دو مرتبے تھے - اس جہاز کا نام هادی ہے اور اسکی تیاری مین ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف ہوا تھا اور اسمین ۲۸۰۰۰ من اسباب بار ہوتا تھا - مگر اس بادشاہ کا عہد خاصتہً اسبات سے مشہور و ممتاز ہوگیا کہ نئی دنیا ظاہر ہوئی - ۱۲ اکتوبر ۱۴۹۲ مین کلمبس نے جزائر بہاما

کو ظاہر کیا۔ اوسنے پیشتر شاہ اسپانیہ سے مدد مانگی تھی جب اوس نے کچھ شنوائی نہ کی تو کلمبس نے اپنے بھائی برتھولومیو کو انگلستان مین بھیجا کہ شاہ ھنری سے جہاز طلب کرے۔ جب برتھولومیو انگلستان مین آیا تو اپنے ساتھہ نقشے بھی لیتا آیا اور یہ اول مرتبہ وہان کے لوگون نے نقشے دیکھے۔ القصہ جہازران مذکور اپنے بھائی کلمبس کو پادشاہ انگلستان کی ملازمت کے واسطے بلانے جاتا تھا کہ راہ مین دزدان دریا نے اوسے گرفتار کر لیا۔ اس اثنا مین کلمبس نے پادشاہ اسپانیہ سے جہاز لیکر وہ خوفناک سفر دریا شروع کر دیا تھا۔ مگر برّاعظم امریکا کے ظاہر کرنیکا افتخار انگریزون ہی نے اپنی عالی ہمتی سے حاصل کیا کہ شاہ ھنری نے سِبَسْٹِیَن کیبٹ کو کہ ونس کا جہازران تھا شہر برسٹل سے بھیجا اور وہ ۱۴۹۷ء مین ساحل لیبریڈور پر پہنچا اور بسمت جنوب فلورڈا کو روانہ ہوا۔ اوسی سال ویسکوڈی گاما باشندۂ پرتگال نے راس گڈھوپ کے گرد دورہ کیا اور تری سے ہندوستان کی راہ نکالی۔ ان واقعات کے سامنے اور سوانح جو ھنری ہفتم کے عہد مین ممالک یورپ مین ہوئے کچھہ حقیقت نہین رکھتے اور اوس زمانہ سے عمدہ اور مفید اشیاء دور دور کی ولایتون سے علی الاتصال انگلستان مین چلی آتی ہین اور یہ ملک مرکز دائرۂ عقل ہے جتنے علوم حکمیہ و فنون فلسفیہ اور علم ادب اور زبان انگریزی اور ان سب سے اولی و افضل دین مسیحی کہ

معتقدین حقیقی کے نزدیک اشرف نعمات ہے جمیع اقطار و اکناف عالم مین از شرق تا غرب جاری وساری ہین

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

	سنہ وفات
جیمس سوم	بسنہ ۱۴۸۸ع
جیمس چہارم	

فرانس

چارلس ہشتم	بسنہ ۱۴۹۸ع
لوئی دوازدہم	

اسپانیہ

شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا	سنہ ۱۵۰۴ع

شہنشاہان جرمنی

فرڈرک چہارم	بسنہ ۱۴۹۸ع
میکسملین اول	

پوپ

سنہ وفات

انوسینٹ ہشتم .... سنہ ۱۴۹۲ع
الگزنڈر ششم .... سنہ ۱۵۰۳ع
پایس سوم ....

باب ۲ دوم

عہد شاہ ہنری ہشتم

سنہ ولادت سنہ ۱۴۹۱ع سنہ جلوس سنہ ۱۵۰۹ع سنہ وفات سنہ ۱۵۴۷ع

ہنری ہشتم اٹھارہ برس کے سن مین پادشاہ ہوا۔ چونکہ وہ باپ کی جانب سے خاندان لنکسٹر سے تھا اور مان کی جانب سے اوسکا نسب خاندان یورک کی طرف منتہی ہوتا تھا لہذا اوس مین ان دونون متضاد خاندانون کے حقوق جمع تھے۔ رعایا کہ پادشاہ متوفی کی حرص مال سے پسگئی تھی اس پادشاہ کی سریر آرائی سے کہ بظاہر شجاع و سخی تھا خوش و مسرور ہوئی۔ سب سے پیشتر اس پادشاہ نے یہ کام کیا کہ ڈڈلی اور ایمسن کو قتل کروا ڈالا اب لوگون

کے دل مین ٹھنڈک پڑی اور ایسا امن و اطمینان حاصل ہوا
کہ پانچ پادشاہوں کے عہد مین اوسکا نام نہ جانتی تھی سیہ دستور ہر کہ بخیل
باپ کا بیٹا مسرف ہوتا ہے۔ چنانچہ یہان بھی ایسا ہی ہوا کہ نواب ستوی
کی ترغیب و تحریص سے کہ اب وہ وزیراعظم تھا پادشاہ نوجوان عیش و
عشرت مین غرق ہوگیا اور شغل نیزہ بازی اور رقص و سرود اور تماشے
اور میخواری و تماش بینی برابر ہونے لگی اور اگر ایک آدہ گھنٹے پادشاہ
کو ان اشغال سے فرصت ملی تو موسیقی اور علم ادب کا کچھہ چرچا ہوا۔
اوّل سال جلوس مین ھنری نے اپنے بھائی آرتھر کی زن بیوہ کیتھرائین
سے شادی کی

پادشاہان فرانس کو مدت سے اطالیہ کو فتح کرنیکی آرزو تھی اور اب
ظن غالب تھا کہ لوئی دوازدہم اوس ملک کو مغلوب کرلے۔ پوپ
جولیس دوم امام رومتہ الکبریٰ[1] نے فرڈننڈ شاہ اسپانیہ اور اہل
ونِس سے سازش کرکے افواج فرانسیسی سے مقابلہ کرنا چاہا اور شاہ
ھنری کو ایک گلاب کا پھول کہ مشک سے معطر اور دُھن سے مدھن تھا
بطور ہدیہ کے بھیجکر سائل مدد ہوا۔ اس ہدیہ سے پادشاہ انگلستان پھول
گیا اور پوپ کا شریک ہوگیا اور پارلیمنٹ نے پہلے ہی اجلاس مین اوسکو
روپیہ دیا۔ الغرض سپاہ انگریزی اسپانیہ کو روانہ ہوئی کہ فرانسیس

[1] یعنے اٹلی یا اطالیہ کہ اِسے عرب رومتہ الکبریٰ کہتے تھے ۱۲

جنوب سے حملہ کرے مگر فرڈننڈ شاہ اسپانیہ نے فوج انگریزی کو اپنی ذاتی لڑائی مین حاکم نواد سے لڑوانا چاہا اس سبب سے سپہ سالار انگریزی برخواستہ خاطر ہوکر انگلستان کو پھر آیا اور صوبہ گین پر حملہ نکیا مگر تاہم پہلی لڑائی مین لوی شاہ فرانس کا بڑا نقصان ہوا اور جب اوسکی فوج اطالیہ سے فرانسیس مین برخاست ہو آئی تو صوبہ بلبرڈی مین جو اوسنے بڑے بڑے شہر اور قلعے مغلوب کر لیے تھے اونمین سے چند ہی قلعے اوسکی پاس رہگئے باقی سب پوپ نے لے لئے۔

سنہ ۱۵۱۳ء کے اجلاس مین پارلیمنٹ نے شاہ ہنری کو ایک قسم کا محصول بخشدیا اور روپیہ بھی دیا اور پادشاہ مع فوج شہر کیلی کو روانہ ہوا اور وہان میکسملین شہنشاہ جرمنی بھی آکر اوسکا شریک ہوا۔ الغرض ٹیروان کہ ایک قریہ قراسے فرانسیس مین سے ہے محصور ہوا مگر اہل قلعہ دو مہینے تک لڑا کئے اور اس عرصہ مین ہنری نے جنگ گنگیٹ فتح کی جسکا لقب بسبب سرعت فرار سواران فرانسیسی کے جنگ مہمیز مشہور ہے۔ بعد اوسکے پادشاہ نے شہر ٹورنی کو مغلوب کرکے بفتح و فیروزی معاودت بسوے انگلستان کی۔ اس اثنا مین جیمس چہارم شاہ اسکاٹلنڈ نے پادشاہ فرانس کی دوستی اور اتحاد دلی کے بھروسے پر انگلنڈ پر حملہ کیا تھا مگر اوسکی فوج فلوڈن کے میدان مین منہزم ہوئی اور وہ خود اور اکثر امرا

جنگ گنگیٹ ۱۱۸ اگست ۱۵۱۳ء

اسکاٹ لنڈ اسیر ستر ہی سپہ سالار فوج انگلنڈ کے اسیر ہوی

اس پادشاہ کے عہد مین اکیس ۲۱ برس تک کارڈنل ٹامس وُلزی بہت مشہور و معروف رہا۔ یہ شخص ۱۴۷۱ع مین مقام اپزچ پر پیدا ہوا تھا اور کل چودہ برس کے سن مین اسنے مدرسۂ عالیہ اکسفرڈ سے سند فضیلت حاصل کی اور اسکا لقب طفلِ عالم مشہور ہوگیا اور نواب ڈورسٹ نے جسکے لڑکون کو اوسنے پڑہایا تھا شہر لمنگٹن واقع ضلع سمرسٹ کا پادری اوسے مقرر کردیا بعد ازآن وُلزی شہر کیلی کا قسیس مقرر ہوا وہان اوسنے فوکس اسقف اعظم ونچسٹر سے تعارف پیدا کیا اور اوسنے اوسکی سفارش شاہ ہنری ہفتم سے کی۔ وُلزی نے پادشاہ کی خدمت ایسی سرگرمی اور جانفشانی سے کی کہ اسکے صلہ مین ضلع لنکن کا نائب اسقف اعظم اور پادشاہی خیرات خانہ کا داروغہ مقرر ہوا۔ ازبسکہ ہنری ہشتم نوجوان اور عیاش تھا لہذا جب اوسنے اس قسیس کو دیکھا کہ کاروبار سلطنت کے انجام دینے کی بھی عمدہ لیاقت رکھتا ہے اور محفل رقص و سرود مین میخواری اور ناچنے گانے سے بھی باک نہین رکھتا تو اوسے یورک کا اسقف اعظم اور تمام انگلستان کا صدر الصدور کردیا اور اب اس قسیس کی حشمت و شوکت پادشاہ کے برابر ہوگئی اور آٹھ سَے آدمی اوسکی جلو مین رہنے لگے اور اوسکی ریشمی پوشاک نقرہ و طلا سے دمکنے لگی اور اوسکی نخوت اس درجہ

کو پہنچگئی کہ جب بادشاہی گرجے مین جاتا تھا تو اپنی کلاہ اُسقفی عین مقام صدر کلیسا مین رکھتا تھا اور جب ۱۵۱۸ء مین وہ پوپ کا خلیفہ مقرر ہوا تو اوسنے بڑی بڑی امراے انگلستان کو سلفچی اور آفتابہ دیگر محافل و مجالس مین اپنے ہاتھہ دھلواے۔ وُلزی کی شان وشوکت اور غرور ونخوت دیکھکر وہ لوگ خوش ہوسے جنکے زمرہ سے اوسنے اوج حاصل کیا تھا اور اوسنے علوم وفنون کو ایسی جلا اور رونق دی کہ عقلا۔ بھی اوسکے مُعترف ورطبُ اللسّان ہوسے۔

اب فرانسس اوّل سریرآراے سلطنت فرانس ہوا۔ اس پادشاہ کو ملک اطالیہ فتح کرنیکی آرزو سور روئی تھی لہذا وہ پادشاہ انگلستان سے صلح وآشتی کا متمنّی ہوا اور اس مطلب کو حاصل کرنے کے واسطے اوسنے ارسال تحائف اور چاپلوسی کے ذریعہ سے وُلزی کو اپنے اوپر مہربان کیا آخر اسکا ثمرہ یہ ہوا کہ ولزی نے پادشاہ فرانس کو ٹورنی مسترد کروا دیا۔ ۱۵۱۹ء مین میکسملین شہنشاہ جرمنی مرگیا اور چارلس پنجم اوسکا جانشین کیا گیا۔ اب چارلس اور فرانسس اور ھنری یہ تین پادشاہ سرآمد سلاطین یورپ تھے اور انکے ممالک محروسہ مین بھی اتّصال تام تھا۔ چارلس کے تحتِ حکومت اسپانیہ۔ اسٹریا۔ نیپلس بلجیم اور ھالنڈ تھے اور نئی دُنیا اور اوسکے معادن طلا و نقرہ

بھی اوسکی قبضہ مین تھے۔ فرانسیس کا ملک مستحکم و سرسبز تھا اور چارلس کی متفرق و منتشر عملداری کے بیچوں بیچ مین واقع تھا لہذا چارلس کو اوس سے مقام خوف تھا۔ ھنری کی سلطنت اِن دونون کے ملک سے قریب تو تھی مگر خلیج برطنی اور بحر شمالی کے حائل ہونے سے محفوظ و مامون تھی اور اس قرب و اتصال کے سبب سے پادشاہ انگلستان ایک ہی ہفتہ مین ان دونون پادشاہون کے ملک مین فوج لیجا سکتا تھا لہذا یہ دونون اوسکی خوش آمد کرنے لگے۔ شاہ فرانس نے قریب شہر کیلی کے ایک مجلس مین ھنری کو بلایا اور چارلس خود اوسکی ملاقات کو انگلستان مین آیا۔ وُلزی کو بڑی آرزو تھی کہ مین پوپ ہوجاؤن چارلس نے اوس سے وعدہ کیا کہ جہانتک مجھہ سے ممکن ہوگا یہ آرزو آپ کی برلاؤن گا اور اسطرح سے اسقف مذکور کو اپنا دوست بنایا۔

شاہ ھنری نے فوراً شہر کیلی مین پہنچکر فرانسس پادشاہ فرانس سے درمیان گایس نس اور اَرڈرہیِ کی ملاقات کی اور چونکہ اس صحبت مین دونون پادشاہ اور اونکے رفقاء و ملازمین بڑے زرق برق ہوکر آئے تھے لہذا اسکا نام بزم زرّین ہوگیا۔ الغرض تین ہفتہ خالی خولی ملاقاتین اور نیزہ بازیان اور ضیافتین ہوئین مگر کوئی کام کی بات نہوئی۔ بعد اسکے شاہ ھنری اور شاہ چارلس مین قصبہ گریولینس مین ملاقات ہوئی جو شہر کیلی سے

ذرا شمال کی طرف ساحل دریا پر واقع ہے اور جو کچھہ ذرا دہو رمحبت ھنری کو شاہ فرانس سے ہوگئی تھی وہ بھی اس ملاقات مین اوسکے صفحۂ خاطر سے بالکل محو ہو گئی

جب ھنری نے انگلستان کو مراجعت کی تو اڈورڈ اسٹفرڈ نواب بکنگھم کو قتل کروا ڈالا۔ نواب موصوف منجمون کے اغوا اور اپنی شاہزادگی کے غرور سے کچھہ کلمات نادانستہ کہہ بیٹھا تھا جلسے کنایۃً یہ مطلب تھا کہ اگر بادشاہ بے اولاد مرے گا تو مین سلطنت لونگا۔ اسی نواب پر انگلستان مین عہدۂ نظارت کا خاتمہ ہو گیا۔

اب شیوع دین مہذّب کہ اعظم سوانح متعلقۂ تاریخ جدیدہ انگلستان مین ہوتا جاتا تھا۔ کئی سال سے دریاے ٹیبر کے کنارہ پر سینٹ پیٹر کا کلیساے عظیم الشان تیار ہو رہا تھا۔ اس عمارت کے صرف کے واسطے پوپ لیو دہم نے راہبون کو مغفرت نامے لیکر بھیجا تھا کہ انھین بیچ لاؤ۔ یہ مغفرت نامے پوپ اربن دوم نے غزوات صلیبی کے زمانہ مین اختراع کیے تھے اور لوگون کو یہ گمان تھا کہ جو روپیہ ہم ان کاغذ کے پرزون کے عوض مین دیتے ہین اوسکی جزا مین ہمین مراتب اولیاء و اتقیاء ملین گے۔ مارٹن لیوتھر کہ فرقہ اگسٹا مین سے ایک راہب تھا اور ملک سیکسنی کا باشندہ تھا

ان مغفرت ناموں کے عقیدہ پر معترض وقادح ہوا اور پچانوے مسئلے مستنبط کرکے کلیساے وٹنبرگ کے دروازہ پر معلق کردیے — اون مین سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ فقط حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے سے نجات ملیگی — بعد ازآن شہر لیپزگ مین اعاظم علماء و عقلاء جرمنی شمالی جمع ہوے اور اونکے سامنے لیوتھر نے یہ مسئلہ ثابت کیا کہ فقط صحف سماویہ پر دین و ایمان کی بناء اور مدار ہے اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ کلام ربانی کی تلاوت اور تفسیر بجاے خود کرے — قلعہ وٹنبرگ کے دروازہ پر لیوتھر نے کلیساے روم سے تعلقات مذہبی بالکل قطع کرڈالی اور پوپ کے حکمنامہ کو جسمین اوسنے لیوتھر کے کفر و ارتداد کا فتوی دیا تھا آگ مین ڈالدیا۔ ان باتون کی خبر سنکر اکثر اہل انگلستان جنہین جان وکلف کے عقائد حقہ یاد تھے اور اونکی عظمت و احترام کرتے تھے بہت خوش ہوے مگر شاہ ہنری ابتک پکا کیتھولک یعنے تابع دین قدیم تھا اور اوسنے لاطینی زبان مین ایک کتاب تصنیف کی اور اوس مین مسائل سبعہ کلیساے روم کی تائید و تقویت کی اور ایک نقل اوسکی پوپ کو بھیجی پوپ لیو کہ امام وقت تھا ایسے عظیم الشان بادشاہ کی نصرت سے بہت خوش ہوا اور اوسے مؤید الدین ناصر الملۃ کا خطاب عنایت کیا چنانچہ ابتک بادشاہان انگلستان اسی خطاب سے مخاطب ہین اور اس لقب کے پہلے دو حرف انگلستان کے سب

سکّون پر کندہ ہین۔ لیوتھر نے بڑے زور و شور سے اور بلاخوف و خطر ھنری کے کتاب کی رد لکھی اور اب تمام اہل یورپ کی نظر اس مباحثہ پر جمگئی۔ الغرض اس کار خیر مین جسکا بانی لیوتھر ہوا تھا خدا نے برکت دی اور ہر روز دین مہذّب کی اتّباع و اشیاع زیادہ ہوتے گئے۔

چارلس پنجم اور فرانسس اوّل مین جو لڑائی شروع ہوئی تو پہلے ھنری شاہ چارلس کی طرف ہوگیا اور فوج انگریزی نے دو مرتبہ فرانسیس پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوئی اگرچہ دوسرے حملہ مین سپاہ انگریزی ایک شہر مین پہنچ گئی کہ اوسنے اور پیرس پائے تخت فرانس سے کل ساڑھے سولہ کوس کا فاصلہ تھا۔ منجملہ اور اسباب کے روپیہ کا نہونا بھی ایک سبب شکست فوج انگریزی کا ہوا اسواسطیکہ پادشاہ متوفّیٰ کے خزائن وافرہ خالی ہوچکے تھے اب ان خزانون کی پُر کرنیکے واسطے ھنری نے مجبوری ۱۵۲۳ء مین مجلس پارلیمنٹ منعقد کی کہ سات برس ہے دونون محکمہ پارلیمنٹ کو بند تھی اور ارباب محکمہ کے افعال سے پادشاہ ایسا ناراض تھا کہ سات برس اور اونھین معطّل رکھا۔ اس سات برس کے عرصہ مین نذرانہ کے روپیہ سے پادشاہ کو بڑی آمدنی رہی اور اب جو محکمۂ عوام پارلیمنٹ منعقد ہوا تو وُلزی داخل قصر الامارۃ ہوا اور اسنے لاکھہ روپیہ پادشاہ کے واسطے طلب کیا

اور صدر محکمہ سر ٹامس مور نے اوسکی تائید کی مگر ممبران محکمہ مذکورہ نے فقط نصف مبلغ مطلوب دیا اور جب اوس قسیس سر کش (وولزی) نے طلب زر مین حجت و تکرار زیادہ کی تو ارباب محکمہ نے اوس سے کہا کہ ایسے مقدمات مین فقط ہم مباحثہ و تقریر کر مجاز ہین تمھین کیا دخل ہے

اب ھنری کی تدبیرین بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ اوسکے وزیر ولزی کی تدبیرین نسبت ممالک غیر کے بدل گئین اسواسطیکہ اب دو پوپ مر چکے تھی یعنے لیو دہم ۱۵۲۱ء مین مر گیا تھا اور اڈرین ۱۵۲۳ء مین راہی ملک عدم ہوا تھا مگر ان دونون اماموں کے مرنے سے جو ولزی کو آرزوی حصول منصب امامت تھی وہ نہ بر آئی اور دو مرتبہ جو وہ حصول مرام سے مایوس و ناکام ہوا تو بادشاہ کی طرف سے اوسکا دل ٹھنڈا ہو گیا کیونکہ بادشاہی کے وعدۂ نصرت و حمایت پر تو اوسنے اتنی مدت سے مشقت نظم امور سیاست گوارا کی تھی اب فرانسس شاہ فرانس کا حال بھی قابل عبرت ہو گیا تھا چنانچہ خود اوسکا قول تھا کہ پیویا کی لڑائی مین (جو ۲۵ فروری ۱۵۲۵ء مین ہوئی تھی) سوا عزت کے اور کچھہ میرے پاس نرہا اور اب وہ شاہ چارلس کا اسیر تھا۔ غرض برس روز تک بادشاہ فرانس کو رہائی نہ نصیب ہوئی آخر میڈرڈ کے مصالحہ مین اوسنے اپنی جان بخشی کے عوض مین برگنڈی جیسا

زرخیز صوبہ شہنشاہ چارلس کو دینے کا اقرار کیا مگر اس وعدہ کو وفا نہ کیا۔ دو برس بعد اس مصالحہ کے جبکہ شہنشاہ چارلس کی فوج زیر سرداری بوربون جو فرانسیس سے بھاگ آیا تھا روم کو تاخت و تاراج کیا اور پوپ کو قید کر لیا تو هنری اور فرانسس نے خوب مستحکم سازش کر کر چاہا کہ پوپ کو رہا کر لین اور شہنشاہ موصوف کے ملک مین لڑائی ڈال دین

بیس برس کی معاشرت و مواصلت کے بعد شاہ هنری نے یہ حیلہ نکالا کہ مجھے شاہزادی کیتھراین سے جواز نکاح مین کلام ہے کہ یہ تو میرے برادر متوفی کی زوجہ ہے۔ یہ شاہزادی خوبصورت اور نیک سیرت تھی اور حق تو یہ ہے کہ هنری کی طبیعت اوس سے سیر ہو گئی تھی اور اوسکی ایک خواص این بولین پر نہایت مائل تھی یہ عورت نواب اوّل نورفلک کی پوتی تھی۔ اب هنری کو یہ دھن پڑ گئی کہ کسیطرح ملکہ کو طلاق دیدون مگر اسمین بڑی دقتین تھین کیونکہ اوّل تو ملکہ کیتھراین چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی کی بھیجی تھی دوم یہ کہ وہ بڑی متعصب کیتھولک تھی اور پوپ کی بڑی مقرب تھی۔ مگر هنری نے کہا کہ مین اِسے طلاق دون پردون اور ولزی سے بھی یہ راز کہدیا۔ وہ کئی گھنٹہ تک بادشاہ کے قدمون پر سر رکھے رہا اور ہزار چاہا کہ اوسے اس ارادہ سے باز رکھے مگر کیا

ہوسکتا تھا - غرض اب ولزي حيران ہوا كہ كيا كرون اودھر پوپ پر
شہنشاہ جرامنی كا رعب ايسا غالب ہی كہ وہ ھنري كی درخواست درباب
اجازت طلاق كا ہيكو منظور كريگا ادھر مجھے اتنی طاقت نہين كہ پوپ
كا مقابلہ كرون - آخر اسقف مذكور نے دوھري چال چل كر اپنے تئين
غارت كيا كہ ظاہر مين تو وہ طلاق كا درپے رہا مگر باطن مين اوس نے
پوپ كی اطاعت سے طلاق مين ليت ولعل ڈالديا - آخر الامر اِس
مقدمہ كی تحقيقات كيواسطے لنڈن مين ايک خاص عدالت مقرر ہوئی
اور وُلزي اور كيمپجيو كہ اطاليہ كا ايک اسقف تھا اس عدالت
مين منصف بنكر بيٹھے - پہلے روز ايک عجيب درد انگيز ماجرا ہوا كہ جب
ملكہ كيتھراين كا نام پكارا گيا تو وہ آئی اور قسم تو نہ كھائی مگر بچشم گريان اپنے
تئين اپنے شوہر كے پانون پر گرا ديا اور كہا كہ مجھپر رحم كرو كہ مين تمھاري ملک
مين مسافر ہون اور تئيس برس سے تمھاري كيسي وفادار بی بی ہون آخر جب
ملكہ كی كچھہ شنوائی نہوئی تو وہ باہر چلی گئی ليكن ھنري كو كچھہ اثر نہوا
اور وہ اس مقدمۂ طلاق مين پيروی كيے گيا مگر كچھہ فيصلہ نہوا اور قريب
دو مہينے كے اجلاس كے بعد پوپ نے اس عدالت كو روم مين منتقل
كرديا - اس تاخير سے شاہ ھنري وُلزي پر بہت غصہ ہوا اور مہر
پادشاہی اور تمغۂ منصب صدر الصدوري اوس سے چھين كر سر ٹامس
مور كو ديا اور اوسكی محل سرا جسكا نام قصر سفيد ہی مع مال و اسباب
كے ضبط كرلی - آخر ولزي ناچار ہوكر ضلع يورک مين عزلت گزين ہوا

اور اس ذلت و خواری کے بعد فقط ایک برس اور زندہ رہا۔ اوسکی وفات کی کیفیت
یہ ہے کہ نواب نورتھمبرلینڈ نے اوسکو بجرم بدخواہی نمک حرامی مقید کر کے لنڈن مین
پھانسی دینے کے واسطے بھیجا کہ اثناء راہ مین اوسے پیچش ہوگئی اور
خانقاہ لیسٹر مین اوسنے انتقال کیا۔ مرتے وقت اوسنے عجب
عبرت انگیز کلمات کہے کہ جس سرگرمی اور جانفشانی سے مینے پادشاہ
کی خدمت کی ہے اگر اسطرح مین خدا کی عبادت کرتا تو وہ اس عالم پیری
مین مجھے چھوڑ نہ دیتا مگر میری جزا یہی ہے۔

شاہ ھنری کی طبیعت رفتہ رفتہ مھذبین ملت

کی طرف راغب و مائل ہوتی جاتی تھی اور اس میلان طبیعت کا سبب
منافع ملکی تھے نہ فوائد دینی۔ اب مھذبین ملت نے شہر اسپائرس
کے شورے مین اپنا نام پراٹسٹنٹ یعنے منکرین مسلک پوپ
رکھا۔ اس زمانہ مین ٹامس کرینمر اور ٹامس کرمول پادشاہ
کے مشیران خاص تھے۔ ٹامس کرینمر نے کہ منجملہ ممبران مدرسۂ عالیہ
کیمبرج تھا پادشاہ سے عرض کیا کہ طلاق کے مقدمہ مین مدارس عالیہ
کے علماء سے استصواب کیا جاے۔ پادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ ہان کیا
خوب بات تمنے کہی ہے اور کرینمر کے مشورہ پر عمل کیا۔ الغرض مقدمۂ
طلاق تمام مدارس عالیہ یورپ مین بطور استفتاء بھیجا گیا اور تمام
اہل حل و عقد نے شاہ ھنری کے موافق فیصلہ کیا۔ اس سے کرینمر کی

بن ٹری۔ کروموِل نے بھی اسیطرح سے کوئی مشورہ دیا اور پادشاہ کا مقرب ہو گیا۔ اس شخص کے حالات بہت مختلف و متشتت رہے۔ پہلے یہ شہر انٹورپ کی ایک کارخانہ تجارت مین متصدی تھا بعد ازآن روم کی تاراجی مین یہ سپاہی ہوا پھر وِنِس مین محرر ہوا بعد اوسکے انگلستان مین وکالت کرنے لگا آخر کو ولزی وزیر اعظم کا وکیل ہو گیا۔ اسی شخص کے مشورہ سے شاہ ھنری نے پوپ کی امامت کا انکار کیا اور اپنے تئین کلیساے انگلستان کا امام بنایا

اب وہ سلسلۂ امامت و ماموميّت جسّے اہل انگلستان مدت سے خلیفۂ روم (یعنے پوپ) کے قید اطاعت مین تھے حلقہ بحلقہ ٹوٹنے لگا۔ سنہ ۱۵۳۱ء مین جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو اوسنے پادشاہ کی امامت و ولایت تسلیم کرلی۔ پھر سنہ ۱۵۳۲ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کردی کہ پوپ کو پہلا پھل نہ دیا جاے۔ یہ ایک قسم کا خراج تھا کہ جب اسقفون کے عہدے خالی ہوتے تھے تو اونکے پہلے سال کی آمدنی پوپ کو نذر کیجاتی تھی۔ بعد اوسکے سنہ ۱۵۳۳ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کردی کہ مقدمات کا مرافعہ پوپ کی عدالت مین نہ کیا جاے۔ اسی سال مین این بولین پادشاہ کی خاص محل ہوئی اور ملکۂ کیتھراین کو پادشاہ نے طلاق دیدیا اور وہ اوسکے پاس سے چلی گئی اور تین برس کے بعد ضلع ھنٹنگڈن مین مرگئی اور ایک بیٹی جسکا نام میری تھا چھوڑ گئی۔ جب اس بات

کی خبر پوپ کو پونہچی تو اوسنے بہت غضبناک ہو کر کہا کہ اگر پادشاہ ھنری ملکہ کیتھرائن کی طرف پھر نہ رجوع کرے گا تو اوسے ملعون کردون گا مگر پادشاہ بھی ایسا جن تھا کہ اوس دھمکی سے ذرا بھی نہ پسیجا۔

جب طلاق کا مقدمہ طے ہوگیا تو اب یہ امر محلِ نزاع رہا کہ کلیسائے انگلستان کا امام کون ہے پادشاہ یا پوپ۔ یہ امر بھی ۱۵۳۴ء کی پارلیمنٹ نے منفصل کر دیا اور منصب امامت مع کُل اختیاراتِ متعلقہ آن پادشاہ کو عنایت کیا۔ قریب اس زمانہ کے ضلع کینٹ مین ایک پاک بی بی پیدا ہوئین یہ عورت مجنون و مصروع تھی اور عقائد جدیدہ کی مذمت مین بڑاتی تھی اور پادشاہ کو کوسنے دیتی تھی کہ اوسنے ملکہ کیتھرائن سے ایسا سلوک کیا۔ اس مجنونہ کا اصلی نام الزبیتہ برٹن تھا اور بعض اشخاص نے یہ اظہار کیا کہ یہ عورت فقط مفسدون کے اغوا سے یہ باتین کرتی ہے پس اوسکے اغوا کرنیوالے بھی اکثر اوسکے ساتھ قتل کئے گئے۔ مگر دو بہت بڑے شخص اس پادشاہ جائر کے قہر سے ہلاک ہوئے یعنی جان فشر اسقفِ روچسٹر اور سر ٹامس مور جسکی کتاب اٹوپیا مشہور ہے۔ یہ دو نو شخص نامی ۱۵۳۵ء مین اس جرم پر قتل کیے گئے کہ انھون نے پادشاہ کی امامت کا انکار کیا تھا۔ اب پادشاہ انگلستان سے اور پوپ سے بالکل قطع ہوگئی اور اس زمانہ سے کلیسائے انگلستان بلا تہ ایک علیحدہ مسلک ہوگیا۔ پوپ پال دوم خلیفہ وقت نے شاہ ھنری

سکے کفر و الحاد کا فتوے دیدیا مگر بادشاہ نے اوسکی ایک نہ سُنی

اب بادشاہ نے مصمّم ارادہ کیا کہ خانقاہین شکست کردی
اور کروموَل نے جسے کل اختیار کلیسا کا دیا گیا تھا اور نائب
امام کا خطاب عنایت ہوا تھا خانقاہون کو توڑنا شروع کیا۔
بہت لوگون کی راے مین خانقاہون کے شکست کرنے کی
معقول وجہین تھین اور وہ کہتے تھے کہ اکثر راہب فاسق
و فاجر ہوتے ہین اور اکثر خانقاہین دارُالفسق ہین مگر بادشاہ
نے اونکے فسق و فجور کے سبب سے اونھین نہین شکست کیا
بلکہ اونکے برباد کرنے سے اوسکی یہ غرض تھی کہ پوپ کی حکومت
بالکل زائل ہو جاتے اور راہبون کی دولت خزانۂ شاہی مین
داخل ہو۔ الغرض پارلیمنٹ نے کہ ہمہ تن بادشاہ کی مطیع تھی
اور اب اوسکا چھٹھا اجلاس تھا ایک قانون جاری کیا کہ جتنی
خانقاہون کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم ہے وہ شکست
کی جائین۔ تین برس کے بعد بڑی خانقاہین بھی برباد کی گئین
اور کل ۳۲۱۹ عبادت خانے بالکل خراب و برباد کردیے گئے
اور اونکی سالانہ آمدنی کہ ۱۰۰۰۰۱۹۱ تھی بادشاہ کے ہاتھہ لگی اور
اونکی عوض مین چھہ علاقے اسقفون کے مقرر کیے گئے

قانون فیوڈل سسٹم کی بڑی بڑی خرابیان ابتک ملک ویلس مین باقی تھین — اوس ملک کے امراءِ غدّار اپنے اپنے ضلعون مین کوس لِمَنِ الملک بجاتے تھے اور ہمیشہ باہم مجادلہ و مقاتلہ کیا کرتے تھے اور ہر روز خونریزی اور نہب اموال اونکا شعار ہو گیا تھا مگر اب ان امراے سرکش کے اختیارات سلب ہو گئے اور ہر مقام پر قوانین انگریزی جاری و نافذ کئے گئے — اسی زمانہ سے چوبیس ممبر اہل ویلس کی طرف سے پارلیمنٹ مین شریک شورائے ہوے اور اب وہ ملک حقیقۃً انگلستان سے متحد ہو گیا —

هنری ہشتم کی بیاہتا بی بی ملکہ کیتھراین نے ۶ جنوری ۱۵۳۶ء مین انتقال کیا اور اوسی سال ۱۹ مئی کو اوسکی سوت این بولین قتل کی گئی — جبتک ملکہ کیتھراین کے طلاق کا مقدمہ طے نہوا تھا جبتک تو بادشاہ این بولین کا عاشق زار رہا مگر جب بادشاہ کے مراد بر آئی (یعنے خاص محل کو طلاق ہو گیا) تو اب خرد محل سے بھی بے اعتنائی و سرد مہری کرنے لگا اور اوسکی طبیعت بے ثبات ایک اور معشوقۂ نازک ادا پر فریفتہ ہوئی جسکا نام جین سیمور تھا — این بولین کے دشمنون نے اوسکی طرف سے بادشاہ کے کان بھرے اور اوس

بیچاری کے دوستون مین سے فقط کرنمر اوسکی طرف سے بولا-
الغرض ملکۂ مذکورہ کو پادشاہ کی خیانت وبیوفائی کی تہمت لگا کے
قتل کا حکم دیا اور بوقت قتل وہ بشاش رہی اور پادشاہ کے حق مین
دعاے خیر کی- اس شاہزادی کو ایک بیٹی الزبتھ تھی جو بعد چند مدت
کے ملکۂ انگلستان ہوئی- دوسرے روز جین سیمور پادشاہ
کی محل بنین

اس پادشاہ کے عہد مین مذہب پراٹسٹنٹ کا مناط
ومدار فقط بایبل (یعنے مجموعۂ صُحُف سماویّہ) پر ہوگیا- قریب
ڈیرہ سے برس کے گذرے تھے کہ جان وکلف نے کُتُبِ مقدسّہِ
سماویہ کا ترجمہ انگریزی زبان مین کیا تھا مگر ھنری ہشتم کے ابتدار
عہد مین جو ترجمہ کتب مذکورہ کا انگلستان مین شائع تھا وہ ولیم ٹنڈیل
کا کیا ہوا تھا- یہ عالم مدرسۂ عالیہ آکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا اور سنہ ۱۵۲۶ء
مین اسنے کتب عہد جدید کا ترجمہ کرکے مشتہر کیا پھر چار برس کے بعد
کتب عہد عتیق کا ترجمہ بھی مشتہر کیا- سنہ ۱۵۳۵ء مین عالم موصوف
صوبۂ فلینڈرس مین زندہ جلادیا گیا اور اوسی سال مایلس
کورڈیل نے کہ کیمبرج کے علما مین سے تھا کل صُحُف سماویّہ
کا ترجمہ انگریزی زبان مین کرکے مشتہر کیا- یہ ترجمے صحف سماویّہ
کے نسخۂ لاطینی سے کئے گئے تھے اور پادشاہ کے حکم سے ایک ایک

نسخہ کوریڈیل کی ترجمۂ کتب مقدسہ کا ہر ضلع کے گرجے کے ستون یا منبر مین باندہ دیا گیا تاکہ جس شخص کا جی چاہے اوسکی تلاوت کرے سنہ ۱۵۳۹ء مین ایک اور ترجمہ صحف سماویہ کا بنام مصحف کبیر مشہور ہوا - یہ ترجمہ کرینمر کے اہتمام سے تیار ہوا تھا جو اب کنٹربری کا اسقف اعظم تھا - ان نعمات غیر مترقبہ (یعنے تراجم صحف سماویہ) کو لوگون نے بخوشی قبول کیا اور کتاب مقدس کا ایک ایک نسخہ خریدنے کے واسطے کہ ابتک وہ گران قیمت تھی ہر گھر مین کچھہ کچھہ روپیہ جمع ہوا اور جو لوگ پڑھنا جانتے تھے اکثر اونکے پاس سننے والون کے بھیڑ لگی رہتی تھی اور سامعین بکمال توجہ و اشتیاق اوس کلام پاک کو سنتے تھے جسمین حیات ابدی کا وعدہ ہے

خانقاہون کے شکست ہونے سے لوگ بہت ناخوش ہوئے علی الخصوص اضلاع شمالی مین بہت شورش ہوئی اور دریای ٹرنٹ کے شمال کے ملک مین چالیس ہزار آدمیون نے جنکا سربراہ کار ایک شخص اسک نامی تھا بلوے کیا - چونکہ ان لوگون کا یہ مقصود تھا کہ کلیسای روم (یعنے مذہب قدیم کیتھولک) کو بحال کرین لہذا اونھون نے اس فساد کا نام جہاد فی سبیل اللہ رکھا - ان باغیون کے آگے آگے قسیس چلتے تھے اور ان کے علمون مین

صلیب مسیح اور جام مطہر نصب تھا۔ شہر یورک اور ہل کچھ دنون ان لوگون کے قبضہ مین رہا آخر بوعدۂ عفو قصور اور شدّتِ بارانِ سرما کے سبب سے وہ اپنے اپنے گھرون کو پھر گئے۔ دوسری سال کی شروع مین پھر بلوے ہوا مگر بیکار ہوا اور اسک و دیگر سرداران فرقۂ باغیہ قتل کئے گئے

ولادت فرزند ارجمند سے جسکا نام بعد ادائے رسوم اصطباغ اڈورڈ رکھا گیا شاہ ھنری کو سرورِ موفور ہوا اور اوسکی ولادت کی خوشی پادشاہ کو اسقدر ہوئی کہ ملکہ جین سیمور کے مرنے کا غم بھی بھول گیا اگرچہ چند ہی روز بعد ولادت شاہزادہ کے ملکہ نے انتقال کیا تھا

اگرچہ پادشاہ نے پوپ سے تو بالکل قطع کردی تھی مگر وہ لیوتھر کا بھی دوست نہ تھا اور ابتک وہ قدیم اعتقادات پر ثابت تھا علی الخصوص عقیدہ قلب ماہیت پر جسکے یہ معنے ہین کہ جو لوگ عشاءِ مقدس علیسوی تناول کرتے ہین اونھین یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ روٹی نہین کھاتے نہ شراب پیتے ہین بلکہ وہ روٹی اور شراب (معاذ اللہ) نفس الامر مین مقلوب الماہیۃ ہو کر حضرت مسیح کا گوشت و خون ہو جاتے ہین۔ الغرض ھنری بیچ ادھر

مین تھا نہ کلیسای روم کا تابع تھا نہ مذہب جدید کا پابند بلکہ وہ اسبات کی کوشش کرتا تھا کہ کیتھولک اور پراٹسٹنٹ دونون فرقون کے قلوب کو اپنے آرا و عقائدِ مُخترعہ پر مائل کرے یہانتک کہ ان دونون فرقون مین سے جن لوگون نے اوسکی راے سے مخالفت و اعراض کیا اونھین اوسنے زندہ جلوا دیا۔ پادشاہ کے مسائل مُخترعہ سے اعتقادات سبعہ مقرر ہوئے جنمین اوّل و اہتم یہ اعتقاد تھا کہ سب لوگ مسئلہ قلبِ ماہیتہ کو حق جانین اور اسکے انکار کو باعث قتل سمجھین۔ چونکہ ان اعتقادات سبعہ مخترعہ کے سبب سے بہت لوگ قتل ہوئے لہذا انھین آئین خونین کہنے لگے۔ قریب اسی زمانہ کے پارلیمنٹ نے حکم قطعی جاری کیا کہ جن امور کو پادشاہ ھنری مشتہر کرے اونھین قوانین واجب العمل سمجھنا چاہیئے۔ یہ حکم پارلیمنٹ کا کلاً و قاطبتہً حقیقتِ آئینِ انگلستان کے خلاف تھا کیونکہ اسنے ضمناً شاہ ھنری کو ایسا خودسر و مطلق العنان کردیا جیسا شہنشاہ روس یا شاہِ ایران ہے

ھنری کی چوتھی بی بی آین رئیس زادی کلیوس تھی جسکا باپ پراٹسٹنٹ مذہب کا ایک شاہزادہ تھا۔ یہ شادی کرومول کی تجویز سے ہوئی تھی کہ اوسسے یہ مقصود تھا کہ مذہب پراٹسٹنٹ انگلستان مین مستحکم ہوجائے۔ الغرض شاہزادی مذکورہ کی تصویر پادشاہ کو

دکھائی اوسے اوسکی صورت پسند آئی اور اوسے انگلستان مین طلب
کیا مگر جب بادشاہ اس شاہزادی کے دیکھنے کو آیا تو اوسے فلینڈرس
کی بڑی گھوڑی خطاب دیا اسواسطیکہ اس شاہزادی مین نہ حسن
تھا نہ نزاکت تھی اور سوا اپنے ملک کی زبان کے اور کوئی زبان نجانتی
تھی۔ القصہ کسیقدر تاخیر کے بعد شادی ہوئی مگر بادشاہ نے اِس
مشاطہ گری کا قصور کرومول کو ہرگز نہ معاف کیا اور اب تین
باتون کی فکر اوسے ہوئی ایک یہ کہ کرومول سے انتقام لے
دوسرے یہ کہ شاہزادی این کو طلاق دے تیسرے یہ کہ کیتھراین
ہاورڈ سے شادی کرے۔ اس ملکہ کا مذہب کیتھولک تھا
اور یہ نواب نورفک کی بھتیجی تھی۔ چھہ ہی مہینے مین یہ تینون مقصد
بادشاہ کے حاصل ہوے یعنے کرومول کو بہ تہمت کفر و بدخواہی
قتل کروا ڈالا اور ملکہ این کو اوسی کی مرضی سے اپنے سے جدا کیا اور
مدت العمر وہ انگلستان مین رہی اور تیس ۳۰ ہزار روپیہ سالانہ پنشن
پایا کی اور ملکہ کیتھراین ہاورڈ کو بادشاہ نے اپنی ساتھہ
تخت پر بٹھایا۔ ملکہ موصوفہ کے تخت نشین ہونے سے فرقۂ
کیتھولک کے لوگ کہ اوسکے ہم مذہب تھے بہت خوش ہوے
اور اوسکا اوج کو وہ شگون نیک سمجھے۔ ملکہ جاین سیمور و
این کلیوس و کیتھراین ہاورڈ اِن تین شاہزادیون
نے دین مہذب کی تائید و تقویت کی۔

قریب ڈیڑھ برس کے زمانہ تک تو ملکہ کیتھرائن ھاورڈ کا حسن و جمال پادشاہ کے مطبوع خاطر رہا بعد اوسکے کچھ حالات موحش اوسکی جوانی کے زمانہ کے مشہور ہوئے اور کسی نے ایک عرضی مین یہ حالات ملکہ کے لکھکر پادشاہ کو بھیجے پہلے تو پادشاہ نے اونکا یقین نکیا لیکن جب کہ ملکہ نے خود اقرار کیا اور بہت سے گواہون نے بحلف بیان کیا کہ وہ قبل شادی کے آوارہ وبدوضع تھی تو پادشاہ کی آتش حسد بھڑکی اور سوا ملکہ کے خون کے کوئی چیز اوسکو نہ بجھا سکی اخر ملکہ مقام ٹاور ہل پر قتل کی گئی اور اوسکے ساتھہ ایک اور عورت لیڈی روچفرڈ بھی قتل ہوئی کہ وہ اوسکے بدکاری مین شریک ہوئی تھی اور ملکہ این بولین خاقتہ اوسیکی گواہی سے قتل کی گئی تھی—

جسطرح شاہ ھنری نے اپنی شادیون کے امر مین تلوّن طبع اور عدم استقلال ظاہر کیا اوسیطرح امور مذہبی مین بھی تغیرات کئے چنانچہ پہلے جو اعتقادات سبعہ اوسنے مقرر کئے تھے اونپر بھی وہ قائم نہ رہا اور اب دو کتابین پے در پے مشتہر کین اور اونمین مختلف و متناقض مسلک مقرر کئے اور سابق مین جو پادشاہ نے تلاوت صُحفِ سماویّہ کی اجازتِ عام دی تھی اب اوسے بھی اشراف اور تُجّار پر منحصر و محدود کردیا—

آخر عمر مین هنری ہشتم اسکاٹ لنڈ اور فرانسیس کی لڑائیون مین مشغول رہا مگر ان لڑائیون کی تفصیل لکھنا کچھ ضرور نہین ہے — پادشاہ کی چھٹی بی بی کیتھرائن پار امیر لیٹمر کی زن بیوہ تھی — اوس کے محلون مین سے فقط یہ بی بی بچ گئی اگرچہ اسکا سر بھی کئی مرتبہ جا ہی چکا تھا - پادشاہ کا مزاج ایک تو خلقت سے سخت و درشت تھا اب زیادہ مٹاپے اور ایک ٹانگ مین ناسور پڑ جانے کے سبب سے وہ اور بھی بدمزاج ہو گیا تھا چنانچہ ایکروز اعتقادات مذہبی کے بارے مین ملکہ اور پادشاہ مین کچھہ گفتگو ہوئی اور ملکہ نے اوسکے کلام کی رد کی اسپر پادشاہ ایسا غصہ ہوا کہ اوسے قید کرنیکا حکم دیا مگر ملکہ کے ایک دوست نے اتفاقاً اوس حکمنامہ کو دیکھہ لیا اور اوسنے کہدیا پھر جو پادشاہ سے ملاقات ہوئی تو ملکہ نے بکمال انکسار و عاجزی عرض کیا کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے اور مین آپ کی ہدایت کی نہایت شکر گذار ہون غرض ملکہ کا عذر مقبول ہوا اور جب قاضی بمقتضاۓ حکم اوسے گرفتار کرنیکو آیا تو پادشاہ نے اوسسے کہا کہ چلے جاؤ —

سب سے آخر جو شخص اس پادشاہ جابر کے قہر مین مبتلا ہوا وہ ھاورڈ نواب سرّی تھا - یہ امیر اسواسطے مشہور ہے کہ اسنے انگریزی علم ادب کو بہت رونق و جلا دی اور سب شعرا سے پیشتر اوسنے اشعار غیر مقفّٰی تصنیف کئے - نواب موصوف ملکہ کیتھرائن

هاورڈ کا چچازاد بھائی تھا اور اس شبہہ پر قتل کیا گیا کہ سلطنت لینے کی فکر مین ہے اور اوسکے جرم پر بڑی دلیل یہ پیش کی گئی کہ اوسنے اپنی سپر پر شاہ اڈورڈ مجاہد کا معرکہ بنوایا ہے حالانکہ وہ معرکہ اوسکے بزرگون کے وقت سے چلا آتا تھا۔ نواب سرّی کا باپ نواب نورفک بھی بیٹے کے ساتھ گرفتار ہوا تھا اور وہ بھی قید خانہ مین قتل کا منتظر تھا کہ ھنری کے مرنیکی خبر آئی۔

کئی روز سے اہل دربار خوب جانتے تھے کہ پادشاہ مر رہا ہے مگر اوسکے خوف سے کوئی زبان سے نہ نکال سکتا تھا آخر الامر سر اینتھنی ڈِنّی نے پادشاہ کو آگاہ کیا کہ موت قریب ہے۔ تب پادشاہ نے کرنمر اسقف اعظم کو یاد فرمایا مگر اسقف اعظم جب آیا جبکہ پادشاہ مین طاقت گفتار نہ باقی رہی تھی۔ جب کرنمر نے کہا کہ اپنا اعتقاد نسبت حضرت مسیح ؑ کے ظاہر کیجیے تو پادشاہ نے اوسکا ہاتھ دبادیا اور اوسکی روح مفارقت کر گئی۔ اس پادشاہ نے چھہ شادیان کی تھین اور تین اولاد تھے۔ قریب ایک مہینے پیشتر اپنی وفات کے اوسنے وصیت نامہ لکھا تھا جسکے بموجب شاہزادہ اڈورڈ وارث تخت و تاج تھا بعد اوسکے شاہزادی میری اوسکے بعد شاہزادی الزبتھ — یہ وصیت پادشاہ کی بعینہٖ عمل مین آئی۔

شاہ ھنری مین غرور اور خودبینی بہت تھی اور وہ اپنے علم پر نازان تھا اور جوانی مین اپنے حسن پر بھی مغرور تھا مگر خاصةً تلوّن طبع اور عدم استقلال اور خودروی کے سبب سے اوس سے بڑے بڑے گناہ سرزد ہوے اور اوس سے زیادہ بہت کم پادشاہان انگلستان خودسر و مُطلَق العِنان ہوتے - اٹھارہ برس کے سن مین تو وہ بڑا حسین اور رنگیلا جوان تھا اور علم موسیقی مین مشّاق اور انشاپردازی مین طاق تھا مگر جب اوسکا سن پینسٹھ برس کا ہوا تو وہ محض بیکار مُضغۂ گوشت اور مُجسّم شہوات نفسانیۂ خبیثہ ہو گیا -

ھنری ہشتم کے عہد مین بڑا واقعہ تاریخی یہ ہوا کہ انگلستان مین مذہب پراٹسٹنٹ کی بنیاد پڑی -

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس چہارم	سنہ ۱۵۱۳ء
جیمس پنجم	سنہ ۱۵۴۲ء
ملکہ میری	

فرانس

سنہ وفات

فرانس

لوئی دوازدہم .... سنہ ۱۵۱۵ع

فرانسس اوّل ....

اسپانیہ

فرڈننڈ .... سنہ ۱۵۱۶ع

چارلس اوّل ....

ترکستان روم

سلیم اوّل .... سنہ ۱۵۲۰ع

شہنشاہ جرمنی

میکسملین اوّل .... سنہ ۱۵۱۹ع

چارلس پنجم ....

پوپ

جولیس دوم .... سنہ ۱۵۱۳ع

لیو دہم .... سنہ ۱۵۲۱ع

اڈرین ششم .... سنہ ۱۵۲۳ع

کلمنٹ ہفتم .... سنہ ۱۵۳۴ع

پال سوم ....

باب ۳ سوم

عہد شاہ اڈورڈ ششم سنہ ولادت ۱۵۳۷ء
سنہ جلوس ۱۵۴۷ء سنہ وفات ۱۵۵۳ء

ھنری ہشتم کے وصیت نامہ مین یہ حکم لکھا تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ جسکا سن اب دس برس کا تھا اٹھارہ برس کی عمر مین بالغ سمجھا جای اور اوسکے زمانہ نابالغی مین اٹھائیس امیرون اور قسیسون کی کونسل امور سلطنت کا انتظام کرے۔ اس کونسل نے کسی سردار کا ہونا ضروری جانکر نواب ھرٹفرڈ کو بخطاب حافظ الملک اپنا سردار مقرر کیا کہ وہ ملکہ جاین سیموُر کا بھائی اور پادشاہ کا ماموں تھا۔ بہت سے لوگون کو درجہ امارت عنایت ہوا اور بہتون کے درجہ کی ترقی ہوئی۔ جن امیرون کے درجہ کی ترقی ہوئی اون مین سے نواب حافظ الملک کو نواب سمرسٹ کا خطاب ملا۔ کرنمر اسقف اعظم کونسل تولیت کے ممبران اعلی مین سے تھا۔

شاہ ھنری کے وصیت نامہ مین یہ حکم بھی لکھا تھا کہ اگر ممکن ہو تو شاہزادہ اڈورڈ کی شادی میری شاہزادی اسکاٹلنڈ

سے کر دیجاے مگر اہل اسکاٹ لنڈ اس نسبت سے ناراض تھے اور اونھین زبردستی اس نسبت پر راضی کرینکے واسطے نواب ہیمرسٹ اٹھارہ ہزار آدمیونکی فوج سرحد جنوبی اسکاٹ لنڈ مین لیکیا اور اوس ملک کے متولی سلطنت نواب آرّنٹ نے اوسکا مقابلہ مقام پنکی پر مسّلبرا کے قریب کیا مگر شکست کھائی (۱۰ ستمبر ۱۵۴۷ء)۔ نواب حافظ الملک نے اپنے زوال حکومت کی تدبیرون کی خبر سنکر لنڈن کو مراجعت کی اور اس لڑائی کا خاتمہ ہوگیا مگر اہل انگلنڈ کو کچھ خاک نفع نہوا بلکہ اونکی اس کوشش سے کہ اسکاٹ لنڈ والون سے زبردستی یہ نسبت قبول کروالین وہ لوگ بھی اون مین سے برخلاف ہوگئے جو کہ اس شادی سے راضی تھے اور نواب ھنٹلی نے کہا کہ ہمین یہ شادی ناپسند نہین ہے مگر جس طور سے شادی کی بات چیت کی ہے وہ ہمارے خلاف ہے اور اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی کو کہ ابھی لڑکی تھی حفاظت کی نظر سے فرانس مین بھجوا دیا۔

اس پادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ دین مُہذّب کی تکمیل ہوئی اسواسطیکہ چونکہ نواب حافظ الملک مذہب پراٹسٹنٹ کا معتقد تھا لہذا اوسنے اس امر مین اہتمام بلیغ کیا کہ نوعمر پادشاہ تک اونھین لوگون کی رسائی ہو جو دین مُہذّب کے معتقد ہون۔ نواب موصوف کی حسن تدبیر اور سعی جمیل سے کلیساے انگلستان کی وہ صورت ہوگئی جو اب ہے

اوراس کارخیر مین کرنمر اسقف اعظم نے سب سے زیاد
اوراوسکی اعانت رڈلی اسقف لنڈن اور لیٹیمر اسقف
نے بھی کی اور صُحف سماویہ کو زیادہ تر عام و شایع کیا اور بنظ
حقہ از اوہام و وساوس باطلہ بارہ خطبے مشتہر کیے اور گر
مورتین اور تصویرین نصب تھین اونھین توڑ ڈالا اور ا
مین جو دعا پڑہی جاتی تھی اوسے موقوف کر دیا اور اوس
وہ کتاب ادعیہ مقرر کی جو ابتک کلیسای انگلستان مین
ہے اور انگلستان کے اہل پراٹسٹنٹ کیواسطے بیالیس
یا اصول دین منضبط کئے ۔

سابق مین بیان کیا گیا کہ نواب سمرسٹ نے
حکومت اسکاٹ لنڈ سے مراجعت کی اور فی الحقیقۃ
حکومت کے درپے تھے اور خود اوسکا بھائی سیمور ا
شاہ ھنری ہشتم کی زن بیوہ سے شادی کر لی تھی اوسکا
تھا۔ اگرچہ سیمور امیر بحر کے ٹاور ھل پر قتل ہو
یہ سازش تو رُک گئی مگر اب ایک اور مقابلہ ایسا بیڈھب
نواب حافظ الملک کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ ڈ
وارک اوس امیر ڈڈلی کا بیٹا تھا جو ھنری ہفتم کو
لوگون سے روپیہ دلوا دیتا تھا اور اوسکے بیٹے کو ھنر

رئیس لزلی کا خطاب دیا تھا اور اب وہ کونسل تولیت کا ممبر تھا اور بسبب اپنی طمع کے کونسل مین بڑا آدمی ہوگیا تھا اور اب چونکہ وہ نواب سمرسٹ کے فریق مخالف کا سرگروہ تھا لہذا اوس سے ہمسری اور زور آزمائی کرنے لگا۔

مگر اس زمانہ مین رعایا کی جو کیفیت تھی اوسکا بیان کرنا ان دو طامع امیرون کے آپس کے جھگڑے لکھنے سے بہتر ہے پس واضح ہو کہ اگرچہ خانقاہون مین بری باتین ہوتی تھین مگر پھر بھی اون سے بہت فائدے تھے۔ چنانچہ ایک فائدہ یہی تھا کہ غریب آدمی اور مسافرات کو خانقاہون مین ٹکتے تھے اور جو جاگیرین اونکی نامزد تھین وہ چھوٹے چھوٹے زمیندارون کو معتدل قیمت پر بطور ٹھیکہ کے دی جاتی تھین اور ان خانقاہون کے مالک یعنی راہب اون زمیندارون سے رعایت کرتے تھے اور اونکا غلہ بے عذر و منت خرید لیتے تھے۔ پس ان خانقاہون کے شکست ہونے سے غدر و فساد برپا ہوا کیونکہ ابتک کینہ و عناد لوگون کے دل مین باقی تھا۔ قطع نظر زمیندارون کے اہل حرفہ کو تازہ شکایتین پیدا ہوئین اسکا سبب یہ ہوا کہ لوگون کو اون کی اسقدر ضرورت ہوئی کہ بہت سی زمین مزروع انھون نے بھیڑون کی چراگاہ کر دی اور کسانون اور کاشتکارونکو مزدوری بہت کم یاب ہوگئی اسی طرح یہ ہوا کہ مزدوری کی مقدار بہت کم ہوگئی

اور مزدورونکو کھوتا روپیہ دیتی تھی جو ھنری ہشتم نے اپنی رفع ضرورت کے واسطے
جاری کیا تھا اور کھانے کی چیزین گران ہوگئیں اور اکثر اضلاع
انگلستان مین آگ لگ گئی۔ القصہ دس ہزار آدمیون نے شہر اگن لو
کا محاصرہ کرلیا اور ایک چمڑے والے کیٹ نامی نے بلوط کے
درخت کے نیچے بیٹھکر ضلع نورفک کے شرفا کو قانون بتانا
شروع کیا۔ مگر ہر جگہہ باغی جلد مغلوب و مقہور ہوے اور کیٹ
کے شریک جو بدمعاش تھے اونھین نواب وارک نے منتشر و پریشان
کردیا اور اوس سرگروہ باغیان کو پھانسی دیدی۔

نواب وارک تو ادھر غدر دفع کرنے مین مشغول تھا
اودھر شاہ فرانس نے متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ کی کمک
کو فوج بھیجی اور اوسنے انگریزی سپاہیون کو قلعہ بواٹی ھیڈنگٹن
سے مار کر نکالدیا۔ پس اب نواب حافظ الملک کو اہل اسکاٹلنڈ
سے صلح کے لالے پڑ گئے اور روز بروز اوسپر خوف زیادہ ہوتا جاتا
تھا۔ بعد فتح جنگ پنکی کے نواب موصوف نے شان و شکوہ پادشاہی
اختیار کرلی تھی اور اہل کونسل سے مشورہ کرنا عار سمجھتا تھا اور
بہت لوگ اوسے یہ طعنہ دیتے تھے کہ اسنے اپنے بھائی کو قتل
کروا ڈالا اور فرقہ کیتھولک کے لوگ ہای واویلا کر رہے تھے
کہ اس شخص نے ہمارے گرجے کھد وا ڈالے اور اسقفون کے

مکانات گرواد ئے اور اپنے واسطے اسٹرانڈ مین محل ابنوائی —
نواب وارک نے ان لوگون کو اور بھڑکا کر اپنے فریق کو مستحکم کیا اور
اب لوگون کو حافظ الملک سے اسقدر عداوت ہوگئی کہ اوسکو
مجبور ہوکر اپنے عہدہ کو استعفا دیا اور یہ تہمت غضب سلطنت پادشاہ
مُقید ہوا آخر اوس نے ارباب کونسل کے سامنے دوزانو جھکر
تمام جرائم کا اقرار و اعتراف کیا اور پارلیمنٹ کی راے سے تمام حکومت
اوسے چھین لی گئی اور اوسپر سخت جرمانہ کیا گیا مگر پادشاہ نے رحم
کھا کر اوسکا جرمانہ معاف کردیا اور اوسے رہا کردیا —

اہل کونسل تولیت کو ہمہ تن کلیسای انگلستان کا تصفیہ و تزکیہ
منظور تھا لہذا اونھون نے حکم کیا کہ سب لوگ عقائد مُہذبہ پر مہر و دستخط
کردین اور پیشتر گارڈنر اسقف کو اس امر کی دعوت کی اور جب اوسنے
انکار کیا تو اوسکا عہدہ چھین کر قید کیا اور تین روز تک اسقفون کو وعظ
کہنے کی ممانعت رہی مگر شاہزادی میری کو اونھون نے مذہب
کیتھولک مین ایسا راسخ الاعتقاد پایا کہ اوسکو راہ پر نہ لاسکے اور
اوسکو اوسیکے حال پر چھوڑ دیا کہ مبادا اوسے چھیڑنے سے اوسکا ماموں زاد
بھائی شاہ چارلس سے لڑائی ہوجائے —

اب نواب وارک کو امیر نورتھمبرلنڈ کا خطاب ملا

بجتنے اوسکی طمع کو تسکین ہوئی مگر اوسکا رقیب نواب سمرسٹ اگرچہ عہدہ حافظ الملک سے معزول ہوگیا تھا لیکن پھر بھی ہر دل عزیز تھا۔ اب اِس رقیب کو غارت کرنیکا وقت آگیا تھا آخر اوسے اس تہمت پر قید کیا کہ شمال کے ملک مین اسنے بلوہ کروایا اور نواب نورتھمبرلنڈ ودیگر اراکین دولت کے مار ڈالنے کی فکر مین تھا الغرض حافظ الملک معزول کی روبکاری ستائیس امیرون کے اجلاس مین ہوئی جنمین نواب ونچسٹر صدر کونسل تھا اور اوسپر جرم عظیم ثابت کرکے ٹاور ہل پر قتل کیا۔ جب نواب حافظ الملک کے قتل کا وقت آیا تو لوگ اوسکے غم کے مارے اوسکے قصورون کو بھول گئے اور اوسکے خون مین اپنے رومال ترکرکے گھرون مین اپنے مال کے ساتھ رکھے۔

اب نواب نورتھمبرلنڈ انگلستان پر حکمران تھا اور چونکہ چند مدت سے بادشاہ بیمار رہتا تھا لہذا اس نواب طماع کو شب و روز یہی خیال رہتا تھا کہ بادشاہ مرے تو سلطنت میرے خاندان کو ملے اور وہ شاہ اڈورڈ کو سمجھاتا تھا کہ آپ کی بہنین یعنے شاہزادی میری والزبتھ تو بادشاہ ہو ہی نہین سکتین اسواسطے کہ پارلیمنٹ نے ایک خاص قانون مین اونھین آپ کے والد کی اولاد غیر حلال قرار دیا ہے اور نہ اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی آپ کے بعد بادشاہ ہوسکتی ہے کیونکہ اوّل تو وہ غیر ملک کی شاہزادی ہے دوسری وہ بادشاہ

فرانس کے ولی عہد سے منسوب ہے لہذا اب پادشاہت شاہزادی ڈوچز نیٹ کا حق ٹھہرا کہ وہ میری ٹیوڈر کی بیٹی ہے جو کسی زمانہ مین فرانسیس کی ملکہ تھی اور بعد اوسکے رئیس زادی سفک کے خطاب سے ممتاز ہوئی تھی لہذا اوسکے بعد سلطنت کی وارث اوسکی بیٹی لیڈی جین گرے ٹھہری — ازبسکہ پادشاہ کو مذہب پراٹسٹنٹ سے کمال خلوص و محبت تھی لہذا وہ اس انتظام پر راضی ہوگیا اور اگرچہ بعض ارباب کونسل نے اسمین لیت و لعل کیا مگر آخر کو نواب نورتھمبرلنڈ کی رای کو غلبہ ہوا اور فرامین پادشاہی باین مضمون جاری ہوئے کہ سلطنت انگلستان خاندان ٹیوڈر کے شعبۂ صغرے کیطرف منتقل کی گئی

ہنوز یہ امر طے نہوا تھا کہ پادشاہ بہت بیمار ہوگیا اور تپ دق کے آثار بدعیان ہوے۔ نواب نورتھمبرلنڈ نے کہ ہروقت پادشاہ کے بستر کے قریب رہتا تھا اوسکا علاج ایک عورت سے متعلق کردیا کہ بڑی حاذقہ مشہور تھی مگر اوسکی دوا سے پادشاہ کا حال زیادہ سقیم ہوا چنانچہ اسی سبب سے شبہ ہوتا ہے کہ اوسے زہر دیکر مار ڈالا۔ پادشاہ نے سولہ برس کی عمر مین مقام گرین وچ مین انتقال کیا۔ یہ لڑکا نیک بخت اور فکر و خوض کا عادی اور بڑا سلیم الطبع تھا۔ اوسکے ہاتھ کا لکھا ہوا روزنامچہ جسمین اوسنے اپنی عہد سلطنت کے سوانح لکھے ہین ابتک عجایب خانۂ انگریزی مین موجود ہے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

	سنہ وفات
ملکہ میری	....

فرانس

فرانسس اوّل	بسنہ ۱۵۴۷ء
هنري دوم	....

اسپانیہ

چارلس اوّل	....

ترکستان روم

سلیمان اوّل	....

شہنشاہ جرمني

چارلس پنجم	....

پوپ

پال دوم	بسنہ ۱۵۵۹ء
جولیس سوم	....

باب ۵ پنجم

عہد ملکۂ میری اوّلے سنہ ولادت ۱۵۱۶ء

سنہ جلوس ۱۵۵۳ء سنہ وفات ۱۵۵۸ء

بعد وفات اڈورڈ ششم کے لیڈی جین گری نواب نورتھمبرلنڈ کے حکم سے فورًا پادشاہ کی گئی۔ اس شاہزادی کا سن کل سولہ برس کا تھا اور بڑی ذی کمال اور خوبصورت اور خوش سیرت تھی اور پادشاہ متوفّی کے ساتھ اوسنے یونانی اور لاطینی زبانین پڑھی تھین اور اوسکی طرح یہ بھی تنہائی اور عزلت گزینی کو دوست رکھتی تھی۔ جو آفتین کہ پادشاہت کو لازم ہین اونسے وہ بہت خائف تھی اور اوسنے بڑے جبر و اکراہ سے اپنے خسر (یعنے نورتھمبرلنڈ) کے حکم کو قبول کیا مگر وہ کیونکر پادشاہ ہوسکتی تھی کہ رعیت کا دل تو شاہزادی میری کی طرف مائل تھا کہ وہ ملکہ کیتھراین (زوجۂ اولی ھنری ہشتم) کی بیٹی تھی اور اوسنے ضلع سفک سے خط لکھہ کر بڑے بڑے امرا و ارکین دولت کو اپنی طرف جمع کرلیا اور اوسکی فوج روز بروز زیادہ ہوتی گئی مگر ادھر نواب نورتھمبرلنڈ سے کل چھہ ہزار آدمی جمع ہوسکے اور اون مین سے بھی اکثر کھسکتے جاتے تھے۔ الغرض ارباب کونسل اور صنادید اہل لنڈن شاہزادی میری کی طرف ہوگئے اور

ہر جگہہ بخطاب میری ملکہ اولے انگلستان اوسکی منادی کروادی نواب نورتھمبرلنڈ اور نواب سفک اور امیر گلفرڈ ڈڈلی اور شاہزادی جاین گری یہ سب قید کئے گئے اور نواب نورتھمبرلنڈ تو فوراً قتل کیا گیا مگر اور قیدی کچھہ روز بچے رہے

ملکہ میری کے حمایت کرنیوالون کے پاس دلیل قوی یہ تھی کہ اوسکا دعوے نسبت سلطنت کے سب پر اولے واقدم ہے۔ ملکہ مذکورہ کا سن اب تیس برس کا تھا اور اپنی مان کی ذلت اور اپنی بے آبروئی سے اوسکا مزاج چڑچڑا ہوگیا تھا مگر مذہب کیتھولک کی دل سے معتقد تھی اور اوسکا مقصد عظیم یہ تھا کہ وہ مذہب بہمان شان وشوکت اور عظمت وسطوت انگلستان مین از سر نو قائم ہو جاے پس بمجرد جلوس تخت سلطنت اوسنے امراو قسیسین کیتھولک المذہب کو قید سے رہا کردیا اور گارڈنر اور بونر کو عہدہ اسقفیت پر بحال کردیا اور نواب نورفک کو خلاص کردیا اور صیرنگا مرومان ضلع سفک سے نقض عہد کیا کہ وہ قوانین مذہبی جنھین اڈورڈ ششم نے جاری کیا تھا منسوخ کردے اور کرنمر ورڈلی ولیٹمر و دیگر پیشوایان مذہب پراٹسٹنٹ کو محبوس کیا۔ غرض ملکہ کی ان حرکات سے تمام انگلستان خائف وترسان تھا مگر ابھی اسّے بھی بدتر ایک امر ہونیوالا تھا۔ وہ یہ تھا کہ اس مقصد عظیم (یعنی احیاء مذہب کیتھولک

کے حاصل کرنیکے واسطے ملکہ نے شاہ اسپانیہ سے شادی کرلی اور ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۵۵۴ء میں ملکہ کا عقد فلپ پسر شہنشاہ چارلس وارث سلطنت اسپانیہ سے ہوا اور دوسرے سال فلپ سریر آراے ملک مذکور ہوا۔ اس عقد سے کہ اعظم سلاطین کیتھولک المذہب سے ہوا تھا ملکہ کا حوصلہ بھی نکلا اور وصال معشوق بھی نصیب ہوا کہ وہ فلپ پر عاشق تھی مگر فلپ کی طبیعت چند ہی روز میں اپنی زوجہ کے حسد اور بدمزاجی سے برخواستہ ہوگئی اور ایک سبب اسکا یہ بھی ہوا کہ بی بی میان سے گیارہ برس بڑی تھی اور چونکہ رعایاے انگلستان بھی اس شاہزادہ کے کبر وغرور سے خوش نتھی لہذا وہ برس روز کے اندر ہی اوس ملک سے چلا گیا اور سنہ ۱۵۵۷ء میں فقط چند روز کے واسطے پھر آیا مگر بعد اوسکے پھر کبھی اپنی بی بی کے دیکھنے کو نہ آیا۔

عقد ملکہ میری کا بہ فلپ ولیعہد شاہ اسپانیہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۵۵۴ء

تمام قوم انگریز اس شادی سے ناراض تھی اور سب کہتے تھے کہ اب چند ہی روز میں انگلستان ملک اسپانیہ کا ایک صوبہ ہوجاتے گا اور وہ عدالت سراپا ظلم و بدعت یعنی دار القصاص[1]

[1] اس عدالت کا نام انکوزیشن تھا اور یہ شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا کے وقت میں ملک اندلس میں اس غرض خاص سے معین ہوئی تھی کہ منکرین مذہب کیتھولک پر حد جاری کیجاتی تھی چنانچہ اس عدالت سراپا ضلالت کے حکم سے ہزارہا بیگناہ حرق و ضرب و دیگر عقوبات شدیدہ سے قتل کیے گئے اس سبب سے اسکا نام دار القصاص رکھا گیا۔ ۱۲

اب لندن مین بھی جاری ہو گی — الغرض ضلع ڈیون اور ضلع کینٹ
مین بلوے ہوا — ڈیون کا فساد تو آسانی دفع ہو گیا مگر اہل کینٹ
نے ستھ لٹ اور دیسٹ منسٹر چھین لیا بعد اوسکے وہ بھی مغلوب
و مقہور ہوئے اور اونکا سرگروہ سر ٹامس وایٹ مقام ٹیمپل بار
پر گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور چار سے آدمی اوسکے ساتھیون مین سے
بھی قتل کئے گئے — اس عذر مین نواب سفک بھی شریک تھا اور اوسکا
گناہ اوسکی بیٹی جین گری اور اوسکے شوہر کے قتل کا حیلۂ معقول
ہاتھ لگا اور یہ شاہزادی اور اسکا شوہر محبس ٹاور کے اندر قتل کئی گئی مگر پہلے اوسکے
شوہر ڈڈلی کو قتل کیا اور اوسکی خون آلود لاش کے پاس ہو اوسی بھی قتل کرنے لگئے
اور اوسنے باطمینان و بشاشت جان دی اور مرتے دم تک اپنے دین مین
ثابت قدم رہی — تھوڑی دیر قبل اپنے قتل ہونے کے اوسنے ایک یونانی
نسخہ صحف سماویہ کا اپنی بہن کو بطور ہدیۂ آخری کے بھیجا اور تھوڑے عرصہ
کے بعد اوسکا باپ بھی قتل کیا گیا —

اب وہ ظلم و تعدی شدید شروع ہوئی جسکے سبب سے
ملکہ اوسکے انگلستان کا نام میری سفاکہ ہو گیا — کارڈنل
پول نائب امام روم (پوپ) نے کہ انگلستان کے خاندان شاہی
سے تھا ملکہ کو عفو و درگذر کی صلاح دی مگر گارڈنر اور بونر اسقف
نے صدائے بکشید و بسوزید بلند کی اور ملکہ کی رای بھی اونسے متفق

ہوگئی — القصہ تین برس کے عرصہ مین ۲۸۸ مرد و عورت و اطفال
اس سبب سے کہ اونکا مذہب پراٹسٹنٹ تھا زندہ جلا دئے گئے
اور ہزارہا آدمی اس سے خفیف تر عقوبات مین مبتلا ہوے۔ ان عبرت
انگیز حادثون کا ظہور مقام اسمتھ فیلڈ واقع لنڈن مین ہوا
جہان اکثر اشخاص محکوم بہ عقوبتِ موت ہوکر دھکتی ہوئی آگ کی
شعلون مین جلکر رہگئے اور ہزار پادریون سے زیادہ ممبرون پر سے
اُتار لیے گئے اور جو اون مین سے بچ گئے وہ اس طوفان عظیم سے
بھاگ کر برّاعظم یوروپ مین عافیت گزین ہوئے — یہ پادری اکثر
شہر فرانک فرٹ اور جینوا مین مقیم ہوے اور انہین کے
زمرہ سے جان نوکس مہذّب ملّتہ اسکاٹ لنڈ اور فوکس
مصنّف کتاب الشہدا۔ اور کورڈیل مترجم صُحُف سماویّہ تھے
اور چونکہ یہ پادری زمانہ جلاے وطن مین اون لوگون کی صحبت مین
رہے جو برّاعظم یوروپ مین دین مہذّب (پراٹسٹنٹ) کے
پیشوا تھے لہذا اونھون نے ملّتِ مہذّبہ کے اعتقادات و اعمال کا
علم صحیح حاصل کیا اور جب انگلستان کو مراجعت کی تو اوس فرقہ کی
بنا ڈالی جسے پیوریٹن (فرقہ صافیہ) کہتے ہین اور بعد چند مدت
کے یہ فرقہ انگلستان مین بہت مشہور و معروف ہوگیا۔

پہلے جان ڈوجرس خادم کلیساے سینٹ پال ملکہ

سفاکہ کے ظلم وستم سے ہلاک ہوا بعد اوسکے ھُوپر اسقف گلوسٹر
پون گھنٹہ نہایت درد والم مین مبتلا رہا اور اوسنے ایک ہاتھ تو اپنا
لٹکا دیا اور دوسرے ہاتھ سے خوب چھاتی پیٹی اور اسقدر بدعا کی
کہ اوسکی زبان سوجھ گئی اور بولنے سے عاجز ہوگیا۔ رڈلی اُسقف
لنڈن اور لیٹیمر جو کسی زمانہ مین وُرسسٹر کا اسقف تھا یہ دونون
پادری ساتھ مقام اکسفرڈ مین زندہ جلا دئے گئے چنانچہ لکھا
ہے کہ جب لیٹیمر کے اعضاء لاغر کو لکڑی مین باندہ دیا تو اوسنے
اپنے ہمدرد رڈلی سے کہا کہ ای بھائی خوش اور بشاش رہ
آج ہم انگلستان مین ایسی مشعل (ہدایت) روشن کرین گے کہ
خدا سے امید ہے کہ وہ کبھی نہ بجھے گی۔ آخر بارود کا تھیلا
اِن دونون کے گرد رکھہ کے آگ دیدی اور لیٹیمر تو یکبارگی اُڑ
گیا مگر رڈلی کی جان آہستہ آہستہ نکلی

۱۵۵۶ھء مین کی ینمر کو بھی قتل کرنے لیچلے اور چونکہ وہ قید
دراز سے شکستہ دل ہوگیا تھا اور اوسنے جان بخشی اور عزت افزائی
کا وعدہ کیا لہذا اوسے طمع دامنگیر ہوئی اور وہ مذہب پراٹسٹنٹ سے
انحراف وارتداد پر راضی ہوگیا مگر پھر جو اوسنے اپنے مقام پر غور د
تامل کیا تو بہت نادم وپشیمان ہوا اور جو مذہب اختیار کیا تھا اوس
مین ثابت قدم رہا اور مرنے سے نہ ڈرا بلکہ خود اپنا ہاتھ شعلہ‌ے

آتش فشان مین ڈال دیا یہانتک کہ وہ جلکر کولا ہوگیا اور کئی مرتبہ چلا کر کہا کہ یہ نالائق ہاتھہ اسی قابل تھا اور جب اوسکے جسم مین آگ لگی تو اوسکے چہرہ سے آثار درد و الم مطلق نہ معلوم ہوتے تھے اور جب وہ جل گیا تو اوسکا دل خاکستر جسم سوختہ مین سے صحیح و سالم ملا ۔

اگرچہ ملکہ میری کو اپنے شوہر فلپ دوم پادشاہ اسپانیہ کی سرد مہری اور بے اعتنائی کا بڑا صدمہ تھا مگر جب وہ شاہ فرانس سے لڑنے پر آمادہ ہوا تو وہ اوسکی شریک ہوئی اور انگریزی فوج ندرلنڈس مین پہنچی اور اوسنے قلعہ سینٹ کوئنٹن کے مغلوب کرنے مین سپاہ اسپانیہ کی مدد کی مگر اس خفیف فتح کے بعد فوج انگریزی سنے نقصان عظیم اٹھایا ۔ عین شدت سرما مین نواب گائیس شہر کیلی پر دفعۃً آپڑا اور چونکہ یہ شہر ترائیون کے بیچ مین واقع تھا اور قلعہ مین بھی بہت کم لوگ رہگئے تھے کیونکہ حکام انگریزی کا قاعدہ تھا کہ بلحاظ کفایت و قلت خرچ بہت سے فوج کو موسم خریف مین قلعہ سے برخواست کردیتے تھے لہذا جب سپاہ فراسیس نے خشکی اور تری دونون طرف سے حملہ کیا تو یہ شہر کیلی کہ فرانسیس کی کنجی تھی اور اڈورڈ سوم کے وقت سے انگریزون کے قبضہ مین تھا آٹھہ ہی روز کے عرصہ مین اون سے چھن گیا ۔

ملکہ میری اکثر بیمار رھتی تھی اور مرض استسقار مین مبتلا تھی
اوراب اوسکا دل بھی نالان و پریشان رہتا تھا اور شہر کیلی کے جانے
کا ایسا صدمہ عظیم ہوا کہ وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ مرنیکے بعد بھی اس شہر کا
نام میرے دل پر لکھا رہے گا۔ علاوہ برین اوسکا شوہر بھی اوسپر
مطلق توجہ نکرتا تھا اور وہ جانتی تھی کہ رعایا مجھسے ناراض ہے اور
مجھے کوئی اولاد نہین ہے اور میری سوتیلی بہن الزبتہ جسکا مذہب میرے
دین کے خلاف ہی یعنے وہ پراٹسٹنٹ ہے اور میری سوتیلی مان این بولین
کی بیٹی ہے میرے بعد پادشاہ ہوگی غرض ایسے ایسے صدمات سے
اوسی تپ کہنہ لاحق ہوئی اور اوسنے وہ ہلاک ہوئی۔

اگرچہ حق تعالیٰ بندے کی بہتری کے واسطے اوسے غم دیتا ہی
مگر ملکہ میری نے چھٹپن مین ایسے صدمے اوٹھائے تھے کہ اوسکا
دل سخت ہوگیا تھا اور مزاج مین درشتی آگئی تھی اور مذہب پراٹسٹنٹ
سے اوسے سب سے زیادہ عداوت تھی پس بعوض اسکے کہ اس
شاہزادی کو ہم میری سفاکہ کے لقب سے مُلقب کرین ہمین
لازم ہی کہ اسکے حال پر عبرت و تاسف کرین کہ اسنے بسبب غلبہ
حرارت مذہبی کے رحم کو بھی بھلا دیا کہ یہ عورت کی عادت جبلی ہے
اوراوسنے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ کوئی ارمان اوسکا نہ نکلا اور
کوئی آرزو اوسکے دل کی نہ بر آئی۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ
سنہ وفات

ملکہ میری . . . .

فرانس

هنری دوم . . . .

اسپانیه

چارلس اوّل . . . . (سلطنت سی مستعفی ہوا) . . . . . بسنہ ۱۵۵۶ء

فلپ دوم . . . .

ترکستان روم

سلیمان اوّل . . . .

شہنشاہ جرمنی

چارلس پنجم . . . . بسنہ ۱۵۵۸ء

پوپ

جُولَیس سوم . . . . بسنہ ۱۵۵۵ء

مارسلس دوم . . . . بسنہ ۱۵۵۵ء

پال چہارم . . . .

باب ۵ پنجم

عہد ملکہ الزبتہ سنہ ولادت ۱۵۳۳ء

سنہ جلوس ۱۵۵۹ء سنہ وفات ۱۶۰۳ء

جب شاہزادی الزبتہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئی تو خوشی کے گھنٹے بجے اور آگ روشن کی گئی۔ یہ شاہزادی شاہ ھنری ہشتم اور ملکہ این بولین کی بیٹی تھی۔ جبتک اوسکی بہن ملکہ میری جیتی رہی جبتک وہ محلسرائے ہیٹفیلڈ مین رہی اور اگرچہ برائے نام آزاد تھی مگر فی الحقیقت قید تھی۔ جب یہ ملکہ پادشاہ ہوئی تو پہلے اسنے مذہب پراٹسٹنٹ کے بحال کرنے کی تدبیر کی اور اس کی تکمیل ۱۵۶۲ء مین ہوئی جبکہ بیالیس ۴۲ اعتقادات مذہبی جنہین کرینمر اسقف نے مرتب کیا تھا اونہین گھٹا کر انتالیس ۳۹ اعتقادات کر دئے اور کلیسائے انگلستان اوس ہیئت پر قائم کیا گیا جسطرح پر کہ وہ اب ہے۔ جس شخص مدبر و سیاست دان کی صلاح سے ملکہ الزبتہ نے یہ تغیر اعتقادات مذہبی مین کیا اور اور اہم معاملات سلطنت کو انجام دیا وہ ولیم سیسل تھا جو بعد اوسکے مخاطب بہ نواب برلی ہوا۔

اسکاٹ لنڈ۔ فرانس۔ اسپانیہ۔ اور

ندر لنڈس سے خاصکر ان ملکون سے ملکۂ الزبتہ کو مقدمات
سیاست درپیش رہی۔ جب میری ملکۂ اسکاٹ لنڈ کی شادی
فرانسس دوم ولیعہد شاہ فرانس سے ہوئی تو اس نسبت کے
سبب سے ان دونون ملکون مین سابق سے بھی زیادہ اتحاد ہوگیا۔ ملکہ
موصوفہ نے دو ملکون کی سلطنت پر بھی قناعت نکی بلکہ انگلستان
کی سلطنت کا دعوے بھی اس بنیاد پر کیا کہ الزبتہ تو غیر صحیح النسب
قرار پا چکی ہے لہذا اوسکے بعد مین سلطنت کی وارث ہون کہ مین
شاہ ھنری ہفتم کی بڑی بیٹی مارگرٹ کی اولاد سے ہون۔
ملکۂ الزبتہ نے یہ قصور شاہزادی میری کا کبھی نہ معاف کیا اور
جب یہ شاہزادی نوبرس کے سن مین بیوہ ہوکے فرانسیس سے چلی آئی
اور سات برس اپنے ملک اسکاٹ لنڈ مین بلا و مصیبت مین
مبتلا رہکر وہان سے بھاگی اور سرحد جنوبی کو طے کرکے ملکۂ انگلستان
سے طالب امان ہوئی تو اوسنے رقیب سمجھکر اوسپر رحم نہ کھایا اور
جھلخانہ مین ڈلوا دیا۔ تھوڑی مدت بعد ملکہ میری کے فرانسیس سے
چلے آنے کے اوس ملک مین جنگ خانگی شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی
مثل اور بڑی لڑائیون کے جو سو برس تک بعد حدوث مذہب
پراٹسٹنٹ یورپ مین ہوا کین درمیان فرقہ
پراٹسٹنٹ اور فرقہ کیتھولک کے ہوئی۔ ملکہ انگلستان اہل
پراٹسٹنٹ کی طرف ہوگئی اور ۱۵۶۲ء مین شاہزادہ کونڈی نے

کہ فرانسیس کے اہل پراٹسٹنٹ کا سردار تھا شہر ھیوُ د پر ا
کا قبضہ کروادیا مگر برس روز سے بھی کم مدت مین وہ شہر حکومت
سے نکل گیا۔

اب وہ پیشوایان فرقہ پراٹسٹنٹ جو اسمتہ و
کے شعلہاے آتش فشان سے بچکر بلاد یورپ مین منتشر
تھے انگلستان مین پھر آئے اور کچھہ عرصہ تک کلیساے انگ
کے مقلد رہے مگر جب اونسے یہ اصرار کیا گیا کہ ملکہ الزبتہ کو ا
کلیسا جانو تو وہ چند ہی سال مین زمرۂ تابعین کلیساے انگ
سے علیحدہ ہوگئے اور چونکہ وہ چاہتے تھے کہ طریقۂ رائجہ سے پاک
اور صاف تر مسلک مقرر ہو لہذا اونکا نام پیُورٹن (فرقۂ صا
ہوگیا۔ اس فرقۂ جدیدہ کے لوگ جبۂ[1] اسقفی اور نشان صلیب
اصطباغ اور استعمال کتاب ادعیۂ مخصوصہ اور تزئین کنائس
کاغذی و حجری اور تلوین ابواب کنائس اور حکومت مذہبی ا
ان امور پر قادح و معترض ہوئے اور فرقۂ پیُورٹن کی
وانحراف کا باعث قانون امامت پادشاہ اور قانون
مذہب مختار ہوئے کہ یہ دونون تھوڑی ہی مدت بعد جلوس

[1] یہ ایک خاص قسم کا سفید جامہ ہوتا ہے کہ پادری لوگ بوقت نماز جماعت پہنتے
بعض فرقے اسی شرط صحت عبادت جانتے ہین ۱۲

ورود فرقۂ پیوریٹن ۱۵۶۳ء

الزبتہ کے نافذ ہوے تھے۔ قانون امامت پادشاہ کی موجب تمام پادری اور ملازمین سرکاری مامور تھے کہ اسبات کی قسم کھائین کہ ملکۂ الزبتہ امور دینی و دنیوی اور مقدمات کلیسائی و ملکی دونون کی مالک و مختار ہے اور کسی غیر ملک کے پادشاہ کو یہ استحقاق نہین ہے کہ انگلستان کے مقدمات مین دخل دے سکے۔ یہ قانون بالذات پوپ کی نقض خلافت کے واسطے جاری کیا گیا تھا کہ وہ ابتک حکومت انگلستان کا مدعی تھا۔ قانون تقلیدِ مذہب مختار بوعیدِ عقوباتِ شدیدہ سوا مذہب مختار و طریقۂ مرعیۂ عبادت کے اور تمام طُرق و انحاء عبادت سے مانع تھا۔ اِن قوانین کے سبب سے بہت سی لوگ فرقۂ کیتھولک کے قتل کئے گئے اور فرقۂ پیوری ٹن کے لوگ بھی اکثر انکی متابعت نکرنے سے قید اور جرمانون مین مبتلا ہوئے اور اسیوجہ سے اونکا لقب خوارج ہوگیا۔

اٹھارہ برس سے زیادہ عرصہ تک میری شاہزادی اسکاٹ لنڈ انگلستان کے محبس مین پڑی رہی۔ یہ شاہزادی ۱۵۶۸ء مین انگلستان مین بھاگ آئی تھی اور دوسری برس نواب نورفاک نے کہ امراے انگلستان مین سب سے اوّل تھا اور پکّا کیتھولک اور بہت حمیدہ خصائل تھا ملکۂ موصوفہ کو شادی کا پیام دیا۔ البتہ یہ امر خطرناک تھا اور الزبتہ کی خفگی کا باعث ہوا

آخر نواب موصوف مقید ہوا اور جب اوسنے شاہزادی میری سے شادی نکرنے کا اقرار کر لیا تب رہائی پائی لیکن بعد دو برس کے نواب نورفک نے پھر اپنی منگیتر کی خلاصی کی تدبیرین کین اور اس باب مین شاہ اسپانیہ سے خفیہ تحریر کی اور ایک نوکر کے ہاتھہ اشرفیون کی تھیلی اور ایک خط میری کے ہواخواہون کو اسکاٹ لنڈ مین بھیجا وہ خدمتگار وہ تھیلی اور خط نواب بولی کے پاس لے آیا علاوہ برین کچھہ کاغذات جنسے نواب نورفک کی بدخواہی فتنہ پردازی ظاہر تھی اوسکے گھر مین بوریون اور کھپرون کے اندر سے نکلے غرض وہ قید کیا گیا اور بعد تحقیقات کے قتل کیا گیا۔

الغرض لوگون نے ہزار چاہا کہ کسی تدبیر سے سازش خفیہ کر یا بہ عہد و پیمان شاہزادی میری کو زندان بلا سے رہا کرین مگر کچھہ نہو سکا۔ چونکہ جتنے لوگ کیتھولک مذہب کے انگلنڈ مین تھے وہ سب شاہزادی موصوفہ کے دلی خیرخواہ تھے اس سبب سے ملکہ الزبتہ کو اوسکے بھاگ جانیکا نہایت اندیشہ تھا۔ آخر لوگون نے سازش کر کے چاہا کہ ملکۂ الزبتہ کو قتل کر کے میری کو تخت پر بٹھا وین مگر اسمین شاہزادی کی اور ابتری ہوئی۔ ان لوگون کا سربراہ کار ایک شخص بلیبنگٹن نامی ضلع ڈربی کے شرفا مین سے تھا۔ غرض ایک شخص شراب بیچنے کے بہانہ سے اوس قید خانہ مین گیا جہان

شاہزادی میری مقید تھی اور دیوار کے سوراخ مین سے اوسے
کچھ خطوط دیتے - یہ خط اور شاہزادی نے جو انکے جواب لکھے تھے
وہ بفریب والسنگھم منشی الملوک کے ہاتھہ لگے - آخر چودہ شخص
جو اس سازش مین شریک تھے گرفتار ہو کر قتل کئے گئے اور یہ تجویز
ہوئی کہ خود شاہزادی میری کی تحقیقات کیجاے کہ وہ بھی اس
سازش مین شریک تھی —

قلعہ فودرنگی واقع ضلع نورتھمپٹن مین چھتیس

کمشنران شاہی کے اجلاس پر شاہزادی میری کی روبکاری ہوئی
پہلے تو شاہزادی نے روبکاری سے انکار کیا لیکن پھر راضی ہوگئی
کہ مبادا میری انکار سے یہ نہ ثابت ہو کہ مین اپنے گناہ پر خود متنبہ
ہون - بڑا جرم اوسپر یہ قائم کیا گیا کہ اوسنے ملکہ الزبتہ کے
قتل کیواسطے جو سازش ہوئی تھی اوسے روا رکھا - دو معتبر شخصون
نے شاہزادی کے مخالف گواہی دی وہ دونون اوسکے کارکن تھے
اور ملکہ الزبتہ کے حکم سے گرفتار ہو آئے تھے اور اونھون نے
بحلف اظہار کیا کہ یہ خط جو اسوقت پیش ہوئے ہین یہ بیبنگٹن
نے میری کو بھیجے تھے اور اینکے جوابات خود شاہزادی کے حکم
سے ہمنے لکھے تھے - شاہزادی نے اس جرم کا انکار کیا اور
کہا کہ مین سراسر بیگناہ ہون ہان مین یہ چاہتی تھی کہ اس زندان

مصیبت سے خلاصی پاوٗن مگر کوئی اوسکی طرف سے گفتگو کرنے والا نہ تھا
اور وہ دشمنون کے سامنے اکیلی بیخوف کھڑی تھی اوراوسکا حسن کہ
کسی زمانہ مین شہرۂ آفاق تھا بسبب قید دراز کے بے رونق ہو گیا تھا۔
شاہزادی نے ہر سوال کا جواب صاف اور جلد دیا اور کہا کہ گواہون
کو میرے سامنے تو لاوٗ مگر کوئی گواہ نہ لایا اور تھوڑی دیر مین اوسکو
قتل کا حکم سنا دیا۔ لیکن اوسکے قتل کا حکمنامہ ملکہ الزبتھ نے
بکراہت ظاہری یا واقعی رُوک رکھا اور اس اثنا مین هنری سوم
شاہ فرانس نے بھی اوس شاہزادی کی طرف سے جسکے قتل کا فتویٰ جاری
ہو چکا تھا بہت سخت گفتگو کی اور جیمس ششم شاہ اسکاٹ لنڈ
نے بھی اپنی مان کی جان بری کیواسطے کچھہ خفیف سی کوشش کی۔
آخرالامر ملکہ الزبتھ نے میری کے قتل نامہ پر دستخط کر دئے اور
اپنے وزیر ڈیویسن کے ہاتھہ وہ قتل نامہ داروغۂ دیوان خانہ
پاس بھیجا کہ اوسپر مہر سلطانی ثبت کی جائے۔ دوسرے دن ملکہ
نے یہ حکم منسوخ کر دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا مہر سلطانی قتل نامہ پر ثبت
ہو چکی تھی اور وہ قتل گاہ فودرنگی کو روانہ بھی ہو چکا تھا۔ اس
قلعہ کے ایک قصر مین علی الصّباح شاہزادی میری یادگار خاندان
سلاطین استوارٹ بسن چہل سالگی قتل کی گئی۔ اس شاہزادی
کا قصور و خطا جو کچھہ ہو سو ہو مگر انیس برس کی قید شدید مین جو اذیت
اوسے پہنچی وہ دہ چند سزا کے برابر تھی اور اوسے اس ظلم وستم

قتل ملکہ میری ۸ فروری ۱۵۸۷ء

سے قتل کرنے کا دھبہ ملکۂ عظمیٰ الزبتھ کے نام پر قیامت تک باقی رہے گا۔

اس ملکہ کے عہد دولت مین انگلستان کی شوکت وسطوت بحری بھی خوب چمکی۔ اہل اسپانیہ وھالنڈ وپرتگال نے نامعلوم دریاؤن کے ظاہر کرنے مین تقدیم کی اور اہل انگلستان بھی اونکے ڈھرّہ پر چلے۔ سرجان ھاکنس نے ساحل گِنی کا سراغ لگایا اور مارٹن فروبشر نے زمستان بحر شمالی کو قطع کیا اور سرفرانسس ڈریک راس ھورن کے گرد دورہ کرکے اور بحرالکاہل ذخّار کو طے کرکے ساحل ہندوستان پر پہنچا اور راس گڈھوپ کی راہ سے وطن مالوف کو مراجعت کی اور کتنا بڑا نام حاصل کیا کہ پہلے یہی انگریزی جہازران تمام دنیا کے گرد گھوم آیا۔ سروالٹر ریلی نے ساحل امریکا پر بستی بسائی اور اپنی ملکہ کی خاطر سے اوسکا نام ورجنیا (باکرہ) رکھا۔ حق تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتین بندون کو عطا فرمائین مگر اونکی بدنیتی دیکھا چاہیے کہ جہازرانون نے یہ بدعت شروع کی کہ جب کوئی اسپانیہ کے خزانہ کا جہاز راہ مین

ملہ قرینہ عبارت تو اسکا مقتضی ہے کہ ملکۂ الزبتھ کی خاطر سے کہ وہ ہمیشہ باکرہ رہی یعنے شادی نہین کی اس بستی کا نام ورجنیا (عزرا) رکھا تھا مگر شاید اسنے حضرت مریم عزرا کی طرف کنایہ ہو ۱۲۔

ل جاتا تھا اوسے لوٹ لیتے تھے اور اوسی زمانہ مین حبشی غلامون کی بیع وشرا شروع ہوئی۔

شکستِ فوج عظیم اسپانیہ سنہ ۱۵۸۸ء

ملکہ الزبتھ کے عہد مین سب سی عظیم تر یہ واقعہ ہوا کہ اسپانیہ کی فوج بحری کو شکست ہوئی اور جسبی یہ کار نمایان اہل انگلستان سے ظہور مین آیا جبسے وہ سلطان البحر ہین۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ فلپ دوم شاہ اسپانیہ نے ایک عظیم الشان بیڑا جہازون کا انگلستان کے فتح کرنیکو بھیجا اور یہ امر عظیم اوسکے مد نظر تھا کہ مذہب پراٹسٹنٹ کو معدوم و مفقود کردے مگر علاوہ اسکے بہت سی روپیہ کے جہاز اوسکے انگریزون نے لوٹ لئے تھے اسکا بھی اوسے بہت ملال تھا اور یہ بھی مشہور تھا کہ اوسنے ملکہ الزبتھ کو شادی کا پیام بھیجا اوسنے انکار کیا اس سبب سی وہ افروختہ خاطر ہوا۔ الغرض ایک سو تیس جہاز شہر لسبن سے بقصد فتح انگلستان روانہ ہوئے اور اونپر سواے خدام جہاز کے قریب بیس ہزار سپاہی اور ۲۶۳۰ ضرب توپ برنجی تھی اور ساتھہ ہی اسکے اس فوج جرار کی کمک کے واسطے نواب پارما کہ بڑا پرانا اور مشاق افسر تھا چالیس ہزار آدمی لیکر ساحل فلنڈرس سے چلا۔ اِس فوج بحری کا سپہ سالار نواب میڈینا سِڈونیا تھا جو پہلے سردار سینٹا کروز کے دفعتہً مر جانے کے بعد اِس عہدہ پر مقرر کیا گیا تھا۔ انگلستان

کی فوج بحری مین کل تیس ۳۰ جہاز تھے اور یہ بھی چھوٹے چھوٹے تھے مگر اُمرا و تجّار و شُرفا ما انگلستان یہ سب ملکہ کی حضور مین روپیہ لیکر لیکر حاضر ہوئے اور اپنے پاس سے جہاز تیار کرکے لڑائی پر بھیجے — غرض ۱۹۳ جہازون کا بیڑا اِس مہم کو سر کرنیکے واسطے روانہ ہوا اور اگرچہ جہاز تو چھوٹے چھوٹے تھے مگر سب سے بہتر جہازران اور اشجع دلاورانِ اَنگلنڈ اونپر سوار تھے اور لارڈ ھاورڈ امیرالبحر تھا اور اوسکے ماتحت ڈریک اور ھاکنس اور فروبشر یہ سردار تھے۔ فوج انگریزی جسمین ... ۷ آدمی تھے مگر سب ناقص تھے تین فرقون مین منقسم کی گئی ایک فرقہ سپاہ ساحل جنوبی کی حفاظت کے واسطے مقرر کیا گیا ایک فرقہ مقام ٹلبری پر دارالسلطنت کی حراست کیواسطے تعینات کیا گیا اور تیسرا فرقہ اسواسطے مقرر کیا گیا کہ دشمن کو خشکی پر نہ آنے دے —

فوج غیر مغلوب[۱] طوفان کے سبب سے رک رہی تھی مگر آخرالامر انگریزی امیر بحر نے جو بندرگاہ پلی متھ پر تعینات تھا دیکھا کہ فوج مخالف کی جہاز دو ر سات میل کے دورہ مین بصورت ہلال حلقہ باندھے پڑے ہین — یہ دیکھکر سپہ سالار انگریزی فورًا

---

[۱] اسپانیہ کی فوج بحری جس سے یہ معرکۂ عظیم ہوا تھا اوسکا نام فوج غیر مغلوب مشہور ہے کیونکہ شاہِ اسپانیہ کے زعم ناقص مین یہ تھا کہ اس فوج کو کوئی نہین مغلوب کرسکتا ۱۲

اونکے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر ذرا دور رہا کہ مبادا سپاہ مخالف کے لوگ
اپنے جہازون پر چڑھ آئین اور وہین سے گولون کا مینہ برسایا۔ اسپانیہ
والون نے بڑے بڑے گولے مارنے شروع کئے مگر اونکے جہازون
کے عرشے ایسے بلند تھے کہ اونکے گولے صاف انگریزی جہازون کے
اوپر سے نکل گئے — انجام کار فوج غیر مغلوب آہستہ آہستہ
بحیرۂ برطنی کی راہ سے کیلی کی جانب چلی اور انگریزی جہازون
نے اوسکا تعاقب کیا۔ کیلی کے قریب سپاہ اسپانیہ نے لنگر
کیا اور نواب پارما کی منتظر رہی مگر سپہ سالار انگریزی نے آٹھ توپخانے
کے جہاز قلب لشکر مخالف مین بھیجے اونھون نے ایسی آگ برسائی
کہ اسپانیہ والون نے خوف زدہ ہوکر جہازون کے لنگر کاٹ
دئے۔ سپہ سالار انگریزی بڑا دانا شخص تھا ایسے وقت کو کب ہاتھ
سے جانے دیتا تھا غرض وہ دفعتہً دشمن کی فوج پریشان پر ٹوٹ پڑا
اور آٹھ جہاز تباہ کردئے اور اب فوج غیر مغلوب بخوبی مغلوب
ہوکر سرپٹ بھاگی مگر خلیج ڈوور کی راہ سے تو جا نہ سکتی تھی کیونکہ
ایک تو ہوا مخالف تھی دوسرے سپاہ انگریزی قریب کے بندرگاہون
مین مقیم تھی ہان اسپانیہ کی راہ فقط خلیج پلنٹ لنڈ سے تھی
اوس راہ سے جو فوج ہزیمت نصیب گئی تو طوفان کی شدت سے
جو کچھ رہا تھا وہ بھی غارت ہوگیا اور جزائر ارکنی وہبرڈیز اور
ساحل میئو وکنٹ پر اون شکست نصیب طوفان زدہ جہازون کے

ٹکڑون سے بچھ گئے اور کُل ترپن جہاز اِسپانیہ مین پہنچے وہ بھی شکستہ۔

چالیس برس تک نواب بَرْلی ملکہ الزِبَتھ کا مشیر رہا۔ یہ شخص عقلمند اور سنجیدہ مزاج تھا اور ترقی پاکر مہتمم خزانۂ عامرہ مقرر ہوا تھا اور اپنی عقل و فطانت سے اوسنے ملک کی آمدنی بہت زیادہ کردی۔ سر فرانسس بیکن بھی ملکہ الزبتہ کا بڑا مقرب تھا اور منشی الملوک تھا مگر اوسط عمر مین ملکہ نوّاب لیسٹر سے بہت محبت کرنے لگی تھی اور اوسکے تعشّق ظاہری سے نوّاب موصوف کو یہ امید ہوتی کہ ملکہ کا ارادہ ہے کہ مجھسے شادی کرلے چنانچہ نوّاب کے اِس خیال خام پر اور جو نتائج بد اِسسے پیدا ہوئے اون پر اسکاٹ شاعر نے ایک قصّہ نظم کیا ہے جسکا نام کنلورتہ مشہور ہے کیونکہ اس قلعہ (کِنلورتھ) کا مالک یہی نوّاب لیسٹر تھا۔

مگر جس شخص پر ملکہ بڑھاپے مین عاشق ہوئی اوسکے حال مین ذرا طول دینا چاہیئے۔ وہ نوّاب اسّکس جیسا جاہل وجری تھا جسنے ۱۵۸۹ء مین فوج کشی کرکے چاہا تھا کہ انٹونیو کو تختِ سلطنت پرتگال پر بٹھائے اور پھر ۱۵۹۶ء مین انگریزی

فوج کو شہر قادِس کے فتح کرنیکے واسطے لے گیا تھا مگر ملکہ اوسپر مرتی تھی اور اوسکی جہالت سی بہت چشم پوشی کرتی تھی چنانچہ ایکمرتبہ ناظم آیرلنڈ کے مقرر کرنے کے باب مین نواب اور ملکہ مین مباحثہ ہوا اور نواب سنے بنظر حقارت ملکہ کی طرف سے پیٹھ موڑ لی ملکہ سنے اٹھکر ایک تھپڑ اوسکے منہ پر مارا نواب ایسا جھلایا کہ یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ عورت ہے اور پادشاہ وقت ہے اور تلوار کے قبضہ پر ہاتھ ڈالکر کہا کہ تم تو کیا ہو تمہارے باپ تو یہ شہد پن مجھسے کر نہین سکتے۔ لیکن باوجود اس سوء ادب کے ملکہ سنے نواب موصوف کو سپہ سالار کرکر آیرلنڈ مین رفع فساد کے واسطے بھیجا کہ وہان ھیو اونیل نواب ٹایرن نے بلوے کیا تھا مگر اس مہم مین نواب اسکس کامیاب نہوا اور ملکہ کے بلا اذن انگلنڈ مین پھر آیا آخر ذلیل و رسوا ہوا اور قید کیا گیا مگر الزبتھ تو اوسپر جان ہی دیتی تھی آخر اوسے پھر چھوڑ دیا پھر اوسنے نواب سوتھمپٹن کی شرکت سے چاہا کہ اہل لنڈن کو آمادۂ فساد کرے۔ اس جرم کی تحقیقات کی گئی اور نواب اسکس کے قتل کا حکم صادر ہوا مگر اب بھی اوسکی خطا معاف ہو جاتی اگر وہ انگوٹھی ملکہ کے پاس پہنچ جاتی جو اوسنے اوسے کبھی پیار کے عالم مین دی تھی اور کہدیا تھا کہ جب تم پر کوئی بلا نازل ہو تو اس انگوٹھی کو میرے پاس بھیجدینا مگر وہ انگوٹھی ملکہ کو نہ پہنچی اور نواب موصوف چونتیس ۳۴ برس کی عمر مین مقام ٹاور ہل پر قتل کیا گیا۔ اس حادثہ کے دو برس کے بعد ملکہ

رئیس زادی ٹوٹنگھم کی عیادت کیواسطے گئی کہ وہ قریب بمرگ تھی اِس
نیک بخت بی بی نے ملکہ سے کہا کہ ہان نوّاب اِسّیکس نے مجھے وہ انگوٹھی
حضور کی عنایت کی ہوئی دی تھی اور کہا تھا کہ اُسے ملکہ کی خدمت مین پہنچا دو
مگر میرا شوہر نوّاب موصوف کا دشمن جانی تھا اوسکے ڈر کے مارے مین
وہ انگوٹھی حضور مین نہ حاضر کر سکی ـ بس یہ سنکر ملکہ بہت غصّہ ہوئی اور
بڑا صدمہ ہوا یہانتک کہ بعضون نے لکھا ہے کہ اوس بیچاری امیرزادی
کو اوس عالم احتضار مین جھنجھوڑ ڈالا غرض نوّاب اِسّیکس کے مرنے کے
بعد پھر کبھی ملکہ خوش نہوئی اور اسی صدمہ مین مرگئی چنانچہ لکھا ہے کہ دس
دن تک ملکہ زمین پر مسند بچھائے پڑی رہی اور نہ کھانا کھایا نہ دوا پی
اور بیخبر سو رہی تھی کہ عالم خواب مین طائرِ روح پرواز کر گیا ـ ستّر برس
کے سن مین اوسنے انتقال کیا ـ

ملکہ الزبتھ بڑی مستقلُ المزاج اور ثابت قدم اور بیدار مغز
تھی اور اوسکا نفس اوسکے قابو مین تھا اور اوسکی مثل بہت کم پادشاہ
انگلستان مین ہوتے ہین ـ یہ ملکہ کسی بات مین اسراف نکرتی تھی سوائے
پوشاک کے اور اس کفایت شعاری سے اوسنے اتنا انبارِ قرض جو اوسکے
پیشتر کے پادشاہون نے لیا تھا ادا کر دیا ـ مگر وہ بڑی غصّہ ور تھی
اور چاہتی تھی کہ خودسر و مطلق العنان ہو جاؤن مگر رعایا کے مزاج کو
خوب واقف تھی اور جب جانتی تھی کہ سینے اُنسے بہت روپیہ طلب کیا ہے

تو یہ دانائی طلب زر سے باز رہتی تھی چنانچہ جب سنہ۱۶۰۱ء مین پارلیمنٹ نے ا
کیا اور بعض اشیاء کی خرید و فروخت جو چالیس برس سے ملکہ
بعض سوداگرون کے مخصوص کردی تھی اسکے اہل پارلیمنٹ مانع
تو اوس ہنگام مین ملکہ نے بڑی دانائی ظاہر کی - اسکی تفصیل یہ
کہ ملکہ الزبتھ نے بہت سے فرمان سوداگرون کو لکھہ دئے تھے
بموجب لوہا - تیل - کوئلا - نشاستہ - چمڑا - شیشہ - ایسی چیز
فقط اونہین سوداگرون سے مل سکتی تہین جنکے پاس فرامین شاہ
وہ بہت زیادہ قیمت لیتے تھے غرض جب ملکہ نے دیکھا کہ اس مقدمہ
رعایا کا مزاج دگرگون ہے تو کہا کہ مین اس بارے مین تمسے مباحثہ
کرتی اور اوس فرقہ کی طرف ہوگئی جو اصلاح کا درپے تھا اور سب
محکمہ عوام کا شکریہ بزبان فصیح و بلیغ ادا کیا کہ تم رفاہ عام کا دل
خیال رکھتی ہو غرض اسطرح سے رعایا کا دل پھر اپنی طرف مائل کر لیا
اس ملکہ مین عجب و خودنمائی بڑا عیب تھا چنانچہ بعض مورخین -
پیاری شاہزادی کے بوڑھے غمزون کا حال ایسا لکھا ہے کہ
برس کے سن مین وہ امیر ریلی اور نواب اِسِکس سے نخرے
کرتی تھی کہ اوسپر ہنسی آتی ہے -

ملکہ الزبتھ کا عہد منجملہ اون سعید زمانون کے ہے جن
انگریزی علم ادب خوب چمکا چنانچہ اوسکی عہد دولت مین اڈمنڈ اسپنسر

کلکومین کے صحراسے پر فضا مین مثنوی فیئری کوئین نظم کی اور اوسی زمانہ مین فلپ سڈنی نثار مشہور ہوا جسکی داستان آرکیڈیا نثر مین مشہور ہے اور اوسی وقت مین ملک الشعراء ولیم شیکسپیر نے کئی دیوان تصنیف کئے اور افضل الحکماء فرانسس بیکن نے فلسفہ جدید کی بنیاد ڈالی۔

اسی ملکہ کے عہد مین اخبار بھی جاری ہوئے۔ اخبارونکی ابتدا یہ ہوئی کہ اہل وِنِس نے کہ ۱۵۶۳ء مین ترکون سے مشغول پیکار تھے ایک اخبار چھاپا اور چونکہ وہ ایک چھوٹے سے سکہ کو بکتا تھا جسکا نام گزِیٹا تھا لہذا اوسکا نام بھی گزٹ ہوگیا۔ اسی کے مشابہ ایک اخبار انگلستان مین بھی ۱۵۸۸ء مین جاری ہوا جبکہ اسپانیہ کی فوج غیر مغلوب قریب ساحل برطانیہ مقیم تھی

ملکہ الزبتھ کے عہد مین دو سانحے عظیم براعظم یورپ مین ہوئے۔ ایک یہ کہ ھالنڈ مین سلطنت جمہوری قائم ہوئی اور ولیم ناسا شاہزادۂ آرنج اوسکا سربراہ کار رہا۔ دوسرے یہ کہ سینٹ بارتھولومیو کے عرس کے دن فرانسیس مین قتل عام ہوا (۱۵۷۲ء) یہ دونون سانحے حدوث مذہب پراٹسٹنٹ کے سبب سے ہوئے۔ ملکہ الزبتھ کی شرکت سے شاہزادۂ آرنج کو غلبہ ہوا اور فرانسیس کے

قتل عام ہوا اور واقعہ نیدر لنڈس کے ظلم و ستم سے سیکڑون کاریگر اور اہل حرفہ برطن اعظم مین آکر بسے - فرانسیس سے جو لوگ آتے تھے وہ ریشم باف تھے اور فلینڈرس سے جو آتے تھے وہ اکثر اونی کپڑا رنگا اور صاف کیا کرتے تھے - پس ان واقعات کے سبب سے ریشم بافی اور رنگ سازی اِن دو ہنرون کی انگلستان مین بڑی ترقی ہوئی

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

ملکہ میری .... (سلطنت سے معزول ہوئی) ۱۵۶۷ء

جیمس ششم ....

فرانس

ھنری دوم ۱۵۵۹ء

فرانسس دوم ۱۵۶۰ء

چارلس نہم ۱۵۷۴ء

ھنری سوم ۱۵۸۹ء

ھنری چہارم ....

اسپانیہ

فلپ دوم ۱۵۹۸ء

فلپ سوم ....

ترکستان روم

	سنہ وفات
سلیمان اول	سنہ ۱۵۶۶ع
سلیم دوم	سنہ ۱۵۷۴ع
عمورات سوم	سنہ ۱۵۹۵ع
محمد سوم	

شہنشاہان جرمنی

فرڈننڈ اول	سنہ ۱۵۶۴ع
میکسملین دوم	سنہ ۱۵۷۶ع
روڈلف دوم	

پوپ

پال چہارم	سنہ ۱۵۵۹ع
پائیس چہارم	سنہ ۱۵۶۶ع
پائیس پنجم	سنہ ۱۵۷۲ع
گرگری سیزدہم	سنہ ۱۵۸۵ع
سکسٹس پنجم	سنہ ۱۵۹۰ع
گرگری چہاردہم	سنہ ۱۵۹۰ع
گرگری پانزدہم	سنہ ۱۵۹۱ع
انوسینٹ نہم	سنہ ۱۵۹۲ع
کلمنٹ ہشتم	

باب ششم

سلطنت پادشاہانِ اسٹوارٹ در اسکاٹ لینڈ

از ۱۳۷۱ء تا ۱۶۰۳ء۔ کل ۲۳۲ سال ۹ پادشاہ

اسماء سلاطین اسکاٹ لینڈ		سنہ جلوس
رابرٹ دوم	(نبیرۂ رابرٹ بروس)	بسنہ ۱۳۷۱ء
رابرٹ سوم	(پسر)	بسنہ ۱۳۹۰ء
جیمس اول	(منجھلا بیٹا)	بسنہ ۱۴۰۶ء
جیمس دوم	(اکلوتا بیٹا)	بسنہ ۱۴۳۷ء
جیمس سوم	(پسر)	بسنہ ۱۴۶۰ء
جیمس چہارم	(پسر)	بسنہ ۱۴۸۸ء
جیمس پنجم	(پسر)	بسنہ ۱۵۱۳ء
ملکہ میری	(دختر)	بسنہ ۱۵۴۲ء
جیمس ششم اسکاٹ لینڈ و اول انگلینڈ ...	(پسر)	بسنہ ۱۵۶۷ء
اتحاد ہر دو سلطنتِ انگلینڈ و اسکاٹ لینڈ		بسنہ ۱۶۰۳ء

جب مارجری بروس دخترِ شاہِ رابرٹ اعظم نے والٹر امیرِ اسکاٹ لینڈ سے شادی کی تو اُس سے خاندانِ سلاطین

استوارٹ پیدا ہوا۔ اِن دونون کا بیٹا رابرٹ دوم اُس
مشہور اور بدنصیب خاندان کا پہلا بادشاہ تھا۔ اسی بادشاہ کے عہد
مین جنگ چوی چیس امرائے پرسی و ڈگلاس مین ہوئی
یہ لڑائی مقام اَٹربرن مین کہ قریب نیو کیسل کے پرگنہ رڈسڈیل
مین ایک گاؤن ہے ہوئی تھی اور اہل اسکاٹ لنڈ نے بڑا
نقصان اوٹھا کر یہ لڑائی فتح کی تھی کہ اونکا امیر کبیر ڈگلاس مارا گیا تھا۔
رابرٹ دوم نے ۱۳۹۰ء مین انتقال کیا۔

بعد اوسکے اوسکا بیٹا جان بخطاب شاہ رابرٹ سوم
حامل لوائے سلطنت ہوا اور یہ لقب اوسنے اسواسطے اختیار کیا کہ
بلیال کا نام بھی جان تھا لہذا اس نام کو وہ منحوس اور بد مین سمجھا
یہ بادشاہ نیک بخت تھا اور دائم المرض رہتا تھا اور جوانی مین اوسکی
ٹانگ گھوڑی کی لات سے ٹوٹ گئی تھی اس سبب سے اوسکا بھائی
البنی امور سلطنت کا انتظام کرتا تھا۔ رابرٹ کے بڑے بیٹے
ڈیوڈ نے کہ بہت آوارہ و سرکش تھا اپنے چچا البنی کی حکومت کو
نہ مانا مگر البنی سے اوس آوارہ لڑکے کو کیا نسبت تھی آخر وہ قلعہ
فاکلنڈ مین مقیّد ہوا اور بھوکون کے مارے مرگیا۔ رابرٹ
سوم کے عہد مین ایک مشہور سانحہ یہ ہوا کہ شہر پرتھ مین کِے اور
چیٹم کرکوہی قبیلون مین لڑائی ہوئی اور دونون طرف تیس تیس پہلوان

لڑائی کیواسطے چنے گئے مگر جب لڑائی کا وقت آیا تو ایک سردار قبیلہ
چینٹہ مین سے موجود نہ تھا پس ھنری گو نے کہ شہر پرتہ کا ایک
لہار تھا نصف مارک دیکر چاہا کہ اوس سردار کی جگہہ مجھے ملجاے۔
جب لڑائی ہوچکی تو ایک پہلوان تو جیتا بچا باقی انسٹھہ پہلوان یا بالکل مرگئے یا زخمی
ہوتے۔ اِس لڑائی سے اتنا فائدہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ کی زمین گوڈ کرنیوالے
ان کو بھی دشمنون کی لوٹ مار سے بچے۔ یہ سانحہ اِسکاٹ شاعر
کی مثنوی مشہور مسمّی بہ فیئر میڈ اف پرتہ (معشوقۂ پرتہ) مین
مرقوم ہے۔ شاہ رابرٹ نے اپنے بیٹے جیمس کو اوسکے
چچا البنی کے کید سے بچانیکے واسطے فرانس مین بھیجدیا مگر شاہزادہ
کے جہاز پر شاہ ھنری چہارم کے جہاز رانون نے حملہ کرکے اوسے
گرفتار کرلیا اور چودہ برس کی عمر مین اوسے لنڈن کے محبس ٹاور
مین مقید کیا۔ بیٹے کی جدائی کے صدمہ نے اِس نیکبخت پادشاہ رابرٹ
کو مار ڈالا اور اوسنے مقام رتھسے مین سنہ ۱۴۰۶ع مین انتقال کیا۔

شاہزادہ جیمس انیس برس تک انگلنڈ مین رہا اور تیرہ
برس تک البنی مدار المہام مملکتِ اسکاٹ لنڈ رہا۔ اس اثنا
مین بڑے سانحے اوس ملک مین یہ ہوے کہ سنہ ۱۴۰۷ع مین جان رسبی
بسبب اسکے کہ اوسکا مذہب لولرڈ تھا شہر پرتہ مین قتل کیا گیا
اور سنہ ۱۴۱۱ع مین جنگ ھیرلا ہوتی جسمین اسکاٹ لنڈ کے

پادشاہون کا تسلط امیران جزائر شمالی پر ہوگیا۔ ۱۴۱۹ء مین البنی مدارُالمہام سلطنت مرگیا اور اوسکا بیٹا مرڈک مدارُالمہام ہوا مگر اوسکی ضعیف حکومت مین امرا اور رعیت نہایت منتشر وپریشان ہوگئی اور جب ۱۴۲۴ء مین جیمس اوّل اپنے ملک کو پھر گیا تو رعایا کا حال بہت ابتر پایا مگر قید رہنے سے اوسے بڑا فائدہ ہوا کہ اوسنے انگلنڈ کے قوانین اور آئین سلطنت کو خوب دیکھا اور فن شعر اور موسیقی مین بڑا کمال پیدا کیا۔ اب پادشاہ موصوف کو بڑی آفت کا سامنا ہوا کہ سب فرقے اوسکی رعایا کے قانون کی کچھہ حقیقت نہ سمجھتے تھے مگر اوسنے بڑی مشقت اور استقلال سے انتظام سلطنت کیا اور اوسکی پارلیمنٹ نے بہت سے عمدہ قانون متعلق بہ اُجرت و اوزان وپیمانہ وپولیس جاری کیئے اور یہ قانون اوس زبان مین تحریر کیئے جو اوس ملک مین رائج تھی اور ٹیکس باضابطہ جاری کیئے اور پادشاہان سابق نے جو بڑی بڑی جاگیرین اُمرا کو ناحق بخشدی تھین اونمین مسترد کرلیا۔ یہ امر یعنے استردادِ جاگیرہا بہت خطرناک تھا آخر پادشاہ نے مجبور ہوکر بہت سے امراے سرکش کو قتل کروا ڈالا کہ وہ کسیطرح سے اوسکا حکم نہ مانتے تھے۔ مگر اوسکی مفید سلطنت کا زمانہ جلد تمام ہوگیا کہ ۱۴۳۷ء مین وہ خانقاہ بلیک فرایرس واقع شہر پرتھ مین بتقریب عیدِ ولادت باسعادتِ حضرت مسیح ؑ معتکف تھا کہ چند بدمعاش خانقاہ کے اندر گھس آئے اور پادشاہ بخوف جان تہ خانہ مین

بھاگ گیا اونھون نے وہین جا کے اوسے قتل کیا۔

جب جیمس اوّل مارا گیا تو اوسکا بیٹا جیمس دوم کل چھہ برس کا تھا اور اوسکی نابالغی کے زمانہ مین امرا کے تین فرقے متضاد ہوگئے اور بادشاہ صغیر السّن ایک گروہ سے دوسرے پاس اور دوسرے سے تیسرے پاس غرض اسیطرح گردش مین رہا مگر آخر کو خاندان ڈگلاس کو ایسا غلبہ ہوا کہ یہ خوف تھا کہ خاندان اسٹوارٹ سے سلطنت چھین لے گا۔ اس دشمن قوی کو زیر کرنیکے واسطے شاہ جیمس کو قتل عمد کا مرتکب ہونا پڑا اور اوسنے امیر ڈگلاس کی دعوت کی اور جب کھانے سے فراغت ہوئی تو اوسے اندر کے کمرہ مین لیجا کر باتین کرنے لگا اور مہمان کو اپنے ہاتھ سے مارا۔ اس گناہ کا ثمرہ یہ ہوا کہ پادشاہ انگلنڈ سے لڑائی ہوئی اور اثنا سے جنگ مین ہنگام محاصرۂ قلعۂ رُوکسبرا ایک گولہ پھٹ گیا جسکے صدمہ سے جیمس ہلاک ہوا۔ اوس زمانہ مین اہل اسکاٹ لنڈ کے نزدیک توپ ایک بالکل نئی چیز تھی اور اونھون نے لوہے کی پٹریون پر حلقے چڑھا کے توپین بنائی تھین۔

چونکہ جیمس سوم کا سن کل آٹھہ برس کا تھا لھذا اہل اسکاٹ لنڈ پھر اون آفات مین مبتلا ہوئے جو پادشاہ کی نابالغی

کے زمانہ مین ملک پر نازل ہوتی ہین - خاندان بوآئیل اور خاندان ہیملٹن کے امیرون مین ہمیشہ آپس مین جھگڑا رہتا تھا جسکے سبب سے تمام ملک کی آسائش مین خلل پڑ گیا تھا - جب شاہ جیمس جوان ہوا تو نہایت ضعیف العقل اور مجہول ہو گیا اور سب سے بدتر اوسے یہ عادت تھی کہ تمام کاروبار سلطنت نالائق مصاحبون پر چھوڑ دیا تھا پس جب امرا اور ارکین دولت نے دیکھا کہ معمار اور ڈوم ڈھاڑی اور درزی پادشاہ کے مقرب اور ہمراز بنے ہین تو اونھین بڑا خار گذرا آخر کو اونھون نے مقربان شاہی مین سے ایک شخص کو جسکا نام رابرٹ کوچرین تھا اور جسے از راہ حقارت ٹھوئی کہا کرتے تھے پکڑ کر پھانسی دیدی اور اور ایسے ہی پانچ شخصون کو اوسکے ساتھ لاڈر کے پل پر لٹکا دیا - انجام کار امرا نے بلوے کر دیا اور پادشاہ کے بڑے بیٹے جیمس کو اپنا سرغنا بنایا اور ھنری ہفتم شاہ انگلنڈ نے اوسے اور ترغیب دی - آخر کار مقام سا چی برن واقع ضلع اسٹرلنگ مین لڑائی ہوئی اور شاہ جیمس نے شکست کھائی اور میدان جنگ سے سرپٹ گھوڑا بھگایا اور جب گھوڑے نے اوسے گرا دیا تو قریب کے ایک جھونپڑے مین جا کر پڑا کہ ایک فراری سپاہی نے اوسکے سینہ مین کٹار ماری اور اوسکا خاتمہ کر دیا

اب جیمس چہارم سلطنت پر قابض ہوا اس پادشاہ کی

عہد مین بڑے سانحے یہ ہوے کہ اوسنے پرکن وار بلٹ کو
مین پناہ دی۔ اور اوسنے ۱۵۰۳ء مین ہنری ہفتم کی
مارگریٹ سے شادی کی اور ۱۵۱۳ء مین جنگ فلوڈن

جس لڑائی کا خاتمہ جنگ فلوڈن مین ہوا
قریب یہ ہوا کہ انگریزون نے اسکاٹ لنڈ کے ایک
انڈریو بارٹن کے جہازون پر حملہ کیا اور بارٹن کو
اوسکا جہاز بطور مال غنیمت کے دریاے ٹیمس مین لے
فوج انگریزی کا سردار نواب سرّی تھا اور دونون ف
مواجہہ دریاے ٹِل کے کنارون پر ہوا جو دریاے ٹوِیڈ
شاخ ہے۔ جیمس نے کوہ فلوڈن پر کہ سلسلۂ جبال
مین ہے مضبوط مورچہ باندھا اور ۹ ستمبر ۱۵۱۳ء کو لڑائی
جیمس سے یہ بڑی خطا ہوئی کہ سپاہ انگریزی کو ٹِل
علوہ اُتر جانے دیا حالانکہ یہ ممکن تھا کہ جب انگریزی فوج
اوس تنگ پُل پر ہوا تھا تو وہ پہاڑ پر سے توپین مار کر ا
اڑا دیتا۔ آخر اس فاش غلطی کی کچھہ مکافات نہو سکی۔
سے شام تک بازار قتال گرم رہا اور اسکاٹ لنڈ والون
فاش کھائی اور شاہ جیمس اور تیرہ امیر اوسکے متوسلین
کشتون کے انبار مین بیجان نظر آئے۔

اب یہ تیسری دفعہ بسبب پادشاہ کی نابالغی کے مدت تک اسکاٹ لنڈ مین تلاطم رہا اور تیرہ برس تک امرا واسطے تولیت شاہزادۂ نابالغ کے آپس مین لڑا کیے اور پھر خاندان ڈگلاس کے امیر شاہزادہ کے مُربّی بنے مگر ۱۵۲۸ء مین شاہزادہ خردسال جیمس محلسرائے فاکلنڈ سے بھاگ گیا جہان وہ نظربند تھا اور قلعۂ اسٹرلنگ مین پہنچکر حکومت اپنے ہاتھہ مین لے لی۔

مگر اسّے بھی عظیم تر ایک سانحہ ۱۵۲۸ء مین ہوا کہ جن دیندارون کے نام قبور شہدائے کلیسائے سینٹ انڈریوز پر کندہ ہین اون مین سے پہلے پیٹرک ہیملٹن۔ ہنری فورسٹ جارج وشرٹ۔ اور والٹرمل مذہب پراٹسٹنٹ کی نصرت وحمایت مین زندہ جلا دئے گئے۔ مگر دین مُہذّب کا خمیر اسکاٹ لنڈ کی زمین مین پڑچکا تھا اور جیمس بیفائدہ کوشش کرتا تھا کہ اوسکی قوت متزائدہ کو زائل کردے۔ شاہ جیمس نے دوسری شادی میری ڈیس زادی گایس سے کی تاکہ فرانسیس کے کیتھولک مذہب لوگون سے رشتۂ اتحاد وموالفت مستحکم ہوجاوے۔

جیمس پنجم کے آخر عہد مین اوسّے اور پادشاہ انگلنڈ سے مناقشہ ہوا۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ہنری ہشتم نے چاہا کہ

اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ کو سمجھا بجھا کر پوپ خلیفۂ روم کی مخالفت مین اوسسے مدد لیجیے مگر پادشاہ موصوف نے نہ مانا اور جھگڑے لڑائی پر مستعد ہوا۔ شاہ جیمس مقام فیلامور مین تھا کہ امرا اوسسے بگڑ گئے اور کہا کہ ہم آپ کی طرف سے نہ لڑین گے۔ آخر اولور سنکلیر سپہ سالار اسکاٹ لنڈ دس ہزار سپاہیون کو دریاے ایسلٹ پر لے گیا مگر وہ تین ہی سے انگریزی سوارون سے بھاگ گئے۔ جیمس فاکلنڈ مین پہنچکر شکست کے غم مین بیمار پڑا اور تپ کہنہ سے گھل گھل کر مر گیا اور اوسکی وفات کے چند روز کے بعد اوسکی بیٹی شاہزادی میری کہ حسن و جمال اوسکا شہرۂ آفاق ہے پیدا ہوئی۔

اس زمانہ مین دو شخص اسکاٹ لنڈ مین سب سے زیادہ صاحب قوت و مکنت تھے یعنی کارڈنل بیٹن اور امیر آرن۔ یہ دونون متولی سلطنت ہونیکو خواہان تھے مگر تولیت امیر آرن ہی نے پائی۔ یہ دونون باہم رقیب تھے لیکن اونھون نے خصومت باہمی کو بالاے طاق رکھکر باتفاق یکدیگر کوشش کی کہ کلیسا رُوم یعنی پوپ کی حکومت کو اسکاٹ لنڈ مین پھر قائم کرین سب کے بعد جارج وشرٹ کو پادری بیٹن نے بسبب عداوت مذہبی کے کلیساے سینٹ انڈروز مین شہید کیا

(۱۵۴۶ء) مگر ہنوز دو ہی مہینے اس ظلم کو گذرے تھے کہ جس مقام پر اوس شہیدِ محروق کی خاک پڑی تھی اوسنے چند ہی گز کے فاصلہ پر اوسکا قاتل بیٹن مارا گیا اسطرح سے کہ جیمس مُلوِل اور نورمن لزلي اور اور کئی شخص قلعہ کے اندر گھس کر پادری موصوف کے حجرہ مین پہنچے اور اوسے قتل کیا۔

هنري ہشتم نے چاہا کہ میرے بیٹے اڈورڈ کی شادی میري شاہزادی اسکاٹ لنڈ سے ہو جاے مگر اسکاٹ لنڈ کے لوگ مانع ہوتے اور اگرچہ هنري کے مرنے کے بعد اونہون نے جنگ پنکی مین شکست بھی کھائی لیکن جب بھی شاہزادی کی شادی نہونے دی۔

شاہزادی میري کو کہ ابھی لڑکی تھی حفاظت کیواسطے اوسکی مان کے ملک فرانسیس مین بھیجدیا اور وہان اوسنے شاہ فرانس کے ولیعہد فرانسِس سے شادی کر لی مگر شاہزادہ جوانمرگ ہوا اور شاہزادی چار نا چار ۱۵۶۱ء مین اسکاٹ لنڈ مین پھر آئی۔ اوس نے مذہب کیتھولک مین تعلیم پائی تھی اور شاہ فرنس کی صحبت رنگین و بیہودہ مین تربیت پائی تھی اور وہ تو اپنے عادات و افعال کو اچھا سمجھتی تھی مگر اوسکی رعایاؤن

حرکات سے بہت بیزار تھی۔ اس زمانہ مین جان نوکس تلمیذ
قسیس مقتول وشہرٹ ورفیق کیلون اہل اسکاٹ لنڈ کا
پیشوا تھا۔ یہ شخص ۱۵۰۵ء مین پیدا ہوا تھا اور اب مذہب پراٹسٹنٹ
اختیار کیا اور پہلی مرتبہ کلیساے سینٹ انڈرو زمین مذہب
پراٹسٹنٹ کے موئید وعظ کہا۔ آخر متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ اوسکو
گرفتار کرکے فرانسیس مین بھجوادیا اور حبس دوام کا حکم دیا مگر انیس ۱۹
مہینے کے بعد اڈورڈ ششم کے کہنے سے اوسکی بیڑیان کاٹ دین
اور وہ چند مدت تک پادشاہ موصوف کے دربار مین رہا لیکن جب
ملکہ میری اولے نے اہل پراٹسٹنٹ پر ظلم وتعدی شروع کی تو جان
نوکس مجبور ہوکر پھر براعظم یورپ مین چلا گیا اور کئی سال آوارہ
وطن اور اسیر رہا اور اس امید مین رہا کہ پھر عقائد مذہب پراٹسٹنٹ
کلیساے سینٹ انڈروز مین تلقین کرون کہ مدت سے یہ کلیسا
اسکاٹ لنڈ مین اہل پراٹسٹنٹ کا حصن حصین ہے۔ آخر
اوسکی امید برآئی اور ۱۰ جون ۱۵۵۹ء کو اوسنے کلیساے مذکور کے
منبر پر بڑے زور وشور سے وعظ کہا اور اوسکی آواز مثل برق خاطف
تمام سکنہ اسکاٹ لنڈ کے قلوب پر موثر ہوئی اور تمام ضلع فایف
بلکہ تمام ملک اسکاٹ لنڈ مین لوگون نے بت توڑ ڈالے مصلے پرزے
پرزے کر ڈالے دعاؤن کی کتابین پارہ پارہ کر ڈالین اور پادریون
کے نماز کے کپڑے پھینچے اٹھا ڈالے۔ بعد اوسکے جان نوکس نے

بے خوف وخطر ھُولی رُڈ کے بادشاہی گرجے مین مذہب کیتھولک
کے نماز کی مذمّت کرنی شروع کی۔

شاہزادی میری اور اوسکی رعایا مین نفاق بڑھتا گیا

اور اوسپر بدوضعی کا شبہ ہوا اور اب جو اوسنے امیر ڈارنلی سے
شادی کرلی تو اِس سبب سے اوسکا مشکوک النسب بھائی امیر مورے بھی
کہ راہبان کلیسای سینٹ انڈرُوز کا سردار اور فرقہ پراٹسٹنٹ
کا پیشوا تھا اوسنے منحرف ہوگیا۔ اسکے بعد شاہزادی ایک گویّی
ڈیوڈ رِزّیو نامی پر عاشق ہوئی اور اوسکے شوہر ڈارنلی کو رشک پیدا
ہوا آخر اوسنے اوس گویّی کو ھولی رُڈ مین مار ڈالا۔ میری کا
بیٹا یعنے شاہ جیمس ششم ۱۵۶۶ء مین پیدا ہوا اور دوسرے برس
اوسکا شوہر ڈارنلی فیلڈ کے گرجے مین مار ڈالا گیا۔ یہ گرجا اوس
مقام پر واقع تھا جہان پر اب اڈنبرا کا کالج ہے اور آدھی رات کو
لوگون نے اِسے اڑا دیا اور ڈارنلی دب کر رہگیا۔ بُوتھول
پر اس گناہ کا شبہ قوی ہوا مگر باوجود اِسکے دو ہی مہینے کے بعد
شاہزادی میری نے اوس سے شادی کرلی۔ نہین معلوم کہ شاہزادی
اون گناہون کی مرتکب ہوئی تھی جنسے وہ متّہم کی گئی ہے یا نہین یہ
تو عالِمُ مَا فِی الضَّمائِر کو خوب معلوم ہے مگر ایسے ایسے حرکاتِ ناشائستہ سے
رعایا کے دل اوسنے پھر گئے اور امرا بگڑ کھڑے ہوے آخر شاہزادی

خود اوسکے قبضہ مین آگئی اور انہون نے اوسے سلطنت سے معزول کرکے قلعۂ لوک لوِن مین قید کیا۔ اوسکا تیسرا شوہر بُوتھول جزائر آرکنی مین بھاگ گیا بعد اوسکے ڈینمارک مین بھاگا اور دس برس کے بعد وہان دیوانہ ہوکر قید خانہ مین مرگیا۔

امیر موری شاہزادۂ شیرخوار جیمس کی طرف سے متولی سلطنت مقرر ہوا اور شاہزادی میری وِلی ڈگلاس کی مدد سے قید خانہ سے بھاگ گئی اور امراے کیتھولک کو جمع کرکے مقام لینگ سایڈ پر شہر گلاسگو کے قریب سلطنت گمکردہ کے واسطے آخری لڑائی خوب جی توڑ کے لڑی مگر کچھ نہو سکا آخر لاچار ہوکر انگلنڈ مین بھاگ گئی اور ملکہ الزبتھ کے ظلّ عاطفت مین عافیت گزین ہوئی۔ باقی حال پُرملال اس شاہزادی کا ملکہ الزبتھ کے زمانہ کے حالات مین ملاحظہ کیجیے۔

تین برس تک امیر مُوری جو بہ لقب متولّی نیک نیّت مشہور ہے برسر حکومت رہا آخر کو شہر لنلتھ گو کی سڑک پر ایک شخص ھیملٹن نامے نے اوسے کھڑکی مین سے گولی ماری (۲۳ جنوری ۱۵۷۰ع)۔ بعد امیر موری کے نوّاب لینکس اور نوّاب ماڑ اور نوّاب مورٹن یکے بعد دیگرے متوّلی مملکت

ملکہ میری کا سنہ ۱۵۶۸ع

اسکاٹ لینڈ

اسکاٹ لنڈ ہوئے۔ ۱۶۰۲ء کے اخیر مین جان نوکس نے
انتقال کیا۔ جیمس ششم جارج بکنن عالم مشہور کی فیض تعلیم سے
عالم ہوا مگر عالم با ریا۔ اوسنے ایکن دختر شاہ ڈینمارک سے شادی
کی اور بیفائدہ اس بات کی کوشش کی کہ مذہب پرسٹ بٹیرین
کو مٹا کر مسلک اسقفی اسکاٹ لنڈ مین قائم کرے
اس بادشاہ کے عہد مین سب سے عجیب تر یہ سانحہ ہوا کہ ایک مرتبہ
وہ مقام فاکلنڈ مین شکار کھیل رہا تھا کہ کسی شخص نے جھوٹ موٹ
کہدیا کہ ایک آدمی سونے کا گھڑا لیئے جاتا تھا اوسے شہر پرتھ
کے قریب گرفتار کر رکھا ہے۔ اوسکے اشتیاق مین بادشاہ ایک
مکان پر گیا جسکا نام گودی ہوس تھا۔ اوس مکان کے مالک امیر
گودی نے بادشاہ کی بہت خاطر و مدارت کی اور کھانا کھلایا بعد کھانا
کھانے کے امیر مذکور کے بھائی الگزنڈر رتھون نے بادشاہ
کو گرفتار کر کے چاہا کہ اوسکی مشکین باندھ لے۔ بادشاہ چلایا کہ دوڑو
مجھے مارے ڈالتے ہین۔ یہ سنکر تین خواص اوسکے اندر گھس آئے
اور رتھون کو مار ڈالا امیر گوڈی شور و غل سنکر دست بر قبضہ
شمشیر دوڑا اور وہ بھی مارا گیا۔ یہ ساری حکایت عجب معمۂ لاحل ہے
اور اسکا نام سازش گوری مشہور ہے۔
جب ملکہ الزبتھ ۱۶۰۳ء مین راہی ملک بقا ہوئی تو جیمس
تمام جزیرۂ برطانیہ کا بے خرخشہ بادشاہ ہو گیا۔ سنی رابرٹ کیری

ملکہ کے وفات کی خبر لیکر اڈنبرا مین پھنچا چنانچہ ملکہ شہر رچمنڈ مین جمعرات کے دن تین بجے مری تھی اور وہ ھولی رُڈ مین ہفتہ کے شام کو پھنچ گیا —

حالاتِ ایرلنڈ

از ۱۳۷۷ء تا ۱۶۰۳ء

شاہ رچارڈ دوم دومرتبہ ایرلنڈ مین وہان کے مفسدہ پرداز لوگون کی گوشمالی کے واسطے گیا تھا اور وہ لوگ آپس مین لڑتے لڑتے ایسے ضعیف ہو گئے تھے کہ فورًا پادشاہ کی اطاعت قبول کرلی مگر پھر بھی سالہا سال اوس ملک مین فساد رہا اور اس فساد کے زمانہ مین بہت کم سوداگری کے جہاز وہان کی عمدہ بندرگاہون مین نظر آتے تھے اور فقط چمڑا اور مچھلی وہان سے اور ملکون مین جاتی تھی — محاربہ رُوز مین امراے ایرلنڈ اکثر خاندان یورک کے طرفدار رہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جن دو مکّارون نے ھنری ہفتم کی سلطنت غصب کرنی چاہی تھی اونھون نے پیشتر ایرلنڈ ہی مین خروج کیا — ایرلنڈ کے سرکش امیرون پر سلاطین ٹیوڈر کا کچھ اختیار نتھا مگر جب ۱۴۹۵ء مین قانون پوینگس جاری ہوا تب سے سیدھی ہوئی اس

قانون کا نام اوس شخص کے نام سے مشتق ہے جو اوس ملک کا ناظم تھا اور اسکے سبب سے پادشاہ انگلنڈ کو ایرلنڈ کی پارلیمنٹ پر اختیار کلی حاصل ہوگیا۔ اس قانون مین یہ احکام مندرج تھے۔ اوّل۔ ایرلنڈ کی پارلیمنٹ بے پادشاہ انگلنڈ کی اجازت کے نہ منعقد ہو۔ دوم۔ کوئی قانون ایرلنڈ مین نہ تجویز کیا جائے الّا اینکہ پیشتر وہ پادشاہ انگلنڈ کے ملاحظہ سے گذر چکا ہو۔ سوم تمام قوانین انگلنڈ جو مدت سے نافذ ہوے ہین ایرلنڈ مین واجب العمل تصور کیے جائین۔

ہنری ہشتم کے عہد مین خاندان فٹز جیرلڈ اور خاندان بٹلر کے امیرون کے آپس کی لڑائی جھگڑے سے ایرلنڈ مین تلاطم رہا۔ ۱۵۴۱ع مین پادشاہ موصوف نے ایرلنڈ کی نظامت توڑکر اوسے سلطنت کر دیا اور اوس ملک کے اکثر سردارون کو امیر کا خطاب عنایت کیا۔

ملکہ الزبتھ کے عہد مین مذہب پروٹسٹنٹ ایرلنڈ مین قائم ہوا مگر چونکہ وہان کے لوگ مذہب کیتھولک مین بڑے متعصب تھے لہذا وہ مذہب جدید کے بہت سد راہ ہوئے مگر ملکہ نے اوس ملک کی پارلیمنٹ کو اپنے حکم کا تابع کر لیا ۱۵۸۴ع مین سر جان پیروٹ ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا اور اوسنے یہ تجویز کی کہ مدرسے کین جاری

کرکے اور پل بناکے اوس ملک مین تجارت وغیرہ کی ترقی کرے یہ تدبیر
مناسب اور صلاح معقول جب تو نہ منظور ہوئی لیکن بہت برسون کے بعد
عمل مین آئی—

۱۵۹۸ء مین کہ ملکہ الزبتھ کے جلوس کا سینتیسوان سال تھا
انگلنڈ اور آیرلنڈ مین آخری لڑائی ہوئی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ ھیو اونیل امیر
ٹائیرون نے بلوے کیا۔ یہ امیر انگلنڈ کی دوستی کے پردہ مین مدت سے
اپنی تدبیرین پختہ کر رہا تھا۔ ۱۵۹۸ء مین اوسنے بڑی لڑائی فتح کی جسکے
سبب سے صوبہ منسٹر اوسکے قبضہ مین آگیا۔ اوسے پادشاہ اسپانیہ
سے مدد ملنے کی امید تھی کہ وہ یوراپ کے پادشاہان کیتھولک مین بڑا
نامبرآوردہ تھا— نواب اسسکس نے امیر ٹایرون سے
مقابلہ کیا مگر کچھ نہو سکا— اس امیر غدار کو شکست دینی اور آیرلنڈ
پر فتح کامل حاصل کرنیکی ناموری نواب مونٹ جوی کے حصہ مین تھی
ایک گروہ سپاہ اسپانیہ کا امیر ٹایرون کی کمک کیواسطے کنسیل
مین وارد ہوا مگر نواب مونٹ جوی نے اوسے چارون طرف سے
گھیر لیا تب اونیل خود اپنے مددگارون کو دشمن سے بچانے آیا مگر
اوسنے شکست کھائی اوسوقت سپاہ اسپانیہ نے بھی چار ناچار
پادشاہ انگلنڈ کی اطاعت قبول کر لی۔ پس اسطرح سے ۱۶۰۲ء
مین سات برس کے بعد امیر ٹایرون کا فساد دفع ہوا— اس زمانہ

مین بلکہ اس اٹھاروین صدی کی ابتدا تک آیرلینڈ کا حال نہایت ابتر تھا
اور قوم سلٹ اور قوم سیکسن کی عداوت باہمی کے علاوہ اب فرقۂ
کیتھولک اور فرقۂ پراٹسٹنٹ مین مجادلہ ومناقشہ شروع ہوا

باب ہفتم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد سلاطین ٹیوڈر

قبل شیوع مذہب پراٹسٹنٹ انگلستان مین ہر قسم کا گناہ بکثرت ہوتا تھا
چنانچہ ہنری ہشتم کے عہد مین ہر سال قریب دو ہزار آدمی کے فقط چوری
کی علت مین پھانسی پاتا تھا مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ مین مجرمون کی تعداد
تین یا چار سے سالانہ رہگئی ۔ اس مین شک نہین کہ یہ تغیر عظیم سب فرقون
کے آداب واخلاق مین کلام خدا کے شایع ہونیکے سبب سے ہوا ۔ ملکہ
الزبتھ کے جلوس کے پانچوین سال فقرار ومساکین کی پرورش کے
واسطے پہلی مرتبہ قانون جاری ہوا ۔ اوس زمانہ مین انگلستان کی آبادی
پچاس لاکھ سے کم تھی اور آمدنی ملک پچاس لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ
نہ تھی اور سود کا بھاؤ زیادہ سے زیادہ دس روپیہ ہزار حسب قانون
تھا اور جو چاندی کے سکے اب رائج ہین اون مین سے اکثر جب بھی

رائج تھے اور کروَن اور ہاف کرون اور سکس پنس یہ سکّے اڈورڈ ششم نے جاری کئے تھے۔

پادشاہانِ ٹیوڈرس کے زمانہ مین جو طرز عمارت رائج تھا اوسی گُل کاری کا کام کہتے تھے اسواسطے کہ مکانات مین نقش و نگار مت بنائے جاتے تھے۔ ھنری ہفتم کا بنوایا ہوا گرجا جو ابتک ویسٹ منسٹر مین موجود ہے اس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے ب بڑے آدمیون کے مکانات اینٹ اور پتھر کے بننے لگے اور شیشہ کے دروازے عام ہوگئے مگر غربا جھاکڑ وغیرہ پر کہگل لگا کر اپنے ھونپڑے بنا لیتے تھے۔ چولھے دالان کے بیچ مین بنائے جاتے تھے اور سقفِ دود آلود مین ایک سوراخ بنا ہوتا تھا کہ اوس مین سے دھوان نکل جاتا تھا۔ ھنری ہفتم کے زمانہ تک سب مکانات ایسی حال رہا مگر اوس کے زمانہ سے مکانات مین دودکش بننے لگے۔ اریسمس نے کہ ھنری ہشتم کے زمانہ مین مدرسۂ عالیۂ اکسفرڈ ن علوم یونانیہ کا مُدرّسِ اعلیٰ تھا غربا کے مکانات کے صحن کا حال یسا تقسیم لکھا ہے۔ قولہ۔ دالانون کی زمین پر چکنی مٹی لپی ہوئی ہے اور اوسپر گھاس بچھی ہے اوسکے نیچے ایک خزانہ شراب ور چربی اور استخوان اور آبِ دہن اور غلیظ چیزون کا خدا جانے تنی مدت سے جمع ہے۔ چنانچہ اسی غلاظ و نجاست کے باعث سے

لوگ امراضِ وبائیہ مین مبتلا ہوتے تھے۔ مگر ملکۂ الزبتھ کے زمانہ
مین مکانات اکثر چوب بلوط کے بنتے تھے اور اوسی زمانہ مین سے
تغیّرات اسبابِ خانہ مین ہوئے اور بستر خواب مین بھی بہت نفاست آگئی
چنانچہ پادشاہانِ ٹیوڈر کے عہد کے شروع مین بچھونے کی یہ
حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیال بچھالی اوسپر ایک موٹے کپڑے کی چادر اور نمدہ
ڈالدیا اور تکیہ کے بدلے ایک لنبا سا کندہ سرہانے رکھہ لیا اور جو شخص
بھوسی بھری ہوی تکیہ پر سر رکھہ کے سوتا تھا اوسے بڑا عیاش سمجھتے تھے۔
الزبتھ کے زمانہ کے پیشتر رکابیان اور چمچے کاٹ کے ہوتے تھے
مگر اوسکے عہد مین جست کے طباق اور چاندی یا ٹین کے پیچ کسا نون اور
اور اس قسم کے لوگون مین رائج ہوئے۔ پہلے تو جست کی رکابیان
مُسطّح بنتی تھین مگر اب مثل طاس کے مُجوّف بننے لگین۔ قریب
۱۵۸۰ء کے کوچ گاڑی کا رواج ہوا قبل اسکے یہ دستور تھا کہ
کہ عورتین زین کے پیچھے بیٹھتی تھین اور اونکے آگے خدمت گار
بیٹھتے تھے اور وہ پیچھے سے اونکی کمر بند پکڑے رہتی تھین۔

کئی قسم کے درخت اب پہلی مرتبہ انگلستان مین بوئے گئے اور کرم کلّہ
آلو بالو۔ خرما۔ خوبانی۔ انگور یہ میوے انگلستان کے باغات مین ہونے
لگے اور اکثر لوگ گیہون کی روٹی کھانے لگے اور جو وغیرہ کی روٹی فقط
غریب کھاتے تھے۔ سَر فرانسِس ڈریک جزیرۂ سینٹافی

واقع امریکا سے آلو انگلستان مین لایا اور پہلے یہ ترکاری ضلع لنکشیر
مین بوئی گئی ــ بعد اوسکے سر والٹر ریلی آلو کو آئرلنڈ مین لے
گیا اور یہی شخص جزائر غربی امریکا سے تنباکو بھی انگلستان مین
لایا اور وہان کے لوگونکو تنباکو پینا سکھایا ــ ہنری ہشتم کے زمانہ مین
گائے اور بکری کا گوشت ٹکے کا آدہ سیر بکتا تھا اور بھیڑ کا گوشت اور بڑا
گوشت تین دام کا آدہ سیر ملتا تھا مگر تازہ گوشت تو اشراف بھی نکھاتے
تھے ہان عید وسط گرما سے عید میکائیل تک تازہ گوشت کھاتے
تھے ــ ابتک یہی دستور تھا کہ امرا و شرفا اور اونکے لڑکے بالے
اور نوکر جاکر سب بڑے کمرے مین کھانا کھاتے تھے اور میز کے
بیچو بیچ مین ایک بڑا سا نمک دان چاندی یا جست کا رکھا رہتا تھا اوس
اوسکی اوپر کیطرف صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے
تھے اور نیچے کیطرف سب درجون کے ملازم اور خدمتگار بیٹھتے تھے ــ
امرا نے اپنی وضع شاہانہ رکھی تھی چنانچہ امیر لیسٹر جو قلعہ کنلورتھ
کا مالک تھا اوسکے قلعہ مین دس ہزار آدمی کے ہتھیار رہتے تھے اور
اوسی قلعہ مین اوسنے ۱۵۷۵ء مین ملکہ الزبتھ کی دعوت سترہ روز تک
نہایت تزک و احتشام سے کی اور اگرچہ نواب بی لی خود امیر نہ بیٹھا تھا اسپر بھی
اوسکے بیس رفیق تھے اور اونمین سے ہر ایک کا خرچ دس ہزار
روپیہ سالانہ تھا اور خدمتگارون کا کچھ ذکر نہین ــ
دیہات کے لوگ ہلکے ہلکے زرد رنگ کے کرتے پہنتے تھے

مگر بادشاہ کے اہل دربار کی وضع جیسی اب بدلتی رہتی ہے ویسے ہی جب بھی بدلتی رہتی تھی چنانچہ ہنری ہشتم جسقدر موٹا ہوتا گیا اوسقدر اوسکے مصاحبون نے اپنے کپڑے پھُلانے شروع کئے تاکہ اونکی شکل بھی بادشاہ کے مشابہ ہو جائے — ملکہ کیتھراین ہاورڈ نے فرانسیس سے سوئیان لاکر انگلستان مین رواج دین اور چونکہ پہلے یہ سوئیان بہت گران قیمت ہوتی تھین لہذا شوہرون نے اپنی بیبیون کوان سوئیون کیواسطے علٰحدہ روپیہ مقرر کردیا اور اس روپیہ کو سوئیون کا روپیہ کہنے لگے — ملکہ مایری کے عہد مین بڑے بڑے گھیر دار سائے پہننے کا رسم اسپانیہ سے انگلستان مین آیا اور مرد و عورت دونون اپنی پوشاک مین گردن اور کلائی پر ریشم کی جھولدار پلیٹین بنواتے تھے اور پیشتر یہ دستور تھا کہ ان پلیٹون مین لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے لگا دیتے تھے تاکہ جھول نکلا رہے مگر الزبتہ کے وقت سے یہ ہوا کہ اونھین زرد کلف سے سخت کر دیتے ہین پیشتر سب لوگ کپڑے کے موزے پہنتے تھے مگر ملکہ الزبتہ کے جلوس کے تیسرے سال اوسکو کسی نے ریشمی جرابین نذر دین پھر اوسنے اور کسی قسم کی جراب کبھی نہین پہنی — اس ملکہ کے توشک خانہ مین اسکے مرنے کے بعد تین ہزار جوڑے کپڑے کے تیار نکلے اللہ اکبر کیا کپڑیکا

لہ یہ سوئیون کا روپیہ مثل اسکے ہے جیسے ہمارے ملک مین بڑے آدمی بھون یا بیبیون کے پاندان کا خرچ مقرر کر دیتے ہین ۱۲ —

شوق تھا- ھنٹزنو نامے ایک سیّاح جرمنی نے اپنی سیاحت کے حال مین ملکہ الزبتہ کی یہ کیفیت لکھی ہے - قولہ- بعد اوسکے ملکہ آئی - اوسکا سن پینسٹھ برس کا تھا اور نہایت شاندار تھی- اوسکا منہ لنبا تھا اور رنگ گورا تھا مگر منہ پر جھرّیان پڑی ہوئی تھین اور اوسکے کانون مین دو گوشوارے موتی سکے تھے اور سر پر سرخ بال جمے ہوئے تھے اور ایک چھوٹا سا تاج پہنے ہوے تھی اور سفید ریشمی کپڑے پہنے تھی جسکے کنارون پر سفید موتی سیم کے بیج کے برابر ٹکے تھے اور اوپر ایک سیاہ چادر تارکشی کی اوڑھے ہوے تھی اور اوسکا سایہ اسقدر لمبا تھا کہ اوسے ایک خواص ہاتھون پر اُٹھائے ہوئے تھی- شرفار کا یہ دستور تھا کہ چھوٹے چھوٹے پٹّے رکھتے تھے اور داڑھیان لنبی لنبی گاؤدم- ملکہ کی اردلی مین جو لوگ رہتے تھے اونکی پوشاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین مردون کا لباس اچھا ہوتا تھا- جب انگلستان مین سن پیدا ہوا اور سوت نکلا تو اوس سے جرابین بنّو اور بادبان کا کپڑا بنانیکا مصلح بہم پہنچا اور نمدے اور قالین اور بنّو بافراط بننے لگے اور اِن چیزون کو کپڑا صاف کرنیوالون نے بہت نفیس کر دیا. یہ کاریگر بسبب ظلم و تعدّی کے اور بلادیوری سے بھاگ کر انگلستان مین آئے تھے

اب نیزہ بازی کا شغل فقط ایک کھیل رہ گیا تھا کیونکہ اب

فوج کی قوت سرداران غرق درآہن پر نہ منحصر تھی مگر گرمی کی فصل مین
دریاے ٹیمس اور اور دریاؤن پر نیزہ بازی کا شغل ہوتا تھا۔
اس کھیل کی کیفیت یہ ہے کہ لوگ کاٹ کے نیزے اور سپرین لیکر
اور کشتیون پر سیڑھے رکھکر اونپر بیٹھتے تھے اور جب ایک کشتی کو بہت
جلد دوسری کشتی کے پاس سے لیجاتے تھے تو ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ
اپنے حریف کو نیزہ مار کے پانی مین گرادے۔ ہر قسم کا شکار اور خاصتہً
ہرن کا شکار ہر زمانہ مین اہل انگلستان کو مرغوب رہا مگر پادشاہان
ٹیوڈر کے زمانہ مین عورتین بھی اکثر شکار مین شریک ہوتی
تھین اور تیر سے شکار کھیلتی تھین چنانچہ ملکہ الزبتھ بڑھاپے
مین بھی ایکدن بیچ شکار کھیلا کرتی تھی۔ باز سے شکار کھیلنا ابتک
مرسوم تھا مگراب موقوف ہوتا جاتا تھا کیونکہ اب تو بندوق کا رواج
ہوتا جاتا تھا۔ گھوڑدوڑ بھی ہوتی تھی مگر انعام دیا جاتا تھا ہار جیت
نہوتی تھی جیسا کہ آج کل دستور ہے۔ ریچھ اور مینڈھے کو شکاری
کتون سے بھڑوانا یہ تماشا تو بڑے بڑے امیرون کو نہایت مرغوب
تھا چنانچہ ایکمرتبہ ملکہ میری اپنی بہن کی ملاقات کو مقام ہیٹ
فیلڈ مین گئی تو بڑی دھوم دھام سے اسطرح کا ریچھ کا تماشا
ہوا اور جب ملکہ الزبتھ نے ڈینمارک کے سفیر سے مقام
گرینچ مین ملاقات کی تو اسیطرح کا تماشا کروایا۔ اس تماشے
کی یہ کیفیت ہے کہ ریچھ کو کسی کشادہ مقام پر باندھکر او سپر

بڑی بڑی گلڈاک سے کُتے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ کُتے مار یجاتے تھے
یا زخمی ہو جاتے تھے تو اور کُتے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ ریچھ
بیچارا اندھا ہو جاتا تھا تو بڑی بیرحمی سے اوسے کوڑے مارتے تھے —
مردون کا تو کیا ذکر عورتین بھی ان مکروہ تماشون سے بہت خوش ہوتی
تھین پس جب اونکی طبیعت ایسی سخت و درشت ہو تو کچھہ تعجب کی
بات نہین کہ اوس زمانہ کی زبان نہایت سخت و درشت تھی مگر اس
سب پر طرّہ یہ ہے کہ ملکۂ الزبتھ کے آخر عہد تک یوم السبت کو کہ
نصاریٰ کا یوم العبادۃ ہے ایسے ایسے مکروہ وبیہودہ لہو ولعب
مین مشغول ہوتے تھے — دیہاتی کھیلون مین سے تیراندازی —
پیدل دوڑنا — اور مختلف قسم کی گیند بازی — یہ بڑے کھیل تھے
گیند بازی کی قسمون مین سے ایک قسم یہ تھی کہ ڈنڈون سے گیند کھیلتے
تھے (یہی آج کل کے کھیل کرکٹ کی اصل ہی) اور ایک یہ تھی کہ گیند پر
موگری لگاتے تھے کہ وہ ایک آہنی حلقہ کے اندر سے نکل جاتا تھا —
گھر کے اندر کے کھیلون مین سے بڑا کھیل یہ تھا کہ ایک شفاف میز پر
کچھہ چپٹے گیند سیسہ وغیرہ کے رکھے جاتے تھے اور اوس میز کے سرے
سے چار انچھہ کے فاصلہ پر ایک لکیر کھینچدیتے تھے تو کھیلنے والے کا کمال
یہ تھا کہ گیند کو اسطرح سے لنڈکائے کہ اوس لکیر کے پار نکل جاسے
مگر میز کے نیچے نگرے — علاوہ ان کھیلون کے تختہ نرد — کا بتین —

---

۱ اس سے یکشنبہ مراد ہے نہ شنبہ جو مصطلح اہل اسلام کا ہے ۱۲ —

کہ یہ کمبخت ہر زمانہ مین لوگون کو غارت کرتے ہین — چوسر — او طاس یہ کھیل بھی کھیلے جاتے تھے — چوسر کو تو کہتے ہین کہ یہ ایشیا سے انگلستان مین آیا تھا اور فتح نوُرمَن سے سو برس پیشتر سے اوس ملک مین رائج تھا اور طاش اسواسطے ایجاد کیا گیا تھا کہ چارلس ششم شاہ فرانس کا جی بہلے کہ وہ دیوانہ ہوگیا تھا — ناچ اور گانے کا شغل کئی گھنٹہ تک رہتا تھا مگر شام ہوتے ہی ناچ موقوف ہوجاتا تھا برخلاف اس زمانہ کے رسم کے کہ اوسکے بالعکس ہے — اگرچہ پادشاہان نوُرمن کے وقت کے بھاٹ اور بازیگر سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین بہت ذلیل سمجھے جاتے تھے تاہم گھرون مین علم موسیقی کا بہت چرچا رہتا تھا اور آلاتِ موسیقی مین سے سٹرن ایک قسم کا ستار تھا جسے لیوُٹ بھی کہتے ہین اور ورجنل ایک تار کا باجہ تھا کہ کنجی سے کو کاجاتا تھا اور یہی باجہ آجکل کے باجون ہوُر پسکوُرڈ اور پیانو کی اصل ہے —

کرسمس یعنے ایامِ ولادتِ حضرت مسیحؑ مین خوب خوب تماشے ہوتے تھے اور سب کو اجازت عام تھی اور سب قسم کے بیہودہ تماشے ہوتے تھے اور پادشاہ سے فقیر تک سب لوگ عجب عجب طرح کے کپڑے پہنکر اور بھیس بدلکر سانگ بنتے تھے اور جنھین بھیس بدلنے کا سامان نہ میسر آتا تھا وہ مُنہ پر کالک لگالیتے تھے

اور ہر ضلع مین ایک شخص کو پادشاہ بناتے تھے اور اوسے
بہت سے شہدے سبز اور زرد کپڑے پہنے ہوسے اور اونپر رنگ
نیتے لگے ہوئے غل کرتے اور نقارے بجاتے ہوسے گھو
پھرتے تھے اور بعض اوقات عین نماز کے وقت گرجون سکے
گھس جاتے تھے - یہ سانگ والے خولدار ٹوپیان پہنتے
بکری اور ہرن اور سانڈ کی شکل بنی ہوتی تھی اور اکثر جانور
کھال پہنتے تھے جتنے اونکی قطع و حشیون کی سی ہو جاتی تھی - د
ہشتم کی اہل دربار بڑی تزک واحتشام سے سانگ بنتے تھے - علاو
ون کے مِيْ ڈِيْ کی عید بھی اگلے زمانہ مین ہوتی تھی اور اس
یہ رسم تھا کہ نصف شب کے بعد درخت کی سبز ٹہنیان توڑتے
ایک شخص کو پادشاہ اور ایک کو پادشاہزادی بناتے تھے اور
کھڑا کرتے تھے اور اوسے ہار پھول پہنا کے اوسکے گرد ناچ
انہین تماشون کے مشابہ ایک اور قسم کا تماشا ہوتا تھا جسکو
ناچ کہتے تھے کیونکہ بعضونکا قول تھا کہ یہ ناچ اُندلُس کے مسلمانو
اہل انگلستان نے سیکھا ہے - اس ناچ مین بڑا ناچنے
بھاری کپڑے پہنتا تھا اور سب ناچنے والون کے دام
اور گھٹنے مین گھنگرو بندھے ہوتے تھے اور بعضے عجیب
نقلین بنتے تھے اور ایک نیلی گھوڑی بھی ناچ کی صحبت
بنتی تھی - اِسکی کیفیت یہ ہے کہ نازک لکڑی کے گھوڑے

جھول ڈالتے تھے کہ وہ زمین تک لٹکتی تھی اور اوسکے اندر ایک آدمی چھپا رہتا تھا اور وہ گھوڑے کی طرح اُچکتا پھرتا تھا۔

پادشاہانِ ٹیوڈرز کے زمانہ مین انگلستان کے لوگ تین قسم کے وہم مین مبتلا تھے یعنے فنِ سحر۔ علم نجوم۔ اور علم کیمیا۔ جہلا کا یہ اعتقاد تھا کہ جو نئی باتین علوم و فنون کی ظاہر ہوتی ہین اور جو تازہ صنعتین ایجاد ہوتی ہین وہ شیطان کی اعانت سے ہوتی ہین چنانچہ انگلستان مین روجر بیکن حکیم اور جرمنی مین فاسٹ حکیم جہلا کے زعم باطل مین بندۂ شیطان تھے اور سحر کا اعتقاد اونکے ذہن ناقص مین ایسا راسخ تھا کہ صدہا ضعیفہ ناتوان بڑھیون کو بخیالِ جادوگری مار ڈالا اور جسقدر عورت کبیر السن اور ضعیف الجثہ اور لاغر و ناتوان ہوتی تھی اوسیقدر اعتقاد تام و یقین واثق ہوتا تھا کہ یہ ساحرہ ہے اور ہر قسم کی بلا کو اوسکی طرف منسوب کرتے تھے چنانچہ اگر بچہ بیمار پڑتا تھا اور ضائع ہو جاتا تھا تو بھی یقین ہوتا تھا کہ کسی ساحرہ نے اسے مار ڈالا اور اگر آندھی آتی تھی تو دھقان مارے ڈر کے کانپنے لگتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ جادوگرنیان جھاڑو کی تنکون پر سوار ہو کر آدھی رات کو نکلی ہین۔ یہ اعتقاد لوگون کو اس صدی کی ابتدا تک رہا اور ابتک بعض دور دور کے ضلعون کے اہل دیہ مین باقی ہے۔ نجومیون کا علم تو چار ہزار برس سے زیادہ

چلا آتا تھا اور اونھین یہ دعوی تھا کہ ہم غیب کی بات ستارہ دیکھکر بتلا دیتے ہین اور بڑے بڑے ذی مرتبہ اور دانا لوگ اونکی طرف رجوع کرتے تھے اِس سبب سے وہ بڑے معزّز اور مالدار تھے چنانچہ اکثر الفاظِ انگریزی کے مُشتق منہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بیشتر وہ علم نجوم کی مُصطلحات تھے مگر اب اونکے معنے اور ہو گئے ہین ــ علم نجوم کا ہمجنس علم کیمیا تھا اور اِس علم کا موضوع حجر فلسفی اور اکسیر الحیات تھا حجر فلسفی ایک شئے موہوم تھی جسکی نسبت سفہا، کو گمان ہین ادنیٰ فلزّات مقلوبُ الماہیۃ ہو کر طلاسے خالص ہو جاتے تھے اور اکسیر الحیات ایک عرق تھا جسکے پینے سے آدمی کو حیات ابدی اور حسن جاودانی حاصل ہوتا تھا غرض اِن اشیاء موہومہ کی بیسود جستجو مین ہزار ہا آدمی کی اوقات اور روپیہ ضائع ہوتا تھا اور جان ہلاک ہوتی تھی لکن خاک فائدہ نہوتا تھا مگر ہمین ان علوم سے فائدہ ہوا چنانچہ فنِ سحر سے بہت سی ادویہ و نباتات کا علم حاصل ہوا جو علم طب اور فنونؒ لطیفہ مین ایسے بکار آمد ہین اور علم نجوم و کیمیا کے مسائلِ باطلہ سے نجوم ہیئت اور علم کیمیا ئے حقیقی ہکے مسائل حقہ مستنبط ہوئے مگر ان علوم سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ تالقِ ارض و سما کی قدرت کاملہ و حکمتِ بالغہ کے شاہدمُبین و برہانِ زاہد ہین ــ

ؒ اِسّے علم موسیقی و سنگ تراشی و مصوّری مراد ہے ۱۲ ــ

فنّ جہاز رانی اور جغرافیہ اور تجارت نے بھی بہت جلد ترقی پائی۔ ھنری ہفتم نے انگلستان کے جہازون کی بنیاد ڈالی لہذا وہی اوس ملک کی عالمگیر تجارت کا بانی ہوا۔ چند ہی مدت مین انگریزی جہاز ہر دریا مین روان ہو گئے اور ملکہ میری کے عہد مین خلیج آرچ انجل کی راہ دریافت ہوئی جسنے ملک روس سے تجارت شروع ہوئی مگر الزبتھ کے وقت مین تجارت کو نہایت تقویت و ترقی ہوئی چنانچہ اُون۔ سیسہ۔ اور ٹین مدتسے انگلستان سے دیگر ممالک یورپ مین جاتا تھا مگر چھوٹے چھوٹے جہازون مین بھیجا جاتا تھا لیکن الزبتھ نے ان چیزون کی تجارت کے واسطے بڑے بڑے جہاز بنوائے اور سوداگرون کو ترغیب دی کہ اپنے جہازون کو درست کرین اور اسی ملکہ نے سنہ ۱۶ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی کو فرمان عنایت کیا جسکے سبب سے انگریزون کی سلطنت کی بنیاد ہندوستان مین قائم ہوئی۔

پادشاہانِ ٹیوڈر کے زمانہ مین ایک امر عظیم یہ بھی ہوا کہ علم نے از سر نو رواج پایا اور خاصتہً یورپ کی قدیم زبانین یعنے یونانی اور لاطینی دوبارہ زندہ ہوئین ٭ احیاءِ علوم مذہب پراٹسٹنٹ کی برکت سے ہوا اسواسطے کہ چونکہ صُحُفِ مقدسہ سماویہ کی صحیح تفسیر کرنا زبان یونانی اور عبرانی اور لاطینی کے جاننے پر

سلہ یعنے جماعت تاجران ہند ۱۲

موقوف ہی لہذا جب صحف سماویہ کو شہرت اور شیوع ہوا تو ان زبانون کو جاننے کی بھی زیادہ خواہش ہوئی اور اوس زمانہ سے یہ مدارس و معالم مین ارکانِ تعلیم مین داخل ہین — اِرَیسمس عالم یونانی و باشندۂ ھالنڈ نے کہ ھنری ہشتم کے وقت مین مدرسہ عالیہ اکسفرڈ مین یونانی کا مُدرّس اعلیٰ تھا السنۂ قدیمہ کی ترقی مین بڑی سعی کی — ھنری ہشتم اور اڈورڈ ششم اور ملکہ جاین گری اور ملکہ میری یہ سب ان قدیم زبانون کے اچھے عالم تھے اور ملکہ الزبتھ کو بعد بادشاہ ہونے کے بھی ان زبانون کا اسقدر شوق رہا کہ اُوسکا اُستاد روجر اسکم کہتا ہے کہ ایکدن مین ملکہ اسقدر یونانی کتابین پڑھتی تھی کہ کوئی پادری ایک ہفتہ مین بھی اوتنی لاطینی نہ پڑھیگا — اڈورڈ ششم نے مدرسۂ ویسٹ منسٹر مقرر کیا اور علاوہ اسکے اوسنے بہت سے شفا خانون اور نحو صرف کے مدرسون کا تکفل کیا اور اسی بادشاہ کے عہد مین مدرسہ رگبی ایک شخص شرّف نامی نے قائم کیا — پہلے چار بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین طبقۂ اوسط کی انگریزی زبان انگلستان مین تحریرًا و تقریرًا استعمل رہی مگر ملکۂ الزبتھ کے عہد مین انگریزی جدید پیدا ہوئی جو جبسے ابتک برابر جاری ہے — مارلو اور شیکسپیئر شاعر کو مراثی و مضحکات شائع ہونے سے پیشتر چھوٹی چھوٹی مثنویان مشہور ہوئی تھین اور انکے مصنفون مین جان ھیوڈ کا کلام بہت

ملبوعِ خلائق تھا۔ شاعر ہنری ہشتم کے اہل دربار مین سے تھا اور اسکا خاص مقصود یہ تھا کہ مذہب کیتھولک کی ہجو اور مضحکہ کرے

مشاہیر اہل تصنیف زمانہ پادشاہانِ ٹیوڈر

در انگریزی طبقۂ اوسط

سر ٹامس مُور ...... سنہ ۱۴۸۰ع سے سنہ ۱۵۳۵ع تک رہا۔ نثار تھا۔ صدر الصدور رہا۔ اسکی بڑی تصنیفات یہ ہین۔ یوٹوپیا۔ اسمین ایک مضمونِ خیالی عنوان سلطنت پر لکھا ہے اور پہلے یہ کتاب لاطینی زبان مین لکھی تھی۔ تاریخ اڈورڈ پنجم و رچارڈ سوم۔ اس شخص کو ہنری ہشتم نے مروا ڈالا۔

سر ٹامس وائت ...... سنہ ۱۵۰۳ع سے سنہ ۱۵۴۱ع تک رہا۔ شاعر غزل گو تھا۔

ٹامس ہاورڈ ...... امیر سرّی سنہ ۱۵۱۶ع سے سنہ ۱۵۴۷ع تک رہا۔ بڑا شاعر اور جلا دہندۂ نثرِ انگریزی تھا۔ اِسنے ایک خاص قسم کا شعر اطالیہ

سے لاکر انگلستان مین رواج دیا اور ورجل شاعر رومی کے بعض دیوان کا ترجمہ پہلے پہل نظم غیر مقفیٰ مین کیا۔ ہنری ہشتم نے اوسکو مروا ڈالا

ولیم ٹنڈیل .... مدرسۂ عالیۂ آکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا۔ کتب مقدسۂ سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا ۱۵۳۶ء مین قریب شہر انٹورپ کے زندہ جلا دیا گیا —

مایلس کورڈیل .... ۱۴۹۹ء سے ۱۵۶۸ء تک رہا۔ مدرسۂ عالیہ کیمبرج مین علوم تحصیل کئے تھے۔ تمام صحف سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا —

ولیم ڈنبار .... شاعر اور اسکاٹ لنڈ کا قسیس تھا۔ قریب ۱۵۱۰ء کے ہوا — پادشاہ اسکاٹ لنڈ کا مصاحب تھا۔ مثنویان پُر از لطائف و استعارات تصنیف کین — انمین سے ڈینس (رقص) اور یونین آف دی تھسل وِتہ دی روز (وصل خار و گل) بڑی مثنویان ہین —

گیون ڈگلاس ..... شاعر اور ڈنکلڈ کا اسقف تھا۔ قریب سنہ ۱۵۰۱ء کے ہوا اور مثنوی پیلیس اف آونر (بارگاہِ عزت) تصنیف کی۔ پہلے اسی نے ورجل شاعر رومی کے دیوان اِنیڈ کا ترجمہ نظم انگریزی میں کیا۔

در زبانِ انگریزی جدید

سَر فلِپ سِڈنی ..... سنہ ۱۵۵۴ء سے سنہ ۱۵۸۶ء تک رہا۔ ایک استان مسمّیٰ بہ آرکیڈیا نثر میں لکھی اور اشعار بھی تصنیف کئے۔ جنگ زُٹفن واقع نِدَرلنڈس میں مارا گیا

اڈمنڈ اِسپنسَر ...... سنہ ۱۵۵۳ء سے سنہ ۱۵۹۹ء تک رہا۔ شعرائے جلیل القدر میں اسکا دوسرا درجہ ہے۔ ناظم ایرلنڈ کا سکتر تھا اور شہر کِلکومن واقع ضلع کورک میں رہتا تھا۔ اسکی تصنیفات میں سے مثنوی فیری کوین (ملکۂ حسن آرا) مشہور ہے۔

یہ مثنوی تمثیلات و استعارات سے پُر ہے اور قطعہ بندی اور نو نو مصرع کا ایک قطعہ ہے۔

کرسٹوفر مارلو	۱۵۶۴ء سے ۱۵۹۳ء تک رہا۔ آٹھ نقلین نظم کین جنمین سے فاسٹس اور جیو آف مالٹا مشہور ہین
ولیم شیکسپیر	۱۵۶۴ء سے ۱۶۱۶ء تک رہا۔ سلطان الشعرا ہے۔ شہر اسٹراٹفرڈ واقع دریاے اوَن مین پیدا ہوا اور وہین وفات کی۔ اکثر لنڈن مین رہتا تھا۔ ۱۵۹۱ء اور ۱۶۱۲ء کے درمیان مین پینتیس ۳۵ نقلین نظم کین اور گیت بنائے اور حکایات بھی نظم کین
سر والٹر ریلی	۱۵۵۲ء سے ۱۶۱۸ء تک رہا۔ جوانی مین اشعار کہے اور علم سیاست مُدن مین کتابین تصنیف کین۔ بارہ برس سے زیادہ محبس ٹاور مین قید رہا اور تاریخ العالم کی تصنیف مین مشغول رہا اور سنہ مسیحی ع سے قریب ۷۰ برس پیشتر تک کا حال اس کتاب مین لکھا

فرانسسِ بیکن . . . . . . سنہ ١٥٦١ء سے سنہ ١٦٢٦ء تک رہا ۔ صدر عہدہ ورِ مملکتِ برطانیہ ور بخطاب بیرن سینٹ البنس تھا اور بڑا حکیم و فلسفی تھا ۔ دس کتابین تصنیف کین جنمین سے بڑی کتاب انسٹاریشن اف دی سائینس (احیاء العلوم) ہے ۔ یہ کتاب دو کتابون کا مجموعہ ہے جنمین سے ایک کا نام پروفیشنس اینڈ اڈوانسمنٹ اف لرننگ (فضیلت و ترقی علم) ہے جو سنہ ١٦٠٥ء مین تصنیف ہوئی تھی اور دوسری کا نام نوؤم اورگینم (آلۃ العلوم) ہے جو سنہ ١٦٢٠ء مین تصنیف ہوئی تھی

قریب سنہ ١٥٠٠ء کے تین بڑے مصوّر اطالیہ مین ہوے یعنی لنرڈو ڈا ونسی ۔ رفعیل ۔ تشین ۔ اور قریب اسی زمانہ کے البرٹ ڈیورر شہر نیورمبرگ مین ہوا مگر انگلستان مین کوئی صنّاع مشہور نہین ہوا چنانچہ اکثر تصویرین بادشاہانِ ٹیوڈر کی ہینس ہولبین کی کھینچی ہوئی ہین اور یہ مصوّر جرمنی کا رہنے والا تھا ۔

تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ پادشاہان ٹیوڈر

سوانح عامہ

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
کلمبس نے جزائر غرب الہند ظاہر کیئے	ہنری ہفتم	بسنہ ۱۴۹۲ع
ملاقات پادشاہان انگلستان و فرانسیس در بزم زرین	ہنری ہشتم	بسنہ ۱۵۲۰ع
اہل ویلس کیطرف سے ممبر پارلیمنٹ انگریزی مین شریک ہوے	ہنری ہشتم	بسنہ ۱۵۳۶ع
ملکہ میری اولی نے فلپ شاہ اسپانیہ سے شادی کی	میری	بسنہ ۱۵۵۴ع
میری ملکہ اسکاٹلنڈ قتل کی گئی	الزبتھ	بسنہ ۱۵۸۷ع
ایسٹ انڈیا کمپنی کو فرمان شاہی عنایت ہوا	ایضاً	بسنہ ۱۶۰۰ع

ممالکِ مستحصلہ و منتزعہ

کیبٹ نے براعظم امریکا ظاہر کیا	ہنری	سنہ ۱۴۹۷ع
شہر کیلی حکومت انگریزی سے نکل گیا	میری	سنہ ۱۵۵۸ع
شہر ہیور فتح ہوکر پھر انگریزون کے قبضہ سے نکل گیا	الزبتھ	سنہ ۱۵۶۲-۶۳ع

محاربات

جنگ اسٹوک	ہنری ہفتم	سنہ ۱۴۸۷ع
جنگ اسپرس	ہنری ہشتم	سنہ ۱۵۱۳ع
جنگ فلوڈن	ایضاً	سنہ ۱۵۱۳ع
جنگ پنکی	اڈورڈ ششم	سنہ ۱۵۴۷ع
ہزیمت فوج غیر مغلوب اسپانیہ	الزبتھ	سنہ ۱۵۸۸ع

حدوث و شیوعِ مذہب پراٹسٹنٹ

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع	
لیوتھر نے ۹۵ مسئلے مشتہر کئے	ہنری ہشتم	بسنہ ۱۵۱۷ع	یہ سانحے ملک جرمنی مین ہوئے
اوسنے اور علماء کیتھولک سے شہر لیزگ مین مناظرہ ہوا	ایضاً	بسنہ ۱۵۱۹ع	
اوسنے پوپ کا حکمنامہ جلادیا	ایضاً	بسنہ ۱۵۲۰ع	
ہنری ہشتم کو پوپ نے ناصر الملت خطاب دیا	ایضاً	بسنہ ۱۵۲۱ع	یہ سانحے انگلستان مین ہوئے
پادشاہ انگلستان نے خلیفہ روم سے نقضِ بیعت کی	ایضاً	بسنہ ۱۵۲۵ع	
کوورڈیل کا ترجمہ کتب مقدسہ سماویہ مشتہر ہوا	ایضاً	بسنہ ۱۵۳۵ع	
کرمر کا مرتب کیا ہوا نسخہ کتب مقدسہ کا ملقب بہ المصحف الکبیر شایع ہوا	ایضاً	بسنہ ۱۵۳۹ع	
قانونِ خونین نافذ ہوا	ایضاً	بسنہ ۱۵۳۹ع	

اہل پراٹسٹنٹ پر تین برس تک ظلم و تعدی ہوئی	...... میری	بسنہ ۱۵۵۵ء
کلیسائے انگلستان بخوبی قائم ہو گیا	...... الزبتہ	بسنہ ۱۵۶۲ء
فرقہ پیوریٹن (صافیہ) مسلکِ اسقفی سے منحرف ہو گیا	...... ایضاً	بسنہ ۱۵۶۶ء

زمانۂ پادشاہانِ اسٹوارٹ

از ۱۶۰۳ء تا ۱۷۱۴ء ۔ ۱۱۱ سال ۶ پادشاہ

جیمس اوّل	(پسر میری ملکۂ اسکاٹلنڈ) ...	سنہ جلوس ۱۶۰۳ء
چارلس اوّل	(پسر)	بسنہ ۱۶۲۵ء
سلطنت جمہوری جس میں کرومول پانچ برس تک مدار المہام رہا	......	بسنہ ۱۶۴۹ء سے شروع ہوئی بسنہ ۱۶۶۰ء میں ختم ہوئی
چارلس دوم	(پسر چارلس اوّل)	بسنہ ۱۶۶۰ء
جیمس دوم	(برادر)	بسنہ ۱۶۸۵ء
ولیم سوم	(برادر زادہ)	بسنہ ۱۶۸۹ء
و ملکۂ میری دوم	(دختر جیمس دوم)	
ملکۂ میری نے وفات کی اور اب فقط ولیم سوم پادشاہ رہ گیا	......	سنہ ۱۶۹۴ء
ملکۂ این	(دختر جیمس دوم)	سنہ ۱۷۰۲ء - ۱۷۱۴ء

باب اوّل

عہدِ شاہِ جیمس اوّل

سنہ ولادت ۱۵۶۶ء - سنہ جلوس ۱۶۰۳ء - سنہ وفات ۱۶۲۵ء

جیمسِ ششم شاہ اُسکاٹ لنڈ اس وجہ سے تخت سلطنت اُنگلنڈ پر بیٹھا کہ وہ شاہزادی مارگریٹ کی نسل سے تھا اور وہ ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی تھی - نئی رعیت کے خوش کرنے کے واسطے پادشاہ نے چھہ ہفتہ کے زمانہ مین دو سو تیس آدمیون کو امارت کا درجہ عنایت کیا -

اوس زمانہ مین اہل انگلستان کے تین بڑے فرقے ہو گئے تھے یعنے اِپِسکپیلین - کیتھولک - اور پیوریٹن - اور یہ تینون فرقے پادشاہ کی عنایت خاص کے امید وار تھے - فرقہ

ط یہ خوب یاد رہے کہ بعدِ حدوث مذہب پراٹسٹنٹ کے نصاریٰ کے دو فرقے عظیم ہو گئے یعنے رُومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ جیسے مسلمانون مین سنی اور شیعہ ہین - رُومن کیتھولک نصاریٰ قدیم کا نام ہے اور اس فرقہ کے اصولِ دین مین دو باتین داخل ہین اوّل یہ کہ ہنگامِ عبادت یہ لوگ کنِشت مین حضرت مسیحؑ اور جناب مریمؑ اور حواریین رضی اللہ عنہم کی تصویرین سامنے رکھتے ہین دوم یہ لوگ پوپ کو جناب مسیحؑ کا خلیفہ برحق اور قاسم جنّت و نار اور امام واجب الاطاعۃ سمجھتے ہین اور اور بعض اعتقادات انکے نہایت غرفت ہین اور اونکا بیان

خارج از بحث ہو۔ پراٹسٹنٹ کے اصول عقائد مین یہ بات داخل ہے کہ تصویرات کا بہنگام عبادت سامنے رکھنا شرک و بت پرستی ہے اور پوپ ہرگز خلیفہ جناب مسیح اور امام مفترض الطاعۃ نہین ہو۔ پھر اس فرقہ کے بہت سے اقسام ثانویہ ہین۔ اونمین سے ایک قسم مسلک اپسکوپیلین ہی اور اس مسلک کو کلیسای انگلستان بھی کہتے ہین اور اسکا نام مسلکِ اُسقفی بھی ہے اس مسلک مین قسیسین یعنی علماء دین کے مدارج مقرر ہین اور اونکی تقلید باعتبار اونکے مناصب کے فرض ہو چنانچہ سب سے اعلی درجہ آرچ بشپ یعنی اُسقف اعظم کا ہی اوسکے بعد اُسقف اوسکے بعد اور قسیس ہین جیسے امام جماعت اضلاع و بلاد و قصبات و دیہات و اہل فوج وغیرہ اور ان سب قسیسین وائمہ جماعت کے نام اور اختیارات جدا جدا ہین مگر اسقفون کا مقرر کرنا بادشاہ وقت کے اختیار مین ہے۔ اہل انگلنڈ اور اکثر صاحبان انگریز جو ہندوستان مین حاکم ہین وہ اسی مسلکِ اُسقفی یعنے کلیسای انگلستان کے پیرو ہین اور باعتبار اس مسلک کے انگلنڈ کی دو قسمتین ہین کینٹربری اور یورک اور ان دونون مین دو اسقف اعظم مقرر ہین جنکے ماتحت تمام مدارج و مناصب کے اساقفہ و قسیسین ہین۔ پراٹسٹنٹ کا دوسرا فرقہ پریسبٹیرین ہو اس فرقہ مین انصرام امور مذہبی علمای دین کی کمیٹی جماعتون سے متعلق ہے اور اساقفہ و قسیسین کے مدارج نہین مقرر ہین اور نہ مثل پیروان مسلکِ اُسقفی کے یہ اونکی تقلید فرض جانتے ہین چنانچہ اکثر اہل اسکاٹلنڈ کا یہی مسلک ہو۔ تیسرا فرقہ پیوریٹن ہو اس فرقہ کا یہ اعتقاد ہو کہ فقط کلام خدا پر عمل کرنا فرض ہے اور اساقفہ و قسیسین کی تقلید و احکام حرام ہی چنانچہ اسی وجہ سے اس فرقہ کا نام پیوریٹن یعنی خالص العقیدہ ہوگیا۔ علاوہ ان فرقون کے اور بہت سے فرقے پراٹسٹنٹ کے ہین جیسے انڈپنڈنٹ۔ کویکرس۔ میتھوڈسٹ۔ ان سب کا ذکر اس تاریخ مین مجملاً ہے فقط ۱۲

اپسکپیلین کو تو اسپر بھروسا تھا کہ پادشاہ پیشتر ہی سے ہماری قسیسون کی حکومت مذہبی کا عاشق ہے۔ فرقہ کیتھولک کے لوگ یہ سمجھے ہوے تھے کہ ملکہ میری کا بیٹا خواہ مخواہ اپنی مان ہی کا دین پسند کرے گا۔ فرقہ پیوریٹن والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ پادشاہ نے تو پرسبٹیرین لوگون مین تعلیم پائی ہے پس وہ مذہب پیوریٹن کو ناپسند نکریگا۔ مگر چند ہی روز مین معلوم ہوگیا کہ شاہ جیمس اس بات پر آمادہ ہے کہ تمام برطن اعظم مین مسلک اسقفی قائم کرے۔ اب برطن اعظم سلطنت متحدۂ انگلنڈ و اسکاٹلنڈ کا نام ہوگیا تھا۔

سنہ ۱۶۰۴ء مین اکابر و اعاظم ہر دو فرقۂ عظیمہ پروٹسٹنٹ مقام ھیمپٹن کورٹ مین برسر مناظرہ جمع ہوئے اور اسی مناظرہ مین پادشاہ کی رغبت بہ نسبت اوس طریقۂ عبادت کے جو تابعین مسلک اسقفی کا مختار تھا ظاہر ہوگئی اور چونکہ وہ اپنے تفقہ و علمیت پر بہت نازان تھا لہذا وہ خود مباحثہ کرنے لگا اور علماے پیوریٹن کے دلائل کے جواب مین بار بار یہی کہتا تھا کہ اگر اسقف کی حکومت نہین تو پادشاہ کی بھی نہین — اس مباحثہ کا ثمرہ فقط یہ ہوا کہ صحف سماویہ کا ترجمہ ہوا اور سینتالیس قسیس تین برس تک اس کام مین مشغول رہے (یعنے سنہ ۱۶۰۷ء سے سنہ ۱۶۱۰ء تک) — یہ ترجمہ رومن حروف مین چھاپا گیا

اگرچہ اِسکے بیشتر کے نسخے اون حروف مین چھپے تھے جنھین پُرانے انگریزی حروف کہتے ہین اور اونھین کیکسٹن جرمنی سے لایا تھا۔ اِس ترجمہ صُحفِ سماویہ کے سب نسخون کی ابتدا مین وہ خطبہ لکھا ہے جو اسکے مترجمون نے شاہ جیمس اوّل کے نام لکھا تھا اور یہی ترجمہ ابتک انگلستان مین عموماً مستعمل ہے۔

جب اہل کیتھولک نے دیکھا کہ پادشاہ کا یہ ارادہ نہین ہے کہ مذہب پراٹسٹنٹ کو انگلستان سے مٹا دے تو وہ بہت ہی آشفتہ خاطر ہوسے اور مصمم قصد کیا کہ پادشاہ اور محکمہ امرا۔ و محکمہ عوام پارلیمنٹ کو باروت سے اُڑا دین اور رابرٹ کیٹسبی اور اِورَرڈ ڈِگبی اونکے سرراہ کار بنے۔ الغرض اٹھارہ مہینے تک اون باغیون نے پادشاہ اور اہل پارلیمنٹ کے اُڑا دینے کا سامان کیا اور اگرچہ بہت سے لوگ اِس سازش خفیہ مین شریک تھے مگر کسی نے زبان سے نہین نکالا اور محکمہ امرا کے نیچے ایک تہ خانہ کرایہ کو لیا اور چھتیس پیپے باروت کے اوسمین رکھدئے اور اونکے اوپر کوئلے اور لکڑیان بچھا دین بعد اوسکے تہ خانہ کا دروازہ بے کھٹکے کھولدیا ابتک کسی کو یہ کرتب نہ معلوم ہوا لیکن چندروز بیشتر وقت معہود کے امیر مونٹ ایگل کے پاس ایک بے نام کی چٹھی آئی کہ خبردار ابکی پارلیمنٹ کے اجلاس مین نہ شریک ہو جیئے گا اور اوس چٹھی مین یہ

حیرت انگیز کلمات لکھے تھے کہ پارلیمنٹ پر ایک بلاءِ عظیم آنیوالی ہے
مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوگا کہ اس بلا کا باعث کون ہے۔ غرض یہ چٹھی کونسل
مین پیش ہوئی اور پیشتر بادشاہ ہی نے قیاسًا معلوم کرلیا کہ بلاءِ عظیم سے
مراد باروت ہے غرض اوس تہ خانہ کی تلاشی لی گئی تو دیکھا کہ ایک افسر
اسپانیہ کا رہنے والا گی فاکس نامی فلیتے تیار کر رہا ہے کہ صبح کو
باروت مین آگ دیدے۔ غرض جتنے بدمعاش اس سازش مین
شریک تھے سب دیہات مین بھاگ گئے اور وہان خوب جی توڑ کر لڑے مگر
اونکے ٹکڑے اُڑا دے گئے اور ۵۔ نومبر ۱۶۰۵ء اس جرم عظیم کی سزا
کیواسطے مقرر کی گئی۔ اس سازش کا صرف یہ نتیجہ ہوا کہ بہت شدید
قانون فرقہ کیتھولک پر جاری ہوئے اور اوس فرقہ کے کسی شخص کو
لنڈن مین رہنے کی اجازت نرہی اور نہ کسیکو وکالت اور طبابت کرنے
کا اختیار رہا۔ اور کیتھولک لوگ حفاظت قانونی سے محروم
کئے گئے یعنے ہر شخص کو اجازت تھی کہ جسوقت چاہے بلا خوفِ سزا
اونکے گھرون مین گھس جاے اور اونکے اسباب کو غارت کرے۔

اسکاٹ لنڈ کی حکومت مین جیمس کا مقصودِ اعظم

یہ تھا کہ وہان مسلک اسقفی جاری کرے مگر اس امر مین کلیسا سے
پروس بٹیرین کی جماعت عام نے بادشاہ کا مقابلہ شدید
کیا اور وہ کامیاب نہوا۔ مگر آیرلنڈ سے بادشاہ نے اچھا سلوک کیا

کہ تمام صوبۂ السٹر سرداران باغی سے چھین لیا اور جو لوگ برطن اعظم
سے وہان آکر بسے تھے اونمین تقسیم کر دیا اور ایرلنڈ کے باشندون
مین سے جو لوگ پادشاہ کے مطیع ہو گئے وہ بھی اس تقسیم مین شریک کئے
گئے۔ برطن اعظم سے لوگون کا شمال ایرلنڈ مین جاتے بسنا اوس
ملک کی سرسبزی کا باعث ہوا اور اوس زمانہ سے ابتک صوبۂ السٹر
ایرلنڈ مین اہل پراٹسٹنٹ کا مامن و ماوے ہے۔

شاہ جیمس اپنے مصاحبون پر بڑا اعتماد رکھتا تھا اور
خاصتہً رابرٹ کار جو بعد چندروز کے امیر سمرسٹ کے خطاب سے
ممتاز ہوا اور جارج ولیرس جو بخطاب امیر بکنگھم مشہور ہے ان
دونون سے پادشاہ بہت محبت کرتا تھا۔ کار اسکاٹ لنڈ
کا رہنے والا تھا اور اگرچہ جوان حسین تھا مگر بداطوار تھا اور ایک
بیگناہ کے قتل مین شریک ہوا تھا اس سبب سے وہ ایسا بدنام ہو گیا
تھا کہ جیمس نے مجبور ہو کر اوسے دربار سے نکالدیا اور ولیرس
بھی ایسا ہی بدکار تھا مگر کار سے زیادہ ہوشیار تھا۔ ان مقربان پادشاہی
کی خوش آمد و چاپلوسی ایسے ایسے لوگ کرتے تھے جیسے حکیم بیکن
جو اوس زمانہ مین صدر الصدور تھا۔

اس پادشاہ کے اوائل عہد مین سر والٹر ریلی بھی

جرم محبس ٹاور مین مقید ہوا کہ وہ اون مفسدون کا شریک تھا جنھون
نے پادشاہ کی چچازاد بہن لیڈی اِزابلا کو تخت پر بٹھانا چاہا تھا ۔
غرض بارہ برس تک ریلی قید خانہ مین پڑا رہا اور قید کے پہاڑ سے
دن تاریخ العالم کی تصنیف مین کاٹے ۔ اس تاریخ مین ابتدا سنہ
مسیحی تک کا حال لکھا ہے اور اب تک لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین
جب ریلی قید سے بتنگ آگیا تو اوسنے اپنی رہائی کے عوض مین یہ اقرار
کیا کہ امریکائے جنوبی مین ایک سونیکا معدن مجھے معلوم ہے مین پادشاہ
کو بتلا دونگا ۔ غرض پادشاہ نے اوسے رہا کر دیا اور اس مہم کے
واسطے چودہ جہاز اوسے عنایت کیئے مگر جب وہ ساحلِ امریکائے
جنوبی پر پہنچا تو اہل اسپانیہ اوسکے ورود سے مانع ہوئے اور
کچھ تھوڑی سی لڑائی ہوئی اور قصبہ سینٹ ٹامس کا اہل اسپانیہ
کے قبضہ مین تھا جلا دیا گیا ۔ جب ریلی نئی دنیا سے پھر کر انگلستان
مین آیا تو اسپانیہ کے پادشاہ کے خوش کرنیکے واسطے جیمس نے
بہ تہمتِ شرکتِ مفسدین اوسے قتل کروا ڈالا ۔

اس پادشاہ کے عہد مین وہ مناقشہ پارلیمنٹ سے شروع
ہوا جو پادشاہان اسٹوارٹ کے زمانہ کے سوانح عظیمہ مین سے ہے
اور اس نزاع کا انجام یہ ہوا کہ خاندانِ قدیم اسٹوارٹ سلطنت سے
معزول ہو گیا ۔ اِس خاندان کے سب پادشاہون کو یہ خبط سوار تھا

قتل سر والٹر ریلی ۱۶۱۸ع

کہ کسطرح سے خودسر و مطلق العنان ہوجائین اور اس خواہش قبیح کو خوشامدیون نے اور اشتعالک دی اور خاصتہ پادریون نے کہنا شروع کیا کہ بادشاہ کا حق نسبت سلطنت کے منجانب اللہ ہے اور اوسکی شان اسقدر ارفع ہے کہ وہ کسی قانون کی متابعت کرے چنانچہ ڈاکٹر گول نے ایک کتاب تصنیف کی جسمین اس عجیب و غریب مسئلہ کی عاضدبہت سی دلیلین لکھی تھین مگر پارلیمنٹ نے بھی حکومت کی لی اور باصرار کہا کہ یہ کتاب منسوخ کردی جاسے آخر بادشاہ نے اشتہار جاری کیا کہ اس کتاب پر کوئی عمل نکرے۔ اب ممبران محکمہ عوام پارلیمنٹ کو دو بڑے ظلمون کی شکایت تھی ایک تو وہی ظلم کہنہ تھا کہ غلہ وغیرہ بادشاہ کیواسطے ضبط کرلیا جاتا تھا اور دوسرا ظلم یہ تھا کہ بادشاہ حق تجارت بیچڈالتا تھا یعنے سوداگرون سے کچھ روپیہ لیکر بعض اشیاء کی تجارت اون سے مخصوص کردیتا تھا اس سبب سے تمام ملک کی تجارت دو تین یا اسقدر کچھ کم وبیش آدمیون پر منحصر ہوگئی تھی وکلاے رعایا یعنے ممبران محکمہ عوام کا بادشاہ پر یہ دباؤ تھا کہ روپیہ کا دینا ندینا اونکے اختیار مین تھا مگر جب اونھون نے یہ دباؤ ڈالنا چاہا تو بادشاہ نے اخذ زر کی نئی نئی تدبیرین نکالین اور محکمہ اسٹار چیمبر (ایوان کواکب) بہت کثرت سے اور شدید جرمانے لینے شروع کئے اور امارت کے خطاب علانیہ بکنے لگے اور ایک نیا درجہ امارت یعنے بیرونٹ کا درجہ ایجاد ہوا اور اوسکی قیمت دس ہزار روپیہ مقرر کی گئی۔

پادشاہ اور پارلیمنٹ مین سب امور سے زیادہ اس
امر مین مناقشہ ہوا کہ نواب بکنگھم کی وساطت سے چارلس
ولیعہد کی نسبت اسپانیہ کی شاہزادی سے ٹھہر گئی - اس نسبت
سے شاہ جیمس کو یہ مقصود تھا کہ پادشاہ اسپانیہ کی اعانت
سے جنگ سی سالہ کو موقوف کروا دون مگر پارلیمنٹ اور رعایا اس
نسبت سی مانع ہوئی اور تین شکایت کی عرضیان ممبران محکمۂ عوام
نے پادشاہ کو بھیجین اور ہر عرضی کی عبارت بہ نسبت دوسری سے
زیادہ سخت تھی اور ان مین سے آخر کی عرضی مین یہ فقرہ لکھا کہ اپنے
مطالب کو آزادانہ عرض کرنا ہمارا موروثی حق ہے اور کوئی پادشاہ
اس حق سے ہمین محروم نہین کر سکتا - یہ عرضی پارلیمنٹ کے روزنامچون
کی کتاب مین چڑہ گئی اور دوسرے دن پادشاہ نے غیظ مین آ کر
اوس کتاب کو منگوا بھیجا اور اپنے ہاتھ سے اوس عرضی کو اوس مین سے
نکال ڈالا - بعد اسکے اوسنے پارلیمنٹ کو برخواست کر دیا اسواسطے کہ پادشاہ کا معمول تھا
کہ جب پارلیمنٹ کسی بات مین زیادہ الحاح و اصرار کرتی تھی تو اوسے برخواست کر دیتا تھا

مگر جس نسبت سے تمام رعایا کو ایسی نفرت تھی اوسکا انجام
بخیر نہوا - شاہزادہ چارلس اور امیر بکنگھم بھیس بدلکر اسپانیہ
کو روانہ ہوئے تا کہ شاہزادہ اپنی دلہن کو خود دیکھ لے مگر وہان امیر
بکنگھم اور وزیر اسپانیہ سے لڑائی ہوئی اور شاہزادہ کی

نسبت چھوٹ گئی- اور اوسنے یہ حیلہ کیا کہ والد نے مجھے بلا بھیجا ہی اور میڈرڈ (پایۂ تخت اسپانیہ) سے بعجلت روانہ ہوا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکی نسبت فرانسیس کی شاہزادی ھنریٹا مرایا سے ٹھہر گئی- آخر پہلی نسبت کے چھوٹنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ پادشاہ اسپانیہ سے لڑائی ہوئی-

۱۶۱۸ء سے ۱۶۴۸ء تک بسبب جنگ سی سالہ کے اقلیم یوروپ مین تلاطم عظیم برپا رہا- اس جنگ کا سبب قریب یہ تھا کہ فریڈرک شاہزادۂ جرمنی اور فرڈیننڈ پادشاہ اسٹریا مین ریاست بھیمیا کی نسبت نزاع تھی اور اکابر سلاطین پراٹسٹنٹ شاہزادہ موصوف کی طرف تھے اور اعاظم پادشاہان کیتھولک پادشاہ اسٹریا کے شریک تھے مگر چونکہ شاہ جیمس کی بڑی بیٹی الزبتھ شاہزادہ فریڈرک سے منسوب تھی لہذا اوسنے تھوڑی سی فوج داماد کی مدد کو بھیجی لکن یہ بات اوسنے دل سے نہ کی تھی آخر اس مہم مین کامیاب نہوا-

۱۶۲۵ء مین شاہ جیمس نے بعارضۂ تپ لرزہ و نقرس انسٹھ برس کے سن مین انتقال کیا- اوسکا بڑا بیٹا ھنری انیس برس کے سن مین مرگیا تھا لہذا منجھلا بیٹا چارلس اوسکا جانشین

ہوا۔ جیمس کی بیٹی الزبتھ اور اوسکا شوہر کہ جرمنی کا شاہزادہ تھا خاندانِ شاہی برنزوک کے جدّا علیٰ تھے اور یہی خاندان اب مالک تاج و تختِ انگلستان ہے۔

اپنی علمیت پرنازان ہونا۔ اپنی بات کی ضد کرنا۔ اور اپنے مصاحبون کو سر پر چڑھانا۔ یہ عادتین شاہ جیمس کی تو سابق مین بیان ہو چکی ہین اب یہ بیان کرنا ہے کہ اوسمین متضاد اوصاف جمع تھے فرصت کے وقت تو شکار اور مرغ بازی اور میخواری کی صحبتون مین شریک ہوتا تھا مگر باوجود اس لہو و لعب کے اوسنے کچھ کتابین بھی تصنیف کین جنسے اوسے امتیاز علمی حاصل ہوا۔ گھٹنون کے ضعیف ہونے سے اوسکی صورت بدقطع ہوگئی تھی اور پوشاک کا اوسے کچھ خیال نہ تھا بلکہ کثیف رہتا تھا۔

۱۶۱۴ع مین نیپیر باشندۂ مرچیسٹن نے لوگارتھم کے عمل کا طریقہ اختراع کیا اور مقیاس الحرارۃ اور خردبین کا رواج ہوا اور دوسرے بادشاہ کے ابتداے عہد مین یعنے ۱۶۲۹ع مین ھاروی حکیم نے یہ بات دریافت کی کہ خون تمام جسم مین سائل و جاری رہتا ہے۔

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

ھنری چہارم	سنہ ۱۶۱۰ء
لوئی سیزدہم	

اسپانیہ

فلپ سوم	سنہ ۱۶۲۱ء
فلپ چہارم	

سویڈن

چارلس نہم	سنہ ۱۶۱۱ء
گسٹیوس اڈلفس	

ترکستان روم

محمد سوم	سنہ ۱۶۰۳ء
احمد اول	سنہ ۱۶۱۷ء
مصطفیٰ اوّل	سنہ ۱۶۱۸ء
عثمان دوم	سنہ ۱۶۲۲ء
مصطفیٰ دوم	سنہ ۱۶۲۳ء
عمورت چہارم	

شہنشاہانِ جرمنی

رُوڈلف دوم .... سنہ ۱۶۱۲ع
میتّھیاس .... سنہ ۱۶۱۹ع
فرڈِننڈ دوم ....

پوپ

کلمنٹ ہشتم .... سنہ ۱۶۰۵ع
لیو یازدہم .... سنہ ۱۶۲۳ع
ارُبن ہشتم ....

باب ۲ دوم

عہد شاہ چارلس اوّل

سنہ ولادت سنہ ۱۶۰۰ع - سنہ جلوس سنہ ۱۶۲۵ع - سنہ قتل سنہ ۱۶۴۹ع

جیمس اوّل کا منجھلا بیٹا چارلس پچیس ۲ برس کے سن مین پادشاہ ہوا - اوسنے ھنری چہارم پادشاہ فرانس کی بیٹی ھنریٹا میرایا سے شادی کی - محاربۂ کثیر المصارف کہ پادشاہِ سابق کے عہد مین پادشاہ اسپانیہ سے شروع ہوا تھا ابتک باقی تھا - اس جنگ کے

صرف کیواسطے شاہ چارلس نے اپنے عہد کی پہلی پارلیمنٹ سے روپیہ طلب کیا مگر چونکہ اکثر ممبران محکمۂ عوام کا مذہب پیوریٹن تھا لہذا وہ ملکہ سے جسکا طریقہ کیتھولک تھا خار کھاتی تھے اور انھون نے فقط ۱۴ لاکھ روپیہ اور فی ٹن اور فی پونڈ کسیقدر محصول ایک برس کے واسطے پادشاہ کو دیا۔ پارلیمنٹ کی اس بے اعتباری سے اور خاصّتہ اس وجہ سے کہ امیر بکنگھم پر اوسنے کچھہ تہمتین لگائی تھین پادشاہ بہت غصّہ ہوا اور پارلیمنٹ کو برخواست کردیا اور اپنی حکومت سے ٹیکس مقرر کئے اور وہ قدیم بدعت یعنی نذرانہ کا روپیہ پھر جاری کی اور لوگون کے گھرون پر پہرے بٹھانے شروع کئے۔ اب پادشاہ کے بڑے مشیر ملکہ اور امیر بکنگھم تھے۔ ملکہ ھنریٹا چونکہ کیتھولک تھی لہذا پیوریٹن لوگون سے جلتی تھی اور خودسری پر مرتی تھی یہ وصف اوسنے اپنے باپ سے پایا تھا اور جبتک پادشاہ زندہ رہا ملکہ اوس خطرناک راہ پر اوسے کھینچے گئی جو اوسنے اپنے مقتضے طبیعت سے اختیار کی تھی۔

پارلیمنٹ کا دوسرا جلسہ سنہ ۱۶۲۶ء مین منعقد ہوا اور امیر بکنگھم پر نالش کرنیکی تیاری کی مگر ابھی وہ ایک قانون بھی نہ جاری کرنے پائی تھی کہ پادشاہ نے اوسے برخواست کردیا اور کوئی تدبیر اوسکی عمل مین نہ آئی اور پھر وہی ناجائز محصول مقرر کئے اور جن لوگون نے

پچون وچرا کیا قید کیے گئے ۔

قطع نظر اور مشکلون کے اب ایک تازہ مشکل شاہ چارلس
کو پڑی کہ فرانسیس سے جنگ شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی امیر بکنگھم
کے سبب سے ہوئی کہ وہ کارڈِنل رِشَلو وزیر اعظم شاہ فرانس سے لڑا
اور رشلو نے ممانعت کردی کہ امیر بکنگھم عملداری فرانس مین
قدم نر کھنے پائے ۔ کارڈِنل رِشَلو کو بڑے بڑے اہم امور
مدّنظر تھے اون مین سے ایک امر یہ تھا کہ اہل پراٹسٹنٹ کو مقہور
و مخذول کرے لہذا اوسنے اونکے مستحکم قلعہ لاروشیل واقع خلیج
بِسکی کا محاصرہ کرلیا مگر جب وہ شہر لاروشیل کو خشکی
کی جانب سے نہ لے سکا تو اوسنے اوس بندرگاہ کے دہانہ پر آدمی میل تک
ایک باندہ بندھوا دیا ۔ دو مرتبہ سپاہ انگریزی محصورین قلعہ مذکورہ
کے کمک کو گئی اور پہلی مرتبہ امیر بکنگھم سپہ سالار بنکر گیا مگر قریب نصف
فوج کے جو اوسکے ہمراہ گئی تھی قتل ہوئی اور وہ یونہین پھر آیا اور اب
اوسنے بندرگاہ پورٹسمتھ مین دوسری مرتبہ فوج کشی کرنے کا
سامان کیا کہ اتنے مین لفٹننٹ فلٹن نے جسے اوسنے فوج سے
برطرف کردیا تھا اوسکے پہلو مین کٹار ماری ۔ بعد اوسکے امیر لنڈسی
وہ جہازون کا بیڑا لاروشیل کو لیگیا مگر وہ باندہ ایسا
غضب کا تھا کہ کوئی حملہ اوسپر کارگر نہوا اور اہل شہر سنہ ۱۶۲۸ع

مین یا شلُو وزیر فرانسیس کے مطیع ہو گئے۔

اوسی سال شاہ چارلس نے تیسرا جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر قبل روپیہ دینے کے ارباب محکمہ عوام نے ایک قانون کا مسودہ لکھا جسکا نام عرضداشت حقوق مشہور ہے اور اوسمین یہ لکھا کہ بدون استرضاے پارلیمنٹ پادشاہ کسی قسم کا ٹیکس نہین مقرر کر سکتا اور نہ بلا تحقیقات کسیکو قید خانہ مین مقیّد رکھہ سکتا ہے اونلوگون کے گھرون پر پھرا بٹھا سکتا ہے۔ غرض بکمال جبر و اکراہ چارلس نے اس قانون کو منظور کیا اور محکمہ عوام والے اس قانون کو اہل انگلستان کی آزادی کا دوسرا فرمان شاہی سمجھکر ایسا خوش ہوے کہ پانچ پیشکشین جنکی مقدار قریب چالیس لاکھہ روپیہ کے تھی پادشاہ کو نذر دین مگر تین ہی ہفتہ کے زمانہ مین معلوم ہوگیا کہ پادشاہ کو اپنے اقرار حلفی کا خاک خیال نہین ہے۔

غرض جب یہ بے ایمانی پادشاہ کی دیکھی تو ممبران محکمہ عوام بہت چڑچڑائے مگر پادشاہ نے ایک کی بھی نہ سُنی آخر اونھون نے ایک شکایت کی عرضی لکھنی شروع کی پادشاہ اسمین بھی دست اندازی کو موجود ہوا تب اونھون نے کچہری کا دروازہ بند کر کے قفل لگوا دیا پادشاہ نے لُہار کو بلوا کر دروازہ تڑوا ڈالا مگر جب وہ اندر گیا تو دیکھا کہ

پکھری برخواست ہوچکی ہے پس اوسنے تو ممبرون کو جلخانہ بھجوا دیا جنمین سے سر جان ایلیٹ تھوڑے دنون مین مرگیا اور ایسا غصہ ہوا کہ پارلیمنٹ کو فوراً برخواست کردیا- اب پادشاہ یہ سمجھا کہ اپنی ہی ملک کا انتظام ایسا بگڑا ہوا ہے کہ جو کچھ قوت و لیاقت ہو اوس مین صرف کرنا چاہئیے اور یہ سونچکر پادشاہانِ فرانس و اسپانیہ سے مصالحہ کرلیا-

گیارہ برس تک (یعنے ۱۶۲۹ء سے ۱۶۴۰ء تک) پارلیمنٹ کا کوئی جلسہ نہین منعقد ہوا- یہ سانحہ بھی انگلستان کی تاریخ مین بے مثل و نظیر ہے- اِس گیارہ برس کے زمانہ مین نواب اسٹریفرڈ اور لاڈ اسقف اعظم شاہ چارلس کے وزیر اعظم رہے- نواب اسٹریفرڈ جسکا نام ٹامس وِنٹورتھ تھا اون معزز لوگون مین سے تھا جنھون نے عرضداشت حقوق کی توثیق پادشاہ سے جبراً کروائی تھی مگر اب اوسنے پادشاہ کا تقرب اس امید سے چاہا کہ جو اختصاص و اقتدار رِشلو کو پادشاہ فرانس پر حاصل ہے وہی مجھے پادشاہ انگلستان پر حاصل ہوجاتے- اِس امید سے اوسنے یہ تدبیر کی کہ محکمۂ عوام سے سلب حکومت کرکے پادشاہ کو خودسر و مطلق العنان کردے چنانچہ اس تدبیر کو اوسنے اپنے خانگی خطوط مین بہ لقب کامل ملقب کیا ہے اور فی الحقیقت وہ تدبیر ایسی ہی تھی- اوسکا مآل یہ تھا کہ ایک فوج نوکر رکھی جاے کہ وہ خاص انگلنڈ ہی مین رہے اور

اوسکے سامنے پارلیمنٹ وغیرہ کسیکی حکومت نہ چلے — غرض جب ۱۶۳۳ء مین نواب موصوف ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا تو پہلی مرتبہ اوس تدبیر کو امتحاناً عمل مین لایا اور سات برس تک ایرلنڈ کے باشندے اور جو لوگ انگلنڈ سے وہان جاکر بسے تھے اوسکی حکومت شدید وغلیظ سے ترسان ولرزان دم بخود پڑے رہے — اب ولیم لاڈ اسقفِ اعظم کنٹربری کا حال سنئے کہ اوسنے کلیسا کی حکومت متعلق تھی اور اوسکا مسلک قریب قریب مذہب کیتھولک کے تھا لہذا وہ فرقہ پیوریٹن کے اعمال وعبادات سے نہایت کارہ ومتنفر تھا —

اب اہل انگلستان تین ظالم محکمون کے ظلم مین مبتلا تھے اور ان تینون کے منتظم خاصتہً یہی دونون وزیر تھے (یعنے لاڈ اسقفِ اعظم اور نواب اسٹریفرڈ) محکمہ اسٹار چیمبر یعنے ایوان کواکب مین بجرم مخالفت اوامر سلطانی لوگون پر جرمانہ اور قید اور قطع اعضا کا حکم دیا جاتا تھا اور جو لوگ اعتقادات مذہبی مین لاڈ سے مخالفت کی جرأت کرتے تھے اونھین محکمت ھائی کمیشن مین سخت سزا دی جاتی تھی — علاوہ ان دو محکمون کے ایک اور کونسل شہر یورک مین اجلاس کرتی تھی اور اس کا انتظام نواب اسٹریفرڈ کے سپرد تھا اور اسے اضلاع شمالی

حکومت مطلقہ حاصل تھی

جتنے ناجائز ٹیکس شاہ چارلس نے مقرر کئے تھے اون مین سے جہاز کا محصول بڑا ظلم تھا - قدیم زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جو اضلاع و قصبات لب دریا واقع ہین وہان کے لوگون کو بادشاہ حکم کرتا تھا کہ اپنے ملک کی حفاظت کے واسطے اپنے پاس سے جہاز تیار کرو مگر یہ ٹیکس جب مقرر ہوا تھا جب کہ ڈینمارک والون نے انگلنڈ پر حملہ کیا تھا اتنی مدت کے بعد اب سنہ ۱۶۳۶ع مین فنچ منصف اعلی اور نوی وکیل العدالت نے یہ ٹیکس پھر جاری کیا - اگرچہ اس ٹیکس کی کچھہ حقیقت نہ تھی مگر لوگون کو حکام کی ناانصافی سے بہت ملال ہوا کہ اول تو یہ ٹیکس لڑائی کے زمانہ مین جاری ہوتا تھا اب بالکل امن و امان ہے اب اسکا کیا کام ہے دوسرے یہ کہ یہ ٹیکس اضلاع ساحلی پر مقرر ہوتا تھا اضلاع اندرونی پر کبھی نہین مقرر ہوا جیسا کہ اب ہوا ہے تیسرے یہ کہ اس ٹیکس کا روپیہ فوج بحری کی سامان مین صرف کیا جاتا تھا فوج بری کا تکفل اسسے کبھی نہین کیا گیا چوتھے یہ کہ یہ ٹیکس فقط پادشاہ کے حکم سے مقرر ہوتا تھا - الغرض تین برس تک تو کسی نے علانیہ فساد نہین کیا مگر اب جان ہیمپڈن نے کہ ضلع بکنگھم کے سکنہ معززین مین سے تھا دس روپیہ کا ٹیکس جو اوسکے علاقہ پر مقرر کیا گیا تھا نہ دیا اور اوسکی

تحقیقات محکمہ مال مین ہوئی اور اوس محکمہ کے اکثر ججون نے جنھین موقوف کر دینے کا اختیار کلّی پادشاہ کو تھا ھیمپڈن کے خلاف فیصلہ کیا—

اس زمانہ مین اکثر شرفائے عالی نسب جنکا مذہب پیورٹن تھا انگلستان سے نکلے چلے جاتے تھے - اونکی آوارہ وطنی کا یہ سبب تھا کہ لاڈ اسقف اعظم کے گویندے اوس گوشہ نشینی مین بھی اونھین چین نہ لینے دیتے تھے اور ناحق اونھین محکمہ ھائے کمیشن مین کھینچ لیجاتے تھے اور اونکا اسباب چھین لیتے تھے اور بڑے عذاب اونپر کرتے تھے یہان تک ہاتھہ پاؤن کٹوا ڈالتے تھے پس کچھہ تعجب کا مقام نہین کہ اگرچہ یہ مظلوم بلارسیدہ اپنے وطن (انگلستان) کو بہت دوست رکھتے تھے مگر اونھون نے امریکا کے وحشت ناک جنگلون مین جاکر رہنا قبول کیا کہ وہان تو شام کو عبادت کرنے سے یا خوب جی کھولکر دعا مانگنے سے اونھین کوئی منع نکرے گا - ھیمپڈن اور پم اور کرومول جہاز پر سوار نیو انگلنڈ واقع امریکا کو جاتے تھے کہ پادشاہ کا حکم آیا کہ یہ جہاز نہ جانے پائے—

اسکاٹ لنڈ کے انتظام مین چارلس نے اپنے باپ کا وتیرہ اختیار کیا کہ جب ۱۶۳۳ع مین وہ اوس ملک مین گیا تو

تیرۂ ۱۳ اُسقف مقرر کئے اور چار برس کے بعد یہ حکم جاری کیا کہ ڈنبرا
کے گرجون مین ایک خاص دعاؤن کی کتاب سے نماز پڑھی جائے مگر
جبکہ کلیسائے سینٹ گائیلس مین اُسقف اس نئی کتاب ادعیہ
کو پڑھنے اٹھا تو ایک شخص جنی گڈیز نے ایک مونڈھا اوسکے سرپر
کھینچ مارا اور کلیسا مین بڑا ہلڑ مچگیا اور اُسقف اور نائب اسقف ڈر کی
مارے بھاگ گئے — جب یہ بلوے ہوا تو چارلس نے حکم بھیجا کہ اگر
لوگ یون نہین مانتے تو سپاہیون کو حکم دو کہ وہ زبردستی اونسے
یہی نئی دعاؤن کی کتاب پڑھوائین تب تو اہل اسکاٹ لنڈ کو
حمیت قومی نے جوش کیا اور دو مہینے کے اندر یعنے فروری سے
مارچ سنہ ۱۶۳۸ء تک بیس ۲۰ مین سے انیس ۱۹ حصے اہل اسکاٹ لنڈ
نے ایک عہدنامہ مرتب کرکر اوسپر دستخط خود موثق کر دیا — اِسی عہدنامہ قومی کہتے ہین
اوسمین یہ لکھا تھا کہ ہم سب پر فرض ہے کہ اپنے ملک (اسکاٹ لنڈ)
مین مذہب کیتھولک کو دوبارہ شایع ہونے دینگے اور یکدل ہوکر
اپنے ملک کے قوانین اور اپنی آزادی اور اپنے پادشاہ کی نصرت
و حمایت کرینگے — اس ماجرے کے تھوڑے عرصہ کے بعد
شہر گلاسگو مین ایک مجلس عام منعقد ہوئی اور اوسنے اسقفون
کو زمرۂ اہل دین سے خارج کرکے حکومت اسقفی کو اسکاٹ لنڈ
مین موقوف کر دیا — پس اسطرح سے تیس ۳۰ دن مین تیس ۳۰ برس کا کھیل بگڑگیا
اور کلیسائے اسکاٹ لنڈ کی بنیاد مذہب پریس بٹیرین

پر بہ نسبت سابق کے زیادہ تر استحکام سے قائم ہوئی۔

چارلس کی خوشی تو یہ تھی کہ سرکشانِ اسکاٹ لنڈ کو ایسا دباوین کہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکین مگر روپیہ کے نہونی سے ہر روز وہ تازہ مصیبتون مین گرفتار ہوتا گیا آخر مجبور ہو کر اوسنے ۱۶۴۰ء مین چوتھا جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر اہل پارلیمنٹ نے پھر انھین باتون کی درخواست کی جنکی سابق مین کی تھی لہذا اوسنے پارلیمنٹ کو جلد برخواست کر دیا۔ اب اوسنے فقط امرا کی ایک کونسل قرار دی مگر یہ لوگ اپنے ملک کے آئین سلطنت کو خوب جانتے تھے پس یہ وکلاے رعایا سے علیحدہ کوئی بات کیونکر کرتے۔ اس اثنا مین اسکاٹ لنڈ کی فوج بسرداری امیر لزلی حدودِ جنوبی کو طے کر گئی تھی اور شہر نیوکیسل کو لے لیا تھا۔

قرار پارلیمنٹ دراز ۱۶۴۰ء

اب چارلس کے عہد کی پانچوین پارلیمنٹ نے اجلاس کیا جو بلقب پارلیمنٹ دراز مشہور ہے کیونکہ یہ انیس ۱۹ برس سے زیادہ رہی اور پہلے ہی اجلاس مین اسنے امیر اسٹرافرڈ کو ماخوذ کیا اور لاڈ اسقف اعظم کو قید کیا۔ امیر موصوف کے مواخذہ مین پِم سرگروہ بنا اور اوسپر یہ جرم قائم کیا کہ رعایا کی آزادی مین مخل ہوتا ہے۔ الغرض ممبرانِ محکمۂ عوام نے

ایک حکمنامہ مشعر جرم و سزا ہی نواب موصوف لکھا اور مجلس امرا
نے بھی اوسے منظور کر لیا اب فقط پادشاہ کا دستخط کرنا باقی رہگیا۔
چارلس نے بہت پس و پیش کیا مگر امیر اسٹریفرڈ نے ایک خط
مین لکھ بھیجا کہ مجھے قسمت پر چھوڑ دیجیے بس اسی پر اس مقدمہ
کا خاتمہ ہوگیا (مئی ۱۶۴۱ء)۔ لارڈ چار برس تک قید خانہ مین رہا
بعد اوسکے وہ بھی قتل کیا گیا۔

نواب اسٹریفرڈ کی تدبیر کامل کا اثر جو آیرلنڈ

پر ہوا وہ سابق مین بیان کیا گیا اب اوس اثر کا دفعہ شروع ہوا کہ
اہل کیتھولک نے ایک سازش عظیم کی جسکا زہر تمام قوم مین پھیل گیا
صوبۂ السٹر کے امرا جنکا لقب اونیلس تھا دوسرے ہی روز آمادہ
فساد ہوئے مگر ۱۶۴۱ء مین سب سے زیادہ واقعۂ جانگزا یہ ہوا کہ متعصبین
فرقۂ کیتھولک نے اہل پراٹسٹنٹ کو تہ تیغ بیدریغ کیا چنانچہ
لکھا ہے کہ چالیس ہزار آدمی اس سفک عظیم مین مقتول ہوے۔

قریباً اسی زمانہ کے دو فرقے عظیم ارباب سیاست کے

پیدا ہوئے اور ابتک تمام قوم انگریزان دو فرقون پر منقسم ہے اور کبھی
ایک فرقہ کی حکومت ہو جاتی ہے کبھی دوسرے کی۔ امرا و شرفا
و قسیس یہ سب تو پادشاہ کی طرف ہو گئے اور دوسری طرف کچھ امیر اور

ایک گروہ عظیم کاشت کارون اور سوداگرون کا ہوگیا۔ جو لوگ پادشاہ کیطرف تھے اونکا لقب بسبب اونکی ہیبت و سطوت و شہسواری کے شہسواران ہوگیا اور اوسکے خلاف جو فرقہ تھا اوسکا لقب کم ہویان ہوگیا کیونکہ اس فرقہ کے لوگ جنکا مذہب پیوری ٹن تھا چھوٹے چھوٹے بال سرپر رکھتے تھے۔ اگرچہ بعد چند عرصہ کے ان دونون فرقون کے نام بدل کر ٹوری اور وھگ ہوگئے اور پھر یہ نام بدلکر کونسرویٹو اور لبرل کے لقب سے مشہور ہوے مگر ان کے اصول ہمیشہ یکسان رہے۔ ایک فرقہ (یعنے ٹوری) کا تکیہ کلام ضابطۂ قدیم ہے دوسرے (یعنے وھگ) کا ترقی۔ فرقۂ ٹوری یہ چاہتا ہے کہ اگلے زمانہ کے رسوم و قوانین جنکے سبب سے انگلستان ایسا سرسبز رہا ہے بحالِ خود باقی رہین اور فرقۂ وھگ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ قوانینِ قدیمہ مین بعد تدبر و تعمقِ بسیار ہمیشہ ایسے تغیرات کئے جائین کہ ملک روز بروز زیادہ سرسبز و ترقی پذیر ہوتا جائے۔

۲۲۔ نومبر ۱۶۴۱ء مین بعد مباحثۂ بسیار (یہ پہلی لڑائی ان دونون فرقون مین خوب جم کے ہوئی) گیارہ ممبرون کی غلبۂ راے سے ارباب محکمۂ عوام نے چاہا کہ ایک عرضی شکایتی لکھی جاے اور اوس مین پادشاہ کی حکومت کی شکایتین لکھی جائین۔ پادشاہ نے پارلیمنٹ کو منغص و آشفتہ خاطر پاکر اوسکی تسکین کیواسطے بہت سے

امور کا اقرار کیا مگر اوسکے افعال اوسکے قول کے مکذّب ہوے اور ۱۶۴۲ء کی ابتدا مین اوسنے ممبران محکمۂ عوام مین سے پانچ شخصون کو کہ اوسکے بڑے قوی دشمن تھے بہ تہمت بدخواہی و نمک حرامی قید کرنے کا حکم دیا۔ اِن پانچ شخصون کے نام یہ ہین ہَمْ ہَیمپڈن ہَیزلرگ۔ ہُولِس۔ اسٹرُوڈ۔ مگر محکمۂ عوام والون نے اِن اشخاص کو پادشاہ کو ندیا آخر دوسرے روز وہ فوج لیکر اونہین گرفتار کرنیکو گیا مگر قبل اسکے کہ پادشاہ محکمہ کے اندر داخل ہو وہ لوگ بھاگ گئے۔ جسدن یہ معرکہ ہوا اوسدن تمام شب اہل لنڈن مُسلّح و مکمّل سڑکون پر کھڑے رہے اور سب لوگ پادشاہ پر بہت جھلائے ہوے تھے کہ اوسنے ہماری قوم کو ذلیل کیا ہے۔ آخر پادشاہ دارالسلطنت کو چھوڑکر شہر یُورک مین بھاگ گیا اور ملکہ ہالنڈ مین بھاگ گئی۔

کئی مہینے تک پادشاہ اور پارلیمنٹ مین نامہ و پیام رہا مگر اِنمین سے ایک دوسرے کا مطیع نہ ہونا چاہتا تھا۔ آخرالامر ارباب محکمۂ عوام نے حکم کیا کہ پادشاہ فوج کی حکومت چھوڑ دے مگر یہ حق (یعنے حکمت فوج) بہت قدیم حقوق سلطانی مین سے تھا لہذا پادشاہ نے اسکے ترک سے انکار کیا اور جنگ خانگی شروع ہوگئی۔ اپریل ۱۶۴۲ء مین جب پادشاہ نے شہر ہَل مین داخل ہونا چاہا تو لوگون نے شہر کے دروازے بند کرلیئے مگر ۲۵۔ اگست

سنہ ۱۶۴۲ء مین علم پادشاہی شہر نوٹنگھم مین افراشتہ ہوا اور دس
ہزار آدمی اوسکے گرد جمع ہوئے۔

پادشاہی فوج کے سپاہی سب شریف تھے اور ساز وسامان
سے درست اور فنِ سپاہگری مین بہت ہوشیار تھے مگر اونکے پاس
توپ اور میخزین کم تھا اور روپیہ کے باب مین پادشاہ کو فقط اپنی فوج
کی خیرخواہی پر بھروسا تھا۔ پارلیمنٹ کی فوج مین ہروا ہے اور سوداگر
بھرے ہوئے تھے اور سب ناتجربہ کار اور غیر تعلیم یافتہ تھے مگرچونکہ
لنڈن اور دریاے ٹیمس پارلیمنٹ کے قبضہ مین تھا او محصول
مقرر کرنے کا بھی اوسے اختیار تھا لہذا اس لڑائی مین ہرطرح سے
اوسی کو غلبہ تھا۔ فوجِ شہسواران کا سردار خود پادشاہ تھا اور
سپاہ کم مویان کا سپہ سالار امیر اِسکس مقرر کیا گیا اور پادشاہ
کا بھتیجا شاہزادہ رُوپرٹ سواران فوجِ شاہی کا
سردار معین ہوا۔ پہلی لڑائی کوہ اِج ہِل واقع ضلع وارلِک مین ہوئی
مگرکسی فریق کی فتح وشکست نہوئی۔ جاڑے کی فصل مین شاہ چارلس
نے مع فوج شہر اکسفرڈ مین قیام کیا جہان کے قدیم مدرسہ کے
لوگ ہمیشہ سے پادشاہ کے خیرخواہ ہین سنہ ۱۶۴۳ء کی لڑائی مین تین سانحہ
یادگار ہوئے۔ ایک یہ کہ فوج پادشاہی نے شہر برسٹل لوٹ لیا
اوس زمانہ مین یہ شہر دوسرا لنڈن تھا۔ اِس فتح سے پادشاہ ایسا

خوش ہوا کہ شہر گلوسٹر کا محاصرہ کر لیا مگر جب اوسے اس شہر کی فتح کا یقین ہوا تو امیر اسیکس بسرعت تمام فوج لیکر لنڈن سے آیا اور محاصرہ ترک کروا دیا اور کچھ دنون کے بعد فوج پادشاہی کو نیوبری کی پہلی لڑائی مین شکست دی۔ گلوسٹر کے محاصرہ سے لڑائی کا رنگ بدلگیا اور پارلیمنٹ کو قوت وغلبہ ہوا اگرچہ ھیمپڈن کا مارا جانا اوسپر بہت دشوار ہوا اور ھیمپڈن نے آغاز جنگ مین شاہزادہ رُوپرٹ کے سوارون سے لڑتے مین مارا گیا تھا۔

۱۸ جولائی ۔ ۔ ۲۰ ستمبر ۱۶۴۳ع

مگر ھیمپڈن سے بھی بڑا سپاہی اور سیاست دان اوس معرکہ مین موجود تھا۔ یہ شخص اولور کرومول تھا جو اج ھل کی لڑائی مین سوارون کا کپتان تھا اور پارلیمنٹ کی فوج مین لڑا تھا۔ اوسوقت اوسکی عمر چالیس برس سے زیادہ تھی اور مدت تک اوسنے ضلع ھنٹنگڈن مین جہان کا وہ باشندہ تھا بامن وراحت بسر کی تھی۔ پارلیمنٹ دراز کے ممبرون مین کرومول کی یہ شناخت تھی کہ جس قطع اور جس رنگ کا فرقۂ پیورٹن کا لباس ہوتا تھا ویسیہی میلے کپڑے وہ بھی پہنتا تھا اور اوسکی تقریر کچھ عجب طرح کی الکھڑ اور پریشان ہوتی تھی۔ پیشتر جو پادشاہ کی فتح ہوئی تو کرومول اوسکی کُنہ سمجھ گیا اور اوسنے دل مین ٹھان لیا کہ تھوڑے ہی دنون مین پارلیمنٹ کی گوار دل فوج کو پادشاہ کی کارآزمودہ سپاہ سے

اعلی کردونگا - الغرض کرومول نے پہلے اپنی ہی رسالہ کو درست کیا کہ وہ اب کرنیلی کا عہدہ پا چکا تھا اور اُسمین چُن چُن کر ایسے لوگ بھرتی کئے جو بہت متشرع اور خدا ترس تھے اور اونہین ایسے چست اور عمدہ طریقہ سے قواعد سکھائی کہ چند ہی روز مین وہ کرنیل کرومول کی سپاہ آہنی کے لقب سے مشہور ہو گئے -

بموجب شروط اوس عہد نامہ حلفی کے جو پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ اسکاٹلنڈ مین تحریر ہو چکا تھا فوج اسکاٹلنڈ بجمعیت اکیس ہزار نفر شروع ۱۶۴۴ء مین سرحد جنوبی کو طے کر کے وارد انگلنڈ ہوئی - شاہ چارلس نے بھی کچھہ قدر سے قلیل عدد ایرلنڈ سے منگائی - جنوب انگلنڈ مین تو پارلیمنٹ کی فوج نے بسرداری امیر اسیکس کئی مرتبہ شکست کھائی مگر بمقام مارسٹن مور مین سپاہ کم ہو یان نے باعانت فوج اسکاٹلنڈ فتح مبین و ظفر کامل حاصل کی اور اوسدن کرومول اور اوسکی سپاہ آہنی کے سامنے کسی کے قدم نہ ٹکے اور اگرچہ شاہزادہ رو پرٹ اور اوسکے سوار بڑے بڑے زور و شور کے حملون مین ظفریاب ہوے تھے مگر اس لڑائی مین دلاوران فوج پیوریٹن کے حملہ شدید کی مقاومت نکر سکے - آخر پارلیمنٹ کی فوج نے فتح پائی اور فوراً شہر یورک اور نیوکیسل پر قبضہ کر لیا - قریب اختتام جنگ خانگی مقام نیوبری پر دوبارہ

لڑائی ہوئی اور اسمین بھی شاہ چارلس نے شکست کھائی۔

چند مدت سے فرقہ پیوریٹن کی ایک شاخ انگلستان مین نشو و نما پاتی جاتی تھی اور اس طائفہ کا نام انڈپنڈنٹ یعنے اختیاری تھا اور اسکا رئیس کرومول تھا۔ اعتقاداتِ مذہبی مین اس فرقہ کا یہ قول تھا کہ ہر ایک جماعت عیسائیون کی بجاے خود ایک کلیسا ہے مستقل ہے اور قسیسین و اساقفہ کی جماعتون کی اطاعت فرض نہین ہے اور امورِ سیاستِ ملک مین اس فرقہ کی یہ راے تھی کہ سلطنتِ شخصی موقوف ہو جاے اور سلطنت جمہوری قائم کیجاے۔ اپنے زمانہ مین یہ فرقہ بلقب بیخ کن مشہور تھا اور اسکی کوشش سے سنہ ۱۶۴۵ء مین ایک قانون جاری ہوا جسے قانون خود فراموشی کہتے ہین اور جسمین ممبران پارلیمنٹ کو ممانعت لکھی تھی کہ فوج کی افسری قبول کرین پس اس سبب سے امیر اسکس اور نواب مینچسٹر فوج سے برطرف ہو گئے اور سر ٹامس فیر فوکس تمام فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور اگرچہ کرومول پارلیمنٹ کا ممبر تھا اسپر بھی وہ نائب سپہ سالار مقرر ہوا اور سب سالاروں سے متعلق ہو گیا مگر وہ برائے نام نائب سپہ سالار تھا فی الحقیقت تمام لشکر کا سردار وہی تھا۔ غرض اس نظم و نسق سے وہ عجیب و غریب فوج مرتب ہوئی جسکی بدولت کرومول سے بڑے بڑے کارِ نمایان ہوتے اور اگرچہ اس مین شک نہین کہ اس فوج مین منافق بھی تھے مگر ہر پلٹن اور

ہر سالہ کے لوگون سے خلوص عقیدہ وصدقِ نیّت کے آثار عیان ستھے
چنانچہ تمام افسر اور سپاہی خیمون اور بارکون مین بلا ناغہ نماز کے واسطے
حاضر ہوتے ستھے اور نہ وہ جُوا وغیرہ کھیلتے ستھے نہ شراب پینے ستھے
نہ ناحق قسم کھاتے ستھے اور جب وہ لڑائی پر جاتے ستھے تو زبور کی
تلاوت کرتے جاتے ستھے اور اونکی شجاعت کا یہ حال تھا کہ جب
کچھہ عرصہ کے بعد وہ انگلستان کی طرف سے برّاعظم یُورپ
مین جاکر لڑے تو بڑی بڑی عمدہ فوجین اونکے حملہ کی تاب نہ لاسکین
اور روبفرار ہوئین —

اس جنگ خانگی مین خاتمہ کی لڑائی مقام نیزبی واقع
ضلع نُورتھمپٹن مین ہوئی اور اسمین فوج پادشاہی نے شکست
فاش کھائی — امیر مُونٹ رُوز نے چھہ لڑائیان پے در پے اسکاٹلنڈ
مین فتح کین اور گویا اوس ملک پر بالکل قابض ہوگیا اور اوسکی فتح
سے پادشاہ کو بھی اوس ملک کی طرف سے کچھہ امید ہوئی مگر یہ امید
بہت جلد منقطع ہوگئی اور وہ بدنصیب پادشاہ (چارلس)
آکسفرڈ مین بھاگ گیا اور وہان سے اِسکاٹ لنڈ کی فوج مین
بمقام نُورک چلا گیا —

غرض اسطرح سے پارلیمنٹ ظفریاب ہوئی مگر اب اوسکے

ممبرون مین اتفاق باقی رہتا اور لڑائی کے زمانہ مین رفتہ رفتہ اوسکے
دو فریق متضاد ہو گئے تھے ایک فریق تو اہل پرسِ بٹیرین کا تھا
وہ یہ چاہتے تھے کہ بادشاہ کی حکومت فقط محدود ہو جائے مگر دوسری
فریق کے لوگ یعنے اِنڈپنڈنٹ اسپر آمادہ تھے کہ بادشاہت کو بالکل
مٹا دین ــ چارلس نے اس امید موہوم سے کہ فرقہ پرس بٹیرین
کی اعانت سے مجھے بادشاہت ملجائے گی اسکاٹ لنڈ کی فوج
سے نیورک مین جاکر پناہ لی اور سپاہِ مذکور بمحبت وبجوتی
اوسنے پیش آئی اور عرض کیا کہ ہم آپ کی مدد کو حاضر ہین مگر بشرطیکہ
آپ ہمارے عہد نامہ پر دستخط کر دین ــ بادشاہ نے یہ امر نہ قبول کیا
اور چند مدت کے بعد خود ہی درخواست کر کے اپنی انگلنڈ کی رعایا
مین چلا آیا ــ لکن اہل اسکاٹ لنڈ نے انگلنڈ کی پارلیمنٹ سے
کہا کہ ہم بادشاہ کو اس شرط سے حوالہ کرتے ہین کہ اوسکی حفاظت
و آزادی کا عہد کر لو اسپر پارلیمنٹ بہت خفا ہوئی اور کہا کہ تم ہمپر یہ
شبہہ کرتے ہو کہ ہم اپنے بادشاہ کے بد خواہ ہین ــ پس انصاف کی بات
یہ ہے کہ جب اہل اسکاٹ لنڈ نے بادشاہ کو پارلیمنٹ انگلنڈ
کے حوالہ کیا تو اونھین مطلق وہم وگمان بھی نہ تھا کہ قصرِ وھائیٹ ہال
مین یہ قیامت برپا ہو گی دیعنے بادشاہ قتل کیا جاے گا) ــ

اب بادشاہ کے قتل کا سامان بہت جلد ہونے لگا ــ

کرُومول کے پوشیدہ حکم سے کورنٹ جُویس نے کچھ سوار ہمراہ لیکر بادشاہ کو ھوملبی ھوس مین گرفتار کرلیا اور اوسے قید کر کے قلعہ بہ قلعہ پھرایا آخر کو وہ کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور جزیرۂ وایٹ مین پہنچا اور اس امید مین تھا کہ یوروپ کے کسی ملک مین چلا جائے مگر دشمنون کے یورش سے قلعۂ کیرسبُروک مین پناہ لی اور وہان سب جگھہ سے زیادہ شدت اوسپر کی — اہلِ اسکاٹلنڈ فرقہ انڈپنڈنٹ کی قوت سے کہ روز بروز افزون ہوتی جاتی تھی خائف ہو کر سرحدِ جنوبی کو طے کر کے انگلنڈ مین آئے اور اونکا سردار نوّاب ھیملٹن تھا — ادھر ضلع اِسکس و کینٹ مین بادشاہ کے خیر خواہ کنمنائے — جنرل فیرفوکس کو ان لوگون کی گوشمالی کو چھوڑ کر کرُومول جلد جلد کوچ کر کے شمال مین پہنچا اور نوّاب ھیملٹن کو لنکشیر مین شکست دی اور اڈنبرا مین ایسی حکومت قائم کی جو شاہ چارلس کے مخالف و معاند تھی —

کرُومول کی غیبت مین اہل پریس بٹیرین نے اوسے بڑی دھمکیا دین کہ ابتک جماعتِ کثیر ممبرانِ پارلیمنٹ کی اسی فرقہ سے تھی مگر جب کرُومول لنڈن مین پھر آیا تو وسنے اونکی دھمکیون کا جواب دندان شکن دیا کہ ۶ دسمبر کو ۱۶۴۸ء مین صبح کے وقت کرنیل پرایڈ کو ترک سوار لیکر بھیجا اونھون نے قصر الامارۂ پارلیمنٹ کو چار طرف سے گھیر لیا اور قریب دو سو ممبران فرقہ

پرنس بیٹرین کو محکمہ مین نہ داخل ہونے دیا اب کوئی چالیس
ممبر فرقہ انڈی پنڈنٹ سے باقی رہگئے سو اونہون نے دل سے کرومول
کی بڑی بڑی خدمتون کا شکریہ ادا کیا اور اب بادشاہ کے قتل کا مصمم ارادہ
ہوگیا۔ اکثر لوگ شاہ چارلس کا خون کرومول کے سر تھوپتے ہین
مگر کلام اس مین ہے کہ وہ بادشاہ کے قتل سے مانع بھی ہو سکتا تھا بلکہ
حسن ظن کا مقتضا تو یہ ہے کہ جیسے افضل المورخین (ھیوم) کا اعتقاد
ہے ویسے ہی ہم بھی یقین کرین کہ اس ہنگام مین کرومول نے
فوج کی خوشنودی کے واسطے اپنی فہم اور اپنی مرضی کے خلاف حرکت
کی اسواسطے کہ جس حکومت کو اوسنے خود ایجاد کیا تھا وہ ایسی بیڈھب
حکومت تھی کہ بعض اوقات خود اوسکا بس کچھہ نہ چل سکتا تھا اور جبکہ
وہ یہ چاہتا تھا کہ فوج ہمیشہ میری مطیع رہے تو اوسے بھی کسیوقت
فوج کی اطاعت لازم تھی۔ الغرض کچھہ لوگون نے خود ایک عدالت
بنالی اور خود ہی اوسکا نام دار الانصاف رکھہ لیا اور یہ عدالت
قصر ویسٹ منسٹر مین بادشاہ کی تحقیقات کیواسطے اجلاس فرماتی ہوئی
امرائے عظام نے اس مقدمہ مین کچھہ دخل نہین دیا ہان قریب ستر
آدمیون کے اہل فوج اور اوس زمانہ کی براے نام پارلیمنٹ مین سے
اس عدالت مین منصف بنکر بیٹھے اور ایک وکیل برڈشا نامی صدر نشین
بنا اور کوک رعایا کیطرف سے وکیل بنگیا۔ بادشاہ کو محلسرا سے
سینٹ جیمس سے لاکر عدالت مین داخل کیا اور یہ جرم اوسپر

قتل شاہ ۔ ۳۰ جنوری ۱۶۴۹ء

قائم کیا کہ آپ نے ظلم و جور کیا اور رعایا سے مقابلہ و مجادلہ کیا - جو آن بان شاہ چارلس نے اس مزخرف عدالت مین کی وہ کبھی نہ کی تھی اور اوسوقت وہ رعب و سطوت شاہانہ اوسکے چہرہ سے جلوہ گر تھی جو حق تعالی نے اوسے بہت کچھ عنایت کی تھی اور اوسنے کہا کہ جو عدالت سب قوانین کے خلاف ایجاد کی گئی ہو وہ ہماری تحقیقات نہین کر سکتی اور ہم پادشاہ ہین ہماری ملک کا قدیم سے یہ دستور چلا آیا ہے کہ سلاطین و امرائے عظام کا محاکمہ و انصاف وہی لوگ کرتے ہین جو اوسکے ہمپایہ و ہمرتبہ ہون - مگر اب پادشاہ کی کون سنتا تھا منصفانِ عدالت تو بجاے خود فیصلہ کر ہی چکے تھے اسپر بھی سات روز تک مقدمہ کو اُلجھائے رکھا آخر قتل کا حکم سنا دیا -

تین روز بعد صدورِ حکم کے یعنے ۳۰ جنوری ۱۶۴۹ء کو لعین شاہ چارلس عشرت خانۂ قصر وھایٹ ھال کے محاذی قتل کیا گیا - تختۂ قتل پر دو جلاد منہ پر کپڑا ڈالے کھڑے ہوے تھے اور اوسکے گرد سوار و پیادون کا ہجوم تھا اور ہزارہا آدمی دور خاموش کھڑے ہوے تھے پادشاہ کی تلقین کیواسطے بکسن استقف بھی کھڑا ہوا تھا اور بوقت قتل پادشاہ نے اقرار کیا کہ میرا مذہب پراٹسٹنٹ ہے اور کلیسای انگلنڈ یعنی مسلک استقفی کا مقلد ہون اور جنگ خانگی کی معصیت سے مین بری ہون کیونکہ پہلے پارلیمنٹ کی طرف سے شر ہوا مگر ہان اسکا اقرار کرتا ہون کہ یہ نواب اسٹریفرڈ کے خونِ ناحق کی سزا مجھے ملتی ہے - غرض تبر کی ایک ہی

ضرب مین پادشاہ کا کام تمام ہوگیا اور جب جلّاد نے اوسکا سر خون چکان بلند کر کے کہا کہ یہ اوس غدّار نابکار کا سر ہے تو سب تماشائیون کو منہ سے بیساختہ آہ نکل گئی —

جب قوم نورمن نے انگلستان کو فتح کیا تھا جبسے ابتک پانچ پادشاہ مارڈالے گئے تھے تین لڑائی مین زخمی ہوکر مرے تھے مگر تختۂ قتل پر ایک ہی پادشاہ کا سر جدا کیا گیا جسکی داستان غم ابھی لکھی گئی ہے —

شاہ چارلس کے تین بیٹے اور تین بیٹیان تھین — بیٹون کے نام یہ ہین — چارلس ولیعہد جو بخطاب چارلس دوم پادشاہ ہوا — جیمس نواب یورک — ہنری نواب گلوسسٹر — اور بیٹیون کے نام یہ ہین — میری جسنے شاہزادۂ ارنج سے شادی کی اور جسکا بیٹا شاہ ولیم سوم تھا — الزبتہ جو اپنے باپ کے قتل کے تھوڑی عرصہ کے بعد مقام کیرسبروک مین مرگئی — ہنریٹا جسکی شادی نواب اورلینس سے ہوئی —

شاہ چارلس کے عنوان سیاست اور طرز معاشرت باخویش و اقارب مین عجب طرح کا تناقض تھا — سیاست ملک مین دوام

اوسکے اقوال و افعال کے باعث ہوتے تھے۔ ایک محبت مسلک اسقفی۔ دوسرے ہوس خودسری و مطلق العنانی۔ ہوس خودسری تو اوسنے باپ کی میراث مین پائی تھی اور اوسکی منجھلے بیٹے جیمس دوم کو اوسنے بھی زیادہ ہوس خودسری ہوئی۔ اس پادشاہ مین مکر و زور بھی بڑا غضب کا عیب تھا۔ مگر معاشرت با خویش و اقارب کے لحاظ سے اوسمین کئی وصف لائق تحسین و آفرین تھے۔ زوجہ اور اولاد سے وہ محبت کرتا تھا اور صنایع و بدایع علی الخصوص فن مصوری سے بڑا مذاق رکھتا تھا۔ اوس زمانہ کے ایک مشہور مصور وَنڈ ایک کی کھینچی ہوئی تصویرون سے جو اوسکا حلیہ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ رنگ ساونلا۔ آنکھون سے غربت و حزن عیان۔ بلند ابرو۔ بال لمبے لمبے گھونگروالے۔ موچھین بڑی بڑی۔ داڑھی نکیلی۔

اس پادشاہ کے عہد مین پارلیمنٹ نے پہلے پہل اراضی پر ٹیکس مقرر کیا اور اشیاء ساختۂ انگلستان پر محصول مقرر کیا اور یہ جنگ خانگی کے مصارف کے واسطے کیا تھا۔ ڈوبنس اور وینڈایک مصورین ہالنڈ کی اعانت و سرپرستی شاہ چارلس نے کی اور اوسکی کے عہد مین آلہ مقیاس الہوا ایجاد ہوا اور قہوہ کا استعمال انگلستان مین شروع ہوا اور ڈاک کا ڈھچر پڑا۔

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

لوئی سیزدہم .... سنہ ۱۶۴۳ع

لوئی چہاردہم ....

اسپانیہ

فلپ چہارم ....

ترکستان روم

عمورت چہارم .... سنہ ۱۶۴۰ع

ابراھیم ....

سویڈن

گسٹیوس اڈلفس .... سنہ ۱۶۳۲ع

ملکہ کرسٹینا ....

شہنشاہان جرمنی

فرڈننڈ دوم .... سنہ ۱۶۳۷ع

فرڈیننڈ سوم ....

پوپ

اربن ہشتم .... سنہ ۱۶۴۴ع

انوسینٹ دہم ....

باب ۳ سوم

سلطنت جمہوری از ۱۶۴۹ء تا ۱۶۶۰ء

عہد اولیور کروموَل مدار المہام سلطنت

سنہ ولادت ۱۵۹۹ء سنہ تقرر بعہدۂ مدار المہامی ۱۶۵۳ء سنہ وفات ۱۶۵۸ء

اب انگلستان کی سلطنت جمہوری ہوگئی اور گیارہ برس سے زیادہ اسطرح پر رہی ایک جزو ضعیف پارلیمنٹ دراز کا ابتک باقی تھا مگر منصب پادشاہت اور محکمۂ امراء پارلیمنٹ قطعاً موقوف کردیے گئے اور انتظام ملک چالیس ممبرون کی کونسل کے سپرد کیا گیا۔ اس کونسل کا صدر نشین بریڈ شا مقرر کیا گیا اور جان ملٹن فورین سکرٹری یعنے وزیر الممالک اور کروموَل اور فیئر فوکس منتظم فوج مقرر ہوے اور سر ہیری وین کو فوج بحری کا اختیار دیا گیا مگر سچ پوچھے تو کروموَل اور اوسکی سپاہ سارے ملک پر حکمران تھی۔ نواب ہیملٹن اور دو اور ہوا خواہانِ پادشاہِ مقتول نے اپنے آقا کا ساتھ دیا (یعنے قتل کیے گئے)

اب کروموَل کو تین بڑی مشکلین درپیش تھین۔ ایک یہ کہ فوج کا ایک گروہ کہ اُمراء و شرفاء کے خون کا مزا چکھ چکا تھا اب یہ

باغی ہوگیا اور اوروں کے خون کا پیاسا ہوا اور اپنا نام لولیئر (غارت گُن) رکھا۔ کرومول نے بکمال جرأت و استقلال ان سرکشون کو زیر کیا۔

ایرلنڈ کو مغلوب کرنا یہ دوسرا مُہم اوسے درپیش ہوا۔

جب سنہ ۱۶۴۱ء مین وہ خونریزی عظیم ہوئی تہی جبسے اوس ملک کا حال نہایت ابتر ہوگیا تھا۔ نواب اُورمنڈ کہ ایرلنڈ مین بادشاہ مقتول کی ہواخواہون کا سربراہ کار تھا اوس ملک کے تمام قلعون اور گڑھیون پر قابض ہوگیا تھا اور اب فقط ڈبلن۔ ڈرّی۔ بلفاسٹ۔ یہ شہر پارلیمنٹ کے قبضہ مین رہگئے تھے۔ کرومول ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوکر ۹۰۰۰ آدمی کی فوج سے قریب شہر ڈبلن کے پہنچا۔ اگرچہ یہ فوج قلیل تہی مگر مغلوب ہونے کا نام بھی نہ جانتی تہی۔ غرض چھہ مہینے مین کرومول نے ایرلنڈ مین خیرخواہان بادشاہ مقتول کی قوت توڑ دی۔ اس لڑائی مین بڑا کارنمایان اوس سے یہ ہوا کہ شہر ڈرہیڈا کو مغلوب کیا قلعے کی قلعے تہ تیغ بیدریغ کی اور شہر کے شہر بے چراغ کردیے اور ہر جگہہ کیتھولک مذہب لوگ اوسکے خوف سے بھاگے بھاگے پہرتے تھے اور اوس کا رعب و ہیبت اونکے قلوب پر ایسی طاری ہوگئی تھی کہ ابتک ایرلنڈ کے جنوب کے لوگ جسکے جانی دشمن ہوتے ہین اوسے یہ بدعا دیتے ہین کہ کرومول کا قہر تیری جان پر ٹوٹے۔ جب کرومول

نے لنڈن کو مراجعت کی تو ایرٹن اور لڈلو کو ایرلنڈ کی حفاظت و نگہبانی کیواسطے مقرر کر آیا۔

جب کرومول لنڈن مین پہنچا تو رعایا نے اوسکی خدمات جلیلہ کا شکریہ ادا کیا اور وہ سپہ سالار افواج سلطنت جمہوری مقرر ہوا۔ جب اہل اسکاٹ لنڈ کو خبر وحشت اثر قتل شاہ چارلس پہنچی تو بہت نالان ہوئے اور اوسکے بیٹے کو پادشاہ کر دیا اور کہا کہ ہم جو آمادۂ جنگ ہوئی تھی تو اسواسطے نہوئی تھی کہ پادشاہت کو بالکل مٹا دین بلکہ صرف اسواسطے کہ مذہب پرسبٹیرین کہ ہمارے آبا و اجداد کو اسقدر عزیز تھا ہمارے ملک سے زائل نہو جائے پس اب اونھون نے شاہزادۂ نوجوان چارلس کو اسکاٹ لنڈ مین بلایا۔ پہلے تو شاہزادہ نے اونکی عرض مقبول کی باین خیال کہ مجھے بھی اونکا مذہب کروہ یعنے پرسبٹیرین اختیار کرنا پڑےگا اور نواب مونٹ روز کو ہالنڈ سے اسکاٹ لنڈ مین بھیجا کہ بلا اعانت اہل پرسبٹیرین وہان کے لوگون سے بلوے کروادے مگر امیر موصوف نے شکست کھائی اور گرفتار ہو کر قتل کیا گیا پس اب شاہزادہ چارلس کو سوا اسکے اور کوئی چارہ نرہا کہ اپنے تئین اسکاٹ لنڈ کے پرسبٹیرین لوگون کے سپرد کرے اور اوسنے اونکے عہد نامہ پر مہر و دستخط کرنا منظور کیا اور دریاے اسپی کی راہ سے اسکاٹ لنڈ مین آیا (۲۳ جون سنہ ۱۶۵۰ء) سے جب شاہزادہ چارلس شہر اڈنبرا مین

پہنچا تو وہان کے لوگ اوسکے آنے سے بہت خوش و مسرور ہوے۔
کرومول نے خبرِ ورودِ شاہزادۂ موصوف سنکر ایکدن کا بھی توقف
نکیا مگر جب وہ سرحدِ جنوبی پر پہنچا تو تمام ملک کو دریاے ٹوئیڈ سے
دریاے فورتہ تک اُجڑا ہوا پایا اور دیکھا کہ سپاہِ اسکاٹ لنڈ بہ سالاری
سردار دانا و بیدار مغز امیر لزلی قریب اڈنبرا کے مورچے باندھے ہوے
عازم پیکار ہے۔ یہان پر کرومول کی سپاہِ آہنی کو ایک دشمن
تازہ و مہیب سے مقابلہ کرنا پڑا یعنے قحط مین مبتلا ہوئی آخر کرومول
نے اوس مقام کو چھوڑ دیا امیر لزلی نے یہ سونچکر کہ لڑائی
نہوا اور دشمن قحط سے تنگ ہو کر بھاگ جاے اوس کا
تعاقب کیا اور قریب ساحل ڈنبار کے اوسے چارون
طرف سے گھیر لیا اور اب اوسے کوئی چارہ نرہا سوا اسکے کہ یا اِس ۱۰۶۰ھ مطابق سنہ ۱۶۵۰ء
ذلت کو گوارا کرے کہ اپنی فوج سے ہتھیار رکھوا دے یا حملہ کرے
مگر حملہ سے کیا ہوتا تھا اسواسطے کہ ایک تو سپاہ مخالف خود قوی تھی
دوسرے بہت استحکام کے ساتھہ مورچہ بند تھی آخر کرومول
نے یہ ارادہ کیا کہ اسباب وغیرہ کو دریا کی راہ سے روانہ کرے
اور خود سوارون کو ساتھہ لیکر سپاہ اسکاٹ لنڈ کی بیچ مین سے
گھُس کر نکل جاے۔ ہنوز یہ امر ہونے نپایا تھا کہ سپاہِ اسکاٹ لینڈ
پہاڑون سے اُتر کر میدان مین بقصد پیکار آئی کرومول یہ دیکھکر
نہایت متعجب و مسرور ہوا مگر یہ حرکت سپاہِ اسکاٹ لنڈ نے اپنی چال

پادریون کے مشورہ سے کی تھی اور امیر لزلی اسپر ہرگز راضی نتھا- قصہ کوتاہ سپاہ اسکاٹ لنڈ نے شکست فاش کھائی اور ہزارون لڑائی مین اور ہنگام فرار مارے گئے اور شہر اڈنبرا و گلاسگو بلا تاخیر سپہ سالار منصور (کرمول) کے مطیع ہو گئے-

سال آیندہ شاہزادۂ عالیجاہ چارلس مقام اسکون پر تاج شاہی سے مزین ہوا اور عہدنامۂ حلفی پر دستخط کر دے اور اقرار کیا کہ مذہب پرس بیٹرین سے مطلق متعرض نہ ہونگا- امیر لزلی اور جو لوگ متمسکین عہدنامۂ حلفی مین سے اوسکے شریک تھے وہ بجمعیت کثیر شہر اسٹرلنگ مین مقیم تھے- کرومول شہر پرتھ کے محاصرہ کو روانہ ہوا تاکہ دشمن کو کوہستان سے مدد نہ پہنچنے پائے اودھر اہل اسکاٹ لنڈ بسرگردگی شاہزادۂ چارلس انگلنڈ کو روانہ ہوتے مگر جب وہ ورسٹر مین پہنچے تو کرمول بھی اونکے پیچھے پہنچا- آخر لڑائی ہوئی اور چارلس کی فوج منہزم و مفرور ہوئی اور ایک مہینے تک شاہزادہ بھیس بدلے ہوے اضلاع متوسط مین سرگشتہ و حیران رہا کبھی غریب صحرانشینون کا مہمان ہوتا تھا اور کبھی گرمی کے پہاڑ سے دنون مین درخت بلوط کی شاخون مین چھپ رہتا تھا اور اونکی آڑ مین کرومول کے لوگون کو دیکھا کرتا تھا کہ سرخ وردیان پہنے ہوے میری تلاش مین چارسو پھر رہے ہین

مگر مجھے نہین پاتے - آخر ایسے ایسے خطرناک مقامون سے شاہزادہ شہر شوُرہم واقع ضلع سسکس مین پہنچا اور وہان سے ایک کویلے کی کشتی مین سوار ہوکر مقام فیکیمپ واقع فرانسیس مین بخیر و عافیت پہنچا - پس اسطرح سے مملکت اسکاٹ لنڈ سلطنت جمہوری انگلنڈ مین شامل ہوکر جنرل منک کے سپرد کردی گئی -

اب اہل ہالنڈ سے جنگ بحری شروع ہوئی - فوج بحری ہالنڈ کے سردار وین ٹرومپ اور ڈی رایٹر امیر البحر تھے اور اونکے مقابلہ مین سپاہ انگریزی کا سردار بلیک تھا - شروع ۱۶۵۲ء مین بلیک نے وین ٹرومپ کو قریب پورٹ لینڈ کو شکست دی اور گیارہ جہاز اوسکے تباہ کردئے - تب اہل ہالنڈ نے صلح کی درخواست کی مگر پارلیمنٹ انگریزی نے کرومول کی طمع ملک گیری سے خائف ہوکر لڑائی کا ختم ہونا نہ منظور کیا کیونکہ پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جبتک فوج بحری اپنے قبضہ مین ہے جبھی تک کرومول کی سپاہ پر اپنا قابو ہے مگر کرومول نے بھی ایسی تدبیر کی کہ کبھی خطا نہ کرے کہ اپنی فوج کے افسرون سے باصرار کہا کہ جسقدر تنخواہ تمہاری باقی ہے اوسکے واسطے پارلیمنٹ کو عرضی دو - جب وہ عرضی پارلیمنٹ مین گذرانی گئی تو اہل پارلیمنٹ نے بہت خفا ہوکر کہا کہ آیندہ سے ایسی عرضیان بغاوت و فساد پر محمول کی جائینگی اور اس مضمون کا ایک قانون بنانا شروع کیا - کرومول

تین تسنے بند وقچی ساتھہ لیکر پارلیمنٹ مین گیا اور اونہین باہر چھوڑکر خود محکمہ کے اندر جاکر بیٹھا اور اب مباحثہ ہونے لگا۔ آخر کرومول اوٹھہ کھڑا ہوا اور اہل پارلیمنٹ کی طرف خطاب کر کے کہا کہ تمنے رعایا پر ظلم کیا اور دین کی بیحرمتی کی۔ جب بعض ممبران پارلیمنٹ اوسے جواب دینے کو اُٹھے تو وہ ٹوپی پہنے ہوے ادھر ادھر ٹہلنے لگا اور اونہین بہت فضیحت و سیاست کی اور باواز بلند کہا کہ دور ہو یہان سے اور دیانت دار لوگون کو آنے دو اور جب وسنے زمین پر دھبہ بہایا تو وہ سب بند وقچی اندر گھس آئے اور ایک میز پر عصائے سلطنت رکھا تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے اوسنے کہا کہ یہ کیا ڈھکوسلہ ہے اسے لیجاؤ غرض اب مقابلہ و مجادلہ محض بے سود تھا قصر الامارۃ پارلیمنٹ بہت جلد خالی ہو گیا اور جب کرومول جانے لگا تو اوسمین قفل دیکر کنجی اپنے ساتھہ لیتا گیا۔ پس اسطرح سے پہلی مرتبہ پارلیمنٹ دراز نکالدی گئی اور اب پارلیمنٹ کے بدلے ۱۴۰ ممبرون کی ایک کونسل مقرر ہوتی جسمین سب کرومول کے دلی خیر اندیش و ہوا خواہ تھے۔ اس کونسل کا نام پارلیمنٹ چرم فروشان ہو گیا کیونکہ اسکا ایک ممبر چرم فروش تھا اور وہ سب ممبرون سے پیش رہتا تھا مگر اس مہمل و مزخرف پارلیمنٹ کو تمام قوم انگریز نے چند ہی روز مین تالیان بجاکر نکالدیا اور اب تمام حکومت کرومول کی ذات خاص پر منحصر ہو گئی۔

اب کرومول کو افسران فوج نے حافظ الملک

مقرر کیا اور قصر ویسٹ منسٹر مین ایک تلوار اور مصحف شریف¹
اوسے نذر دیا اور اب وہ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس پہنکر بیٹھا اور قائد
عساکر بری و بحری مقرر ہوا اور ایک پارلیمنٹ اوسکی نام سے مقرر ہوئی
اور امور مذہبی مین آزادی مشتہر کی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کرومول
کو یہ مقصود تھا کہ پارلیمنٹ کے ذریعہ سے آئین قدیم کے موافق سلطنت
کرون مگر پہلے ہی مرتبہ اوسکے عہد مین جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو
روپیہ دینے کے بارے مین اوستے اور ارباب محکمہ عوام سے مناقشہ
ہوگیا اور ہنوز محکمہ مذکورہ نے ایک قانون بھی نہ جاری کیا تھا کہ کرومول
نے خفا ہوکر اوسے برخواست کردیا اور اٹھارہ مہینے تک اوسنے پھر کوئی
جلسہ پارلیمنٹ کا نہین منعقد کیا۔

اہل ہالنڈ سے ۱۶۵۴ء تک لڑائی رہی اب اوسنے مصالحہ
ہوگیا اور یہ مصالحہ اہل انگلستان کی موافق مقصود ہوا۔ اور اسمین ایک شرط یہ
ہوئی کہ شاہزادہ چارلس ہالنڈ کی عملداری سے نکالدیا جائے یہ فتح کرومول
کی فکر صائب و حسن تدبیر کا ثمرہ تھا جسسے اوسے ایسی ناموری حاصل ہوئی انگلستان
کی شوکت و سطوت دو پادشاہان سابق کے زمانہ مین مضمحل ہوگئی تھی
مگر اب اوسنے ایسا جلوہ پایا کہ کبھی نہ پایا تھا۔ ملک بربر کے دزدان
دریا مدت سے مسافران بحیرہ روم کی جان پر بلا ئے بیدرمان تھے

---

¹ یعنی مجموعہ صحف سماویہ ۱۲

اب وہ انگریزی جہازون کے سامنے کافور ہوگئے اور پادشاہ اسپانیہ نے برّو بحر دونون جانب سے خائب و خاسر ہوکر ۱۶۵۵ء مین جمیکا سا زرخیز جزیرہ انگریزون کو دیدیا اور صوبۂ لینگوڈوک اور جبال الپس کے قطنۂ پرائسٹنٹ نے کروموِل کی ظلِّ حمایت و کنفِ حراست مین وہ عیش و آرام پایا جو مدت سے اونھین نہ نصیب ہوا تھا اور پادشاہ فرانس کا وزیر مکّار نیزرن اوسکی دوستی کا ملتجی ہوا اور قلعۂ ڈنکرک واقع ملک بلجیم کہ ٹیوٹرن سپہ سالارِ فرانسیسی نے اہل اسپانیہ سے چھین لیا تھا اب پادشاہ فرانس نے وہ قلعہ انگریزون کے نذر کیا۔

مگر اپنے ملک مین کروموِل کو بہت سی مشکلین پیش آئین فقط اوسکی فوج کے رعب سے لوگ اوسکی اطاعت کرتے تھے مگر فوج بھی تو کیسی تھی کہ شکست کا نام نہ جانتی تھی۔ غیر ملکون مین فتح حاصل کرنے سے کروموِل کے حوصلے ایسے بڑھے کہ اوسنے ایک اور محکمۂ عوام مقرر کیا اور ایک جدید محکمۂ امرا بھی بنانا چاہا۔ امورِ سیاستِ ملک مین یہ بہت بڑی خطا اوس سے ہوئی کیونکہ امرائے عظام اوسے نوخیز سمجھکر بہت ذلیل و حقیر جانتے تھے لہذا مجبور ہوکر اوسنے اپنی ساختہ محکمۂ امرا مین ایسے ایسے بد حقیقت و کم اصل لوگون کو داخل کیا جیسے گاڑی بان اور موچی جنھون نے اپنے ذلیل پیشے چھوڑکر لڑائی مین اوسکا ساتھ دیا تھا اور لڑبھڑکر اونے سپاہیون سے محکمۂ امرا کے کارفرما بنے تھے (یہ بین

تفاوت رہ از کجاست تا بکجا) - ستمبر ۱۶۵۶ء مین جو دوسرا محکمہ عوام بنا تو ارباب محکمہ نے کرومول سے عرض کیا کہ آپ لقب بادشاہ اختیار کرین مگر کرومول کو اتنی جرأت نہوئی کہ اپنے تئین بادشاہ کہواتا اور فقط اتنے ہی امر کا استحقاق حاصل کرنے پر کفایت کی کہ مین اپنا جانشین خود مقرر کرونگا - اِستے ضمناً اوسکا عہدہ موروثی ہوگیا کیونکہ اوسنے اپنے بیٹے ہی کو اپنا جانشین مقرر کیا - مگر جب کرومول نے اربابِ محکمۂ عوام سے کہا کہ جن لوگون کو ہمنے منصب امارت عنایت کیا ہے اونھین تم بھی امیر جانو تو اونھون نے صاف انکار کیا تب اوسنے اس دوسری پارلیمنٹ کو بھی برخواست کر دیا اور باقی زندگی بھر خود بہ نفسِ نفیس حکومت کی

کرومول کے آخرِ ایامِ زندگانی بڑی صعوبت و تلخی سے کٹے اور سازش پر سازش اوسکے آرام مین مخل ہوئی اور اب ایک شخص کرنیل ٹایٹس نامی نے ایک کتاب تحلیل الدم تصنیف کی اور اوسمین یہ لکھا کہ کرومول کا خون حلال ہے اِس سبب سے اوسپر ہمیشہ خوف طاری رہتا تھا یہانتک کہ وہ طپنچہ کی جوڑی اپنے ساتھ رکھتا تھا اور کپڑون کے نیچے زرہ پہنے رہتا تھا - اب اوسکی قوت بھی زائل ہونے لگی اور بیٹی کے مرنیکا بھی بڑا صدمہ ہوا کہ اوسے بہت چاہتا تھا آخر ۳ ستمبر ۱۶۵۸ء کو کرومول نے بعارضۂ تپ لرزہ اس دنیاے فانی

سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی اور اوسدن انتقال کیا جسدن جنگ ڈنبار اور جنگ ورسسٹر اوسنے فتح کی تھی کہ اسدن کو وہ تمام سال مین میمون و مبارک سمجھتا تھا۔ اوسکی زوجہ الزبیتہ ضلع اسیکس کے ایک شریف کی بیٹی تھی اور اوسکے اوسسے دو بیٹے چار بیٹیان تھین بیٹون کا نام رچارڈ اور ہنری تھا۔

کرومول بڑا مستقل مزاج اور صاحب ہمت تھا۔ اوسکی سرسبزی اور کامیابی کا سبب یہ تھا کہ فن جنگ مین وہ اقصائے مدارج کمال پر فائز تھا اور یہ کمال چالیس برس تک حیز خفا مین رہا تھا مگر اب جنگ خانگی کے شور و شغب اور تلاطم و انتشار مین معرض ظہور مین آیا۔ اوسے آرائش و نمائش اور تکلفات ظاہری سے نفرت کلی تھی اور دوست آشناؤن سے جو دل لگی کرتا تھا تو وہ بھی روکھی اور نفع سے خالی نہوتی تھی۔ اوسکی صورت روڑھی او بھدی تھی اور میانہ قد تھا آنکھین کرنجی اور تیز تھین اور ناک بہت بڑی اور نہایت سرخ تھی اور چہرہ سے خشونت و ہیبت آشکار تھی اور گفتار و رفتار مین تا دم مرگ درشتی اور دہقانیت رہی مگر اس بدصورت قالب مین کیا طبع عالی اور نفس زکی پنہان تھا اور کیا زہد و ورع کوٹ کوٹ کے بھرا تھا۔ کرومول کے بعد اوسکا بیٹا رچارڈ

منصب حافظ الملک پر مقرر ہوا مگر جب اتنا بڑا سردار فوج کے سر سے اوٹھہ گیا تو وہ پھر بغاوت و فساد پر آمادہ ہوئی اور رچارڈ نے پانچ ہی مہینے مین استعفا دیدیا اور اپنے گاؤن واقع چشنٹ مین چلا گیا اور وہان ۱۷۱۲ء تک آبرو اور آسائش کے ساتھہ بسر کی —

پارلیمنٹ دراز کے چند ممبر جو فرقہ اِنڈِپنڈِنٹ سے تھے اور جنھین کرومول نے نکالدیا تھا اب افسران فوج نے اونھین پھر پارلیمنٹ مین داخل کیا پھر اونمین آپس مین نزاع ہوئی اور پھر اہل فوج نے قصرالامارۃ پارلیمنٹ سے اونھین نکالدیا - وہ وقت بھی انگلستان پر بڑا کٹھن وقت تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ زمانہ آنیوالا ہے جبکہ سلطنتِ رومِ قدیم کیطرح اہلِ فوج اس سلطنت کا بھی نیلام کرین گے اور جو سب سے زیادہ دام لگاتے گا اوسیکو نام چھوڑدینگے اور فرقہ شہسواران یعنے ہواخواہانِ شاہ چارلسِ مقتول اور اہل پریسبِٹیرین فوج کے خوف سے خصومتِ باہمی بھول گئے —

مگر فوج کی نااتفاقی سے ملک بچ گیا - اور جب جنرل مَنک کہ بہت دانا اور سنجیدہ شخص تھا ... کی فوج لیکر اسکاٹ لَنڈ سے لنڈن مین آیا تو تمام قومِ انگریز ڈر کے مارے کانپ رہی تھی کہ دیکھئے اب یہ سردار کیا سلوک کرتا ہے پس جب اوسنے کہا کہ میری راے

مین پارلیمنٹ مین مذہب وملت کی قید نرہنی چاہیئے تو لوگ کیسے خوش ہوئے کہ اللہ اکبر اور اب وہ ممبران پارلیمنٹ جنکا مذہب پریس بٹیرین تھا اور جنھین کرنیل پرآئیڈ نے نکالدیا تھا اپنے اپنے مقام پر پارلیمنٹ دراز مین پھر آئے لیکن آخر کو یہ نیکنام محکمہ شکست ہوگیا اور ایک نئی پارلیمنٹ مقرر ہوئی جسکے ممبر اکثر فرقہ شہسواران اور اہل پرنس بٹیرین سے تھے مگر یہ پارلیمنٹ کاہے کو تھی چند اشخاص کی مجلس تھی کیونکہ اسے پادشاہ وقت نے نہ مقرر کیا تھا اور یہ بخوبی ظاہر تھا کہ اہل پارلیمنٹ اور رعایا دونون کے دل پادشاہ آوارہ وطن (یعنے چارلس) کی طرف مائل تھے چنانچہ جب ایک روز منک نے پارلیمنٹ مین کہا کہ چارلس کا قاصد باہر کھڑا ہوا ہے اور منتظر حکم باریابی ہے تو یہ خبر فرحت اثر سنکر اہل پارلیمنٹ نہایت محظوظ ومسرور ہوئے اور بڑی محبت واشتیاق سے چارلس کو ایک خط مشعر طلب لکھا اور وہ خوشی خوشی اپنے ملک مین پھر آیا —

اس زمانہ مین فرقۂ پیوریٹن سے بہت سے فرق ثانویہ پیدا ہوئے انمین سے ایک فرقۂ کوئیکر کا حال لکھنا ضرور ہے اس فرقہ کا بانی جارج فوکس باشندۂ قصبۂ ڈریٹن واقع ضلع لیسسٹر تھا — یہ شخص کفش دوزی کا پیشہ کرتا تھا مگر اکثر صحف مقدسہ

سماویہ کی تعلیم و تدریس مین مشغول رہتا تھا چنانچہ وعظ کہنے کی سبب سے
وہ کئی مرتبہ قید بھی پڑا اس فرقہ کو دیگر کے لوگ اب جماعتِ اصدقار
کے لقب سے مشہور ہین اور نہایت سادہ رفتار اور جفاکش ہین اور
اونمین اور اور فرقِ پراٹیسٹنٹ مین لباس مین فرق ہے اور کسیقدر
طرز گفتگو مین بھی تفاوت ہے اور طریقہ عبادت بھی انکا سب سے علحدہ ہے

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

فرانس

لوئی چہاردہم . . . .

اسپانیہ

فلپ چہارم . . . .

سوئیڈن

ملکہ کرسٹنا . . . . سنہ ۱۶۵۴ع

چارلس دہم . . . . سنہ ۱۶۶۰ع

ترکستان رُوم

ابراہیم . . . . سنہ ۱۶۵۵ع

محمد چہارم . . . .

شہنشاہان جرمنی

فرڈننڈ سوم .... سنہ ۱۶۵۸ء

لیوپولڈ اول ....

پوپ

انوسینٹ دہم .... سنہ ۱۶۵۵ء

الگزنڈر ہفتم ....

باب ہفتم

عہد شاہ چارلس دوم

سنہ ولادت سنہ ۱۶۳۰ء — سنہ جلوس سنہ ۱۶۴۹ء — سنہ استرداد سلطنت
سنہ ۱۶۶۰ء — سنہ وفات سنہ ۱۶۸۵ء

شروع سنہ ۱۶۶۰ء مین چارلس دوم قصر ولیسٹ منسٹر مین پادشاہ مشتہر کیا گیا اور اوسی مہینے مین وہ شہر ڈوور مین وارد ہوا اور اپنی سالگرہ کے دن بہ تزک و احتشام تمام داخل شہر لندن ہوا — جیسے اوس دن انگلستان مین خوشی ہوتی ویسی کبھی نہین ہوئی تھی لوگون نے پادشاہ کی آمد کیواسطے

سڑک پر پھول بچھا دئے اور خوشی سے گھنٹے بجائے اور چارلس
کے باپ کے پرانے ہوا خواہ جو اِج ہِل اور نیزبی کی لڑائیوں
او سکے ساتھ لڑے تھے مارے خوشی کے رونے لگے۔ کہا مو
کے اہل فوج نہایت غمگین و غضبناک مقام بلیک ہیتھ پر کھڑے
ہوئے یہ تماشا دیکھہ رہے تھے مگر کیا کر سکتے تھے کہ اون مین اتفا
ہی نہ باقی رہا تھا۔ اس سانحۂ عظیمہ کا نام استردادِ سلطنت
مشہور ہو گیا اور کوئی ہنگامہ ایسا نہین ہوا جو اسکی خوشی مین
مخل ہوتا۔

شاہ چارلس کے ساتھ اڈورڈ ھائیڈ بھی انگلستان
مین پھر آیا اور اب وہ بخطاب نوّاب کلیرینڈن صدرُ الصدور
مقرر ہوا اور چند روز کے بعد اوسکی بیٹی این ھائیڈ کی شادی شاہ
جیمس سے ہو گئی اس سبب سے اوسے خاندان شاہی سے ا
زیادہ خصوصیت ہو گئی۔

منجملہ اون امور کے جو شاہ چارلس نے ابتدا سلطنت
مین کئے ایک امر یہ تھا کہ بقیّۂ آثارِ آئینِ فیوڈل سسٹم
محو کر دیا یعنے یہ شرط جو زمینداری مین ابتک باقی تھی کہ ہنگام جنگ
زمیندار پادشاہ یا اپنے راجہ کی طرف سے لڑے اسے بالکل منسوخ

اور اسکے ساتھہ اور بدعتین بھی موقوف کردین جیسے جرمانون کا ہونا اور اُمَرا کے مرنے کے بعد اونکے لڑکون کا پادشاہ کی تولیت مین آجانا — دوسرا امر پادشاہ نے یہ کیا کہ کرُومولِ کے سپاہیون کو موقوف کردیا اور اب اونھون نے چپ چاپ اپنے سابق کے پیشے پھر اختیار کرلئے — تیسرا امر یہ کیا کہ انگلستان مین مسلکِ اُسقُفی از سرِ نو قائم کیا — جو لوگ کہ شاہ چارلس اوّل کے قتل مین شریک تھے اون مین سے چند ہی اشخاص نے سزاے موت پائی اور نواب ارگایل کہ اسکاٹ لَنڈ کے اہل پرِسبِٹیرِیَن کا سردار تھا قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسنے چارلس دوم کر سر پر مقام اسکون مین تاج رکھا تھا اور کرُومولِ اور اوسکے داماد آیرٹن اور بریڈشا کے لاشون کو قبرون سے نکلوا کر درخت پر لٹکا دیا مگر جو لوگ کرُومولِ کی حکومت سے راضی ہوگئے تھے اونھین امان دی گئی اور جنرلِ مَنک بخطاب امیر اَلبمارل ممتاز ہوا —

اس زمانہ مین مقدمات مذہبی بہت ابتر تھے — جن لوگون کو کرُومول نے اسواسطے مقرر کیا تھا کہ پادریون کو کنائس مین وعظ کہنے کی اجازت دین اونھون نے ضلعون کے گرجون مین اون پادریون کو مقرر کیا تھا جنکا مسلک اِنڈِپنڈنٹ اور پرِسبِٹیرِین تھا مگر شاہ چارلس اور امیر کلیرِنڈن کو ضد تھی کہ

سوا مسلک اُسقفی کے اور کوئی طریق نہ جاری رہے اِسی سبب سے
اہل پرُسِ بٹاپرین بہت خائف و ترسان تھے اگرچہ اونکے پاس
خود پادشاہ کا لکھا ہوا اقرار موجود تھا کہ تمھارے عہد نامہ حلفی
کے خلاف نکرونگا مگر جس شخص کا یہ قول ہو کہ پرُسِ بٹاپرین شریفون
کا مذہب نہین ہے اوس سے اہل پرُسِ بٹاپرین کیا خاک امید رکھتے
غرض یہ تشتّت واختلاف جو آرا و عقائد مذہبی مین واقع تھا اسے
مٹانے کے واسطے پارلیمنٹ نے قانون توافقُ الملّۃ جاری
کیا جسمین یہ حکم لکھا تھا کہ سب قسّیسون کو اُسقف امام جماعت
اور صاحبِ موعظہ مقرر کیا کرین اور سب پادری نماز اوس کتاب
ادعیہ سے پڑھا کرین جو بالفعل مروّج و متداول ہے۔ دو ہزار
قسّیسون نے اس حکم کی متابعت سے انکار کیا اور اپنے مناصب
سے معزول ہوے۔ اب پارلیمنٹ نے یہ تجویز کی کہ اہل پرُسِ
بٹاپرین کا عہد نامہِ حلفی علیٰ رُؤسِ الاَشہاد جلا دیا جاے
اور ڈسنٹرس یعنے خوارج یا مخالفین مسلکِ اُسقفی
عقوباتِ شدیدہ مین مبتلا ہون اور وہ قانون جاری ہوا جسے کورپوریشن ایکٹ کہتے
ہین۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ ہر کورپوریشن کے حکام اور اہلکار اس بات
کی قسم کھائین کہ پادشاہ کا مقابلہ اور عدول حکمی ہر حال مین ممنوع و ناجائز ہے
استردادِ سلطنت کی خوشی مین لوگ ایسے سرشار تھے کہ
کسی نے یہ خیال نہ کیا کہ شاہ چارلس کو خودسر و مطلق العنان ہونے

۵ یہ لفظ پولٹکس یعنے علم سیاست مدن و تدبیر المنزل کے مصطلحات سے ہے اور اسکے معنے یہ ہین کہ وہ جماعت منتظمین کی جو بمنزلہ شخص واحد سمجھی جائے اور جسکے حسب قانون کسی کام کا انتظام متعلق ہو۔ انگلستان مین ایسی جماعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ جماعت اہل دین یعنے اسقف اعظم اور اسقف اور نائب اسقف اور اور مناصب و مدارج کے اساقفہ و قسیسین جنکے امور دینی کا انصرام متعلق ہوتا ہے۔ اور جماعت اہل دنیا یعنے کارپردازان سلطنت واہل کاران ریاست جیسے شہرون کے کوتوال اور تھانہ دار وغیرہ اور ضلعون کے ناظم اور چکلہ دار اور مدرسون کے منتظم اور تجارت وغیرہ کے کارخانون کے مالک اور کارکن اور شفاخانون کے مہتمم۔ غرض جو جماعت کہ فرمان شاہی یا پارلیمنٹ کے حکم کے بموجب بحیثیت شخص واحد کسی قسم کے امور کے انصرام کی مجاز ہو اوسپر کور پوریشن کا لفظ صادق آسکتا ہے۔ پس اب متن کی عبارت کو ملاحظہ کیجیے تو معلوم ہو جاے گا کہ چارلس دوم کا یہ مقصود تھا کہ جن لوگون کو کسی نوع کا دخل امور دینی یا دنیوی مین ہے وہ میرے مطیع و منقاد ہو جائین اور جو مین کہدون اوسے امنّا وصدّقنا کہکے قبول کرلین۔ اور یہ بات ھنری ہشتم کے وقت سے پادشاہان انگلستان کے دماغ مین سمائی ہوئی تھی کہ ہم ظل اللہ اور خلیفۃ اللہ ہین ہماری اطاعت سب پر فرض ہے اور اسی خبط مین بعضے مارے گئے جیسے چارلس اول اور بعضے سلطنت سے معزول ہوے جیسے جیمس دوم۔ ایشیا کے پادشاہ تو ابتک ظل سبحانی و خلیفۃ الرحمانی کہلاتے ہین اور اپنے تئین خلق اللہ کی جان و مال کا مالک جانتے ہین مگر یورپ مین اب یہ بات نہین ہے وہان پادشاہ کے اختیارات محدود و محصور ہین جو پادشاہ اونسے تجاوز کرتا ہے رعایا کے ہاتھون سے خوب ٹھیک بنتا ہے مگر ایشیا کی خلقت مین یہ اولوالعزمی اور یہ ہمت

سے مانع ہو چنانچہ اوسکے عہد کی پہلی پارلیمنٹ نے اوسی مادام الحیوۃ اسقدر محصول معاف کروئے جنکی تعداد ایک کرور بیس لاکھہ روپیہ تھی۔ اِس رقم مین سے کچھہ روپیہ کی پادشاہ نے کچھہ فوج نوکر رکھی جسے اوس زمانہ مین جنٹلمن اف دی گارڈس (یعنے پادشاہ کی خواصی کے لوگ) کہتے تھے اور اب اوسے لایف گارڈس (یعنے حراس) کہتے ہین اور فوج دائمی جو اوس وقت سے آج تک انگلستان مین چلی آتی ہے اوسکی اصل یہی فوج ہے

بسبب اپنی فضول خرچی اور آوارگی کے پادشاہ ہمیشہ مفلس رہتا تھا اور روپیہ لینے کے واسطے اوسنے بہت ذلیل حرکتیں کین چنانچہ اوسنے روپیہ کے واسطے شادی کی اور جس عورت سے شادی کی وہ کیتھراین شاہزادی پرتگال تھی جسکا مذہب کیتھولک تھا اور جسکے جہیز مین پادشاہ کو پانچ لاکھہ روپیہ نقد ملا اور دو قلعے یعنے ٹنجیر اور مرکو افریقیہ مین اور شہر بمبئی ہندوستان مین ملا۔ شہر ڈنکرک جسے کرومول نے فتح کیا تھا اوسی بھی پادشاہ نے شاہ فرانس کے ہاتھہ کوڑیون کے مول بیچڈالا اور پادشاہ ھالنڈ سے ناحق لڑائی مول لی اور اس لڑائی کا سبب اسکے سوا اور کچھہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ پادشاہ چاہتا تھا کہ جو روپیہ اس لڑائی کے صرف کیواسطے پارلیمنٹ دے گی وہ میرے ہی قبضہ مین رہے۔

ھالنڈ کی لڑائی کا آغاز تو اچھا ہوا مگر انجام مین پادشاہ انگلنڈ کو بڑی ذلت ہوئی - پہلے سال انگریزی فوج بحری نے بسرداری شاہزادہ یورک ساحل سفلک کے متصل قریب لوسٹوفٹ کے بڑی لڑائی فتح کی - مگر جو روپیہ پارلیمنٹ نے اس لڑائی کے صرف کیواسطے دیا تھا وہ سب چارلس نے عیاشی اور تماش بینی مین اڑا ڈالا اور پادشاہ ھالنڈ کے عالیشان بیڑون کے مقابلہ کو ایسے جہاز بھیجے کہ سب شکستہ تھے اور کسی کا بادبان تک نہ درست تھا غرض اب انگلستان نے ایسی ذلت اوٹھائی کہ نہ کبھی پہلے اُٹھائی تھی اور نہ بعد اٹھائی یعنے غیر ملک والون کی توپون کی گرج جو اہل لنڈن نے نہ کبھی پیشتر سُنی تھی نہ بعد سُنی وہ اب سُنی اور ھالنڈ کی فوج بحری نے شیرنس کو غارت و تاراج کیا اور انگریزی جہازون کو جو بندرگاہ چیٹم کے قریب مقیم تھے جلا دیا اور دریاے ٹیمس کی راہ سے قلعہ ٹلبری تک پہنچ گئی مگر اہل لنڈن کی خوش قسمتی سے دریا مین ایسا جزر ہوا کہ ھالنڈ کے امیرالبحر کے جہاز پیچھے ہٹ گئے اور وہ یہی غنیمت سمجھا کہ سلطان البحر یعنے انگلستان کو اتنی ذلت دی یہ کیا تھوڑی ہے -

۱۶۶۵ء کی گرمی اہل لنڈن کے واسطے عجب ہلاکت کی فصل تھی اسی سنہ اِس قیامت کی وبا نازل ہوئی کہ امرا مارے خوف کر اپنے دیہات کے مکانات مین بھاگ گئے مگر وہان بھی بمشکل موت سے جان بر ہوئے اور

غریب تو ہزارون مرگئے اور لنڈن کے بازارون مین خالی پڑے پڑے گھاس جم گئی اور تمام شہر مین ایک سنّاٹا ہو گیا اگر کبھی کسیکی آواز سنائی بھی دی تو مردون سے بھرے ہوے چھکڑون کی چرچراہٹ۔ جو لوگ وبا مین مبتلا ہوتے تھے وہ اپنے مکانون کو بند کر کے دفع بلا کے واسطے اونپر صلیبِ مسیحؑ کا نقش بنا لیتے تھے اور اکثر یہ کلمات بھی لکھدیتے تھے کہ خداوندا ہمپر رحم کر۔ ان مکاناتِ بلا رسیدہ مین سوا چند خداترس پادریون اور طبیبون کے کسی کو جانیکی جرأت نہوتی تھی اور اوس ہوائے فاسد مین وہ اس اطمینان سے پھرتے تھے کہ گویا اونکے پاس کوئی طلسم یا حرز تھا۔ یہ دستور ہے کہ جب شہر مین وبا آتی ہے وہان کے بیدین آدمی اور شدید گناہ کرنے لگتے ہین اور جب موت سرپر کھڑی ہوتی ہے تو اور زیادہ شرابین پی پی کر ہنگامے کرتے ہین چنانچہ ہنگامِ نزولِ بلا لنڈن مین بھی یہی کیفیّت ہوئی۔ لاکھ آدمی سے زیادہ اس وبا سے ہلاک ہوے اور جبسے پھر کبھی ایسی بلائے عظیم مملکتِ برطانیہ پر نہین نازل ہوئی۔

اس وبائے عظیم کے برس روز کے بعد لنڈن مین اس زور وشور سے آگ لگی کہ خدا کی پناہ۔ یہ واقعہ شب یکشنبہ ۲ ستمبر کو ہوا اور اگرچہ اوس زمانہ کے لوگون کو یہ گمان تھا کہ یہ حرکت کیتھولک لوگون کی ہے مگر اب اکثر کو یہ یقین ہے کہ یہ آگ اتفاقاً لگ گئی تھی۔ لنڈن کے مشرق

سرے سے یہ آگ شروع ہوئی اور چونکہ ہوا تیز چل رہی تھی لہذا پرانے
پرانے چوبی مکانات مین آگ جلد پھیل گئی اور ایک ہفتہ تک سارا شہر
محبس ٹاور سے بمقام ٹمپل تک دھڑ دھڑ جلا کیا یہانتک کہ مشہور ہے
کہ اس آگ کی روشنی جبالِ چویئٹ[1] سے معلوم ہوتی تھی — الغرض
اس آگ سے کہ نمونۂ آتشِ غضب الٰہی تھا ۸۹ گرجے اور تیرہ ۱۳ ہزار سے
مکانات سے زیادہ جلکر خاک ہو گئے اور کلیساے قدیم سینٹ پال
بھی جل گیا اور اوسکے کھنڈر مین سرنِ معمارِ مشہور نے وہ عالیشان
گنبد بنایا جو لنڈن کے مکانات دودآلود سے بدارج بلند نظر آتا ہے —
مگر سچ پوچھئے تو یہ آگ بھی مثل اور آفاتِ آسمانی کے ظاہر مین تو آفتِ
عظمیٰ تھی لیکن درحقیقت نعمتِ عظمیٰ تھی — چنانچہ ایک فائدہ اسکے سبب سے
یہ ہوا کہ اوس وبا عظیم کے آثار و علامات جو تنگ کوچون اور غلیظ مکانون
مین باقی رہگئے تھے وہ بھی اس آگ نے بالکل مٹا دئے اور بہت سے مقامات
کہ صدہا برس سے تاریک اور تنگ پڑے ہوئے تھے اس آگ کے
تصدق سے اونھین روشنی اور ہوا نصیب ہوئی اور نئے نئے مکانات
اور چوڑی چوڑی سڑکین بنین اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض و اسقام
مین تخفیفِ سریع و بیّن ہوئی — اس آتشِ عظیم کی یادگاری کے واسطے
ایک برج رفیع شہر لنڈن مین بنایا گیا جو اب تک موجود ہے —

[1] یہ پہاڑ اسکاٹ لنڈ مین ہین اور لنڈن سے بیسیون میل کے
فاصلہ پر ہین ۱۲

کرومول کے عہد دولت مین جبکہ فرقۂ پیوریٹن کا ورع
و تقوی خوب چمکا ہوا تھا بُت تراشی اور مصوری گویا انگلستان
سے مفقود ہو گئی تھی کیونکہ متورعین و عُبّاد پیوریٹن کے زعم مین
اِن فنون سے بوے بت پرستی آتی تھی اور اوس زمانہ مین کھیل اور
تماشے علی الخصوص تماشہ گاہون مین شبیہ بنی اور ریچھ پر شکاری کتے چھوڑنے
کی ممانعت ہو گئی تھی اور وہ لہو و لعب جو شروع مئی اور عید ولادت
جناب مسیحؑ کو ہوا کرتے تھے اونکی بھی ممانعت قطعی ہو گئی تھی پس اب
جو بعد استردادِ سلطنت لوگ اِن قیود و حدودِ شدیدہ سے آزاد
ہوے تو عیاشی کی افراط کر دی چنانچہ خود پادشاہ کاہل اور اوباش
تھا اور حسین و ظریف و بدکار عورتون کی صحبت مین رہتا تھا اور اونھین
پادشاہ سے اس قدر رسوخ ہو گیا تھا کہ امورِ سیاست مین اکثر دخیل
ہوتی تھین۔ غرض حرام کاری ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور ممبرانِ پارلیمنٹ
کی ایمانداری کا یہ حال تھا کہ اپنی راے فروخت کرتے تھے۔ اوسی زمانہ
سے یہ رسم نکلا کہ تماشہ گاہون مین بعض مواقع پر عورتین شبیہ بنتی ہین
اور جو مثنویان اوس زمانہ کی تصنیف کی ہوئی ہین جنکے مطابق عورتین
شبیہ بنتی تھین اونکی عبارت اور مضامین مین اسقدر فحش بھرا ہوا
ہے کہ اونھین پڑھنے سے کراہت آتی ہے۔ غرض حرامکاری کا
ایسا زور و شور تھا کہ پادریون نے بھی اوسکے دفع کرنے مین
کماحقہ کوشش نہ کی

ایرلنڈ مین قوم سیکسن اور قوم سلٹ مین ابتک فساد وعناد چلا جاتا تھا اور منشار فساد زمین کی تقسیم تھی - جب کرومول حافظ الملک نے اوس ملک کو فتح کر کے اپنے بھائی ہنری کرومول کو وہان کا ناظم مقرر کیا تھا تو وہان کے کیتھولک لوگون سے زمینداریان چھین کر اپنے ہم مشرب یعنے پیوریٹن لوگون کو دیدی تھین اور اونھین کو وہان بسا دیا تھا - اب شاہ چارلس نے چاہا کہ اون بیچارون کو اونکی غصب شدہ زمینداریون مین سے کیقدر مسترد کر دے اور اس غرض سے ایک تازہ قانون بندوبست جاری کیا مگر اسسے بھی اوس ملک کی اصلاح نہوئی کیونکہ کئی ہزار اہل کیتھولک سے اونکے حقوق مغصوبہ کی مکافات بہت قلیل کی گئی بلکہ کچھہ بھی اونھین نہ دیا اور وہ چارلس کی ناانصافی کی شکایت کرتے ہوئے فرانسیس اور اسپانیہ مین چلے گئے -

اہل اسکاٹ لنڈ پر یہ بڑی مصیبت کا زمانہ تھا - سابق مین بیان ہو چکا ہے کہ شاہ چارلس اور نواب کلیرنڈن اسپر آمادہ تھے کہ مذہب پرسبٹیرین کو اوس ملک مین بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالین اور مسلک اسقفی کو وہان باستحکام تمام قائم کرین اس گروہ کا ایک پادری جیمس شارپ نامی اونھین مل گیا - یہ پادری لائق آدمی تھا مگر حق و باطل سے اسے کچھہ بحث نہ تھی اور اسی اہل پرسبٹیرین

سنے اپنے مقدمات کی پیروی کے واسطے لنڈن بھیجا تھا۔ وہان جاکر اوسنے اپنے محسنون سے دغا کی اور اون سے منحرف ہونے کے صلہ مین چارلس سنے اوسے کلیساے سینٹ انڈروز کا اسقف اعظم مقرر کردیا۔ ایسے ایسے انعامات شاہی کی طمع مین نو شخص اور فرقہ پرنس بٹیرین سے چارلس کے اغوا مین آگئے اور منصب اسقفی پایا۔ نواب لیڈ رڈیل کہ کسی زمانہ مین یہ بھی پادری شارپ کا ہم مشرب تھا یعنے پرنس بٹیرین تھا اب مرتد ہوگیا اور اوس مذہب کا عدو ئے جان ہوگیا اور پادشاہ سنے اوسے اسکاٹ لنڈ کا چیف کمشنر مقرر کیا اور جن لوگون سنے مسلک اسقفی کے موافق عبادت کرنے سے انکار کیا اونپر سپاہی تعینات کرکے زبردستی جرمانے لئے اور اکثر لوگون کے مکانون پر پہرے بٹھوا دئے یہانتک کہ جب اونسے ایک ایک کوڑی وصول کرلی جب اون بیچارون کی جان چھوڑی۔ آخر کہلک کڈبرایٹ کے زمینداروں نے بلوے کردیا اور قریب ہزار آدمی کے اڈنبرا کو روانہ ہوئے مگر جنرل ڈیلزیل سنے اونھین مقام رالین گرہین پر قریب کوہہاے پنٹ لنڈ کے شکست دی۔ بعد اوسکے بہت سے اہل پرس بٹیرین قتل کئے گئے اور ایسی ایسی سخت سزائین اونھین دین کہ معاذاللہ چنانچہ اشد عقوبات یہ تھی کہ ٹانگ پر لکڑی کے موزے چڑہاکر بڑی بھاری موگری سے لوہے کی میخین ٹھوک دیتے تھے یہانتک کہ گوشت و

استخوان سُرمہ ہوکر ایک خون کا لطخہ ہو جاتا تھا مگر سبحان اللہ اون لوگون کی شجاعت و حمیت دیکھا چاہیئے کہ باوجود ان عقوبات شدیدہ کے وہ ایک ہاتھ مین صُحف سماویہ اور دوسرے مین تلوار اور طپنچہ لئے ہوئے میدان مین آکر نماز جماعت پڑھتے تھے اور جون جون ظلم و تعدّی اونپر زیادہ ہوتی جاتی تھی وُون وُون اونکا غُلو اور خلوص بڑھتا جاتا تھا

لُوئی چہاردہم پادشاہ فرانس کی طمع ملک گیری نے مدت سے یورپ مین تلاطم ڈال رکھا تھا اور اب اوسے ملک نِدَر لنڈس لے نیکی ہوس ہوئی کہ اس ملک کا زوجہ کی جانب سے اوسے کچھہ استحقاق بھی تھا۔ پادشاہان انگلستان و سویڈن و ہالنڈ نے یہ سمجھکر کہ تمام سلاطین یورپ کی مقدار حکومت برابر رہے اور پادشاہ فرانس کو اورون پر غلبہ نہو جائے اوسکے مقابلہ پر اتفاق کیا۔ اس اتفاق کو اہل تاریخ کی اصطلاح مین اتفاق سہ سلطنت کہتے ہین اور یہی امر کہ پلّہ حکومت ہر پادشاہ کی جانب برابر رہے بہت سے ہنگامون کا منشا ہوا جنکا حال آیندہ لکھا جائے گا۔ غرض اس اتفاق سہ سلطنت سے رعایاے انگلستان بہت خوش ہوئی اور چارلس اوسے بہت عزیز ہوگیا مگر افسوس ہے کہ اوسے اسکی خبر نہ تھی کہ ہمسے کیا فریب ہو رہا ہے اور پادشاہ سلامت اپنی عزت مین

بند لگا رہے ہین ـــ چارلس ظاہر مین تو لوی کا دشمن بنا تھا مگر درپردہ اوسکا نمک خوار تھا اور بیس لاکھ روپیہ سالانہ اوسسے پنشن پاتا تھا اور دونون پادشاہون مین نامہ و پیام ہو رہا تھا اور ایک عورت فرانسیسی میڈم کاروِل نامی کہ نہایت حسین تھی اونکے درمیان مین واسطہ تھی ـ تھوڑے ہی دنون مین اس عورت نے پادشاہ کا دل لُبھا لیا اور رئیسۂ پورٹسمتھ کا خطاب پایا ـــ قصّہ مختصر شہر ڈووَر مین شاہ چارلس نے پادشاہ فرانس سے خفیہ معاہدہ کر لیا اور شروط معاہدہ یہ قرار پائے ـــ اوّل چارلس علی رؤس الاشہاد یہ اقرار کرے کہ میرا مذہب کیتھولک ہے دوم وہ لوی کی طرف سے ہالنڈ کی سلطنت جمہوری سے لڑے ـ سوم وہ لوی کے دعوے کی نسبت سلطنت اسپانیہ کی تائید کرے اسکے عوض مین شاہ فرانس نے چارلس سے یہ اقرار کیا کہ مین بہت سا روپیہ آپکو دونگا اور اگر آپ کی رعایا فساد کرے گی تو اوسے دفع کرنے کے واسطے فوج دونگا ـ نوّاب کلیرنڈن نے پادشاہ کی اس بے ایمانی اور بے حمیّتی کا بہت شکوہ کیا آخر مورد عتاب سلطانی ہوا اور آزردہ خاطر ہو کر برّ اعظم یوروپ مین چلا گیا ـــ

اب پانچ شخص پادشاہ کے مشیرانِ خاص ہوے اور اِن پانچون کے نام کے پہلے حرف سے لفظ کیبال مرکّب ہو کر اونکا لقب کیبال ہو گیا ـ اونکے نام یہ ہین ـ کلفرڈ ـ ارلنگٹن بکنگھم ایشلی

کابل ﴿cabal﴾ ان اصحاب خمسہ کی صلاح ایسی بد تھی اور لوگون کو اِنسے ایسی نفرت تھی کہ اوس زمانہ سے اِنکے لقب یعنے لفظِ کیبال کا اطلاق کئی متفنی آدمیون کے جتھے پر ہوتا ہے جو کسی سرکار مین اپنے رسوخ کے واسطے لوگون کو لڑوایا کرتے ہین —

۱۶۷۲ء مین اہلِ ھالنڈ سے پھر لڑائی شروع ہوئی — ادھر انگلستان سے ایک بیڑا جہازون کا روانہ ہوا اودھر لوئی شاہ فرانس نے دریاے رھاین سے عبور کرکے ممالکِ متفقۂ ھالنڈ کو تاخت و تاراج کیا مگر اہل ھالنڈ نے اپنے سردارِ شجاع ولیم شاہزادۂ ارنج کے حکم سے باندہ کاٹ دئے اور سمندر کا پانی جوش مارتا ہوا ملک مین بھر گیا اور شاہ فرانس کی فوج اپنی جان لیکر بھاگی — اسکے بعد بھی اِن بادشاہون مین لڑائی رہی مگر ۱۶۷۸ء مین مقام نِمگن پر مصالحہ ہوگیا —

چارلس کی اور بیہودہ حرکتون مین سے ایک بے غیرتی کی حرکت یہ بھی تھی کہ اوسنے خزانہ عامرہ بند کروادیا — لنڈن کے سنارون اور اور دولتمند تاجرون نے ایک کرور تیس لاکھ روپیہ آٹھہ یا دس روپیہ سیکڑا پر بادشاہ کو قرض دیا تھا اور اس روپیہ کی ضمانت مین اوسنے محاصل ملکی لکہ دئے تھے — ایکدن اون بیچارون

بڑی بے اعتنائی سے پادشاہ نے کہلا بہیجا کہ اصل روپیہ تمہین نہ ملے گا فقط اوسکے سود پر اکتفا کرو۔ یہ پیام حیرت فرجام سنکر سارا شہر بیحواس ہو گیا اور جب سوداگرون سے اورون کا روپیہ نہ ادا ہو سکا تو اونہون نے داد و ستد موقوف کر دی اور کچھہ عرصہ تک تجارت مین بڑی ابتری رہی غرض یہ سب کچھہ ہوا مگر پادشاہ ذرا بھی نہ پسیجا بلکہ اور خوش ہوا کہ تماش بینی مین اڑانے کے واسطے مفت کا روپیہ ہاتھہ لگا۔

جب سے لنڈن مین وہ قیامت کی آگ لگی تھی جسکا ذکر سابق مین ہوا جسے لوگون کو فرقۂ کیتھولک سے عداوت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ اونکی عداوت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ شاہزادۂ یورک نے بالاعلان اعتقاداتِ مذہب کیتھولک کا اقرار کر لیا تھا اور یہ بھی اکثر کو گمان تھا کہ پادشاہ دل سے اپنی مان کے مذہب کا معتقد ہے۔ غرض مذہب کیتھولک کے سدباب کے واسطے پارلیمنٹ نے ٹسٹ ایکٹ یعنے قانون آزمائش جاری کیا جسمین یہ حکم لکھا تھا کہ کل عہدہ داران سرکاری اسبات کی قسم کھائین کہ ہم مسئلہ قلبُ الماہیت[۱] کو باطل جانتے ہین۔ اِس

[۱] سابق مین لکھا گیا کہ یہ مسئلہ منجملہ اصولِ عقائدِ مذہب کیتھولک کے ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ پادری کی دعا پڑھنے سے روٹی اور شراب مقلوب الماہیۃ ہو کر حقیقۃً لا مجازاً اور استعارۃً جناب مسیح کا گوشت و خون ہو جاتے ہین معاذ اللہ اس سخافت عقیدہ و خرافت عقل کو دیکھا چاہیے کہ مرتیات و بدیہیات کے اولیہ کے خلاف اعتقاد کرتے ہین نعوذ باللہ من شرور الشیطان ۱۲۔

قانون سے تمام اہل کیتھولک عہدہائے سرکاری سے خارج
شاہزادہ یوُرک بھی فوج بحری کی سپہ سالاری سے معزول
بعد اوسکے ایک بدکردار ناہنجار پادری ٹائیٹس اوُٹس نامی
مشہور کردی کہ پوپ نے لوگون سے سازش کی ہے اور پاد
اہل پراٹسٹنٹ کے قتل کے درپے ہے - اوسی قسم کے اور چند
نے اس لغو خبر کی تصدیق کی اور آخر کو اونکا کذب ثابت ہوا -
موہوم کر واقعیت کی دوسری دلیل یہ ہاتھہ لگی کہ ایک مشہور
اڈورڈ کولمین نامی کے یہان سے کچھہ کاغذات موہم
نکلے اور یہ شخص شاہزادہ یوُرک کی بی بی کا داروغہ تھا - تیسر
خبر کا مُصدّق یہ ہوا کہ سر اڈمنڈس بری گوڈفری
اعلی جسکی اجلاس پر پادری اوُٹس نے اوس سازش
کی قسم کہائی تھی اوسکی نعش ایک کھیت مین قریب لنڈن کے
ملی کہ اوسیکی تلوار اوسکے سینہ مین پیری ہوئی تھی - اب سار
مارے خوف کے سڑی ہوگیا اور اہل لنڈن محصورین قلعہ
مُسلّح رہتے تھے اور عجب طرح کا خوف وہول طاری تھا -
اہل کیتھولک کا خون پانی کی طرح بہایا گیا اور مخبری کے
پادری اوُٹس کو بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن ملی اور قص
رہنے کو جگہہ ملی - اس پادری مکّار کی سرخ روئی سے اور
کو حوصلہ بڑہا اور لنڈن کے قمار خانون اور میخانون -

رڈ نیجر فیلڈ وغیرہ دروغ حلف اوٹھانیوالے نکل پڑے - اور
لی مخبری سے صدہا کیتھولک قتل کئے گئے - ان کشتگان ظلم و جفا مین سے
بیجرہا ورڈ جسکا خطاب امیر اسٹیفرڈ تھا بڑا عالی نسب شخص
ظالمون نے اوسکے بڑہاپے پر بھی رحم نہ کیا اور ناحق قتل کرڈالا -
معزولی اصحاب خمسہ ملقب بہ کیبال نواب ڈینبی وزیر اعظم
نزر ہوا - اوسنے ایک خط شاہ فرانس کو مشعر طلب زر لکھا وہ خط پکڑا
یا اور اوسکی بربادی کا باعث ہوا - اوسکے بعد سر ولیم ٹیمپل
نہایت ذی لیاقت شخص تھا پادشاہ کا ہمدم و ہمراز ہوا اور اوسنے یہ
بیر کی کہ چالیس آدمیون کی ایک کونسل پادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان
ین واسطہ فی الثبوت رہے - جو لوگ کہ شخص موصوف کے ساتھ انتظام
ور سیاست مین شریک تھے اون مین سے نواب ہیلی فوکس نہایت
عزز و ممتاز تھا اور ازبسکہ بفحواے خیر الامور اوسطہا
مور سیاست مین افراط و تفریط دونون سے وہ احتراز کرتا تھا اور ہر دو فرقہ
تضادہ ارباب سیاست یعنے وہگ اور ٹوری کے بین بین ایک
ریق مستقیم اختیار کر لیا تھا لہذا اوس زمانہ کے مدبران ملک اوسے
ال القدمین کہتے تھے مگر اس لقب کو وہ اپنی ہتک نہ سمجھتا تھا -

نفاذ قانون ہبیاس کورپس ۲۶ مئی ۱۶۷۹ع

انگلستان کی تاریخ مین وہ دن بھی یادگار ہے جسدن
قانون ہبیاس کورپس کو پادشاہ نے منظور کیا اور یہ قانون اوس ملک مین

علی الدّوام و الاستمرار نافذ ہوگیا۔ بلحاظِ رفاہ و آزادی عامۂ رعایا و کافۂ برایا یہ قانون فرمانِ عظیم کا ثانی ہے اور رعایا کی آزادی کا کفیل ہے چنانچہ سابق کے پادشاہون کا یہ دستور تھا کہ دشمن کو مطلوب اور ردی قیدخانون مین بلاتکلف قید کرتے تھے اور وہ بیچارا وہین پڑا ہوا گھلا کرتا تھا۔ اسکی ایک نظیر یہ ہے کہ ماڑی ملکۂ اسکاٹلنڈ انیس ۱۹ برس تک زندان بلا مین پڑی رہی یہانتک کہ اوس بیچاری کو وجعِ مفاصل ہوگیا اور جوانی ہی مین پیر ہوگئی آخر کو اوسے قتل کرڈالا اسیطرح سے سر والٹر رئیلی بارہ برس سے زیادہ محبس مین پڑا رہا اور لاڈ اسقف اعظم چار برس تنہا حجرہ مین قید رہا۔ مگر قانون ھیبیاس کورپس کی بموجب کسی پادشاہ کو یہ اختیار نہ رہا کہ ذلیل ترین آحاد ناس مین سے کسی شخص کو بلا تحقیقاتِ جرم میعادِ معیّن سے زیادہ قیدخانے مین رکھ سکے۔ یہ قانون مشہور شاہ چارلس دوم کی دوسری پارلیمنٹ نے جاری کیا تھا۔ اوسکی پہلی پارلیمنٹ اٹھارہ ۱۸ برس برسرحکومت رہکر ۱۶۷۹ء مین برخاست ہوئی۔ جب قانون ھیبیاس کورپس جاری ہوا تو انگلستان مین راقمینِ اخبار کو اوّل مرتبہ ابراز مقاصدِ رعایا کی آزادی حاصل ہوئی مگر یہ آزادی چندروزہ تھی۔

شاہزادہ یورک برادر پادشاہ سے رعایا ایسی خلاف تھی

ملہ اس فرمان کا نام میگنا چارٹا ہے اور اسی شاہ جان نے جاری کیا تھا جیسا کہ سابق مین لکھا گیا

کہ پارلیمنٹ نے یہ سمجھکر کہ پادشاہ کو اولادِ حلال نہین ہے کہ وہ وارثِ تخت وتاج ہو لہذا اوسکے بعد یہی شاہزادہ پادشاہ ہوگا ایک قانون اسواسطے تجویز کیا کہ شاہزادۂ موصوف کو محجوب الارث کردے۔ اس قانون پر مدبرانِ سیاست یعنے فرقۂ وھگ اور فرقۂ ٹوری مین بڑا شدید وغلیظ مباحثہ ہوا لکن محکمۂ عوام مین ۷۹ ممبرون کی غلبۂ راے سے یہ قانون جائز ٹھہر گیا مگر پھر محکمۂ امرا مین امیر ہیلی فوکس کے حسنِ تقریر اور بلاغتِ کلام سے منسوخ ہوگیا تب چارلس اور اوسکے بھائی کی دم مین دم آیا۔ اِن مباحثات ومناقشات شدیدہ مین ہر دو فرقۂ متضادۂ اربابِ سیاست نے ازراہ تحقیر وتوہین ایک دوسرے کا نام وھگ اور ٹوری رکھا مگر اب اِن نامون مین کچھہ اہانت واستہجان نہین باقی رہا ہے۔ فرقۂ وھگ مین کم مویان یعنے معاندینِ شاہ چارلس اول داخل تھے اور فرقۂ ٹوری مین شہسواران یعنے ہوا خواہان پادشاہ موصوف شامل تھے۔ لفظ ٹوری کے معنی مجھے دو ہین اور یہ اصل مین آئرلنڈ کے قزاقون کا نام تھا۔ لفظ وھگ کے معنے کھٹا دودہ ہین۔ شہسوارانِ رند مشرب نے کم مویان صافی طبیعت وصوفی منش کو بسبب اونکے زہدِ خشک کے ازراہ طعن وھگ یعنے شیرِ تلخ خطاب دیا تھا۔

اسکاٹ لنڈ کی زمین اون مظلومون کی خونِ ناحق سے ابتک رنگین ہو رہی تھی جنھون نے حفظِ آزادی اور حراستِ دین کے

واسطے باہم معاہدہ کرلیا تھا لہذا اونھین گروہ مُعاہدین کہتے ہین۔ اب نواب لاڈر ڈیل صدر کونسل نظامت اسکاٹ لنڈ تھا۔ اوسنے آٹھ ہزار کوہیون کا لشکر پست اضلاع کے کسانون کے گھرون پر تعینات کردیا تھا اور اون کوہیون کو اجازت دیدی تھی کہ شوق سے ان غریبون کو لوٹو اور کسی پر رحم نہ کھاؤ اور کسی شخص کو اجازت نہ تھی کہ بلا منظوری کونسل اسکاٹ لنڈ سے چلا جاتے۔ بڑی مدت سے وہ مظلوم یہ ظلم بلکہ اسسے بھی اشد جور سہرہے تھے اور دم نہ مارتے تھے لکن اب اونھین اسقدر ستایا کہ بیخود کردیا اور اونکے غیظ و غضب کی پہلی علامت یہ ظہور مین آئی کہ اونہون نے شارپ اُسقف اعظم کو قریب کلیسائے سینٹ انڈرُوز کے مقام میگس موُر پر مار ڈالا۔ کیفیت اوسکے قتل کی یہ ہے کہ بارہ شخص جنمین سے ایک کا نام بَیلفَر تھا مقام مذکور پر ایک اور شخص کے قتل کے ارادہ سے کھڑے تھے جو شارپ سے کم مرتبہ تھا کہ اسنے مین اونھون نے اُسقف مذکور کو آتے دیکھا اور اوسکے قتل کا مصمم ارادہ کرکے گاڑی پر سے کھینچ لیا اور اوسکی بیٹی کے سامنے اوسے قتل کیا۔ اُسقف مذکور کے قتل کے بعد بلوے ہوگیا اور ایک سردار گرہیم باشندہ قریۂ کلیورہوس اور اوسکے سوار کہ مدت سے مُعاہدین کو ہنگام نماز جماعت پریشان کردیتے تھے قریب کوہ لوڈن کے مقام ڈرمکلوگ پر پھراونکا

قتل شارپ اسقف اعظم سنہ ۱۶۷۹ء

جماعت پراگندہ کرنے کو جمع ہوئے مگر دلاوران گروہ معاہدین
نے اِن مفسدون کو شکست دیکر پریشان کر دیا۔ بعد اسکے چار ہزار
آدمی مسلح ہو کر بسرداری ہیملٹن بوتھول کو پل پر جمع ہوی کہ فوج
انگلنڈ کو دریاے کلایڈ سے نہ عبور کرنے دین ۔ ادھر چارلس
پادشاہ انگلنڈ نے اپنے ولد غیر حلال شاہزادہ مونمتھ کو کہ ویلس
کی ایک عورت لیوسی والٹرس کے بطن سے تھا بسرعت تمام
لنڈن سے باغیان اسکاٹ لنڈ کے مقابلہ کو بھیجا اور وہ اونپر
حملہ کرنے آگے بڑھا مگر فوج معاہدین مین امور مذہبی او رمقدمات
ملکی کی وجہ سے باہم نفاق پڑ گیا تھا اس سبب سے جو گروہ قلیل
اس فرقہ جرار سے اوس پل کو روکے کھڑا تھا اوسے کمک نہ پہنچی
اور اوسکے پاؤن اُٹھہ گئے اور اوسمین سے تین ۳ سے آدمی مارے گئے
اور بارہ سے ۱۲ سے نے ہتھیار رکھدئے اُون مین سے بعض کو پھانسی
دیدی بعض کو جزائر بار بیڈوز مین بھیجدیا۔ اب معاہدین
پر پیشتر سے بھی زیادہ ظلم و تعدی شروع ہوتی اور اونھین کھیتون
مین گولیان مار مار کے گرادیا اور جانوران صحرائی کی طرح کوہ و دشت
مین اونھین رگیدتے پھرتے تھے حالانکہ اون بیچارون کا کچھہ گناہ
نہ تھا سوا اسکے کہ وہ خدا کی عبادت اپنے آباء و اجداد کے طریقہ پر
کرتے تھے اور اگرچہ اونھون نے بڑی بڑی مصیبتون مین شاہ
چارلس کا ساتھہ دیا تھا مگر اب اونکی خیر خواہی و وفاشعاری مین

فرق آ گیا اور اونمین سے ایک فرقہ نے جسکا نام کیمرونین تھا پادشاہ سے منحرف ہوکر اوسکا نام جائر سفّاح رکھا اور اوسے اور اوسکے وزرا کو مرتد و ملحد ٹھرایا۔ نوّاب لاڈر ڈیل کے مقام پر اب جیمس شاہزادہ یورک اسکاٹ لنڈ کا ناظم مقرر ہوا۔ یہ حاکم ایسا ظالم تھا کہ جب یہ کاروبار سے فرصت پاتا تھا تو اپنا جی یون بھلاتا تھا کہ مظلومون کو اپنے سامنے بلا کر کسی کی ٹانگ پر لکڑی کا موزہ چڑھواتا تھا اور کسی کے پاؤن کا انگوٹھا پینچ سے دبواتا تھا۔ اکثر لوگ بظاہر اوسکے مطیع تھے اور اوسکے ظلم سے جان بچانے کے واسطے جھوٹ بولنا گوارا کرتے تھے اور اکثر امریکا کی بستیون مین بھاگے جاتے تھے اور انگلنڈ مین جو فرقہ پیورٹن کے لوگ تھے وہ بھی ایسے ہی ایسے ظلمون مین مبتلا تھے۔

چارلس دوم کے عہد مین سب کے بعد یہ مشہور واقعہ ہوا کہ فرقہ وھگ نے پادشاہ کے مخالف سازش کی۔ اس سازش کا یہ سبب ہوا کہ اکثر لوگ شاہزادۂ مونمتھ کو بسبب اوسکی وجاہت و صباحت اور صفائی طبیعت کے بہت چاہتے تھے اور اوسے چارلس کا ولد حلال اور وارث شرعی اور مستحق سلطنت سمجھتے تھے اور یہ افواہ اُڑا تھا کہ پادشاہ نے شاہزادۂ موصوف کی مان لیوسی والٹرس سے نکاح کر لیا تھا اور نکاح نامہ ابتک ایک سیاہ صندوق مین رکھا ہے الغرض ولیم رسل اور الگرنن سڈنی یہ دو امیر اس سازش مین سر براہ کار تھے

اور اب یہ تمام ملک مین پھیل گئی اور چند بھلے مانسون نے یہ ارادہ کیا کہ جب پادشاہ نیومارکٹ کی گھڑدوڑ سے آنے لگے تو اوسے مارڈالیئے مگر اس قصد عظیم کی خبر شاہزادۂ مونمتھ اور امیر رسّل کو اصلا نہ تھی اون سازش کرنیوالون نے یہ تدبیر سوچی تھی کہ جب پادشاہ کی گاڑی گھڑدوڑ سے پلٹ کر رائی ہوس مکان کے قریب پہنچیگی جسمین کسان غلہ رکھتے ہین تو راہ مین ایک چھکڑا الٹ دین گے اور جب اوسکے سبب سے پادشاہ کی گاڑی رک جاے گی تو اوسے گولی مارینگے پس اسطرح سے سازش درسازش اونھون نے کی تھی مگر اسکا حال جلد ظاہر ہوگیا اور اب پادشاہ کا غضب ون نمک حرامون کی جان پر نازل ہوا۔ مونمتھ تو برّاعظم یورپ مین بھاگ گیا اور امیر رسّل اور سڈنی قتل کئے گئے اور بہت سے لوگ جو اونسے پست مرتبہ تھے پھانسی دیدیئے گئے۔ باقی عہد سلطنت مین چارلس بالکل خودسر و مطلق العنان رہا۔

یہ پادشاہ ایک ہفتہ سے کم بیمار رہکر مرگیا۔ بوقت مرگ اوسنے اپنا مذہب کیتھولک ظاہر کیا اور ھڈلسٹن قسّیس کو خفیہ اپنے پاس بلاکر رسوم آخری یعنے تلقین و عشاے ربّانی موافق مذہب کے ادا کروائے۔ اوسکے مرنے کے سبب مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اوسے زہر دیدیا۔ اِس پادشاہ کو کوئی اولاد حلال نہ تھی۔

چارلس دوم مین فقط ایک بات تو اچھی تھی کہ ہمیشہ خوشدل
وشادمان رہتا تھا۔ اسی سبب سے اوسکی گردش کے دن اور مصیبت
کے ایام اچھی طرح کٹ گئے اور اوسکا لقب پادشاہ خوشدل ہوگیا
مگر یہ پادشاہ دنی النفس اور مکار اور بدکار تھا اور چونکہ خود فاسق و فاجر
تھا لہذا اورون کی آبرو اور عصمت و عفت کا کچھہ پاس نکرتا تھا او
اوسکی اوقات صحبت بد مین گذرتی تھی اور گیند بازی مین بڑا مشتاق تھا اور
بڑا باتین کرنیوالا تھا اور اکثر جی بہلانے کے واسطے کیمیا کے نسخے
بنایا کرتا تھا۔

سنہ ۱۶۶۰ء مین رویل سوسیٹی یعنے انجمن پادشاہی
برائے اشاعت علوم مقرر ہوا اور اوسنے علوم و فنون کی ترقی
مین بڑی کوشش کی۔ اور ایک شخص ولیم ڈاگرای نامی ساکن لنڈن
نے ایک ڈاکخانہ قائم کیا جسمین خطونکا محصول آٹھہ پائی دینا پڑتا تھا
اگرچہ بہت لوگ اوسکے سد راہ ہوے مگر اوسنے اپنا ڈاک خانہ جاری رکھا۔
ارباب سیاست یعنے وہگ اور ٹوری کی باہمی خصومت و رقابت
سے اخبار بھی خوب چمکے اور اون مین سیاست ملک کی باتین چھپنے لگین
اور لنڈن گزٹ اور اوبزرویٹر جسکا مہتمم روجرلسٹرینج تھا
اسطرح کے اخبار تھی کہ اونکے ذریعہ سے ارباب سیاست کی راے
ظاہر ہوتی تھی۔

سلاطینِ معاصرین

	سنہ وفات
فرانس	
لوئی چہاردہم	
اسپانیہ	
فلپ چہارم	سنہ ۱۶۶۵ع
چارلس دوم	
سویڈن	
چارلس یازدہم	
ترکستانِ روم	
محمدؐ چہارم	
شہنشاہِ جرمنی	
لیوپولڈ اوّل	
پوپ	
الگزنڈر ہفتم	سنہ ۱۶۶۷ع
کلمنٹ نہم	سنہ ۱۶۷۰ع
کلمنٹ دہم	سنہ ۱۶۷۶ع
انوسینٹ یازدہم	

باب ۵ پنجم

عہد شاہ جیمس دوم

سنہ ولادت سنہ ۱۶۳۳ع ـ سنہ جلوس سنہ ۱۶۸۵ع ـ سنہ معزولی سنہ ۱۶۸۸ع ـ
سنہ وفات سنہ ۱۷۰۱ع

اپنے بھائی کے انتقال کے پاؤ گھنٹہ کے بعد شاہزادہ یورک ز بلقب شاہ جیمس دوم کونسل مین اجلاس کیا اور اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا کہ مین اس ملک کے آئین کے موافق حکمرانی کرونگا اور مسلک اسقفی کو برقرار رکھونگا اور جب وہ پارلیمنٹ مین آیا تو کچھ تقریر کی اوسمین بھی اس اقرار کا اعادہ کیا ـ یہ پادشاہ مذہب کیتھولک مین بڑا متعصب تھا پس کیا عجب تھا کہ لوگ سب سے پہلے کیتھولک پادشاہ یعنے ملکہ میری کے زمانہ کے ظلم و ستم یاد کرکے خائف و ترسان ہوتے مگر برخلاف اسکے رعایا کو پادشاہ سے بکمال حسن طرح اوسپر اعتماد کلی تھا اور ہر طرف سے سپاسنامے آنے لگے ـ پادشاہ فرقہ کیتھولک کی نماز جماعت مین بلاتقیہ شریک ہوا بعد ازان اوسکی تاجداری کے رسوم بہ شکوہ و تجمل شاہانہ ادا ہوئی ـ محکمہ عوام نے ایک کرور نوّے لاکھ روپیہ سالانہ اوسکے واسطے مقرر کیا اور لوئی شاہ فرانس سے جو اوسے ملتا تھا وہ اسکے علاوہ تھا ـ

جو مفسد رائی هوس کی سازش کے افشا ہونے کے
بعد بچ گئے تھے وہ ھالنڈ مین بھاگ گئے تھے اور شاہزادہ مونمتھ
اور نواب ارگایل اور اور بہت سے لوگ جنکا مرتبہ اوسنے کم تھا
وہان موجود تھے آخر ان سب نے شہر امسٹرڈم مین جمع ہوکر مشورہ
کیا اور یہ رائے قرار پائی کہ نواب ارگایل تو اسکاٹ لنڈ کی
طرف سے حملہ کرے اور شاہزادہ مونمتھ خود انگلنڈ پر یورش
کرے۔ الغرض نواب ارگایل اسکاٹ لنڈ کیطرف روانہ ہوا
اور مقام کینٹایر پر وارد ہوا اور اپنے اہل قبیلہ کو صلیب
آتشی باین غرض بھیجی کہ وہ سب مسلح ہوکر اوسکے شریک ہون اور
کوئی دو ہزار کوہی اوسکی طرف جمع ہوئے اور انھین ساتھ لیکر
وہ شہر گلاسکو کی سمت چلا مگر اوسکی فوج ضلع ڈنبرٹن مین
منہزم ہوئی اور وہ بھیس بدلکر بھاگا مگر گرفتار ہو گیا اور چندروز کے
بعد وہ اڈنبرا مین قتل کیا گیا اور جو صبر و تحمل عیسائیون کو چاہیے وہ اوسنے
کیا اور اوسکا سر کاٹ کر محبس ٹولبوتہ کے دروازہ پر لٹکا دیا تھا
کہ وہ سڑ گیا۔

اب شاہزادہ مونمتھ کا حال سنئے کہ وہ تین جہاز
لیکر ساحل ڈورسٹ پر پہنچا اور مقام لائیم مین وارد ہوا اور
بہت سے کسان اور معدن کھودنیوالے اوسکی کمک کو جمع ہوئے اور

زمیندار اپنے بار برداری کے گھوڑون پر لدکر اوسکے سوار ونمین
شریک ہوسے مگر امرا اور شرفا اوسکے شریک نہوئے۔ جب شاہزادہ
موصوف قصبۂ ٹانٹن مین پہنچا جہانکا اونی کپڑا مشہور ہی تو اوسکے
حوصلے بڑھ ہے اور وہان اوسنے پادشاہ کا لقب اختیار کیا اور اوسکی
پادشاہت کی خوشی مین اہل قصبہ نے اپنی ٹوپیون مین سبز ٹھنیون کی طرے
لگائے اور وہان کی جوان جوان لڑکیون نے ایک نسخہ صحف سماویہ کا
اور ایک بہت بھاری کارچوبی علم اوسے نذر دیا۔ شاہزادۂ مونمتھ
کا قصد مصمم تھا کہ شہر برسٹل کو فتح کرے کہ اوس زمانہ مین یہ شہر لنڈن
کا ثانی تھا اس سبب سے وہ برج واٹر کی سمت روانہ ہوا اور قصبۂ باتھ
کے قریب پہنچ گیا مگر جب اوسنے دیکھا کہ فوج شاہی میرے مقابلہ کو
علی الاتصال چلی آتی ہے تو وہ ہمت ہار گیا اور پس پا ہوا اور اوسکے
ہمراہیون اور سپاہ شاہی سے مقام فلپس نورٹن پر کچھہ لڑائی ہوئی
مگر جس لڑائی مین شاہزادۂ مونمتھ کا خاتمہ بالخیر ہوا وہ مقام سیجمور
پر ہوتی جو برج واٹر سے قریب ڈیرہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہی ۔
اس مقام پر فوج شاہی بجمعیت ۲ ہزار نفر مقیم تھی اور اوسکا سپہ سالار
ایک شخص بزدل و کاہل فیورشیم نامی تھا۔ شاہزادۂ مونمتھ
فوج شاہی پر شبخون مارنے کی نیت سے نصف شب کو برج واٹر سے
آگے بڑھا اور مقام سیجمور مین پہنچا۔ یہ وہی مقام تھا جہان شاہ
الفرڈ چھپا تھا اور یہان جا بجا پانی بھرا ہوا تھا اور بیچ مین خندقین

کھدی ہوئی تھین جنمین کیچڑ اور پانی بافراط تھا۔ انمین سے دو خندقون کو
توشاہزادہ مونمتہ اور اوسکی فوج چپکے سے طے کر گئے اور دشمن
کے سر پر آ پہنچے مگر یہان پر شاہزادہ نے ایک بڑی گھری خندق دیکھی جسکی
خبر اوسے گوئیندون نے نہ دی تھی تب تو وہ بہت گھبرایا اور وہین ٹھہر
گیا کہ اتفاقاً کسی کا طپنچہ چل گیا بس طپنچہ کے چھوٹتے ہی فوج شاہی مین
جنگ کے نقارے بجنے لگے اور خندق کے اوسطرف سے باغیون کی فوج
پر برابر بندوقون کی باڑھ پڑنے لگی اور سواران لشکر شاہی گھوڑے اڑاتے
ہوے میدان کارزار مین پہنچے۔ شاہزادہ مونمتہ کو اپنی شکست کا یقین
ہوگیا اور وہ بھاگا مگر اوسکی فوج کے پیادے عرصہ تک بڑی بہادری
سے لڑا کئے یہانتک کہ پادشاہی توپون کی باڑھ اونپر پڑنے لگی اور اونکی
صفین ٹوٹ گئین اور وہ بھی پریشان ہوکر بھاگے اور ہزار آدمی اون مین سے
مارے گئے۔ جنگ سیجمور کے بعد پھر کبھی زمین انگلستان پر نہین لڑائی
ہوئی۔ دو روز بعد لڑائی کے لوگون نے شاہزادہ مونمتہ کو
نیو فورست کے قریب ایک خندق مین چھپا دیکھا اور اوسکی جیب
مین کچے مٹر بھرے دیکھے غرض جب اوسے گرفتار کر کے لنڈن لیجانے
لگے تو راہ مین اوسنے بڑی منت و عاجزی سے پادشاہ کو خط لکھا اور جب
وہ لنڈن مین پہنچا اور پادشاہ کے حضور مین اوسے لائے تو اوسنے
اپنے تئین زمین پر گرا دیا اور پادشاہ کے قدمون کو اشک ندامت سے
تر کیا مگر اوسکی گریہ و زاری محض بیفائدہ تھی اوسیوقت اوسکے قتل کا

حکم سنادیا گیا اور ٹاؤن ہل پر اوسکا سر جدا کیا گیا۔ اب پادشاہ نے باغیون سے انتقام لینا شروع کیا اور پہلے تو اون کمبختون کے قتل و قمع کے واسطے کرنیل پرسی گرہاٹ کو مقرر کیا جسنے قصبہ ٹانٹن مین ایک سرائے کے دروازہ پر سیکڑون کو پھانسی دیدی بعد اوسکے جفریز منصف اعلیٰ کو اونکے قتل پر مامور کیا اور اوسنے ایسا ظلم شدید کیا کہ اوس ظالم کرنیل نے بھی نکیا تھا چنانچہ اوسکی سنگدلی اور بدزبانی ضرب المثل ہے۔ اس سنگدل نے شہر ونچسٹر مین ایک عدالت مقرر کی جسکا نام عدالت خونین مشہور ہے پیشتر اس عدالت مین ایک عورت الس لزالی کی روبکاری ہوئی یہ کرومول کے ایک سردار کی بی بی تھی اور اسپر یہ جرم قائم کیا گیا کہ اس نے دو باغیون کو ہنگام فرار کھانا دیا اور اپنے یہان پناہ دی۔ جفریز منصف اعلیٰ نے اہل جوری کو ایسی لعنت ملامت کی اور ایسا دھمکایا کہ اونھون نے اوس عورت کو مجرم ٹھہرا کر زندہ جلا دینے کا حکم دیا مگر اوسکے شفیق دوستون کی سعی سفارش سے حکم حرق مبدل بہ حکم قتل ہوا اور ونچسٹر کے بازار مین اوسکا سر جدا کیا گیا اور بوقت قتل وہ مطمئن و بشاش رہی۔ بعد اوسکے یہ سفاک (جفریز) تمام بلاد مغربی مین پھرا اور سیکڑون کا خون بہایا چنانچہ اوسکے فتوے سے تین سے زیادہ بیگناہ قتل ہوئے اور ہزارہا آدمی جو قتل سے بچے اونکے اعضا قطع کروا ڈالے یا قید کیا یا ملک بدر کر دیا۔

اِس فتح سے شاہ جیمس اسقدر خوش ہوا کہ اب اوس
ارادۂ عظیم کی تعمیل کے درپے ہوا جسکی فکر مین وہ مدّت سے دیوانہ
سرشار تھا۔ وہ ارادۂ عظیم یہ تھا کہ مذہب کیتھولک مملکتِ
برطانیہ مین علیٰ وجہ الاتّم ازسرِ نو قائم ہو جاے۔ غرض اس امر مین
اوسے ایسی کدّ تھی کہ ٹسٹ ایکٹ (قانونِ آزمائش) کو بھی
اوسنے بالاے طاق رکھا اور اہلِ کیتھولک کو فوج مین عہدے
دینے شروع کئے اور ازبسکہ اوسے عفوِ جرائم کا اختیار حاصل تھا
لہذا اوسنے کیتھولک لوگون کو سب سزاؤن سے بری کر دیا اور
تمام کلیسا (یعنے امورِ دینی) کا اختیار ایک محکمۂ اعلیٰ کو دے دیا
جسمین سات ممبر تھے اور جفریز کو اوسکا منصفِ اعلیٰ مقرر کیا۔
بعد اوسکے جیمس نے فوج دائمی کے زیادہ کرنے کا سامان کیا اور
تھرو ہایٹ ہال مین یوپ کے وکیل کی دعوت کی حالانکہ
یہ امر ملکہ مایری کے زمانہ کے بعد پھر کبھی نہوا تھا۔ اب فرقۂ جسوٹ
کے لوگون نے لنڈن مین پھر پاؤن پھیلاے اور اونکا ایک پادری
اڈورڈ پیٹر کو کہ نہایت چالاک شخص تھا پادشاہ کا معتمد علیہ
اور راز دار ہو گیا۔ ڈرمنڈ نواب پرتھ کو پادشاہ نے
اسکاٹلنڈ کا ناظم مقرر کیا کہ اوس سے اوسے نہایت محبت
ہو گئی تھی اور اسکا باعث یہ ہوا تھا کہ ڈرمنڈ نے ایک آہنی پیچ
ایجاد کیا تھا کہ اوسے مجرمون کے انگوٹھے مین ٹھوک دیتے تھے

اور اوستے کمال اذیت و الم ہوتا تھا- پھر پادشاہ نے ایک بڑے خونخوار و نا خدا ترس امیر ٹِرکونل نامی کو جسکا لقب کذّاب مشہور تھا ایرلنڈ کا ناظم مقرر کیا- مگر ایک امر پادشاہ سے ایسا وقوع مین آیا کہ اوستے اوسکے مزاج کا رنگ بخوبی معلوم ہوگیا- وہ امر یہ تھا کہ اوسنے اپنے سالون کو مناصب جلیلہ سے معزول کردیا اور بڑے سالے سو جسکا نام کلیرنڈان تھا ایرلنڈ کی نظامت چھین لی اور چھوٹے سالے رَوچسٹر نے جو مہتمم خزانۂ عامرہ تھا بمجبوری خود استعفا دیدیا اور ان دونون کی معزولی کا فقط یہ سبب ہوا کہ یہ پکّے پراٹسٹنٹ تھے—

بعد اوسکے جیمس نے مدارس عالیۂ اکسفرڈ و کیمبرج پر تشدد کیا اور دار العلم کیمبرج کے منتظمین تعلیم کو ایک شقہ لکھا کہ الین فرانسس کو کہ فرقۂ بنیڈکٹاین کا ایک راہب تھا خطاب ایم اے یعنے رب العلوم دو- علمائے کیمبرج نے پادشاہ کی یہ درخواست نہ قبول کی اسواسطے کہ جو شخص اس خطاب کا طالب ہوا وسے بوقت حصول خطاب ایک طرح کی قسم کھانی پڑتی ہے اور کیتھولک وہ قسم نہین کھا سکتا- اس انکار کا یہ نتیجہ ہوا کہ نائب صدر انجمن مدرسۂ کیمبرج اور اور آٹھ عالم جنمین ایزک نیوٹن حکیم بھی تھا عدالت ھائی کمیشن مین حاضر کئے گئے اور نائب

صدر انجمن عہدہ سے معزول ہوا — دار العلم آکسفرڈ پر
پادشاہ نے اِس سے بھی زیادہ تشدد کیا۔ اِس مدرسۂ عالیہ سے متعلق
مَیگڈلین کالج تھا اوسکی صدرنشینی کا عہدہ خالی تھا وہ پادشاہ نے
ایک کیتھولک اینتھنی فارمر نامی کو دیدیا مگر اوس مدرسہ کے
ممبرون نے جان ہف کو اِس عہدہ کے واسطے منتخب کیا تب تو
پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور خود جا کر اونھین بہت سا دھمکایا مگر وہ بھی
بڑے مضبوط تھے کہ ہرگز اوسکا حکم نہ مانا — آخر پادشاہ نے چند اشخاص
کو خاص اس کام پر مقرر کیا کہ اس عہدہ پر پارکر اسقف آکسفرڈ کو
مقرر کرین اور ممبران مدرسۂ عالیۂ آکسفرڈ کو زمرۂ منتظمین تعلیم سے
نکالدیا اور اونھین قسیسی کا پیشہ کرنیکی ممانعت کردی اور مَیگڈلین
کالج کا انتظام ایک کیتھولک اسقف کے سپرد کیا اور ایک دن
مین بارہ کیتھولک مذہب شخصون کو اوس مدرسہ کا ممبر مقرر کیا۔
مگر دو ہی برس کے بعد جیمس نے اپنے تعصبِ مذہبی کا مزہ چکھا اور
اوسے ثابت ہو گیا کہ یہ کڑی چوٹین جو سینے مذہب پراٹسٹنٹ
پر لگاتی تھین پلٹ کر میری ہی سلطنت پر پڑین اور میری ہلاکت کا
باعث ہوئین —

اپریل ۱۶۸۷ء مین پادشاہ نے فقط اپنے حکم سے
اور خلاف آئین ایک اشتہار جاری کیا کہ ہر شخص کو اختیار رہے کہ

اپنے طریقہ پر عبادت کرے۔ اگرچہ اسمین شک نہین کہ یہ اشتہار
پادشاہ نے اہل کیتھولک کی رعایت سے جاری کیا تھا مگر اسمین
بعض فرقِ پراٹسٹنٹ یعنے خوارج ومخالفین مسلکِ اُسقفی
کو بھی حق و باطل مین تمیز کرنے کی آزادی حاصل ہوگئی۔ اوسکے بعد
ایک اور اشتہار جاری ہوا کہ وہ پہلے اشتہار سے بھی اہم و اعظم تھا
اور ایک ہفتہ کے بعد کونسل شاہی نے حکم دیا کہ سب پادری اس اشتہار
کو برابر دو اتوارون کو معابد و کنائس مین منابرِ وعظ پر پڑھین مگر
قسیسین لنڈن نے اس حکم کی تعمیل سے سرتابی کی اور سنکرؔ
کرافٹ اُسقف اعظم اور اور چھہ اسقفون نے اسکی ردّ مین
عرضی لکھی۔ اسپر پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور اون ساتون اسقفون
کو محبسِ ٹاور مین قید کیا مگر ایک ہفتہ کے بعد اونھین ضمانت لیکر
چھوڑ دیا۔ اس اضطرار و انتشار مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ جیمس کے
یہان لڑکا پیدا ہوا ہے مگر بہت کم لوگون کو اسکا یقین ہوا کہ یہ لڑکا پادشاہ کا نطفہ
ہے بلکہ اکثر اشخاص کی یہی راے تھی کہ محل مین ایک لڑکا چھپا رکھا تھا اوسیکو پادشاہ
کا بیٹا بنا دیا ہے۔ یہی لڑکا بعد چند عرصہ کے جیمسِ کذّاب مُدعی
سلطنت ہوا۔

اب اون سات اسقفون کی تحقیقات شروع ہوئی۔ یہ
مقدمہ بھی تاریخ انگلستان مین یادگار ہے۔ اِسکی تحقیقات

عدالت شاہی مین ہوئی اور اون اسقفون پر یہ جرم عائد ہوا کہ
انہون نے ایسی عرضی لکھی ہے جسسے انکا کذب وبہتان اور مفسدہ پردازی اور بغض
وعناد نسبت پادشاہ کے ظاہر ہے غرض اوس زمانہ مین جو سب سے لائق وکیل تھے وہ اونکی طرف
سے جوابدہی کے واسطے مقرر ہوئے۔ اور دن بھر اس مقدمہ کی بکار
رہی اور بڑی مشکل سے وکلائے پادشاہی نے ثابت کیا کہ ان اسقفون
نے وہ عرضی لکھی تھی اور اوسپر دستخط کئے تھے اور اوسے پادشاہ کے
ہاتھہ مین دیا تھا اب اس امر کا انفصال جوری پر موقوف تھا کہ اِس
عرضی سے کذب وبہتان ثابت ہوتا ہے یا نہین۔ ججون کی راے
مین اختلاف ہوا دو کے نزدیک وہ عرضی مشتمل بر کذب وبہتان ٹھہری
دو کی راے مین نہ ٹھہری۔ شام کو ارباب جوری مشورہ کے واسطے
ایک علنحدہ مکان مین گئے اور اوس مین قفل دیدیا گیا اور ساری رات
وہ اوسمین بند رہے صبح کو دس بجے عدالت کھلی اور اہل جوری نے
اپنی راے سنائی۔۔۔ اوسوقت سب اہل کچہری خاموش ہوگئے مگر
جب سر پنچ یا مُقدّمِ جوری کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہ اسقف
مجرم نہین ہوسکتے تو صدائے تہنیت وشادمانی سے ساری کچہری
گونج گئی اور اوسے سنکر باہر بھی تماشائیون نے غل مچایا اور تھوڑی
ہی عرصہ مین تمام لنڈن مین یہ خبر مشہور ہوگئی اور لوگ فرط مسرت سے
آبدیدہ ہوتے اور ساری رات شہر مین خوب روشنی ہوئی اور ہر گھر کے
دروازہ پر سات سات تو غین روشن ہوئین اور اونکے بیچ مین

ایک سب سے لمبی تو غ اُسقفِ اعظم کے نذر کی رکھی گئی اور بازارون مین آگ روشن ہوئی اور سیکڑون ہوائیان چھوٹین۔

اس شکست سے طیش مین آکر جیمس نے رعایا کو بزور شمشیر زیر کرنا چاہا اور ٹِرکانل وزیر فرانس کے مشورہ سے کئی رجمنٹ فوج کے آیرلنڈ سے بلواتے۔ چونکہ اِن رجمنٹون کے لوگ مذہب مین کیتھولک اور قوم کے سلٹ تھے لہذا ہیچ قوم کے لوگ انسے بہت بیزار تھے اور ایک گیت اسطرح کا فتنہ انگیز بنایا تھا کہ اوسنے تمام قوم انگریز خصوصًا اہل فوج پادشاہ اور اون آیرلنڈ کی رجمنٹون سے آگ ہوگئے اور یہ گیت ہر جگہہ گایا جاتا تھا اور اسکی سیٹیان بجائی جاتی تھین

جسدن وہ سات اُسقف جرم بغاوت سے بری ہوئے اوسیدن بعض اعاظم اُمرا و قسیسین انگلنڈ نے ایک خط ولیم شاہزادۂ اورینج ناسّا کو لکھا کہ آپ مع فوج یہان تشریف لائین اور ہماری آزادی اور ہمارے دین کی حمایت کرین۔ یہ شاہزادہ ھالنڈ کا فرمانروا اور شاہ جیمس کا داماد اور بھتیجا تھا۔ چونکہ وہگ اور ٹوری ان دونون متضاد فرقون کو پادشاہ سے برابر اذیت پہنچی تھی لہذا کچھہ عرصہ تک وہ باہم متفق و یکدل رہے۔ شاہزادہ ولیم نے امراے انگلستان کی دعوت قبول کی اور مہم انگلستان کی تیاریان کرنی شروع

کین - مگر جیمس اوسی ڈھرّے پر چلا گیا اور اپنی حرکات ناشائستہ سے کہ اوسکے حق مین سمِ قاتل تھین باز نہ آیا اور ہرچند لوئی چہاردہم نے اوسے ولیم کی فوج کشی سے آگاہ کیا اور مدد دینے کا بھی اقرار کیا لکن اوسے کچھہ نہ اثر ہوا ہان وہ اوسوقت خوابِ غفلت اور نشۂ کبر و نخوت سے چونکا جبکہ اوسکے سفیر نے شہر ھیگ سے لکہا کہ ھالنڈ کی پارلیمنٹ نے شاہزادہ ولیم کو انگلستان پر فوج کشی کرنے کی اجازت دیدی ہے اور اب اوسنے اشتہار جاری کیا ہے اور اوسمین حملۂ انگلستان کی وجوہ و دلائل لکھے ہین - اب جیمس کو اتنی مہلت کہان تھی کہ وہ کچھہ پس و پیش کرتا غرض چند ساعت مین اوسنے وہ سب امور منظور کر لیئے جنکے بارے مین وہ تین برس سے رعایا سے لڑ رہا تھا - اگرچہ اوسکے پاس تیس جہاز اور چالیس ہزار آزمودہ کار پیادہ و سوار تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ یہ میرے کس مصرف کے ہین رعایا کے دل تو مجھسے پھرے ہوئے ہین اور اونکی آنکھین ولیم کے جہازون کے اشتیاق مین سمندر پر لگی ہوئی ہین -

طوفان کے سبب سے شاہزادہ ولیم کو منزل مقصود پر پہنچنے مین کچھہ دیر ہوگئی مگر آخر وہ مقام ٹور بی واقع ضلع ڈِوَن مین بخیر و عافیت اور بلا مقابلہ و مزاحمت وارد ہوا اور پندرہ ہزار کی فوج ساتھہ لیکر اوس آفت کے مینہ اور اوس قیامت کی کیچڑ مین آہستہ آہستہ

نیوٹن ایبٹ مین ہو کر اگزیٹر مین پہنچا وہان کے لوگ اوسکو حامی دین پراٹسٹنٹ سمجھکر اوسکے آنے سے نہایت محظوظ و مسرور ہوے اور دوسرے اتوار کو اوسنے اپنے دوست پادری برنٹ کا وعظ گرجا مین جاکر سنا غرض ایک ہفتہ یوہین گذر گیا مگر شاہزادہ کو اپنی تقویت کا سامان کچھہ نظر نہ آیا - آخر نواب ابنگڈن اور کرنیل کوربنبری اور اور افسران فوج شاہ جیمس یکے بعد دیگرے شاہزادۂ ظفر پناہ کی نصرت کو آئے - جب بادشاہ نے یہ رنگ دیکھا تو وہ بسرعت تمام سیلسبری کو روانہ ہوا اور یہ سونچا کہ آخر سلطنت تو جاتی ہی ہے ایک لڑائی وارے نیارے کی لڑ بیٹھیے - مگر شاہزادہ ولیم یہ تدبیر سونچا کہ خونریزی نہو اور پھر اپنا مطلب نکل آئے کچھہ زمانہ کا رنگ دیکھیے کیا ہوتا ہے رعایا بادشاہ سے ایسی افروختہ خاطر ہے کہ انشاللہ اپنا مطلب یونہین نکل آئے گا - غرض کئی مرتبہ کچھہ خفیف سی لڑائی ہوئی باقی خیر - نواب باتہ نے بندرگاہ پلی متہ پر ولیم کا قبضہ کروا دیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین لارڈ چرچھل جو بعد اوسکے بخطاب نواب اعظم مارلبرا ممتاز ہوا جا ہی شاہزادہ ڈینمارک جسسے بادشاہ کی بیٹی این منسوب تھی - اور خود شاہزادی این نے بادشاہ کا ساتھہ چھوڑ دیا اور ہر روز ولیم کے مددگار بڑھتے گئے اور جیمس کے غمگسار کم ہوتے گئے - جب بادشاہ نے یہ رنگ دیکھا تو بھاگنے کی تدبیر کی اور اپنی بی بی اور بیٹی کو فرانسیس بھیجدیا اور جب اونکی بخیر و عافیت انگلستان سے نکل جانے کا یقین ہو گیا تو شب تیرہ و تار

مین محلسرا سے نکل کر شیلینز کو روانہ ہوا جہان ایک چھوٹی سی کشتی اوسکے لیجانیکو منتظر کھڑی تھی - جب بادشاہ دریاے ٹیمس سے عبور کرنے لگا تو مہر سلطانی پانی مین ڈال دی کیونکہ اوسے یہ خیال خام تھا کہ جب مہر سلطانی نہوگی تو نئی سلطنت کا کام کیونکر چلیگا - ہنوز بادشاہ کشتی پر سوار ہوا تھا کہ کینٹ کے ماہی گیرون نے لوٹ کی طمع سے اوسے گرفتار کرلیا اور قید شدید مین رکھا مگر دو ہی چار روز کے بعد محکمۂ امراکے حکم سے اوسنے رہائی پائی اور دارالخلافہ کو پھر آیا اور وہان سے راوچسٹر کو چلا گیا - وہان سے پھر بھاگا اور چند روز کے بعد یہ خبر آئی کہ بادشاہ صحیح سلامت سینٹ جرمینس مین پہنچ گیا اور لوئی شاہ فرانس بڑی محبت سے اوسنے پیش آیا - اِس اثنا مین شاہزادہ ولیم وِنڈسر سے لنڈن کو روانہ ہوا اور جب وہان پہنچا تو ہر شخص نے اوسکے آنے کی خوشی مین نارنجی فیتے باندھے -

لنڈن مین پہنچکر شاہزادہ اُرنج نے ایک کونسل منعقد کی - اِس کونسل اور پارلیمنٹ مین فقط اتنا فرق تھا کہ جن حکمنامون کے بموجب ممبران کونسل طلب ہوے تھے وہ اوس شخص نے جاری کئے تھے جو ابتک بادشاہ

ملہ چونکہ اس شاہزادہ کا لقب شاہزادۂ اُرنج تھا اور اُرنج انگریزی مین نارنگی کو کہتے ہین اس سبب سے لوگون نے نارنجی فیتے باندھے تاکہ معلوم ہو کہ وہ شاہزادہ اُرنج کے خیرخواہ ہین ۱۲ —

نہ تھا اور پارلیمنٹ وہی ہے جسے پادشاہ مقرر کرے۔ مگر شاہزادہ اور اوسکے مشیرون کو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ کوئی امر خلاف آئین قدیم انگلستان ظہور مین نہ آئے اسوجہ سے اونھون نے اس کونسل کا نام پارلیمنٹ نہ رکھا بلکہ صرف مجلس شوریٰ نام رکھا۔ اب اہل کونسل مین اس بات پر بڑے مباحثے ہوے کہ پادشاہ تو معزول ہوگیا آخر اب سلطنت کا انتظام کیونکر ہوگا بعض اہل کونسل نے شاہزادۂ اُرانج کی تولیت تجویز کی بعض نے کہا کہ میری ملکہ مقرر کی جاے اور جبتک وہ زندہ رہے جبتک اوسکا شوہر ولیم شاہزادۂ ارنج بھی پادشاہ کہلاے مگر شاہزادۂ موصوف نے یہ دونون باتین نہ قبول کین اور کہا کہ مجھے اپنے ملک ہالنڈ مین پھر جانا قبول ہے مگر اپنی بی بی سے کم مرتبہ رہنا نہین منظور۔ آخر کار اہل کونسل نے ایک دستاویز لکھی اور اوسکا نام سند اظہار حقوق رکھا۔ اِس دستاویز کے بموجب شاہزادۂ ولیم اور شاہزادی میری دونون انگلستان کے پادشاہ مقرر ہوے اور انتظام سلطنت خاص ولیم کے سپرد ہوا اور بعد اونکی وفات کے پہلے میری کی اولاد وارث تاج وتخت قرار دی گئی بعد اوسکے اوسکی بہن این کی اولاد اور اگر ان دونون شاہزادیون کو اولاد نہو تو کسی اور زوجہ سے جو ولیم کو اولاد ہو وہ وارث سلطنت قرار پائی۔ پس اسطرح سے جیمس دوم کا بیٹا اور اوسکی اولاد اَحفاد کلاً وقاطبۃً سلطنت سے خارج ہوگئی۔ امیر ہیلی فوکس نے ولیم کو تاج دینے مین تقدیم کی اونسے اپنی اور اپنی زوجہ کی طرف سے تاج قبول

کرلیا اور اقرار کیا کہ تمام قوانینِ انگلستان کا پابند رہونگا —

اب یہ انقلابِ عظیم سلطنتِ انگلستان کمال کو پہنچ گیا
اور پادشاہ اور پارلیمنٹ مین جو مناقشۂ عظیم ہو رہا تھا اوسکا انجام یہ ہوا کہ
غیر منتظم سلطنتِ جمہوری نہین مقرر ہوئی بلکہ سلطنت کے تین رُکن بکمالِ استحکام
قائم ہوئے یعنے پادشاہ — اُمرا — اور عوام یعنے وکلاے رعایا
یہ ارکانِ ثلثۂ سلطنت مثل عناصرِ اربعۂ عالمِ کون و فساد کے ہین کہ انکی مساوات
قوت و اعتدالِ کیفیت اور کسر و انکسار باہمی پر مملکتِ انگلستان کا دار و مدار ہے —

پادشاہِ مفرور (یعنی جیمس) نے باقی ایامِ حیات سینٹ جرمینس
مین قریب پیرس کے بسر کیے اور لوئی شاہ فرانس کا وظیفہ خوار رہا
اور ۱۷۰۱ء مین وہین انتقال کیا — اس پادشاہ کو مذہب کیتھولک
مین بڑا غلو تھا اور ہوس خود سری و مطلق العنانی سے کہ تمام سلاطینِ اسٹوارٹ
کو دامنگیر رہی یہ تعصب اور شدید ہو گیا تھا آخر وہ کمبخت سلطنت ہی کھو بیٹھا
اوسکی خباثتِ طینت و دنائتِ نفس اور کینہ جوئی اور سفلہ مزاجی اوسکے
تذکرہ کے ہر صفحہ سے آشکار و ہویدا ہے — اوس مین دو وصف اچھے تھے
ایک جفاکشی دوسرے پابندی اوقات — مگر جب یہ خیال آتا ہے کہ اِن اوصاف
حمیدہ کو اوسنے ظلم و جور کا ذریعہ گردانا تو انکی تعریف کرنے کو بھی جی
نہین چاہتا —

اس پادشاہ کو پہلی بی بی این ھائیڈ سے دو بیٹیان تھین میری اور این اور یہ دونون پادشاہ ہوئین — بعد وفات ملکہ این ھائیڈ کے پادشاہ نے میری رئیس ادی مُوڈینا سے شادی کی اوس سے ایک بیٹا ہوا جسنے کئی مرتبہ مدعی بنکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس سبب سے اوسکا لقب جیمس کذّاب ہوگیا —

اِس انقلاب عظیم سے جسکا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدے ہوے — اوّل یہ کہ ایک اصل کہ اہم اصولِ آئین انگلستان سے ہے قائم ہوگئی یعنی پادشاہ کو قانون بنانے یا منسوخ کرنیکا اختیار نہ باقی رہا — دوم یہ کہ خوارج یعنے مخالفین مسلکِ اسقفی ظلم و جور سے محفوظ ہوے — سوم یہ کہ سابق مین ججون کا موقوف کرنا پادشاہ کے اختیار مین تھا اب یہ قاعدہ نکل آیا کہ بشرط نیک چلنی کے وہ اپنے عہدون پر تا دام الحیوۃ قائم

سلاطین معاصرین

سلاطین	سنہ وفات	سلاطین	سنہ وفات
فرانس		**ترکستان روم**	
لوئی چہارم	....	محمد چہارم	.... ۱۶۸۷ع
اسپانیہ		سُلیمان دوم	
چارلس دوم	....	**شہنشاہ جرمنی**	
سویڈن		لیوپولڈ اوّل	....
چارلس یازدہم	....	**پوپ**	
		اِنوسینٹ یازدہم	....

باب ششم

عہد شاہ ولیم و ملکہ میری دوم

ولیم } سنہ ولادت ۱۶۵۰ء - تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۹ء - سنہ وفات ۱۷۰۲ء
میری } سنہ ولادت ۱۶۶۲ء - تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۶۹۴ء

جفریز منصف اعلی کا قید ہونا

ولیم اور میری کے رسوم تاجداری ولیسٹ منسٹر مین ادا ہوے اور اوسوقت پادشاہ متوفی جیمس کے وزرائے عظام بھی موجود تھے مگر وہ بیحیا منصف جفریز جسکے گناہ عفو پذیر نہ تھے قید خانہ مین پڑا ہوا تھا - اوسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگون نے دیکھا کہ وہ ایک میخانہ مین ملاح کا بھیس بدلے ہوے اور منہ پر سیاہی ملے ہوے پڑا ہوا ہے غرض اوسے گرفتار کیا اور ایک انبوہ کثیر اوسکے خون کا پیاسا غل مچاتا ہوا قید خانہ تک اوسکے پیچھے پیچھے گیا -

انگلنڈ مین تو یہ انقلاب عظیم ہوا مگر کسیکی نکسیر بھی نہ پھوٹی لکن اسکاٹ لنڈ اور آیرلنڈ مین بڑا فساد ہوا - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگرچہ اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ نے صاف صاف کہدیا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہین رہا اور اب ولیم اور میری ہمارے پادشاہ ہین مگر تمام قوم اسکاٹ لنڈ کی ہائے

ایک نہ تھی۔ آخر قبایل کوہی کہ ہمیشہ لڑائی پر مرتے تھے اور اب شاید اونھین
یہ حمیت بھی دامنگیر ہوئی کہ سلاطین اسٹوارٹ کا نام نہ مٹنے پاے
آمادۂ فساد ہوے اور گی لیتھوریئس کلوَر ھوس کو اپنا سردار
بنایا۔ اوسکی ساتھہ ہی نواب گورڈن بھی بگڑ کھڑا ہوا اور اڈنبرا
کے قلعہ مین کچھہ عرصہ تک لڑا کیا۔ مگر یہ فساد چند ہی روز رہا اور حصول قلعۂ اڈنبرا
دو ہی تین مہینے کے عرصہ مین پادشاہ کے مطیع ہو گئے۔ اب ہاگتا تھو سوا اوسکے اور
جنرل میکی سپہ سالار فوج شاہی سے مقام کلی کرینکی واقع ضلع پرتھہ مین
لڑائی ہوئی اور جب گی لیتھو کو اہل قبیلہ نے فوج شاہی کو دبایا اوسیوقت اوسے
گولی لگی اور وہ مرگیا۔ سبب افسر مارا گیا تو فوج کوہی دم بھر مین کافور ہو گئی۔

ہزیمت وقتل ارگائل در اسکاٹلنڈ

لکن آیرلنڈ مین اسسے بھی عظیم تر واقعات ہوے کیونکہ
وہان خود پادشاہ معزول (جیمس) موجود تھا اور وہان کے لوگ کہ قوم سلٹ
سے تھے قبل از شہادت ہی اوسے شہید راہ خدا سمجھتے تھے اور اوسکی
نصرت وحمایت کو مستعد تھے۔ آخر پادشاہ معزول نے سلطنت خود گم کردہ
کے استحصال مین پھر کوشش کی مگر عبث۔ لوی شاہ فرانس نے
اس مہم آخری مین اوسکی تقویت وتحریص کی اور ٹرکونل نے جو ابتک
آیرلنڈ کا ناظم تھا کیتھولک مذہب کی فوج اوسکی نصرت کے واسطے
نوکر رکھی۔ امیر مونٹ جوی آیرلنڈ مین فرقہ پرا ٹسٹنٹ کا
سرگروہ تھا اوسے شاہ فرانس نے اپنی دار السلطنت پیرس مین

وغا سے بلا کر قید کیا۔ غرض ایسی ایسی تقویت کی باتون سے جیمس
ایرلنڈ مین آیا اور شہر ڈبلن مین بہ تزک واحتشام داخل ہوا۔
پیشتر اوسنے شہر لنڈنڈری کا محاصرہ کیا کہ یہ صوبہ السٹر کے اہل
پراٹسٹنٹ کا مامن و ماوے تھا۔ باوجودیکہ محصورین لنڈنڈری
رسد کے بند ہوجانے سے اشدِ مصائب و آلام قحط مین مبتلا
رہے مگر پادری جارج واکر کی تشویق و ترغیب سے کئی مہینے
تک لڑا کئے۔ اِس پادری کی یادگار ایک مینار اوس شہر مین ابتک موجود
ہے۔ آخرکار ایک جہاز انگلنڈ سے پہنچ گیا اور اون دھنّیون کو
جو محصورین کی مدد روکنے کے واسطے دریاے فوئیل پر ڈالی تہین
توڑ کر اون فاقہ کشون کو رسد پہنچائی۔ آخر پادشاہِ معزول کی فوج
خائب و خاسر ہوکر محاصرہ سے باز آئی۔

بعد اختتامِ محاصرۂ لنڈنڈری شومبرگ سپہ سالار
سولہ ہزار کی فوج لیکر ایرلنڈ مین آیا اور تھوڑے عرصے کے بعد خود
شاہ ولیم بھی کیرک فرگس مین پہنچا اور چالیس ہزار آدمی اوسکی
طرف جمع ہوگئے۔ سترہ دن کے بعد ڈرہ وہیڈا سے چند میل
کے فاصلہ پر کنارِ دریاے بوین جنگ عظیم ہوئی۔ شومبرگ
کہ بڑا آزمودہ کار سردار تھا اور شاہ ولیم کا دوستِ صادق تھا
ہنگام عبورِ دریا گولی سے مارا گیا۔ آخر جیمس نے شکست فاش

کھائی اور شہر واٹر فرڈ مین بھاگ گیا اور وہان سے بعجلت تمام فرانسیس کو روانہ ہوا۔ لکن اوسکی ہواخواہ یعنی ٹرکونل اور سینٹ رُوتہ برس روز تک لڑا کیے۔ اگرام کی لڑائی مین سینٹ رُوتہ کو گولہ لگا اور وہ مر گیا۔ بعد اوسکے بقیۃ السیف جیمز بادشاہ معزول شہر لمرک مین قلعہ بند ہوئی۔ آخر اسکا انجام یہ ہوا کہ پادشاہ انگلستان اور اہل ایرلنڈ مین مصالحہ ہو گیا چنانچہ جس پتھر پر بیٹھکر صلح نامہ پر فریقین نے دستخط کئے تھے وہ ابتک پُل تھومنڈ واقع دریاے شینن پر موجود ہے۔ اس مصالحہ سے شاہ ولیم حتماً وجزماً ایرلنڈ کا پادشاہ ہو گیا اور دس لاکھ ایکر زمین اوس ملک کی ضبط کر لی اور اوسکے مالکون کو ملک سے نکالدیا۔

انعقاد صلح درمیان شاہ انگلستان و اہالی ایرلنڈ ۱۲ جولائی ۱۶۹۱ء

شاہ ولیم کی حکومت مین ایک بڑا ظلم ہوا۔ وہ یہ ہے کہ قبیلۂ گلنکو کہ منجملۂ قبائل کوہی اسکاٹلنڈ تھا قتل کیا گیا۔ یہ قبائل کوہی موافق اپنی عادت مستمرہ کے ابتک سرکشی کر رہے تھے اونکی منہ بھرائی کو ولیم نے ایک لاکھ ساٹھہ ہزار روپیہ اونکے امیر برڈلبین کو بھیجا اور اسکے ساتھہ ہی یہ حکم دیا کہ تمام شیوخ قبائل کوہی کو لازم ہے کہ قبل اختتام ۱۶۹۱ء ہماری اطاعت وفرمانبرداری کی قسم کھائین۔ قبیلۂ گلنکو کے سردار میکڈونلڈ نے دوسرے سردار یعنے برڈلبین کی ضد سے حلف سے انکار کیا لیکن اِس انکار کا باعث یہ نہین ہوا کہ وہ پادشاہ کا عدو تھا بلکہ یہ سبب ہوا کہ اوسنے

اور برڈ لبین سے اوس روپیہ کی تقسیم پر نزاع ہوئی جو پادشاہ نے
قبائل کو ہی کو عطا کیا تھا - مگر بعد اوسکے میکڈونلڈ اپنی سرکشی
و سرتابی پر نادم ہوا اور فورٹ ولیم مین حلف اٹھانے کو گیا
مگر وہان کے قلعہ دار نے کہا کہ مجھے تم سے حلف لینے کا حکم نہین ہے
تمھین چاہیئے کہ ارگایل کے حاکم پاس جاؤ - چونکہ راستہ مین پہاڑون
پر شدت سے برف گر رہی تھی اور دریا طغیانی پر تھے اس سبب سے
اوس بیچارے کوہی سردار کو ایک دو روز کا عرصہ لگ گیا مگر تاہم اوس سے
قسم لی گئی اور وہ خوشی خوشی اپنے گھر آیا کہ الحمد للہ اس آفت سے جان
بچی - مگر چند ہفتہ کے بعد کپتان کیمبل شیخ قبیلۂ گلین لین کچھہ
سپاہی لیکر گلنکو کے وادی مین آیا اور یہی وادی وحشت ناک قبیلہ
میکڈونلڈ کا مسکن تھا - اون پہاڑیون نے اپنے ملک کی
دستور کے موافق اونکی بہت خاطر و مدارات کی اور دو ہفتہ تک
خوب ناچ رنگ رہا اور دعوتین ہوئین اور شکار کھیلے گئے خلاصہ
یہ کہ قبیلۂ میکڈونلڈ نے کوئی دقیقہ مہمانداری کا فرو گذاشت
نہین کیا اور میزبانون کو مہمانون پر ذرا بھی گمان بد نہ تھا -
مگر جب کیمبل نے موقع پایا تو نصف شب کو اون بیچارے کوہیون
کو غافل پاکر قتل و قمع کرنا شروع کیا اور شیخ قبیلۂ میکڈونلڈ اور
اوسکی بی بی اور اور چھتیس ۳۶ شخصون کو تہ تیغ بیدریغ کیا باقیماندہ اوس
عالم اضطرار مین بجسم برہنہ پہاڑون مین بھاگ گئے اور بہت سے برف مین

ٹہہر کر مرگئے - صبح جو ہوئی تو اوس آتش زدہ بستی کا عجب دلسوز حال نظر آیا کہ مکانات جلکر خاک سیاہ ہو گئے ہین اور خون کے تہالے بندہے ہوئے ہین - یہ ظلم و ستم اون بیچارے غریب پہاڑیون پر بڈلبین کی عداوت اور کینہ جوئی سے ہوا اور شاہ ولیم نے بے سمجہے اونہین قتل کرنے کا حکم دیا تہا مگر عدم فہم مقدمہ تو پادشاہ کی برأت کی دلیل نہین ہو سکتی اسواسطے کہ جو گناہ غفلت اور بے اعتنائی سے سرزد ہوتے ہین اونکا عذر خود غفلت نہین ہو سکتی لہذا ولیم پر اون بیگناہون کے خون کا وبال رہا -

لوئی شاہ فرانس کی قوت کو توڑنا شاہ ولیم کا مقصود اعظم تہا کیونکہ سلاطین کیتہولک مین لوئی سب سے زیادہ قوی تہا اور ولیم کو لوگ سپہ سالار افواج قاہرۂ پراٹسٹنٹ سمجہتے تہے - لوئی نے جیمس کی معزولی کو لڑائی کا حیلہ قرار دیکر بڑے زور و شور سے انگلنڈ پر فوج کشی کا سامان کیا مگر لاہوگ کے قریب جو افواج بحری انگلنڈ و ہالنڈ اور سپاہ فرانس سے مقابلہ ہوا تو فرانسیس کے جہاز ایسے شکستہ اور تباہ ہوئے کہ پادشاہ فرانس کی ساری تدبیرین خاک مین مل گئین - بعد اس لڑائی کے ولیم کا یہ دستور ہو گیا کہ باوجودیکہ اکثر بیمار رہتا تہا مگر ہر سال گرمی کی فصل مین برّ اعظم یورپ مین جاکر لوئی سے مصروف جنگ رہتا تہا اور

شکست فوج بحری فرانسیس
۱۶۹۲

اگرچہ وہ شاہ فرانس کی قوت تو نہ توڑ سکا مگر پھر بھی اوسے روکے رہا
اور اوسکے رُکے رہنے سے تمام پادشاہانِ یوُرُپ کو فائدہ ہوا۔
انجام کار ۱۶۹۷ء مین مقام رسواک پر فریقین مین مصالحہ ہوگیا
اور جنگ فرانسیس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔

اِن لڑائیون مین اسقدر روپیہ صرف ہوا کہ پادشاہِ
انگلستان قرضدار ہوگیا اور اوس زمانہ سے یہ قرض جسے قرضۂ قومی
کہتے ہین بڑھتے بڑھتے اِس مقدار کو پہنچ گیا ہے کہ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا۔
پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جو کچھہ عظمت و وقار سلطنت انگلستان کا ولیم
کی نظرون مین ہے وہ فقط اس سبب سے ہے کہ اِس ملک کے پادشاہ
ہونے سے اوسکی وقعت پادشاہان یوُرُپ مین زیادہ ہوگئی ہے
پس اِس خیال سے پارلیمنٹ نے اوسے جنگ فرانسیس
کے واسطے بہت سا روپیہ دیا مگر یہ شرط کرلی کہ اپنے ملک کی حکومت
مین ہمین زیادہ دخل دیجیے۔ پہلے تو پادشاہ نے بہت ناک بھوَن
چڑھائی مگر پھر کچھہ سونچکر پارلیمنٹ کی عرض بخوشی اور بملائمت قبول
کرلی۔ یہ بات بھی اوسکی عقلمندی پر دلالت کرتی ہے۔ غرض جو مداخلت
محکمۂ عوام نے سیاستِ ملک مین اسطرح سے حاصل کی تھی وہی
مداخلت ابتک باقی ہے۔

۱۶۹۴ء مین ملکہ میریؔ نے بعارضۂ چیچک انتقال کیا

اور اب اوسکا شوہر وِلیَم تنہا پادشاہ رہ گیا اور آٹھہ برس
تک بلاشرکت غیرے حکمرانی کی - اِس عرصہ مین محکمۂ عوام
نے پادشاہ کی حکومت پر تین وار کرڈالے اور تینون وار چل گئے -
پہلا وار قانون سہ سالہ تھا - دوسرا فہرست مصارف
پادشاہ - تیسرا قانون وراثت سلطنت
قانون سہ سالہ مین یہ حکم لکھا تھا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس تین سال سے
زیادہ نہ ہاکرے آستے پادشاہ کا اختیار پارلیمنٹ پر بہت کم رہگیا -
فہرست مصارف کے بموجب ستر لاکھہ روپیہ پادشاہ کے
مصارف ذاتی اور تنخواہ ملازمین وغیرہ کے واسطے مقرر کردیا گیا -
باقیماندہ آمدنی ملک پر محکمۂ عوام کا اختیار رہا اور اوسمین سے فوج
برّی و بحری کی تنخواہ اور دیگر مصارف سلطنت ادا کئے جاتے
تھے - قانون وراثت سلطنت اشتہار اظہار حقوق
کا ضمیمہ تھا اور اوس مین یہ احکام مندرج تھے - اوّل جج یعنے
حکّام عدالت بشرط نیک چلنی کے تا دوام الحیوٰۃ اپنے عہدون پر
قائم رہین اور اونکی تنخواہون مین زیادتی یا کمی نہ کیجائے - دوم
مملکت برطانیہ کے پادشاہ پراٹسٹنٹ ہون - سوم وہ بدون
اجازت پارلیمنٹ اپنی عملداری سے قدم نہ نکالین - چہارم شاہ
ولیَم کے بعد شاہزادی سوفیا رئیسۂ ملک ہینووَر وارث
تخت سلطنت انگلستان تصور کیجائے -

سنہ ۱۶۹۸ء مین اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ کی اجازت
سے وہان کے سوداگرون کی ایک جماعت نے خاکناے ڈیرین
واقع امریکا مین بستی بسائی اور اوسے امریکا اور ہندوستان کی
تجارت کا مرکز قرار دیا۔ اگرچہ اوس زمانہ مین اہل اسکاٹ لنڈ ایسے
متمول نہ تھے مگر اونھون نے چالیس ۴۰ لاکھہ روپیہ اس مہم تجارت مین
شریک کیا اور اسیقدر روپیہ لنڈن اور امسٹرڈم کے سوداگرون
نے بھی دیا۔ مگر وہ بستی اُجڑ گئی اور سارا روپیہ ڈوب گیا۔ کیونکہ جب
ایسٹ انڈیا کمپنی یعنے جماعت تاجران ہند نے دیکھا
کہ یہ سوداگر ہماری تجارت مین مخل ہوتے ہین تو بادشاہ انگلستان
کو سمجھا بوجھا کر اوسنے روگردان کر دیا۔ ادھر اون بیچارے نئے
بستی بسانیوالون کو اپنے اہل وطن سے مدد کافی نہ پہنچی اور وہ مفلس
ہوگئے اور بیماری کی یہ شدت ہوئی کہ سیکڑون اون مین سے حضرت
عزرائیلؑ کی نذر ہوگئے۔ اور اونکے قرب وجوار مین جو اور بستیان
انگریزون کی تھین اونھون نے بھی خواہ ازراہ حسد خواہ بحکم بادشاہ
اونھین مدد ندی۔ اِس سب پر طرّہ یہ ہوا کہ اسپانیہ والون نے
اونھین اوس زمین کا غاصب سمجھکر جسپر اونکا قصبہ نیو اڈنبرا
آباد تھا مارے حملون کے اون بیچارون کو بولا دیا۔ غرض
اون بدنصیبون مین سے فقط نفسِ چند کو اپنا وطن اسکاٹ لنڈ
پھر دیکھنا نصیب ہوا۔

شاہ ولیم قصر کنسنگٹن سے قصر ہیمپٹن کورٹ
کو چلا جاتا تھا کہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی —
اگرچہ یہ چوٹ تو کچھ ایسی شدید نہ تھی مگر چونکہ پادشاہ خلقت سے نحیف
و لاغر تھا اور ذیق النفس کے عارضہ سے اور بھی ضعیف ہوگیا
تھا لہذا اسقطہ مورث تھی ہوا اور اوسی تپ مین اوسنے قصر
کنسنگٹن مین انتقال کیا - اوسے کوئی اولاد نہ تھی — وفات شاہ ولیم سوم ۸ مارچ ۱۷۰۲ع

ولیم ارنج جوانی ہی مین پیر ہوگیا تھا اور چونکہ صغر سنی مین
یتیم ہوگیا تھا اور صعوبت اوٹھائی تھی اس سبب سے اوسے اپنے
نفس پر تکیہ کرنے اور خاموش رہنے کی عادت ہوگئی تھی اور جس عمر
مین لڑکے لہو لعب کے سوا کسی چیز کا خیال نہین کرتے اوس سن مین
وہ فن سیاست کا عالم متبحر تھا اور انتظام فوج سے بخوبی واقف تھا —
فن ادب اور علوم حکمیہ سے اوسے چندان شوق نہ تھا - اوسکا دل
ایسا قوی تھا کہ کسی نوع کے خوف مین اوسے انتشار و اضطرار نہوتا تھا
اور جیسے لڑائی کے دن اوسے خوشی ہوتی تھی ویسی کبھی نہوتی تھی —
ولیم بنٹنک کہ ملک ھالنڈ کے اشراف مین سے تھا اوسکا ہمدم
و ہمراز تھا اور آخر کو پادشاہ نے اوسے نواب پورٹ لنڈ کا خطاب
دیا تھا - یہ پادشاہ نحیف الجثہ تھا اور بسبب طول مرض کے اوسکا
چہرہ زرد ہوگیا تھا مگر تا دم واپسین اوسکی آنکھون کی آب و تاب اور

ہونٹھون کی قطع وہی رہی جس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ استقامت آلام جسمانیہ سے اوسکی آن بان مین ذرا نہ فرق آیا تھا۔

سنہ ۱۶۹۵ء مین پیٹرسن ساکن اسکاٹ لنڈ نے ایک کرور بیس لاکھ روپیہ جمع کر کے بنک انگلستان کی بنیاد ڈالی اور دوسرے سال انگلنڈ کے ایک سوداگر ھالنڈ نامی نے فقط دس لاکھ روپیہ لگا کے بنک اسکاٹ لنڈ قائم کیا اور اسی زمانہ مین نوٹ کا رواج ہوا۔ شاہ ولیم اور ملکہ میری نے لنگڑے لولے اور ضعیف سپاہیون کے واسطے مقام چلسی مین ایک دار الشفا مقرر کی اور فوج بحری کے پرانے پرانے سپاہیون کے رہنے کے واسطے اپنی محلسرا گرینچ مین خالی کر دی اسی زمانہ مین پیٹر اعظم شہنشاہ روس نے جہاز خانہ ڈیپٹفرڈ مین بڑھئی بنکر جہاز بنانا سیکھا۔

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	ترکستان روم	سنہ وفات
لوئی چہاردہم		سلیمان دوم	بسنہ ۱۶۹۱ء
اسپانیہ		احمد دوم	بسنہ ۱۶۹۵ء
چارلس دوم	بسنہ ۱۷۰۰ء	مصطفیٰ سوم	
فلپ پنجم		**شہنشاہ جرمنی**	
سویڈن		لیوپولڈ اوّل	
چارلس یازدہم	بسنہ ۱۶۹۷ء	**پوپ**	
چارلس دوازدہم		انوسینٹ یازدہم ...	بسنہ ۱۶۸۹ء
		الگزنڈر ہشتم ...	بسنہ ۱۶۹۱ء
		انوسینٹ دوازدہم ...	بسنہ ۱۷۰۰ء
		کلمنٹ یازدہم	

باب ہفتم

عہد ملکۂ این

سنہ ولادت ۱۶۶۴ء - سنہ جلوس ۱۷۰۲ء - سنہ وفات ۱۷۱۴ء

ولیم سوم کی وفات کے بعد جیمس دوم کی منجھلی بیٹی این بادشاہ

ہوئی۔ اوس کا شوہر جارج شاہزادۂ ڈینمارک بخطاب نواب
کمبرلنڈ محکمۂ امرا مین شریک ہوا مگر امور سیاست مین کچھ
دخل نہین دیا۔ اس ملکہ نے بھی سیاست ملک مین پادشاہ متوفی کا
وتیرہ اختیار کیا اور فرقۂ وھگ کو برسر حکومت رکھا اور شاہ فرانس
سے لڑائی جاری رکھی۔

پادشاہ فرانس سے لڑائی کا ایک تازہ سبب پیدا
ہوا۔ وہ یہ تھا کہ جب اسپانیہ کا پادشاہ مرگیا تو لوئی شاہ فرانس
نے چاہا کہ میرا نواسا فلپ وہان کا پادشاہ ہوجائے اور چارلس
رئیس اعظم اسٹریا نے کہا کہ سلطنت اسپانیہ مجھے ملنی چاہئے
ملکۂ انگلستان رئیس موصوف کی شریک ہوئی اور پادشاہان جرمنی
وھالنڈ بھی ملکہ کے شریک ہوکر شاہ فرانس سے لڑائی پہ آمادہ ہوگئے
غرض چرچ ہل سپہ سالار انگریزی جو بعد چند روز کے نواب مارل
برا کے خطاب سے ممتاز ہوا ان تینون پادشاہون کی فوجون کو لڑانے
لے گیا اور اسپانیہ اور ندرلنڈس مین بڑے معرکہ کی لڑائیان
ہوئین اس سبب سے ان دونون ملکون کا نام مقاتل متخاصمین
یورپ ہوگیا ہے۔ امیر پیٹربرا نے اسپانیہ مین کئی لڑائیان
سرکین مگر سر رُوک امیرالبحر اور سر کلوڈسلی شوول سے بڑا کام نمایان
ہوا کہ اونھون نے قلعہ جبل الطارق کو تسخیر کرلیا۔ یہ قلعہ اسطرح فتح ہوا

مسخر ہوا کہ فوج انگریزی اوس خاکناسے پر وارد ہوئی جو جبل الطارق اور اسپانیہ کے درمیان واصل ہے اور باوجودیکہ دشمن نے دھون؟ سے برابر توپین ماریں مگر سپاہ جرامنی کی مدد سے فوج انگریزی نے دھاوا کرکے اوسے چھین لئے۔

ادھر نواب مارل برا نے چار لڑائیون مین شاہ فرانس کو شکست دی اور اوسکا زور توڑ دیا۔ ایک لڑائی ۱۷۰۴ء مین شہر بلن ہیم واقع بویریا مین ہوئی جسمین سپہ سالار انگریزی نے ٹالرڈ سپہ سالار فرانسیسی کو شکست دی۔ دوسری لڑائی ۱۷۰۶ء مین مقام ریملیس واقع صوبہ برابنٹ مین ہوئی اور اسمین بھی فوج انگریزی نے ولروی سردار فرانسیسی کو شکست دی۔ تیسری لڑائی ۱۷۰۸ء مین اوڈنارڈ واقع صوبہ ایسٹ فلینڈرس مین ہوئی اور اسمین پندرہ ہزار فرانسیسی مارے گئے اور سَو سے زیادہ نشان اونکے لشکر کے چھن گئے۔ اِس لڑائی کو فتح کرکے شہر لیل بھی سپاہ انگریزی نے فتح کرلیا۔ چوتھی لڑائی ۱۷۰۹ء مین مقام مال پلاکی مین ہوئی جو فرانسیس کی سرحدِ شمالی و مشرقی پر واقع ہے اور اس لڑائی مین بھی نواب مارل برا کی ذکاوت و فطانت سے فوج انگریزی کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ آخرکار جب بادشاہان یورپ آپس مین لڑتے لڑتے تھک گئے تو ۱۷۱۳ء مین شہر یوٹرکٹ مین باہم مصالحہ کرلیا۔

اگرچہ مدت سے ملکۂ این دل سے فرقۂ ٹوری کی طرفدار

تھی مگر چونکہ اوسکے وزیر فرقۂ وھگ سے تھے لہذا اوسے اونکے مشورہ
پر عمل کرنا پڑتا تھا۔ گوڈولفن مہتمم خزانۂ عامرہ۔ مارلبرا
قائد عساکرِ برّی و مالکِ توپ خانہ۔ اور سنڈرلنڈ
وزیرِ ممالکِ غیریہ ملکہ کے وزرائے عظام تھے۔ اس زمانہ مین ہر دو
فرقۂ متضادۂ اربابِ سیاست یعنے ٹوری اور وھگ مین مناقشہ
و مجادلہ اس شدت سے ہوا کہ کبھی نہوا تھا اور مورد بحث دو امر عظیم تھے
اوّل لڑائی رہی یا صلح کرلی جائے۔ دوم کلیسا کے حقوق و اختیارات
کیا ہین۔ فرقۂ وھگ امور مذہبی مین میانہ روی پسند کرتا تھا اور
مسلکِ اُسقفی اور مراتبِ ائمۂ کلیسا کو حدّ اعتدال سے بڑھانا جائز نہ جانتا
تھا لہذا اوسے تنزلیہ کہتے تھے اور ازبسکہ فرقۂ ٹوری مسلک اسقفی
کو بہت دوست رکھتا تھا اور اصحاب کلیسا یعنے اساقفہ کے مراتب
و حقوق کا بہت اعظام کرتا تھا لہذا اوسکا لقب تفضیلیہ ہوگیا تھا۔
—— فرقۂ ٹوری نے ایک قانون پارلیمنٹ مین پیش کیا اور
اوسکا نام قانونِ حُرمتِ تقلیدِ جزی رکھا۔ اس قانون کا یہ
مفاد تھا کہ جو لوگ کہ ٹسٹ ایکٹ کے موافق متابعتِ مذہب
مختار یعنے مسلک اُسقفی کی قسم کھا چکے ہین اور سرکاری عہدے
پا چکے ہین لکن اب نقض یمین کرتے ہین اور مذہب مختار کے
خلاف عبادت کرتے ہین وہ موقوف کئے جائین اور اونپر سخت
جرمانے کئے جائین۔ محکمۂ عوام مین یہ قانون منظور ہوگیا مگر محکمۂ امرا

مین منسوخ ہوگیا-اگرچہ یہ قانون نافذ نہین ہوا مگر اس سے ظاہر ہے کہ سیاستِ ملک مین فرقہ ٹوری کو زیادہ قوت ہوتی جاتی تھی-

مقدمات سیاست کی یہ کیفیت تھی کہ ایک اور امر عظیم ارباب سیاست کو درپیش ہوا- وہ یہ تھا کہ پارلیمنٹ انگلنڈ و پارلیمنٹ اسکاٹ لنڈ کو متحد کر لینا ضرور ہے- مگر ان دونون ملکون کے لوگون مین موافقت نہ تھی اور اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ کو خاکنائے ڈیرین مین اپنے ہم وطنون کے برباد ہونیکا صدمہ و ملال ابتک باقی تھا لہذا اوسنے ایک قانون جاری کیا اور اوسکا نام قانون حفاظت حقوق رکھا- اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ جب ملکہ این مرجائے تو اسکاٹ لنڈ کا پادشاہ وہ شخص ہو جسے انگلنڈ کی پارلیمنٹ تشخیص کرے الا اوس صورت مین کہ منافع و اختیارات تجارت جو اہل انگلنڈ کو حاصل ہین وہی بعینہ اہل اسکاٹ لنڈ کو بھی دیے جائین- جب اس مقدمہ مین زیادہ تکرار ہوئی تو اہل اسکاٹ لنڈ آمادہ جنگ ہوئے- مگر پھر دونون ملکون کی طرف سے تیس تیس شخص فیصل خصومت کے واسطے مقرر ہوئے اور اونھون نے عہدنامہ اتحاد مرتب کیا- اگرچہ پہلے اہل اسکاٹ لنڈ نے اس عہدنامہ پر بڑی رد و قدح کی مگر آخر کو ایکسو دس ممبرون کی غلبہ رائے سے یہ عہدنامہ پارلیمنٹ اسکاٹ لنڈ نے منظور کر لیا- اسمین یہ شروط

مندرج تھے ۱- اگر شاہزادی سُوفیا رئیسہ ملکِ ھینُووَر اور اوسکے ورثہ مذہب پراٹِسٹنٹ پر قائم رہین تو ممالکِ متحدہ انگلنڈ و اِسکاٹ لنڈ کے پادشاہ مقرّر کئے جائین

۲- پارلیمنٹ پادشاہی لنڈن مین منعقد ہوا کرے اور اہل اسکاٹ لنڈ کی طرف سے سولہ امیر اور پینتالیس وکلائے رعایا اوسمین شریک رہا کرین

۳- اسکاٹ لنڈ کے سوداگرون کو تمام بندرگاہون اور نوآباد ملکون مین جو سلطنت برطانیہ سے متعلّق ہین تجارت کرنے کی اجازت ملے -

۴- جو قوانین رفاہ عام سے متعلّق ہین وہ دونون ملکون مین ایک ہی رہین مگر جو قوانین املاک حقوقِ شخصی رعایا سے متعلّق ہین وہ نہ بدلے جائین الا اوس صورت مین کہ رعایائے اِسکاٹ لنڈ کا رفاہ متصوّر ہو -

۵- اُسکاٹ لنڈ کی عدالتِ سِشن اور اور محکمون مین کچھہ تغیّر نہ کیا جائے -

۶- کلیسائے اسکاٹ لنڈ اوسی حیثیت پر باقی رہے جسطرح کہ حسب قانون مقرّر ہو چکا ہے -

اب جو اہل اِسکاٹ لنڈ پر بڑے بڑے بھاری محصول مقرّر ہوئے اونکی مکافات مین ۲۹ لاکھہ ۸۰ ہزار روپیہ

اونھین دیا گیا کہ اپنے ملک کا سکہ درست کرین —

اتحادِ ہردو پارلیمنٹ سے اہلِ اسکاٹ لنڈ کو ایسے فائدے ہوئے کہ اونکا قیاس نہین ہوسکتا — پہلے اس اتحاد پر یہ قوی اعتراض ہوا تھا کہ اِسکاٹ لنڈ کی آزادی جاتی رہے گی اور اوسپر محصول کا بار بڑھجائے گا مگر یہ خرابیان فقط بادیُ النظر مین تھین اور آخر اسی اتحاد کا یہ نتیجہ ہوا کہ اِسکاٹ لنڈ کی تجارت اور دولت اور عظمت وشوکت آناً فاناً بڑھتی گئی اور گلاسگو اور ڈنڈی اتنے اتنے بڑے شہر ہوگئے اور ایسے سرسبز وآباد ہوئے اور جن دیہات مین لوگ مچھلیان پکڑا کرتے تھے اب وہ بڑی بڑی بندرگاہین ہوگئین — غرض وہی لوگ جنھون نے بڑی مشکل مین ایڑیان رگڑ رگڑ کے چالیس لاکھ روپیہ خاکناے ڈیرین مین بستی بسانے کیواسطے جمع کیا تھا اونھین لوگون مین اب ایک ایک سوداگر ایسا ہے کہ اوسکی دولت اُس مقدار سے بمراتب زیادہ ہے —

جب لوئی چہار دہم شاہ فرانس نے دیکھا کہ اِتحاد ہردو پارلیمنٹ سے اسکاٹ لنڈ کے لوگ ناخوش اور افروختہ خاطر ہین تو اس موقع کو غنیمت جانکر ایک بیڑا جہازون کا ڈنکرک سے بھیجا کہ جیمس کذاب کو تختِ سلطنتِ اَسکاٹ لنڈ پر بٹھا دے —

مگر اوسکے عزم فاسد کی خبر انگلنڈ مین بروقت پہنچی اور امیرالبحر فرانسیسی خلیج فورتہ مین جارج بائینگ امیرالبحر انگریزی کو مع فوج مستعد پیکار دیکھکر بے نیل مرام پھر گیا اور ایک جہاز بھی اپنا کھو گیا۔

اس اثنا مین دیوان وزرا مین فرقۂ ٹوری کی قوت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ مگر فرقۂ وھگ کو بھی ایک عورت کے باعث سے ملکہ پر غلبہ و استیلا رہا۔ اس عورت کا نام سارہ تھا اور یہ نواب مارلبرا کی بی بی تھی اور ملکہ کو اسّے کمال محبت تھی مگر آخر کو وہ ایسی گستاخ ہو گئی اور ہر امر مین اپنی حکومت جتانے لگی کہ ملکہ کو اوسّے نفرت ہو گئی۔ جب ملکہ کی خواص ابیگیل ھل عرف میشم بیگم نے اوسکے مزاج کا یہ رنگ دیکھا تو اپنے رقیب یعنے سارہ کی طرف سے اور ملکہ کے کان بھرے اور اپنا رنگ ایسا جمایا کہ ملکہ اوسے چاہنے لگی اور نہایت معتبر سمجھنے لگی۔ چونکہ یہ خواص فرقۂ ٹوری کی طرفدار تھی لہذا اسکی تقرب و رسوخ کا ثمرہ یہ ہوا کہ دو شخص پیشوایان فرقۂ مذکورہ مین سے زمرۂ وزرائے عظام مین داخل ہوئے۔ انمین سے ایک کا نام رابرٹ ھارلی تھا اور خطاب نواب آکسفرڈ تھا اور دوسرے کا نام ھنری سینٹ جان تھا اور خطاب نواب بولنبروک تھا۔

انھین دنون مین کچھ ایسے سانحے ہوئے کہ تمام انگلستان فرقۂ ٹوری کا طرفدار اور دلسوز ہو گیا۔ ھنری سیشورل قسیس

کلیساے سینٹ سیویرنے ایک خطبہ ۱۵ اگست کو مقام ڈربی
مین پڑھا اور ایک ۵ نومبر ۱۷۰۹ء مین کلیساے سینٹ پال مین لنڈن
کے کوتوال کے سامنے پڑھا اور اِن دونون خطبون مین ۱۶۸۸ء کے
انقلاب کی بڑی ہجو و مذمت کی اور کہا کہ ہر شخص کو واجب ہے کہ
خوارج یعنے مخالفین مسلکِ اُسقفی پر نہایت تشدد کرے اور اپنے
دین کی حمایت کرے کہ مخالفین اوسکے مٹانے کے درپے ہین —
محکمۂ عوام نے اس پادری کو فتنہ پردازی اور اغواے خلائق کا
الزام لگایا اور اب اسکا مقدمہ محکمۂ امرا مین پیش ہوا اور تین ہفتہ
اس مقدمہ کی روبکاری رہی اور سب پادری اور عوام الناس سیشورل
کی طرف ہوگئے اور ملکہ خود چھپکر اوسکی تقویت و تحریص کیواسطے روبکاری مین
آتی تھی اور آٹربری اُسقف نے اوس پادری کی طرف سے جواب
لکھا - لوگون کی آشفتگی کا یہ حال تھا کہ ہر روز جب سیشورل کچہری
مین جاتا تھا اور وہان سے پلٹ کر آتا تھا تو سیکڑون آدمی اوسکی
بگھی کے پیچھے غل مچاتے جاتے تھے - مگر اونہین اسپر بھی صبر نہ آیا
اور جوش تعصب مین اونھون نے خوارج کے عبادت خانے کھود
ڈالے اور ایک ہنگامۂ شدید برپا کیا - الغرض سیشورل پر جرم
اغواے خلائق ثابت ہوگیا اور حکم ہوا کہ تین برس تک یہ وعظ نہ کہنے
پاتے اور وہ دونون خطبے سربازار جلا دیے گئے -
اس مقدمہ کے انفصال سے وزراے وھگ پر

بزوال

زوال آگیا اور گوڈولفن و رسنڈرلنڈ اور اور وزیر جو اونسے پست مرتبہ تھے موقوف ہوگئے اور اونکے مقام پر ہارلی اور سینٹ جان وزراے ٹوری مقرر ہوئے۔ چونکہ ابتک فرانسیس وغیرہ سے لڑائی ہو رہی تھی اس سبب سے نواب مارلبرا عہدۂ سپہ سالاری پر بحال رہا مگر وزراے ٹوری اوسکی ذلت اور آبروریزی کے درپے تھے اور جو ہین اونھین صلح کرنیکی راہ ملگئی نواب موصوف پر یہ تہمت لگائی کہ تمنے اوس یہودی سے جو تمھاری فوج کو روٹی پہنچایا کرتا تھا رشوت لی ہے آخر اوس بیچارے نے ناچار ہوکر استعفا دیدیا اور بلنہیم پارک مین جاکر گوشہ نشین ہوا کہ یہ باغ اوسکی قوم نے اوسے جنگ بلنہیم کی فتح کے صلہ مین عنایت کیا تھا۔ یہ سپہ سالار فن جنگ مین اعلی درجہ کی لیاقت رکھتا تھا مگر کاذب اور طماع و مکار تھا

انعقاد مصالحہ یوٹرکٹ ۱۷۱۳ع

مصالحہ یوٹرکٹ جسکا ذکر سابق مین کیا گیا وزراے ٹوری کی حسن سعی اور کارپردازی سے ہوا تھا۔ جو شرطین اس معاہدہ کی سلطنت برطانیہ سے متعلق تھین وہ یہ ہین۔ اول لوئی چہاردہم شاہ فرانس پادشاہان خاندان برنزوک کو فرمان رواے مملکت برطانیہ جانے۔ دوم پادشاہ موصوف جیمس کذاب مدعی سلطنت انگلستان کو مدد نہ دے۔ سوم وہ قلعہ ڈنکرک کے دمدمے وغیرہ تڑوا ڈالے۔ چہارم جبل الطارق اور جزائر مابورکا

ونو وا اسکوشیا و نیو فونڈ لینڈ و خلیج هڈسن انگریزون کے قبضہ مین رہین ـ هارلی اور سینٹ جان کو ملکہ نے درجۂ امارت عنایت کیا مگر اون مین باہم اتفاق نہ باقی رہا اور آیندہ سے وہ ایک دوسرے کے رقیب اور عدو ہو گئے لیکن ملکہ سینٹ جان کی طرفدار رہی ـ

اصحاب کلیسائے اسکاٹ لنڈ مین اس بات پر بڑی بحث ہوئی کہ امام جماعت مقرر کرنے کا اختیار کسے دیا جائے آخر نزاع یہانتک بڑھی کہ ملکہ این کے آخر عہد مین کئی شخص کلیسای اسکاٹ لنڈ سے منحرف ہو گئے ـ انھین ایام مین وکلاے اسکاٹ لنڈ جو پارلیمنٹ انگریزی مین نئے نئے داخل ہوئے تھے ذرا ذراسی بات پر بگڑنے لگے کیونکہ یہ دستور ہے کہ جب ایک ملک کے لوگ پہلے پہل دوسرے ملک مین جاتے ہین تو ذراسی بات بھی جو خلاف طبیعت ہوتی ہے ناگوار گذرتی ہے چنانچہ یہی کیفیت وکلاے اسکاٹ لنڈ کی بھی ہوئی کہ جب فصحاے انگلنڈ اور خطیبان پارلیمنٹ انگریزی نے ان نو وارد ممبرون کے ملک اور طرز گفتار اور اسلوب لباس اور شکل و شمائل پر طعن و تشنیع کرنی شروع کی تو وہ ایسے برہم ہوئے کہ ۱۷۱۳ء مین فسخ اتحاد ہر دو پارلیمنٹ کی گفتگو کی مگر دونون ملکون کی خیر ہوئی کہ بعد مباحثۂ بسیار دو تین شخصون کی غلبۂ راے سے یہ تجویز محکمۂ امرا مین رد ہو گئی ـ

وفات علیا حضرت ملکۂ انگلستان ۱۷۱۴ء

ملکۂ اینؔ مرض سکتہ مین مبتلا ہوئی اور دو ہی دن مین مرگئی۔ یہ شاہزادی بھی کیا بدنصیب تھی کہ انیس[۱۹] لڑکون مین سے ایک بھی نہ زندہ رہا۔ انمین سے ایک شاہزادہ جارجؔ گیارہ برس کا ہوکر مرگیا باقی سب چھٹپن ہی مین مرگئے۔ یہ ملکہ کچھہ ایسی ذیشعور اور صاحب سلیقہ نہ تھی اور علم بھی اسے کچھہ واجبی ہی واجبی تھا اور اسکی عادات اور رفتار مین نہایت سادگی تھی اور مطلق تکلف نہ تھا۔ اور اسکے چہرہ سے ہمیشہ افسردگی عیان رہتی تھی یہانتک کہ اگر کوئی نظر سرسری سے اوسے دیکھتا تو کہتا کہ یہ شاہزادی تو کچھہ احمق سی معلوم ہوتی ہے مگر اس افسردگی کا باعث یہ تھا کہ اوسپر غم کا آسمان ٹوٹ پڑا تھا اور اولاد کے صدمہ سے اوسکا دل بجھہ گیا تھا اور فی الحقیقت جس مان کی آنکھون کے سامنے ایسے ایسے گل سرسبد اوسکے باغ مراد کے صرصر مرگ سے پژمردہ ہوجائین اوسکا غنچۂ دل کیونکر شگفتہ ہو بقول شاعر

یارب کسیکا باغ تمنا خزان نہو +

۱۷۰۳ء مین ایسا طوفان آیا کہ منارۂ اڈی اسٹونؔ جو جہازون کی رہنمائی کیواسطے بنایا جاتا تھا بہ گیا اور ونسٹینلیؔ معمار جو اوسکی تعمیر مین مشغول تھا وہ بھی ہلاک ہوا ۱۷۰۸ء مین کلیسائے سینٹ پالؔ تیار ہوگیا۔ اس گرجے کی تعمیر مین قریب دس لاکھہ روپیہ کے صرف ہوا اور ۳۷ برس مین یہ تیار ہوا۔ ملکۂ اینؔ کی عہد مین

علوم کو بڑی رونق ہوئی اور ایڈیسن اور سوفٹ بڑے شار ہوئے اور پوپ سرآمدِ شعرا ہوا۔

سلاطینِ معاصرین

فرانس سنہ وفات

لوی چہاردہم ....

اسپانیہ

فلپ پنجم ....

سویڈن

چارلس دوازدہم

ترکستان روم سنہ وفات

مصطفی سوم ...... بسنہ ۱۷۰۳ء

احمد سوم ....

شہنشاہانِ جرمنی

لیوپولڈ اول ...... بسنہ ۱۷۰۵ء

جوزف اول ...... بسنہ ۱۷۱۱ء

چارلس ششم ....

پوپ

انوسینٹ یازدہم ....

باب ۸ ہشتم

طرز معاشرتِ اہل انگلستان در عہدِ پادشاہانِ اسٹوارٹ

ہر چند کہ پہلے پادشاہون کے وقت مین بھی جون جون زمانہ گذرتا گیا انگلستان کا رنگ بدلتا گیا مگر جیسا تغیر بیّن سلاطینِ اسٹوارٹ کے عہد مین ہوا ویسا کبھی نہوا تھا۔ چنانچہ اب جن مقامات پر سبزہ زارون مین سبزہ لہلہاتا ہے اور کھیتون مین زرد زرد درخت لہراتی ہین اور موسم بہار مین باغون مین سفید سفید پھول چاندی کے پتر سی چمکتی ہین اور فصل خزان مین زرد زرد پختہ میوے سونے کی طرح دمکتے ہین اور درختون کے سایہ مین کسانون کے اُجلے اُجلے گھر نظر آتے ہین انہین مقامات پر آگے جنگل اور خارزار اور دلدل کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ پرانے جنگلون مین فوجین کی فوجین آہوانِ صحرائی کی گشت کیا کرتی تھین اور جنگلی سانڈون کی افراط تھی اور بندیلے سورون کا پادشاہ شکار کھیلا کرتے تھے اس سبب سی اوسے کوئی نہ بول سکتا تھا مگر جنگ خانگی کے زمانہ مین کسانون نے بندیلون کو توفی النار کر دیا۔ انگلنڈ کے جنوبی اور مشرقی میدانون مین بجو۔ بن بلاؤ۔ بڑے بڑے جنگلی عقاب بکثرت تھے۔ مگر اس زمانہ کی بھیڑ اور بیلون سے اوس زمانہ کی بھیڑین اور بیل بہت چھوٹے

ہوتے تھے اور انگلستان کے گھوڑے جواب ہمارے زمانہ مین مشہور ہین جب پچیس پچیس روپیہ کو بکتے تھے۔ اسپانیہ کی ٹانگن سواری کے کام آتے تھے اور فلینڈرس کی سرخی گھوڑیان بگھیون مین جوتی جاتی تھین۔

انگلستان مین معدن بہت ہین مگر اوس زمانہ مین ٹین اور کویلا وغیرہ اون مین سے اچھی طرح نہ نکالا جاتا تھا چنانچہ جسقدر ٹین ضلع کورنوال کی کانون سے اب نکلتا ہے اور جس افراط سے تانبا ملک ویلس کے معادن سے اب نکالا جاتا ہے اوس زمانہ مین اسکا عُشرِ عشیر بھی نہ نکالا جاتا تھا۔ اب نمک انگلستان سے اور ملکون مین بافراط جاتا ہے مگر جب ایسی بری طرح سے بنایا جاتا تھا کہ اطبا رکہتے تھے کہ نمک سے امراضِ جلدی اور عوارضِ ریۂ پیدا ہوتے ہین۔ لوگون نے ایسی واویلا مچائی کہ لکڑی سب بھٹیون مین پھکی جاتی ہے کہ لوہے کے کارخانے دھیمے ہوگئے۔ دھات کے گلانے والے کویلے سے دھات گلانا نہ جانتے تھے اور اس زمانہ تک کویلے کا استعمال بجائے ہیمۂ سوختنی کے ہوتا تھا اور جن اضلاع مین کویلا بافراط پیدا ہوتا تھا وہان جلایا جاتا تھا اور لنڈن مین بھی جلایا جاتا تھا اور وہان سمندر کی راہ سے آتا تھا۔

سترھوین صدی عیسوئی کے آخر مین انگلستان کی آبادی

قریب ۵ ۵ لاکھ کے تھے اور اضلاع شمالی مین اضلاع جنوبی سے بمراتب زیادہ آبادی تھی - اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد اتحادِ سلطنتِ انگلنڈ و اِسکاٹ لنڈ (۱۷۰۳ء) اضلاع شمالی نے بہت جلد ترقی کی - اِسّے پیشتر غارت گران سرحدِ جنوبی انگلنڈ کے شمالی ضلعون کو تاخت و تاراج کیا کرتے تھے اور کوئی گھر اور کوئی گلّہ مواشی کا اونکے شرّ سے نہ محفوظ تھا مگر اب اِن قزّاقون کو کھرید کھرید کر مارا یہانتک کہ رفتہ رفتہ اونہین نیست و نابود کردیا - اِن غارتگرون کے خوف کے مارے اکثر شمالی ضلعون مین لوگون نے خونی کُتّے پالے تھے جو نشانِ قدم سے اِن قزّاقون کا پتا لگا لیتے تھو اور اُنکے غارون تک پھنچا دیتے تھے - اسی زمانہ مین انگلستان کی راہین جو مدّت سے کسیکو نہ معلوم تھین کُھل گئین اور رعیت کی جان و مال دونون محفوظ ہوگئے - کوئلے کی کانین معلوم ہوئین اور وہ قصبات جنمین آلات آھنی اور کپڑے وغیرہ کے کارخانے ہین ترقی پذیر ہوے اور بہت جلد سرسبز و آباد ہوگئے -

سلاطین اِسٹوارٹ کے عہد مین بعد دار السلطنت (لنڈن) کے شہر برِسٹل کا مرتبہ تھا اور یہ بڑی عظیم الشان بندرگاہ تھی اور جن شہرون مین کارخانے ہین اون مین ناروچ بہت آباد اور مالدار شہر تھا - برِسٹل کے لوگون مین شکر صاف کرنیوالے

سب سے بڑھے ہوئے تھے اور اونکی تموّل و استغفار اور مہمان نوازی
کا بڑی بڑی دور شہرہ تھا۔ جن مقامات مین اب بڑے بڑے کارخانے
ہین اوس زمانہ مین وہ چھوٹے چھوٹے بد قطع قصبے تھے۔ مثلاً اب
شہر مَینچِسٹر گویا کپڑے کی کھان ہے مگر جب یہ کل ۶۰۰۰ آدمی کی
بستی تھی اور نہ یہان کوئی چھاپہ خانہ تھا نہ کرایہ کی گاڑی میسّر آتی
تھی۔ شہر لیڈس مین اب دنیا بھر کا اُون بکتا ہے مگر جب اس
مین کُل ۷۰۰۰ آدمی تھے۔ شہر شفیلڈ مین اب کیسے کیسے عمدہ
آلات قطع و برید بنتے ہین اور ساری دنیا مین جاتے ہین مگر جب
یہان پورے ۲۰۰۰ آدمی بھی نہ تھے۔ شہر بَرمِنگھم اب رونق
پکڑتا جاتا تھا مگر بڑی مباہات کی بات یہ تھی کہ یہان کے ساختہ ظروف
کِلی اتنی دور آیرلنڈ مین جاتے تھے۔ لِوَرپُول کی بندرگاہ مین
۲۰۰ سے زیادہ ملّاح نہ تھے۔ بکسٹن اور باتھ اور ڈنبرج
کے کوؤن مین اکثر لوگ نہانے جاتے تھے مگر وہان قیام کرواسطے مکانات
بہت بُرے تھے اور کھانا تو ایسا خراب ملتا تھا کہ معاذ اللہ۔ برائیٹن
اور چِلٹنہم کے خوشگوار چشمے اب مشہور ہوئے ہین اور اب بہت
لوگ انکے پانی کو مفرّح سمجھکر نہانے جاتے ہین۔

اب لنڈن کا حال سُنئے کہ جب شاہ چارلس دوم
نے وفات کی تو یہان کُل پانچ لاکھ کی آبادی تھی اور ایک پُرانا پُل

دریاے ٹیمس پر بنا ہوا تھا اور مکانات مین اُوپر کے درجے باہر
کی طرف اتنے نکلے ہوتے تھے کہ نیچے کی دوکانین گویا چھپ جاتی تھین
اوس زمانہ مین یہ شہر گویا سوداگرون کا گھر تھا کہ دن رات یہین گھسے
رہتے تھے آج کل کی طرح جب تھوڑے تھا کہ دن کو اپنے کاروبار سے
فراغت کر کے شام کو مضافاتِ شہر مین چلدئے وہان نفیس نفیس
کوٹھیان بنی ہوئی ہین اون مین استراحت کی - اوس زمانہ مین مکانات
پر شناخت کے واسطے نمبر نہ بنے ہوتے تھے ہان دوکانون کو ساتھ
شناخت کے تختے نصب ہوتے تھے اور اونپر مختلف شکلین بنی
ہوتی تھین - کسی پر مسلمان کا سر بنا ہوتا تھا اور کسی پر سنہری کُنجی -
انھین علامات سے لوگ اپنے مکانات کا پتا بتلاتے تھے اور اجنبی
آدمی راہ پاتا تھا - چارلس دوم کے عہد تک بازارون مین روشنی
نہوتی تھی اوسکے زمانہ مین فقط جاڑون مین روشنی ہونے لگی -
ایک تو سڑکون پر روشنی کا قحط تھا دوسرے چورون کا زور تھا اور اور
خوف لگا رہتا تھا چنانچہ ایک آفت یہی تھی کہ رات کو شہدے گُرگے
سڑکون پر ٹہلا کرتے تھے اور عورتون کو بیعزّت کرتے تھے اور
مردون کو مارتے تھے اور یہ اونکے نزدیک بڑی وضعداری کی بات
تھی - چوکیدار ایک تو مرجھینی تھے دوسرے نشۂ مین چور وہ بیچاری
عورتون اور بھلے مانسون کو اون دبنگون سے کیا بچاتے -
قہوہ خانے جو کرومول کے وقت سے شروع ہوئے تھے بیفکرون

کے ٹھکانے تھے جیسے ہندوستان مین افیونیون کی دوکانین ساری
دنیا کی خبرین وہان سنئے اور تمام زمانہ کی غیبت و بدگوئی کسی قہوہ خانہ
مین وضعدارون اور نفیس مزاجون کے مجمع رہتے تھے اونکی قطع شریف
سنئے کہ سر پر جانورون کے بالون کے بڑے بڑے ٹوپ پہنے ہوے
گلے مین زرق برق کامدانی کے کرتے ہاتھون مین دستانی
اون مین چوڑی چوڑی جھالر ٹکی ہوئی ایک جیب مین
خوشبودار ناس کی ڈبیا ہے دوسری چٹکی سے سڑک سڑک
ناس لیتے جاتے ہین۔ کسی قہوہ خانہ مین عالمون کے جمگھٹے رہتے
تھے اور وہ جان ڈرائیڈن شاعر اور لطیفہ گو کے لطائف و ظرائف
سنا کرتے تھے۔ کسی قہوہ خانہ مین یہودیون کے جماؤ رہتے تھے
کسی مین مذہب کیتھولک کے پیرو بھرے رہتے تھے کسی مین مذہب
پیوریٹن کے معتقد جمع رہتے تھے۔ غرض ہر فرقہ اور ہر مذہب کا
ایک علیحدہ قہوہ خانہ تھا

اب تو شرفائے اہل دیہ بہت شائستہ اور صاحب سلیقہ اور
ذی وقعت ہین مگر انقلاب سلطنت کے زمانہ مین کندہ ناتراش تھے
اور برائے نام خواندہ تھے۔ جب اونکی مالگذاری آج کل کی چہارم تھی
اسئے اپنے ضلع سے وہ قدم نہ باہر نکالتے تھے اور لنڈن جیسے شہر کو
بھی گاہے ماہے دیکھنے جاتے تھے اور دن بھر سیر و شکار مین مشغول رہتے ۸۰

تھے یا قریب کے بازارون مین جاکر غلہ وغیرہ بیچا کرتے تھے اور رات کو شرابین پیا کرتے تھے کلیرٹ اور کنیری شرابین فقط وہ لوگ پیتے مگر جو بہت مالدار ہوتے تھے—اوس زمانہ مین شراب خواری انداز اعتدال سے بہت عام و شایع تھی اور یہ عادت مذموم اس صدی کی ابتدا تک باقی رہی—اشراف زادیون مین یہ بڑا کمال تھا کہ سمو سے پکالیتی تھین اور گوسبری کے پھل سے شراب بنالیتی تھین اور اپنے گھر کا کھانا پکالیتی تھین اور رات کو سینے اور کاتنے سے اپنا جی بھلایا کرتی تھین—آج کل جو چاے نوشی مین نفاستین اور تکلفات ہوتے ہین انھین اوس زمانہ کے اہل دیہ کیا جانتے تھے —— یہ دواے مرغوب و لطیف لارڈ ارلنگٹن اور لارڈ اوسوری سنہ ۱۶۶۶ء مین انگلستان مین لائے تھے اور اہل یورپ کو یہ دوا شالنڈ والون سے ملی تھی—قریب سو برس بعد اس زمانہ کے لنڈن اور اڈنبرا مین اوسط درجہ کے لوگون نے ہر روز چاے پینی شروع کی—بادشاہان جارج کے زمانہ مین اڈنبرا کے لوگ چار بجے دن کو چاے پیتے تھے—اشراف اہل دیہ ظاہر مین بدسلیقہ اور کندۂ ناتراش سے مگر اونمین ایسے اوصاف حمیدہ مخفی تھے کہ وہ انگریزون کی رفعت وافتخار کا باعث ہوئے—سلطنت مورثی کا اعظام واحترام اور مذہب پراٹسٹنٹ سے کمال خلوص و محبت یہ دو باتین اونکی اصول

سہ یہ ایک میوہ شل کروندہ کے ہوتا ہے ۱۲—

عقائد مین داخل تھین —

دیہات کے پادری اپنے اَمثال واَقران مین بہت پست مرتبہ تھے کیونکہ جب سے دینِ مذہب شایع ہوا تھا قسیسین فرقۂ کیتھولک کی شان وشوکت سب تشریف لیگئی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ مالکِ کلیسا کو یہی منظور تھا کہ جسطرح ابتدا مین اونکا دین ماہی گیرون یعنے حواریین رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے شایع ہوا اوسیطرح سے اب بھی اونکی اُمت کی ہدایت احقر افرادِ ناس سے ہو — امرا اور اہل دول کی سرکار مین ایک پیش نماز رہتا تھا اوسے لاوی کہتی تھی اور سو روپیہ سالانا اوسے ملتا تھا اور اوسکا مرتبہ معزز خدمتگار و کے برابر تھا اور اوسکا عقد مالک کے باورچی خانہ کی کسی ماما اصیل سے کر دیا جاتا تھا — اگر وہ کسی پرگنہ کا پادری ہو جاتا تھا تو بھی کسانون کیطرح بسر کرتا تھا — اور کھیتی باڑی مین مشغول رہتا تھا اور اوسکے بیٹے ہل جوتا کرتے تھے اور بیٹیان ماما اصیلون مین نوکری کر لیتی تھین مگر واضح ہو کہ لنڈن کے پادری اِن ذلیل خدمتون سے بری تھے اور اونکا بجاے خود ایک علیحدہ فرقہ تھا اور اونکا علم و فضل اور فصاحت وبلاغت اور جدّ وجہد ترویج دین مین مشہور و معروف تھا — انمین

لہ استے حضرت رُوح اللہ مراد ہین ۱۲ — ۲ یہ لقب بنی اسرائیل مین اولادِ لاوی ابن یعقوب کا تھا جنسے خدمت امامت جماعت و اہتمام ہیکلِ مقدس و حفاظتِ تابوت سکینہ متعلق تھی ۱۲ —

سے شرالاک۔ ٹلٹ سن۔ اور سٹلنگ فلیٹ نہایت معزز وممتاز تھے۔

یو من یعنے چھوٹے چھوٹے کسان جنھین چھہ سے سے سات سے روپیہ سالانہ تک آمدنی تھی بہت کثرت سے تھے اور ذی اقتدار تھے۔ انمین بڑا وصف یہ تھا کہ مذہب پیوریٹن سے رغبت تام رکھتے تھے اور مذہب کیتھولک سے نہایت کارہ ومتنفر تھے۔ کرامول کی سپاہ آہنی مین اکثر لوگ اسی فرقہ سے تھے۔ اس زمانہ کے مزدور پیشہ لوگون کا حال اچھی طرح نہین معلوم ہان اتنا جانتے ہین کہ انمین سے چار خمس کاشتکار تھے اور ضلع ڈون اور سفک اور اسکس مین کاشتکارون کی مزدوری زیادہ سے زیادہ اڑہائی روپیہ روز خشک تھی مگر جو لوگ کارخانون مین کام کرتے تھے وہ ہفتہ مین تین روپیہ کما لیتے تھے۔ سوداگرون کی کوٹھیون مین لڑکے بہت نوکر ہوتے تھے اور اوس زمانہ کے رحم دل اور خداترس لوگ بھی چھہ چھہ برس کے معصومون کو کام کرنے کے لائق سمجھتے تھے۔ غربا کی غذا جو اور رائی[1] اور اوٹس تھی اور جس بات کی اونھین شکایت ہوتی تھی اوسکے بے سرے اور بے تکے گیت بنا لیتے تھے اور گلی گلی گاتے پھرتے تھے۔ مساکین کی

[1] یہ دونون غلہ کے اقسام سے ہین اور جو کے مشابہ ہوتے ہین ۱۲۔

پرورش کے واسطے جو محصول مقرر کیا جاتا تھا وہ رعایا پر کھلتا تھا اسواسطے
کہ فقرا کی یہ کثرت تھی کہ قریب ایک خمس کے لوگ محتاج و فقیر تھے

سڑکون وغیرہ کی صفائی بہت کم ہوتی تھی اور شہرون کا
کا تو کیا ذکر خود دارالسلطنت کے بازارون مین مہریان کھلی رہتی تھین
اور کوڑی کے انبار لگے رہتے تھے جنسے ہوا مسموم ہوجاتی تھی ۱۶۸۵ء
مین خاص لنڈن کا یہ حال تھا کہ ہر سال بحساب اوسط ۲۳ آدمیون مین سے
ایک آدمی مرتا تھا مگر اب ۵۰ مین ایک مرتا ہے۔ ہر فرقہ مین درشت
اطوار اور بہائم خصلت لوگ بکثرت تھے مگر یہ کچھہ تعجب کی بات
نہین ہے کیونکہ اوس زمانہ مین تہذیب اخلاق اور رفق و لینت کا یہ
حال تھا کہ یہ بزرگ آقا نوکرون کو مارتے تھے اور شوہر بیبیون کو دھنتے تھے
اور معلمون کو سوا زدوکوب کے اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہ معلوم تھا پس
جب بزرگون کا یہ حال ہو تو خردون کا خدا حافظ۔ یہ تو اشراف
کی کیفیت تھی اب اراذل کا حال سنئے کہ ہر قسم کی لڑائی سے خوش
ہوتے تھے اور سڑکون پر ہنگامے کیا کرتے تھے اور جب مار پیٹ
جوتی پیزار مین کسیکی آنکھہ پھوٹ جاتی تھی یا انگلی اڑ جاتی تھی تو اونھین
عید ہوتی تھی اور سب کے سب ملکر واہ واہ کا غل مچاتے تھے۔
جب کسیکو پھانسی ہوتی تھی تو لوگ کس اشتیاق سے دیکھنے آتے
تھے کہ توبہ۔ قید خانے ہمیشہ قیدیون سے بھرے رہتے تھے اور

اونمین نجاست اور بیماری اور بدکاری کی ہمیشہ شدّت رہتی تھی —

اِس مُختصر مین اتنی گنجائش کہان ہے کہ اوس زمانہ کی طرح طرح کی پوشاک اور مختلف اطوار بیان کئے جاتین مگر دو تین باتین بطورِ مُشتے نمونہ از خروارے لکھی جاتی ہین — فرقۂ شہسواران اور فرقۂ کم مویان کے لباس اور عادات مین عجب تناقض و تباین تھا۔ شہسوارون کی پوشاک مین وہ شوخ شوخ رنگ اور وہ نفیس نفیس قطعین اور وہ طرح طرح کی تکلّفات اور تراش خراش دیکھنے کے قابل تھی — اب اونکی قطع سُنئے کہ بھاری بھاری عبائین پہنے ہوئے اونمین پُرتکلّف حاشئے لگے ہوتے — اونکے نیچے نفیس نفیس ریشمی کرتے پھنے ہوتے گردن مین کارچوبی گلوبند باندھے ہوتے — سر پر سمور و سنجاب کی چھجّہ دار ٹوپیان اونپر سفید پرون کی کلغیان لگی ہوئین — بال زلفون کی طرح چھوٹے ہوتے پاؤن مین بوٹ اون مین کٹاؤ بنے ہوتے اور اونکی ایڑیونمین سُنہری کٹیان لگی ہوئین — غرض اونکی صورت خدا کی قدرت معلوم ہوتی تھی جسکا مثل و نظیر کسی زمانہ مین انگلستان مین نہین ہوا۔ مگر اب سے بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ کم مویون کی قطع ملاحظہ کیجئے کہ سیاہ یا خاکستری عبائین پہنے ہوئے — گردن مین سادے سادے چھال کے کپڑے کے گلوبند انگلی بھکو

بندھے ہوسے سر پر چھوٹے چھوٹے کترے ہوے بال اونپر بڑی بڑی
اونچی کلس دار ٹوپیان پہنے ہوئے۔ یہ لوگ ایسے متقی و پرہیزگار
تھے کہ بوقتِ اصطباغ جو انکے نام رکھے جاتے تھے اونھین بدلکر
عجب عجب فقرے توارت وانجیل کے اپنا لقب ٹھہرالیتے تھے اور اونکی
زبان پر اکثر آیاتِ صُحفِ سماویّہ جاری رہتے تھے اور یہ آیات وہ
عجب طرح ناک سے غُنغناکے پڑھتے تھے کہ سُننے سے ہنسی آتی تھی
اگرچہ یہ لوگ ایسے ایسے وساوس و اوہام مین مبتلا رہتے تھے مگر ایسے
صاف اور کھرے تھے جیسے طلاے خالص وبے غش لہذا یہ لائق
احترام ہین۔ چارلس دوم نے ایک ایسی لمبی بالون کی ٹوپی
رواج دی تھی کہ اوس سے شانے تک ڈھک جاتے تھے۔ یہ ٹوپی
سلاطینِ اسٹوارٹ کے آخرِ عہد تک رائج رہے۔

اس زمانہ مین انگلستان کے راستے ایسے خراب تھے
کہ سفر کرنا بڑا مشکل تھا۔ برسات کی فصل مین راستون مین دونون طرف
تو گھری گھری نالیان کیچڑ کی بنجاتی تھین اور بیچ مین ایک پتلی سی منڈیر
بنجاتی تھی۔ پہاڑون کے راستے ڈھالو نہ تھے بلکہ سیدھے ہوتے تھے
مسافر اپنا اسباب گاڑیون یا گھوڑون پر لادکر لیجاتے تھے اور
اونھین پر آپ بھی بیٹھہ لیتے تھے۔ بڑے آدمی اپنے گھر کی گاڑیون
مین سفر کرتے تھے اور اکثر چھہ چھہ گھوڑے گاڑیون مین جوتتے تھے

تاکہ دلدل سے نکل جائین سنہ ۱۶۶۹ء مین ایک اڑن گاڑی نکلی جو
چھہ بجے صبح کو اکسفرڈ سے چلتی تھی اور سات بجے شام کو لنڈن مین پہنچ
جاتی تھی اوس زمانہ مین یہ تیزروی بہت عجیب اور خطرناک تصور
کیجاتی تھی۔ جاڑے کی فصل مین چسٹر اور یورک اور اگزاٹر
سے چھہ روز مین آدمی لنڈن پہنچتا تھا۔ مگر اوس زمانہ سے اب سڑکین
بہت درست ہو گئی ہین اور اسکا سبب خاصتہً یہ ہے کہ سڑکون
پر محصول کی چوکیان مقرر ہو گئی ہین اور اونکی مرمت کے واسطے
مسافرون سے محصول لیا جاتا ہے۔ سرائین اچھی ہوتی تھین اور
اونمین مسافر کو آرام ملتا تھا مگر جبکہ اتنی راتین مسافر کو راہ مین کاٹنی
پڑتی تھین تو سرائین خواہ مخواہ اچھی ہوا چاہین۔ راہزن خوب مسلح و مکمل
عمدہ عمدہ گھوڑون پر سوار مسافر کی تاک مین بڑی بڑی سڑکون پر کھڑے
رہتے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ راہزن سراوالون کو روپیہ دیتے تھے
کہ جو مسافر لوٹنے کے قابل ہون ہمین بتلا دینا۔ خط گھوڑون کی ڈاک پر
ایک گھنٹہ مین اڑھائی کوس جاتی تھی مگر بہت سے دیہات تھے کہ وہان ہفتہ مین فقط ایکبار
خطوط پہنچتے تھے۔

آج کل کی اخبارون کے سامنے اوس زمانہ کے اخبار کچھہ
حقیقت نرکھتے تھے۔ جبتک پارلیمنٹ مین اوس قانون پر بحث رہی
جسکے بموجب جیمس دوم اور اوسکی اولاد اخفاد کو سلطنت سے
خارج کردینا تجویز ہوا تھا جبتک ایک ایک ورق کی اخبار ہفتہ مین دو بار

چھپتے تھے۔ بعد اس مباحثہ کے فقط لنڈن گزٹ کے چھپنے کی اجازت
ملی مگر اوسمین بھی کل دو ورق ہوتے تھے اور ہفتہ مین دو بار چھپتا تھا
اور مضمون بہت کم ہوتا تھا۔ پارلیمنٹ کے مباحثے اور بڑے بڑے
مقدمون کی کیفیت اخبارون مین نہ چھپنے پاتی تھی مگر ایک خاص
قسم کا اخبار جاری تھا جسے مَخزنُ الاَخبار کہتے تھے۔ یہ اخبار
ایک خط ہوتا تھا جو ہفتہ مین ایکبار دیہات مین بھیجا جاتا تھا اور جسمین
قہوہ خانون کی گپ شپ اور لنڈن کی خبرین لکھی ہوتی تھین۔
اسکی صورت یہ تھی کہ کئی خاندان آپس مین چندہ کرکے کسی لنڈن کے
رہنے والے کو مخبر مقرر کرتے تھے اور وہ ادھر اودھر پھرا کے
جو کچھ خبرین ملجاتی تھین اونھین لکھ بھیجتا تھا چنانچہ اب جو اخبارون
مین ہمارے کارسپانڈنٹ لکھا جاتا ہے یہ اوس زمانہ کے
مخبر کا نِعمَ البَدَل ہے۔ اوس زمانہ مین چھاپہ خانے انگلستان مین
بہت کم تھے فقط لنڈن مین اور مدارس عالیہ سے متعلق چھاپے
خانے تھے۔ دریاے ٹرنٹ کے شمال کی جانب فقط شہر یُورک
مین ایک مطبع تھا۔ اس سبب سے کتابین نادِرالوجود اور گران قیمت
تھین اور دیہات مین بڑے بڑے آدمیون کے یہان بھی بہت کم
کتابین ہوتی تھین۔ لنڈن مین کتاب فروشون کی دکانون مین
پڑھنے والون کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ عورتون کی تعلیم بہت ناقص
تھی اور جو عورتین بڑی ذی استعداد ہوتی تھین وہ بھی اِملا غلط

لکھتی تھین۔ مدارسِ عالیہ مین زبانِ یونانی بہت کم پڑھائی جاتی تھی مگر چونکہ سرکاری کاغذات لاطینی زبان مین تحریر ہوتے تھے لہذا یہ زبان تحریرًا و تقریرًا فصاحت وسلاست کے ساتھہ استعمال کیجاتی تھی۔ مگر معاملاتِ سیاست ومکاتبات ریاست مین فرانسیسی زبان کو آنًا فانًا زیادہ دخل ہوتا جاتا تھا۔ ھیلی اور فلیمسٹیڈ نے علم ہیئت کو خوب رونق دے رکھی تھی۔ فلیمسٹیڈ سب سے پیشتر سرکار شاہی مین علم ہیئت کی تحقیق وتنقیح کیواسطے مقرر ہوا تھا۔ علم طبیعیات ایزک نیوٹن کی بدولت علم ہوگیا۔ مگر پادشاہان اسٹوارٹ کے آخر زمانہ مین علم کیمیا کا لوگون کو بہت شوق ہوا اور یہ علم خوب شایع ہوا چنانچہ چارلس دوم نے اپنے قصر وھایٹ ھال مین ایک کیمیا خانہ بنوایا تھا۔ مردون کا تو کیا ذکر عورتون کو بھی علوم حکمیہ کا از حد شوق تھا اور حجرِ مقناطیسی کی خواص اور خردبین کے فوائد سے عالمانہ بحث کیا کرتی تھین۔ علم کیمیا ایک عرصۂ دراز سے محض بیسود سمجھا جاتا تھا مگر اب تحقیق وتجربہ سے ثابت ہوا کہ یہ علم زراعت کو بہت نافع ہے اور مختلف زمینون کا تجربہ موافقِ اصولِ علمِ کیمیا کیا گیا اور باغات مین نئے نئے میوے اور ترکاریان بوئی گئین اور اب کسانون کو بھی خیال ہوا کہ تحصیلِ علوم فائدہ سے خالی نہوگی۔

مشاہیر اہل تصنیف عہد سلاطین اسٹوارٹ

فرانسس بومونٹ ...... ۱۵۸۶ء سے ۱۶۱۶ء تک رہا۔ اسنے جان فلچر کی شرکت سے نقلین نظم کین

جان فلچر .... ۱۵۷۶ء سے ۱۶۲۵ء تک رہا۔ اسنے بومونٹ کی نظم کی ہوئی نقلون کو خوب جلا دیکر تماشہ گاہون مین شبیہ بنانے کے قابل کر دیا۔

بن جانسن ...... ۱۵۷۴ء سے ۱۶۳۷ء تک رہا۔ اسنے بھی تماشہ گاہون مین شبیہ بنانے کے واسطے نقلین نظم کین پہلے یہ شاعر معمار تھا پھر سپاہی بنا پھر ۱۶۱۹ء مین ملک الشعرا کا خطاب پایا۔ سب سے بیشتر اسنے ایک نقل نظم کی جسکا نام اوری مین ان ہز ہیومر یعنی ہر کس بخیال خویش خبطی دارد ہے

فلپ مسنجر .... ۱۵۸۴ء سے ۱۶۴۰ء تک رہا۔ اسنے بھی شبیہ بنانے کے واسطے نقلین نظم کین یہ اکثر لندن مین رہتا تھا اور بہت غریب اور گمنام تھا۔ اسکی نقلون مین سے ایک نقل جسکا نام قرض ادا کرنیکا نیا طریقہ بہت مشہور ہے

رابرٹ ھِرِک اور سر جان سکلنگ ... یہ دونون شاعر چارلس دوم کے عہد مین ہوئے اور انہون نے گیت بنائے

ولیم ڈرمنڈ ... ۱۵۸۵ء سے ۱۶۴۹ء تک رہا۔ یہ شاعر اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا۔ اسنے گیت بنائے اور عاشقانہ غزلین بھی کہین

جرمی ٹیلر ... ۱۶۱۳ء سے ۱۶۶۷ء تک رہا۔ ڈوَن اور کونر کا اُسقف تھا۔ اسنے الٰہیات مین کتابین تصنیف کین جنمین سے ہولی لِونگ اور ہولی ڈاینگ مشہور ہین۔

جان ملٹن ... ۱۶۰۸ء سے ۱۶۷۴ء تک رہا۔ یہ افضل و اکمل شعرائے انگلستان تھا اور فردوسی طوسی کا ہمپایہ تھا۔ یہ کرومول مدارالمہام سلطنتِ جمہوری کا وزیر تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے پیرڈائز لوسٹ یعنے بہشت گم کردہ بہت عمدہ کتاب ہے۔ یہ کتاب نظم ہے اور اسکی بارہ جلدین ہین اور اسمین حضرت آدم و حوا کے بہشت سے نکالے جانے کا قصہ بکمال

فصاحت وبلاغت وعالی مضمونی ونازک خیالی نظم کیا ہی - یہ کتاب اوسنے عالم فقر ونابینائی مین تصنیف کی تھی اور سنہ ۱۶۵۸ء سے سنہ ۱۶۶۵ء تک اسکی تصنیف مین مشغول رہا - اسکے سوا اس شاعر جلیل کی اور بہت سی تصنیفات ہین - انمین سے پیَرَڈائز رِیگینڈ یعنے بہشتِ بازستادہ کتابِ مذکور الصدر سے چھوٹی ہے اور اسمین حضرت آدم کی توبہ قبول ہونیکی کیفیت نہایت لطیف اور عارفانہ طرز سے نظم کی ہے - کومس - لِسِیڈَس - سیمسن آگونسٹس - للیگرو - الپنسروزو یہ پانچ مثنویان بھی اسی شاعر عدیم النظیر کی تصنیف ہین اور علاوہ اسکے اوسنے بہت سی غزلین کہین - اوسنے نثر مین بھی بہت کچھہ لکھا اور وہ چاہتا تھا کہ عبارت انگریزی مین لاطینی زبان کی ترکیب اور محاورات داخل کرے مگر یہ کوشش اوسکی بیکار ہوئی -

اِڈورڈ ہاید ...... سنہ ۱۶۰۸ء سے سنہ ۱۶۷۴ء تک رہا - نواب کلیرنڈن خطاب پایا - یہ شخص چارلس اوّل کا وزیر تھا اور سلطنتِ جمہوری کے زمانہ مین ملک بدر کردیا گیا تھا - پھر سنہ ۱۶۶۰ء سے سنہ ۱۶۶۷ء تک صدر الصدور رہا - اسنے تاریخ بغاوت انگلستان تصنیف کی اور اوسمین جنگ خانگی کے حالات لکھے مگر یہ تاریخ ملکہ این کے زمانہ تک نہین مشتہر ہوئی

سموئیل بٹلر .... سنہ ۱۶۱۲ء سی سنہ ۱۶۸۰ء تک رہا- یہ شاعر پیشتر ایک کسان تھا اور ضلع وُرسٹر کا رہنی والا تھا- اسکی تصنیفات مین سی ہیُوڈِبْرَاس مشہور مثنوی ہے اِس مثنوی مین اوسنے فرقہ پیُوریٹن کی بڑی ہجو کی ہی اور یہ چارلس دوم کے عہد مین مشتہر ہوئی-

جَانْ بَنْیَن .... سنہ ۱۶۲۸ء سی سنہ ۱۶۸۸ء تک رہا- ضلع بَڈْفرڈ کا ٹھٹھیرا تھا- پھر فوج مین بھرتی ہوا- پھر وعظ کہنا شروع کیا اور اسی سبب سی قید ہوا- اسکی تصنیفات مین سی پِلگِرمسِ پراگرس یعنے مَنْہجُ السّالکین بہت مشہور ہے- اس کتاب مین اوسنے ایک مسافر کا خیالی قصہ لکھا ہے کہ بعد قطعِ منازل وطیِ مراحل و تحمّلِ مصائب و صعوبات سفر منزل مقصود تک صحیح و سالم پہنچا اور اسّی کنایۃً وہ مرد عیسائی مراد ہی جو اس دار المحن مین اپنی دین مین ثابت قدم رہے-

رچارڈ بیکسٹر	۱۶۱۵ء سی ۱۶۹۱ء تک رہا - یہ ایک قسیس مشہور فرقۂ پروٹسٹ بٹیرین کا تھا - اسنی ۱۲۶ کتابین تصنیف کین -
جان ڈرایڈن	۱۶۳۱ء سی ۱۷۰۰ء تک رہا - منجملۂ اجلۂ شعرائے انگریزی ہے - اوسنی ہجو اور غزلین خوب کہین اور ورجل شاعر رومی کے دیوان کا ترجمہ شعرِ انگریزی مین کیا -
جان لوک	۱۶۳۲ء سی ۱۷۰۴ء تک رہا - مدرسۂ عالیۂ اکسفرڈ مین علم حاصل کیا - اپنی زمانہ مین بڑا فلسفی کامل و حکیم جید تھا - اوسکی تصنیفات مین سی ایک کتاب مبحث عقل مین بہت مشہور ہی یہ کتاب ۱۶۹۰ء مین مشتہر ہوئی تھی
گلبرٹ برنٹ	۱۶۴۳ء سی ۱۷۱۵ء تک رہا - اسکاٹ لنڈ کا رہنیوالا تھا اور ولیم سوم کا ہمدم وہمراز تھا - آخر سیلسبری کا اسقف مقرر ہوا - اوسنی ایک اپنی زمانہ کی تاریخ لکھی اور ایک تاریخ کلیسائے انگلستان کے حال مین تصنیف کی

صنّاعانِ مشہور

اِنیگو جونس .... سنہ ۱۵۷۳ء سی سنہ ۱۶۵۲ء تک رہا۔ لنڈن کا رہنی والا تھا بڑا نامی معمار تھا لنڈن مین جو بادشاہی مکان قصرِ سفید کے نام سی مشہور ہی اوسکے عشرت خانہ کا نقشہ اسی معمار نے بنایا تھا۔

رُوبنسِ .... سنہ ۱۵۷۷ء سی سنہ ۱۶۴۰ء تک رہا۔ ایک مشہور مصوّر بلجیم کا رہنی والا تھا۔ چارلس دوم اوسکا مُربّی اور قدردان ہوا اور اوسکی حکم سے اوسنے قصرِ سفید کے عشرت خانہ مین نقش و نگار بنائے

وینڈ ایک .... سنہ ۱۵۹۹ء سی سنہ ۱۶۴۱ء تک رہا۔ بلجیم کا مصوّر تھا اور سر روبنس مصوّر کا شاگرد تھا۔ چند مدّت تک وہ چارلس اوّل کی سرکار مین رہا اور اوسکی تصویر کھینچی

سر پیٹر لِلی .... سنہ ۱۶۱۷ء سی سنہ ۱۶۸۰ء تک رہا۔ یہ مصوّر ویسٹ فیلیا کا رہنوالا تھا۔ چارلس دوم نے اوسکی بڑی قدردانی اور عزّت افزائی کی۔ اوسنے حسینانِ دربارِ شاہی کی تصویرین کھینچین۔

سر کرسٹوفر رین......سنہ ١٦٣٢ء سے سنہ ١٧٢٣ء تک رہا۔ پادشاہان اسٹوارٹ کے آخر زمانہ میں فقط یہی صناع مشہور ہوا۔ فن معماری میں دستگاہ کامل رکھتا تھا۔ اسی نے کلیسائے سینٹ پال کا نقشہ بنایا تھا

سر گوڈفری نلر......سنہ ١٦٤٨ء سے سنہ ١٧٢٣ء تک رہا۔ جرمنی کا مصور تھا۔ ولیم سوم اور جارج اول اور ملکہ آین کا ملازم رہا۔

سوانح عظیمہ زمانہ پادشاہان اسٹوارٹ

وقائع عامہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
پارلیمنٹ کو باروت سے اڑا دینے کی تدبیر کی گئی	...جیمس اول...	سنہ ١٦٠٥ء
وزیر ربلی کا سر جدا کیا گیا	...ایضاً...	سنہ ١٦١٨ء
ہیمپڈن کی روبکاری ہوئی	...چارلس اول...	سنہ ١٦٣٧ء
چارلس اول قتل کیا گیا	...ایضاً...	سنہ ١٦٤٩ء
لنڈن میں بائے عظیم نازل ہوئی	...چارلس دوم...	سنہ ١٦٦٥ء
لنڈن میں قیامت کی آگ لگی	...ایضاً...	سنہ ١٦٦٦ء
سات اسقفوں کی روبکاری ہوئی	...جیمس دوم...	سنہ ١٦٨٨ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
ولیم شاہزادۂ اورنج انگلستان مین وارد ہوا	جیمس دوم	بسنہ ۱۶۸۸ع
پادری سیشوریل کی روبکاری ہوئی	ملکہ اینی	بسنہ ۱۷۱۰ع

تغیّرات سلطنت

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
اتّحاد سلطنت انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ	جیمس اوّل	بسنہ ۱۶۰۳ع
تحریر عرضداشت حقوق	چارلس اوّل	بسنہ ۱۶۲۸ع
آغاز پارلیمنٹ دراز	ایضاً	بسنہ ۱۶۴۰ع
کرمویل نے پارلیمنٹ دراز کو شکست کیا	سلطنت جمہوری	بسنہ ۱۶۵۳ع
سلطنت شخصی بحال ہوئی	چارلس دوم	بسنہ ۱۶۶۰ع
ٹیسٹ ایکٹ جاری ہوا	ایضاً	بسنہ ۱۶۷۳ع
قانون حبس بیجا کورپس نافذ ہوا	ایضاً	بسنہ ۱۶۷۹ع
آزادی مذہب کا دوسرا اشتہار جاری ہوا	جیمس دوم	بسنہ ۱۶۹۶ع
انقلاب سلطنت انگلستان ظہور مین آیا	ایضاً	بسنہ ۱۶۸۸ع

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
سند اظہار حقوق لکھی گئی	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۹ء
قانون وراثت سلطنت جاری ہوا	ولیم سوم	سنہ ۱۷۰۱ء
اتحاد ہر دو پارلیمنٹ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ	ملکہ این	سنہ ۱۷۰۷ء

فتوح

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جزیرہ جمیکا پر انگریزون کا تسلط ہوا	سلطنت جمہوری	سنہ ۱۶۵۵ء
جبل الطارق پر انگریزون کا قبضہ ہو گیا	ملکہ این	سنہ ۱۷۰۴ء

محاربات و مصالحات

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
آغاز جنگ سی سالہ	جیمس اول	سنہ ۱۶۱۸ء
جنگ اجہل	چارلس اول	سنہ ۱۶۴۲ء
جنگ اول نیوبری	ایضاً	سنہ ۱۶۴۳ء
جنگ مارسٹن مور	ایضاً	سنہ ۱۶۴۴ء
جنگ دوم نیوبری	ایضاً	سنہ ۱۶۴۴ء
جنگ نیزبی	ایضاً	سنہ ۱۶۴۵ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ ڈنبار	سلطنت جمہوری	بسنہ ۱۶۵۰ء
جنگ ورسٹر	ایضاً	بسنہ ۱۶۵۱ء
مصالحۂ مخفی بمقام ڈوور	چارلس دوم	بسنہ ۱۶۷۰ء
جنگ سجمور	جیمس دوم	بسنہ ۱۶۸۵ء
جنگ کلی کرینکی	ولیم سوم	بسنہ ۱۶۸۹ء
جنگ بوین	ایضاً	بسنہ ۱۶۹۰ء
جنگ لاہوگ	ایضاً	بسنہ ۱۶۹۲ء
مصالحہ رسوک	ایضاً	بسنہ ۱۶۹۷ء
جنگ بلنہیم	ملکہ این	بسنہ ۱۷۰۴ء
جنگ راملیس	ایضاً	بسنہ ۱۷۰۶ء
جنگ اوڈنارڈ	ایضاً	بسنہ ۱۷۰۹ء
جنگ مالپلاکی	ایضاً	بسنہ ۱۷۰۹ء
مصالحہ یوترکٹ	ایضاً	بسنہ ۱۷۱۳ء

زمانۂ سلطنتِ خاندانِ برنزوک

از ۱۷۱۴ء تا آنِ ہذا — ۱۵۸ سال — ۶ پادشاہ		سنہ جلوس
جارج اول	(جیمس اول کا نواسا)	بسنہ ۱۷۱۴ء
جارج دوم	(پسر)	بسنہ ۱۷۲۷ء
جارج سوم	(نبیرہ)	بسنہ ۱۷۶۰ء

ـــ

تولیتِ ولیعہد (یعنی جارج چہارم)......... ۱۰

جارج چہارم............ (پسر) ۱۰

ولیم چہارم........... (برادر) ۷

ملکۂ معظمۂ وکٹوریا........ (برادرزادی) ۲

اِن بادشاہون کے زمانہ مین یہ امر عظیم ہوا کہ محکمۂ عوام پارلیمنٹ کا اختیار و اقتدار بہ نسبت زمانۂ پادشاہانِ سابق کے زیادہ ہوگیا

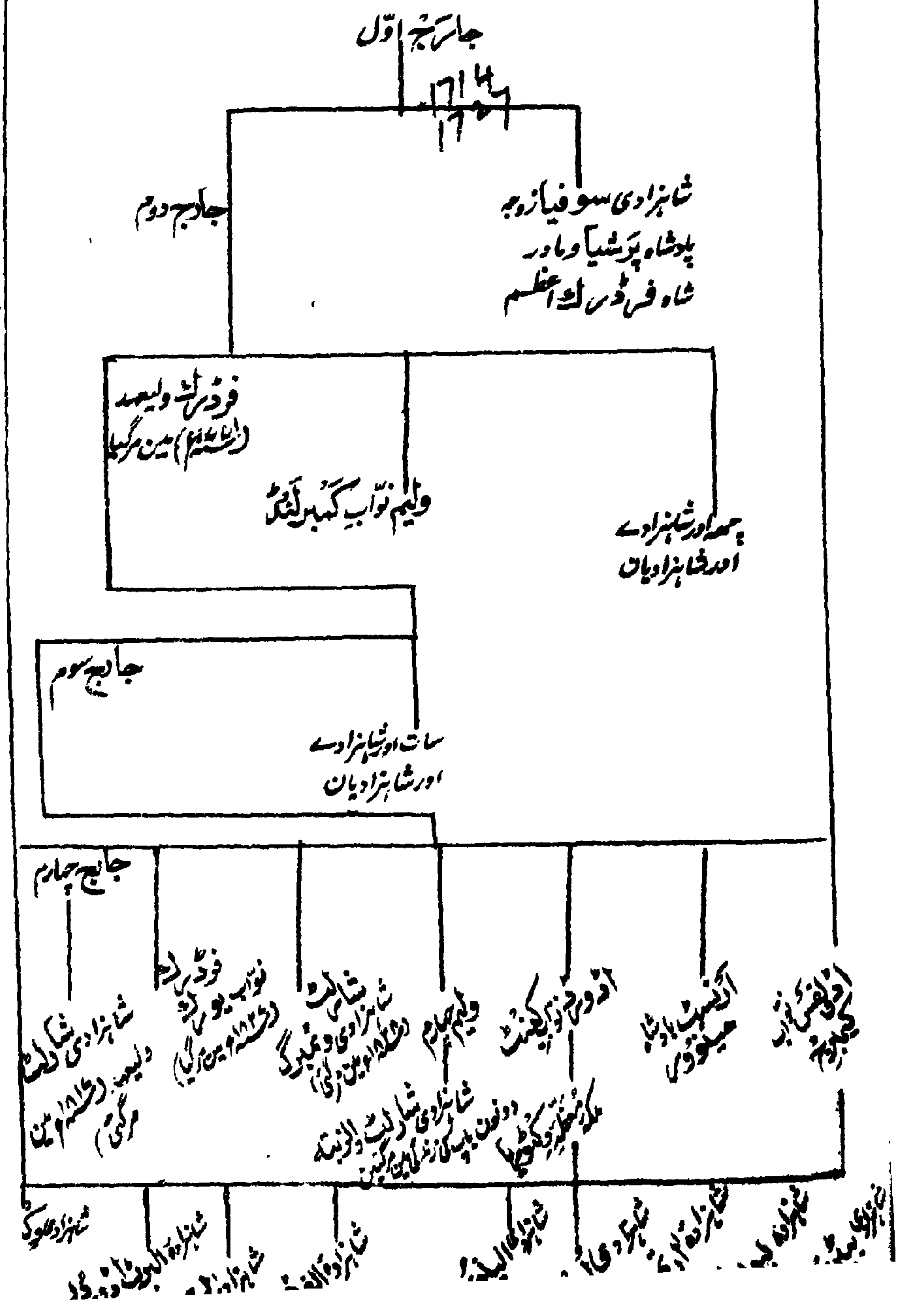
باب اوّل

عہد شاہ جارج اوّل

سنہ ولادت ۱۶۶۰ء۔ سنہ جلوس ۱۷۱۴ء سنہ وفات

جارج اوّل ۵۴ برس کے سن مین سریرآرائے سلطنتِ برطا ہوا۔ یہ پادشاہ ہینوور واقع ملکِ جرمنی کا شاہزادہ تھا۔ باپ اُس کا نسبتِ اگسٹس رئیسِ ہینوور تھا اور مان دخترِ الزبتہ تھی اور الزبتہ ملکِ بھیمیا کی ملکہ اور شاہ جیمز اوّل کی بیٹی تھی لہذا جارج اوّل جیمس اوّل کی بیٹی کا نوا یعنے اوسکا نواسا ہوا۔ چونکہ یہ پادشاہ از سنِ طفولیت تا جلوس تخت سلطنت مین رہا تھا لہذا انگلستان کے حال سے بہت کم واقف تھا

شجرۂ نسب خاندانِ پادشاہانِ برنزوک



انگریزی زبان مین تقریر و تحریر سے عاجز رہا - اوسکی بی بی سُوفیا
خاندانِ بی نز ملکی شاہزادی تھی اور اوسکی رشتہ کی بہن بھی تھی -
اوسنے بی بی پر بہ ظلم کیا کہ چالیس برس تک اوسی ھینُووَرْ کے قلعہ
مین قید رکھا اوسا اوسکے بچون کو بھی اوسکے پاس نہ جانے دیتا تھا -
اس پادشاہ کی تخت نشینی سے سلطنتِ برطانیہ اور ریاست
ھینُووَرْ متحد ہو گئی -

امورِ سیاست مین جارج فرقۂ وِھگ کا طرفدار
تھا کہ اسی فرقہ نے اوسے تخت پر بٹھایا تھا اور فرقۂ ٹُوری سے
کارہ و متنفر اور خائف و ترسان رہتا تھا اور اس کراہت و تنفر کو
چھپاتا نہ تھا - جس عنوان سے اوسنے سلطنت کی وہ دو باتون پر مبنی تھا -
اوّل یہ کہ وہ اپنی ریاست ھینُووَرْ سے کمال محبّت رکھتا تھا - دوم یہ
کہ وہ جیمس کذّاب مُدّعی سلطنت اور اوسکے ہوا خواہون سے
ہمیشہ خائف و ترسان رہتا تھا - چونکہ اس شاہزادہ کا نام جیمس یعنے
یعقوب تھا لہذا اسکے اتباع و موالی کا لقب جیکوبائیٹس
یعنے یعقوبیّین ہو گیا -

پادشاہ کی مخالفت سے وزراے ٹُوری پر
جلد زوال آگیا - معاہدۂ یُوٹرکٹ مین جو کارروائی اونھونے

کی تھی اوسکی تحقیقات کیواسطے ارباب محکمۂ عوام نے ایک کمیٹی مخفی مقرر کی اور اس کمیٹی کا صدر سر ابورٹ والپول کو مقرر کیا۔ یہ شخص ۱۶۷۶ء مین پیدا ہوا تھا اور مدرسہ عالیہ کیمبرج مین تعلیم پائی تھی اور ۱۷۰۸ء مین اوس قسم کا وزیر مقرر ہوا جس سے انتظام امور جنگ متعلق ہوتا ہے اور اب وہ افواج انگریزی کا بخشی تھا۔ الغرض پیشوایان فرقۂ ٹوری یعنے نواب آکسفرڈ و بولنگبروک و اورمنڈ جنہیں اس امر کا شبہ قوی ہوا تھا کہ یہ جیمس کذاب سے خفیہ خط وکتابت رکھتے ہین بجرم بدخواہی پادشاہ ملزم و ماخوذ ہوے نواب آکسفرڈ کو محبس ٹاور مین قید کیا مگر اوسکے جرم کی نسبت محکمۂ امرا اور محکمۂ عوام کی راے مین اختلاف ہوا اس سبب سے اوس بیچارے کی جان بچگئی۔ نواب بولنگبروک اور اورمنڈ براعظم یوروپ مین بھاگ گئے اور جیمس کذاب کے مشیر ہوے

اب انگلستان مین بڑے ہنگامے برپا ہوے اسواسطے کہ تمام قوم انگریز فرقۂ ٹوری سے موافق تھی اور جب نواب آکسفرڈ کو قید کرکے محبس ٹاور کی طرف لیچلے تو ایک انبوہ کثیر اوسکی گاڑی کے ارد گرد غل مچاتا ہوا گیا بعد اوسکے انہین لوگون نے ضد کے مارے اسمتہ فیلڈ مین ولیم سوم کی تصویر جلادی۔ اٹربری اسقف نے علی رؤس الاشہاد شاہ جارج کو غاصب سلطنت کہا

اور پادشاہ کو جلانے کے واسطے مدرسۂ اگسفرڈ کے طالب العلمون نے ۲۹ مئی کو عید کی کہ اسی تاریخ پادشاہان اسٹوارٹ کو دوبارہ سلطنت ملی تھی — ضلع اسٹیفرڈ مین مفسدون کے مجمعے رہتے تھے اور جب یعقوبیین یعنے ہواخواہان جیمس کذاب اس شاہزادہ کی حقیت اور بہبودی بیان کرتے تھے تو وہ سب خوش ہوتے تھے اور واہ واہ سبحان اللہ کہتے تھے — آخرکار سرکار نے تاخیر مناسب نجانی اور ان مفسدون کا تدارک قرار واقعی کیا اور قانون انسداد ہنگامہ پردازی جاری کیا — اس قانون مین یہ حکم لکھا تھا کہ جب بارہ آدمیون سے زیادہ کسی مقام پر جمع ہون اور ایک وقت معین مین متفرق نہو جائین تو سرکاری سپاہی اونکی جمعیت کو پراگندہ و منتشر کر دین — علاوہ برین یہ اشتہار جاری کیا کہ جو شخص جیمس کذاب کا سر کاٹ لاتے اوسے دس لاکھ روپیہ انعام ملے گا اور افواج بری و بحری لڑائی کیواسطے تیار ہونے لگین —

آخر کو معلوم ہوا کہ پادشاہ اور اوسکے وزیرون کا خوف بیجا نہ تھا اور فی الحقیقت جیمس کذاب فرانسیس مین موجود تھا اور فتح کی امید سے پھولا ہوا تھا اور شاہ فرانس کے وعدۂ نصرت سے اوسکا دل اور بڑھ گیا تھا مگر پادشاہ فرانس کے مرنے سے مدعی سلطنت انگلستان کے عضو شکست ہوگئے اور امید فتح بالکل منقطع ہوگئی

اسواسطے کہ نواب اورلینس جو اب متولیِ سلطنتِ فرانس مقرر ہوا تھا اپنے ملک کے محاصل کے انتظام مین مصروف تھا اوسے کیا غرض پڑی تھی کہ ناحق انگلستان پر فوج کشی کر کے اپنا روپیہ غارت کرتا۔

بغاوت اسکاٹ لنڈ ۱۷۱۵ء

اسی اثنا مین نائرۂ فسادِ اسکاٹ لنڈ اور انگلنڈ مین افروختہ ہوا۔ پہلے اسکاٹ لنڈ کا حال سُنئے کہ نواب مار نے دس ہزار آدمی قبائل کوہی سے مقام بریمار پر جمع کئے اور تمام بلاد کوہی پر قبضہ کر لیا۔ ادھر نواب ارگایل نے فوجِ پادشاہی کو ہمراہ لیکر شہرِ اسٹرلنگ مین خوب مضبوط مورچہ باندھا اور نواب مار کی حرکات و سکنات کو دیکھتا رہا۔ انگلنڈ مین نواب ڈرونٹ واٹر اور فورسٹر نے جو ضلع نورتھمبرلنڈ کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اوس ضلع کے لوگون کو فوج شاہی کو مقابلہ کے واسطے طلب کیا مگر بہت کم لوگون نے اونکا حکم مانا۔ لکن نواب ڈرونٹ واٹر اور فورسٹر کی مدد کو نواب ملٹن نے اسکاٹ لنڈ سے ۱۸۰۰ کوہی بھیجے اور بعض امرائے سرحدِ جنوبی بھی اونکے شریک ہوئے۔ مگر فوج شاہی نے فورسٹر کو ایسا دبایا کہ وہ قصبہ پرسٹن واقع ضلع لنکشیر مین گھس گیا اور مایوس ہو کر ہتھیار ڈالدئے۔ اوسی روز شریف میور واقع ضلع پرتھ مین نواب ارگایل سپہ سالارِ فوجِ شاہی نے نواب مار کو شکست فاش تو نہین دی

مگر ایسا شدید مقابلہ کیا کہ تھوڑی دیر لڑکے نواب مارٹر بعجلت تمام شہر پرتہ
کو پھر گیا۔

جیمس کذاب کو اہل فرانس جیمس غازی کہتے
تھے اور انگلنڈ مین جو اوسکی ہواخواہ تھے وہ اوسے جیمس سوم
کہتے تھے اور اسکاٹ لنڈ مین جو اوسکے خیر خواہ تھے وہ
اوسی جیمس ہشتم کہتے تھی اب کذاب موصوف یہ سونچا کہ دیکھون اپنے وطن
یعنے اسکاٹ لنڈ مین جانا میرے حق مین مفید ہوتا ہے یا نہین
اِس خیال سے وہ پیٹرھڈ مین پہنچا مگر بالکل بے سروسامان
تھا نہ اوسکے پاس فوج تھی نہ روپیہ تھا نہ مینجرین تھا۔ جب اوسکے ہواخواہون
نے اوسے بالکل تھیدست دیکھا تو وہ بھی مایوس ہو کر کھسک گئی کیونکہ اونھین
اسکی امید قوی تھی کہ ہمارا سردار فرانسیس سے مدد لیکر آئے گا اور خاندان
اسٹوارٹ کا پھر رنگ جمائے گا۔ مگر اس شاہزادہ کی بیوقوفی دیکھیے
کہ ابھی سلطنت کے نام خاک نہ ملا تھا لکن وہ اپنی تاجداری کی تیاریان
کر رہا تھا اور کئی دن اوسنے اسی سامان مین اپنی اوقات شہر پرتہ
مین ضائع کی اور وہان بیٹھا ہوا خیالی پلاؤ پکا رہا تھا کہ اب تو سلطنت
اپنا مال ہے حالانکہ کچھ ہونا ہوانا خاک نہ تھا کہ اتنے مین ہرکارے نے
آکر خبر دی کہ پیر و مرشد آپ کا دشمن نواب آرگایل مع فوج آگے بڑھتا
چلا آتا ہے۔ بس یہ خبر سنکر جیمس کے سارے نشے ہرن ہو گئے اور
شمال کی سمت مونٹ روز کو روانہ ہوا اور وہان پہنچکر وہ خود

اور نواب ماؤ جہاز پر سوار ہوکر فرانسیس چلدئے اور فوج کو اوسکی
تقدیر پر چھوڑ گئے۔ کذّاب موصوف کی شرکت کے جرم مین نوّاب
ڈَروِنٹ واٹر اور لارڈ کینمیوئر اور اور بیس شخصون نے پھانسی پائی
اور بہتون کی جاگیرین ضبط ہوگئین۔ اور ہزار آدمی سے زیادہ امریکائی
شمالی مین نکالدئے گئے۔ غرض ۱۷۱۵ء کی بغاوت کا انجام یہ ہوا۔

جارج اوّل کے عہد مین ایک تغیّر عظیم آئینِ سلطنت
مین واقع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ قانون ہفت سالہ جاری ہوا جسکا
مفاد یہ تھا کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین اجلاس کرسکتی
یہ تدبیر صائب فرقۂ وھگ کی سعی سے عمل مین آئی تھی اور اس سے
بہت سے فساد مٹ گئے اسواسطیکہ اسکے پیشتر بموجب قانونِ
سہ سالہ کے کوئی پارلیمنٹ تین سال سے زیادہ نرہ سکتی تھی اور اسمین
یہ بڑی قباحت تھی کہ ایک پارلیمنٹ کے تقرّر کے وقت جو لوگون کو
اوسمین شریک ہونے کا جوش و خروش پیدا ہوتا تھا ہنوز وہ کم
نہونے پاتا تھا کہ دوسری پارلیمنٹ کی دھوم پڑجاتی تھی اور اور زیادہ
ھلڑ مچ جاتا تھا۔ فرقۂ وھگ اور فرقۂ ٹوری مین خصومت حد سے
سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔ یہ سچ ہے کہ ارباب سیاست کا تشاجر و تخالف
مثل مدّ و جزرِ دریا کے ملک کو بہت نافع ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے
لوگون کی طبیعت مین ہیجان و سوران رہتا ہے اور غفلت و کاہلی نہین

نے پاتی اور انتظام ملک مین خطا اور ظلم نہین ہونے پاتا مگر جب اونکی
الفتِ باہمی حدِ اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے تو اوس سے زیادہ کوئی
بر ملک کو مضر نہین ہوتی۔ اِس سبب سے ایسے ایسے قوانین کا جاری
نا جیسے قانونِ ہفت سالہ ہے نہایت ضروری اور مفید تھا

اپنے وطن ہینوور کی خاطر سے جارج
دشاہانِ سویڈن و اِسپانیہ سے لڑا۔ اِس نزاع کا
منشا یہ ہوا کہ جارج نے بریمن اور وردن کی ریاستین
دشاہِ ڈینمارک سے مول لی تھین اب چارلس شاہِ سویڈن
نے اون ریاستون پر اپنی ملکیت کا دعوےٰ کیا۔ غرض لڑائی ہونے
وتھی کہ پادشاہ سویڈن ہنگامِ محاصرۂ فریڈرک شالٹ مارا
یا اور انگلستان اوسکے حملہ سے مامون و مصئون رہا۔ بعد ازان
لوکِ اربعہ یعنے پادشاہانِ جرمنی و انگلنڈ و فرانس و
ہالنڈ نے اسپانیہ کے پادشاہ سے لڑنیکو باہم سازش کی اسکا
منشا یہ ہوا کہ فلپ شاہِ اسپانیہ نے بعض بلادِ اطالیہ
مین جو شہنشاہِ جرمنی کے زیر حکومت تھے مداخلتِ بیجا کی —
عساکرِ اربعہ مین سے فوج انگریزی نے بسرداری بائینگ امیر البحر
سپانیہ کی فوج بحری کو جزیرۂ صقلیہ مین قریب راس پسارو
کے شکست دی۔ اِس شکست کا انتقام البرونی وزیر اسپانیہ

نے یہ لیا کہ جیمس کذاب کیطرف سے اسکاٹ لنڈ پر فوج کشی کی مگر اس شدت سے طوفان آیا کہ اسپانیہ کے جہازون کے پرخچے اڑ گئے اور وہ بے نیلِ مقصود پھر گئے۔ جب شاہ اسپانیہ نے جنگ بحری و بری دونون مین شکست کھائی تو ملوکِ اربعہ سے سائلِ صلح ہوا۔

جس سال یہ معرکہ ہوا اوسی سال مجلسِ اساقفہ و قسیسین جو انتظام امورِ کلیسائی کے واسطے قانون بناتی تھی اور مثلِ پارلیمنٹ کے پادشاہ کو روپیہ بھی دیتی تھی موقوف ہوگئی اور پھر کبھی یہ مقرر ہوئی۔ جبسے سیاستِ ملک مین فقط اساقفۂ کبار اور اساقفۂ صغار کو مداخلت رہگئی ہے اور محکمۂ امرا مین شریک شوریٰ ہوتے ہین۔

۱۷۱۹ء مین سوداگرون پر عجب بلا نازل ہوئی۔ پیرس پایۂ تختِ فرانس مین ایک مہاجن لا نامی نے کہ اسکاٹ لنڈ کا باشندہ تھا ایک جماعت سوداگرون کی اس غرض سے مقرر کی کہ روپیہ اور اشرفی کے بدلے نوٹ کے کاغذ چلائین۔ اب اِن سوداگرون کا دوالا نکل گیا اور ہزارون آدمی جو اِنکے شریک ہوئے تھے تباہ ہوگئے۔ دوسرے سال ایک جماعت سوداگرون کی انگلستان مین قائم ہوئی۔ اس جماعت کا نام تجارِ بحرِ جنوبی تھا اور

اِسکی بھبودی کا یہ باعث ہوا کہ قرضۂ قومی بڑھتے بڑھتے ۵۳ کرور روپیہ ہوگیا تھا اور جن لوگون نے روپیہ قرض دیا تھا سرکار کو چھ روپیہ سیکڑا کے حساب سے اونھین سود دینا پڑتا تھا اور سود کی تعداد ۳ کرور ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی تھی — یہان کل آمدنی ملک ۸ کرور روپیہ سالانہ تھی لہٰذا اسقدر سود دینا سرکار کو بہت کھلا اور اب بڑے بڑے سیاق دان اِس امر عظیم مین غور و خوض کرنے لگے کہ کوئی تدبیر ایسی بھی نکل سکتی ہے کہ اس بارِ قرض سے سرکار سُبکدوش ہو جاتے نہین تو خیر کچھ تو یہ بارِ گران کم ہو جائے — بنک انگلستان اور تجّارِ بحرِ جنوبی نے اِس مقصدِ عظیم کی انجاح کی گئی تدبیرین سرکار سے عرض کین اور تُجّارِ بحرِ جنوبی کی عرض سرکار نے قبول کی — اِس جماعت کا مُنتظم اور سربراہ کار بلنٹ تھا اوسنے سرکار سے عرض کی کہ تمام قرضۂ قومی ہمارے ہاتھ بیچ ڈالیئے اور جسقدر روپیہ آپکو درکار ہو ۵ روپیہ سیکڑا پر ہم سے لیجیئے بلکہ سات کرور روپیہ اور ہم سرکار کو نذرانہ کے طور پر دیتے ہین — اس تدبیر سے سرکار کو یہ فائدہ ہوا کہ قرضۂ قومی کا سود ہر سال ایک ثُلث گھٹتا جاتا تھا اور پھر بہت سا نقد روپیہ بھی سرکار کے ہاتھ آتا تھا — اس حسن سلوک کی مکافات مین سرکار نے تجّارِ بحرِ جنوبی کو یہ حق عطا کیا کہ اونکے سوا کوئی جنوبی دریاؤن مین تجارت نکرے — اب انگلستان مین

جا بجا یہ تذکرہ ہونے لگا کہ جزائر بحرُ الکاہل مین اسقدر روپیہ ہے جسکی حد و پایان نہین اور اِس ذکر کو لوگ کس اشتیاق سے سُنتے تھے کہ اللہ اکبر - یہ خبر سنکر سیکڑون آدمی سراسیمہ تجارِ بحرِ جنوبی کے کارخانون مین دوڑے اور اونسے کہا کہ جسقدر روپیہ ہمارا قرضۂ قومی مین شریک ہے وہ آپ لے لین اور اوسکے عوض مین ہمین اپنی تجارت مین شریک فرمائین — اللہ اکبر حرص مال کیسی عالمگیر تھی کہ اہلِ دوَل اور زنانِ بیوہ اور اربابِ سیاست یہانتک کہ ہرکارے ایک دوسرے کو دھکیاتے ہوئے سراسیمہ دوڑے اور اون سوداگرون کی میز پر روپیہ پھینکدیا اور اونکے متصدّیون نے اونھین کچھ کاغذ کے پرزے دیدیئے اِن پرزون کو وہ سادہ لوح یہ سمجھے کہ اِن سے بِسگنی دولت ملے گی - جب اون سوداگرون نے یہ اقرار کیا کہ جو ہمارے ساتھ روپیہ شریک کرے اوسے کم سے کم پچاس روپیہ سیکڑا دین گے تو اور بہت سے لوگ شریک ہوئے - غرض حریصون کو روپیہ کے عشق مین مالیخولیا ہوگیا اور مالیخولیا جو بڑہا تو خاصا جنون ہوگیا - فقط اس امیدِ موہوم پر کہ بحرِ جنوبی کی تجارت سے ساری دنیا کی دولت ہمارے ہی گھر مین چلی آئی گی لوگون نے ہزار کی جگہہ دس ہزار دیئے اور اس بڑی کارخانہ کی دیکھا دیکھی بہت سے چھوٹے چھوٹے کارخانے تجارت کے قائم ہوئے اور کسی نے یہ اشتہار دیا کہ ہم سیسہ سے چاندی نکالے ایسے

کسینے یہ مشہور کیا کہ ہم آبِ شور کو شیرین کر دیتے ہین کسینے یہ خبر اُڑا دی کہ ہم اسپانیہ سے گھوڑے لاکر بیچین گے جسکا جی چاہے ہمارا شریک ہو۔ منتظمین کارخانۂ تجارِ بحرِ جنوبی نے پارلیمنٹ کی حمایت سے ان چھوٹے چھوٹے کارخانون کو دبا لیا مگر جب یہ کارخانے ٹوٹ گئے تو اونکا کارخانہ بھی کہ ان سب کی ناک تھی برباد ہو گیا اور اب اونکے شرکا بھی خواب غفلت سے بیدار ہوتے اور سب اپنے حصے بیچنے کو دوڑے لکن اب کون لیتا تھا۔ خلاصۂ کلام یہ کہ تجارِ بحرِ جنوبی کے دفتر بند ہو گئے اور ہزارون کے دوالے نکل گئے اور جھاڑی زمین پر بیٹھ گئے۔

نوّاب والپول ابتدا سے کہتا تھا کہ ارے یہ بڑا جوا ہے اسمین نہ پھنسو مگر اوس بیچارے کی کون سُنتا تھا آخر اب اوسی نے اپنی قوم کی عزت رکھلی اور یہ تجویز کی کہ جن جن کا روپیہ ڈوب گیا ہے اونکا نقصان لوگ آپس مین بانٹ لین تا کہ کُل قوم پر بارِ نقصان کم ہو جاے چنانچہ تجارِ بحرِ جنوبی کے سرمایہ مین سے نو کرور کے حصے بنکِ انگلستان کو دیئے گئے اور نو ہی کرور ایسٹ انڈیا کمپنی کے سر تھپے اور سرکار نے سات کرور روپیہ نذرانہ کے معاف کر دیئے۔ اگرچہ اس انتظام سے لوگون کا خوف و اضطرار کم ہو گیا اور کسیقدر اونکا نقصان بٹ گیا مگر اسپر بھی صدہا آدمی نانِ شبینہ کو محتاج ہو گئے اور سب نے

دوهائی دی کہ ہائے ہمین پادشاہ کے وزیرون نے اِس جال مین پھنسایا
اب ہم اونسے طالب انتقام ہین۔ اِنھین کے خوف سے نواب سنڈر
لنڈ وزیرِ اعظم اور ایل بی مہتمم خزانۂ عامرہ نے استعفا دیا۔
غرض تجارِ بحرِ جنوبی کا دوالا نکلنے سے سیکڑون گھر ویران ہوگئے
اور صدہا نے شکستہ دل ہوکر اپنے ہاتھ سے اپنے تئین ہلاک کرڈالا
اور یہ عظیم الشان کارخانہ مثلِ حباب برسرِ آب ایکدم مین فنا ہوگیا۔

بعد اِسکے رابرٹ والپول مہتمم خزانۂ عامرہ
مقرر ہوا اور بیس برس تک اِس عہدۂ جلیلہ پر مامور رہا۔ وہ انتظام
محاصلِ ملکی مین مداخلتِ تامہ اور دستگاہِ کامل رکھتا تھا اور انگلستان
اوسکا بندۂ احسان ہے کہ اوسکی تدبیراتِ صائب سے تجارت اور
دستکاری کو بڑی رونق اور ترقی ہوئی۔

جارج اوّل کے آخر عہد مین یہ سانحۂ عظیم ہوا کہ لعقوبین
یعنے ہواخواہان جیمسِ کذاب نے بہ نیتِ فساد سازش کی
اور وہ ظاہر ہوگئی اور اوسکی مشارکت کے جرم مین اٹربری
اسقف راوچسٹر تمام عمر کو انگلستان سے نکالدیا گیا دوسرا واقعہ یہ
ہوا کہ پادشاہِ انگلستان اور پادشاہانِ اسپانیہ وجرمنی
سے خفیف سی لڑائی ہوئی۔ اِس کا منشا یہ ہوا کہ ایسٹ انڈیا

وفات جارج اول ۱۱ جون ۱۷۲۷ع

کمپنی یعنی جماعتِ تاجرانِ ہند کے مقابلہ پر شہنشاہِ جرمنی نے ایک جماعتِ تجار شہر اوسٹنڈ مین مقرر کی تھی —

جارج اوّل صوبہ ہینوور مین گشت کر رہا تھا کہ اثنائے سفر مین قریب قصبہ اوسنابرگ کے مرض سکتہ مین مبتلا ہوا اور دوسرے دن مرگیا — اوسے ایک بیٹا تھا یعنے جارج دوم جو اوسکا جانشین ہوا اور ایک بیٹی تھی جسکا نام سوفیا تھا اور جو بادشاہِ پروشیا سے منسوب تھی —

اس بادشاہ کے خصائل و عادات بالکل اہل جرمنی کے سے تھے یعنے یہ اکثر افسردہ و منقبض رہتا تھا اور انجام بین اور کم گو تھا اور جو اوصاف کاروبار دنیا کے انصرام کے واسطے ضرور ہین یعنے جفاکشی اور ضبطِ اوقات وہ اوس مین جمع تھے مگر اوسنے اپنی بی بی سے ایسی بدسلوکی کی کہ اسکا جواب ہمسے کچھ نہین ہوسکتا علاوہ برایں انگلستان کی حکومت مین اوسنے فرقۂ وہگ کی ازحد جنبہ داری کی اور ہر امر مین ہینوور کی نفع کو انگلستان کے فائدہ پر مقدم سمجھا — اوسکی صورت سے سادگی اور مضبوطی ظاہر تھی —

جو ترقی و توسیع علوم و فنون کو اس بادشاہ کے عہد مین

ہوئی اوسمین دو تین باتون کا ذکر کرنا ضرور ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ فارن ہیٹ نے مقیاس الحرارۃ اختراع کیا۔ دوسری یہ کہ ریشم بافی کی کل نے رواج پایا۔ یہ کل لومب اطالیہ سے انگلستان مین لایا تھا۔ تیسرے یہ کہ چیچک کے ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا اور پہلے اس علاج کا امتحان مجرمون پر کیا گیا۔ چوتھی یہ کہ انگلستان مین اول مرتبہ سیسے کے حروف ڈھالے گئے۔

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	پرشیا	سنہ وفات
لوی چہارم	بسنہ ۱۷۱۵ء	فرڈرک	بسنہ ۱۷...ء
لوی پانزدہم	....	فرڈرک ولیم	....
اسپانیہ		**ترکستان روم**	
فلپ پنجم	بسنہ ۱۷۲۴ء	احمد سوم	....
لوی	بسنہ ۱۷۲۵ء	**شہنشاہ جرمنی**	
فلپ ششم	....	چارلس ششم	....
سویڈن		**پوپ**	
چارلس دوازدہم	بسنہ ۱۷۱۸ء	کلمنٹ یازدہم	بسنہ ۱۷۱۲ء
ملکہ الرکا لیونورا	....	انوسینٹ	بسنہ ۱۷۲۴ء
روس		بنیڈکٹ سیزدہم	....
پیٹر اعظم	بسنہ ۱۷۲۵ء		

مشاہیر اہل تصنیف زمانۂ جارج اوّل

جوزف ایڈیسن ...... ۱۶۷۲ء سے ۱۷۱۹ء تک رہا - بڑا انشا پرداز اور شاعر تھا - اوسکی طبع زاد مضامین کتاب اسپکٹیٹر یعنی نزہۃ الناظرین مین مشہور و معروف ہین - اوسکی نظمون مین سے ایک قسم کا مرثیہ اور ایک خط منظوم مشہور ہی - یہ شخص ملکہ این کے عہد مین وزیر ممالک غیر مقرر ہوا -

سر آئزک نیوٹن ...... ۱۶۴۲ء سے ۱۷۲۷ء تک رہا - ضلع لنکن کا باشندہ تھا - مدرسۂ عالیہ کیمبرج مین مدرس اعلی تھا - اس شخص کو ابو الحکماء انگریزی کہسکتے ہین - جبر و مقابلہ مین اسنے مسئلۂ مثلثات بالتکریر ثابت کیا اور فلسفۂ طبیعیہ مین مسئلۂ جذب اجسام مستنبط کیا - اوسکی تصنیفات مین سے ایک رسالہ علم طبیعیات مین مشہور ہی اور زبان لاطینی مین لکھا ہی - اوسنے حضرت دانیال اور اثبات وحی کے باب مین بھی کچھ لکھا ہی

سر رچارڈ اسٹیل ... ۱۶۷۱ء سی ۱۷۲۹ء تک رہا۔ ایرلنڈ کا رہنے
والا تھا۔ اسنے ۱۷۰۹ء مین ایک رسالہ
جاری کیا جسکا نام ٹیٹلر
یعنے ہزل گو ہے۔ بعد اوسکے ۱۷۱۱ء
مین کتاب مشہور بہ نزھۃ الناظرین
مین مختلف مضامین لکھنے شروع کئے
اور بہت سی نقول و حکایات تماشہ گاہون
مین شبیہ بنانے کے واسطے نظم کئے

باب ۲ دوم

عہد شاہ جارج دوم

سنہ ولادت ۱۶۸۳ء اور سنہ جلوس ۱۷۲۷ء اور سنہ وفات ۱۷۶۰ء

جارج اول کے بعد اوسکا بیٹا جارج دوم پادشاہ ہوا۔ اوسکی ولیعہدی کے زمانہ مین اوسکے باپ نے اوسے اور اوسکی ماں کو حسد کے مارے انگلستان مین نہ آنے دیا تھا۔ اب یہ پادشاہ سن کہولت کو پہنچ چکا تھا یعنے ۴۴ برس کا تھا اور اسکی شادی آنسپاک کی شاہزادی کیرولائین سے مدت سے ہوچکی تھی۔ یہ شاہزادی عقلمند اور خجستہ اطوار تھی اور

بادشاہ کے عہد مین بھی ہر دو فرقۂ متضادۂ ارباب سیاست مین سے فرقۂ وھگ کو غلبہ رہا اور فرقۂ ٹوری معرض خمول و ذہول مین پڑا۔

جارج دوم کے عہد مین سر رابرٹ والپول پندرہ برس تک وزیر اعظم رہا۔ باوجودیکہ یہ شخص بہت کم علم اور بڑا اکھڑ اور درشت مزاج تھا مگر منصب جلیل وزارت کو بڑے استحکام اور دانائی سے سنبھالے رہا لکن بد دیانتی بھی کی اور پندرہ برس جو وہ وزیر اعظم رہا تو رشوت کی بدولت۔ اوسکی دنیاداری اور مردم سازی کا یہ حال تھا کہ بعضون کو اوسنے خطابہاے عزت عنایت کیے بعضون کو تاجہاے کرامت سے سرفراز کیا بعضون کو تمغہاے دلاوری سے ممتاز کیا بعضون کو خدمات جلیلہ و کثیر المنفعۃ عطا کین اور ممبران محکمۂ عوام پر روپیہ کا مینہ برسا دیا۔ غرض روپیہ کے زور سے اکثر ممبران محکمۂ امرا و محکمۂ عوام ہمیشہ اوسکے کلمہ گو رہے۔

۱۷۳۳ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی جماعت تاجران ہند کو ایک نیا فرمان سرکار شاہی سے عنایت ہوا اور اسکے شکریہ مین اوسنے ۲۰ لاکھ روپیہ خزانۂ عامرہ مین داخل کیا۔ مگر والپول کے عہد وزارت مین ایک واقعہ اعظم وقایع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ محصول کے باب مین ایک قانون جاری ہوا۔ واضح ہو کہ انگلستان مین مال

تجارت پر دو قسم کا محصول لگایا جاتا ہے - ایک یہ کہ بعض اشیائے
تجارت اور ملکون سے انگلستان مین آتے ہین اونپر جو محصول لگایا
جاتا ہے اوسے کسٹم کہتے ہین - دوسرے یہ کہ بعض اشیاء تجارت
خود انگلستان مین بنتی ہین اونپر جو محصول لگایا جاتا ہے اوسے
اکسایس کہتے ہین - اب بعض بے ایمان سوداگرون نے یہ وتیرہ
اختیار کیا تھا کہ شراب اور تمباکو کا محصول صاف اڑا جاتے تھے - اسکے انسداد
کے واسطے والپول وزیر اعظم نے ایک قانون دوسرے قسم کے محصول
یعنے اکسایس کے باب مین تجویز کیا اور چاہا کہ یہی قانون شراب
اور تمباکو مین بھی جاری ہو - جب سوداگرون نے یہ رنگ دیکھا تو ہای
واویلا مچائی کہ اس قانون سے ہم برباد ہوجائینگے اور جو فریق اہل پارلیمنٹ
کا وزیر اعظم موصوف سے مخالف تھا اوسنے بھی ان سوداگرون کی تائید
کی اور کہا کہ اس قانون سے اوس کا صاف یہ منشا معلوم
ہوتا ہے کہ اس محصول کی تحصیل اور انتظام کے واسطے بہت سے ایسے
لوگ نوکر رکھے کہ جب پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب کیے جائین اور
وہ ان متوسلین خاص کو اشارہ کرے تو یہ اوسیکے موافق راے دین
جب وزیر اعظم نے کہ بڑا دور اندیش تھا یہ زور و شور مخالفین کا دیکھا
تو اپنے دل مین کہا کہ بلا سے بات جاتے مگر وزارت تو بچے اور یہ سوچکر
اوس قانون سے بالکل دست بردار ہوگیا جب فریق مخالف نے دیکھا کہ وزیر
اعظم دب گیا تو خوب بغلین بجائین اور پارلیمنٹ کے دوسرے اجلاس مین

نقض قانون درباب محصول ۱۷۳۳ء

چاہاکہ قانونِ ہفت سالہ کو بھی منسوخ کروالین مگر کچھ ہوا ہوا نہین

۱۷۳۶ء مین اِسکاٹ لنڈ مین ایک ہنگامۂ شدید برپا ہوا اور تمام ملک مین تلاطم پڑ گیا۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ شہر اِڈنبرا مین ایک سوداگر وِلسن نامے سرکاری محصول اُڑا جاتا تھا اِس جرم مین وہ گرفتار ہوکر جیلخانہ بھیجا گیا وہان سے اوسنے ایک اور قیدی رابرٹ سنج نامے کو نکالدیا لہذا لوگون نے وِلسن کی مروّت وہمت پر بڑی تحسین وآفرین کی اور جب اوسے پھانسی دینے لے گئے تو اونھون نے جلّاد اور سپاہیون کو مارے ڈھیلون کے بولا دیا۔ جب پورٹیس نے کہ محافظین شہر کا افسر تھا یہ ہنگامہ دیکھا تو مفسدون پر بندوقین مارین اور اونمین سے کتنی شخص مارے گئے۔ اس جرم کی پاداشں مین افسر مذکور کو پھانسی کا حکم صادر ہوا مگر لنڈن سے حکم آیا کہ ابھی اسے پھانسی نہ دو اور یہ افواہ اُڑا کہ اب کی ڈاک مین اوسکے عفوِ قصور اور رہائی کا حکم آجائے گا مگر لوگون نے یہ تجویز کی کہ یہ شخص کسیطرح سے بچنے نہ پائے اور ۱۷ ستمبر کو بوقت شب بہت سے آدمی اوس جیلخانے مین گھس گئے جس مین وہ قید تھا اور اوسکو نکالکر ایک تنگ بزار کی گلی پر پھانسی دیدی اِس ظلم سے سرکار بہت غضبناک ہوئی اور پارلیمنٹ مین ایک قانون اِس مضمون کا پیش ہوا کہ دیوار ہائے شہر اِڈنبرا منہدم

کردی جائین اور وہان کے لوگون کو جو فرمانِ شاہی عطا ہوا تھا وہ چھین لیا جائے۔ مگر اسکاٹ لنڈ کے ممبرون نے اس جرات و استقلال سے اس قانون کو رد کیا کہ آخر یہ جاری نہونے پایا لکن یہ کب ہوا جبکہ تمام اہلِ اسکاٹ لنڈ کو کلاً و قاطبتہً اہلِ انگلنڈ سے بغض و عداوتِ شدید پیدا ہوگئی ـــ

سنہ ۱۷۳۷ء مین ملکہ کیرولاین مرگئی ـــ یہ ملکہ والپول وزیر اعظم کی بڑی دوستِ شفیق اور حامی و مددگار تھی ـــ اسپر طرہ یہ ہوا کہ ۱۷۴۱ء مین جنگ اسپانیہ مین سپاہِ انگریزی نے شکست فاش کھائی اور مصائب مین مبتلا ہوئی ـــ اس شکست سے وزیرِ موصوف کی حکومت ایسی متزلزل ہوئی کہ اب اوسکا سنبھلنا غیر ممکن تھا۔ ادھر بادشاہ اور فریڈرک ولیعہد اوسے مخالف تھے اودھر بڑے بڑے علماء و فضلاء و شعراء مثل ٹامسن اور جانسن اور سوفٹ اور پوپ کے اوسکے مٹانے مین کد کر رہے تھے۔ فرقۂ وھگ کا ایک گروہ بھی وزیرِ موصوف سے ناراض ہوکر اوسکے دشمنون کا شریک ہوگیا اور اب میزانِ حکومت مین اوسکا پلہ ایسا بھاری ہوگیا کہ والپول فقط ایک پاسنگ رہگیا۔

اب جنگ اسپانیہ کی کچھ کیفیت سنئے کہ اس لڑائی کا

آغاز جنگ اسپانیہ ۱۷۳۹ء

فشا یہ ہوا کہ جب انگریزی جہاز ساحلِ امریکائے جنوبی پر پہنچتے تھے تو اسپانیہ کے جہازون کے ناخدا جو ساحل مذکور پر قابض و متصرف تھے کہتے تھے کہ ہمین شبہ ہے کہ ان انگریزی جہازون مین اس قسم کا مال ہے جسپر محصول پڑتا ہے پس ہم انکی تلاشی لینے کے مستحق ہین کیونکہ یہ ملک ہمارا ہے۔ نواب والپول نے ہرچند چاہا کہ اس معاملہ مین اہل اسپانیہ سے مصالحہ ہو جائے مگر اوسکی سعی بیسود ہوئی اور لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ جب اہلِ لنڈن نے سُنا کہ سرکار نے لڑائی کا عزم بالجزم کیا ہے تو خوب خوشی کے گھنٹے بجائے مگر جب وزیرِ موصوف نے اونہین اسقدر خوش دیکھا تو چپکے چپکے کہنے لگا کہ اب تو یہ لوگ خوشی کے گھنٹے بجاتے ہین مگر آخر کو کفِ افسوس ملین گے۔ غرض لڑائی ہوئی اور سپاہ انگریزی نے قصبہ پورٹو بلو جو خاکنائے ڈیرین مین واقع ہے چھین لیا مگر تھوڑے دنون کے بعد شکست بھی ایسی کھائی کہ یہ فتح بھول گئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ورنن امیر البحر اور ونٹورتھ سپہ سالار ایک بڑا بھاری بیڑا جنگی جہازون کا ایک شہر کارتھاجنا پر حملہ کرنے کو گئے مگر شکست کھائی اور اس شکست کا باعث سرداران انگریزی کے آپس کی نا اتفاقی ہوئی۔ اسپر طرہ یہ ہوا کہ وہان کی آب و ہوا ایسی خراب تھی کہ سیکڑون انگریز یونہین مر گئے اس سبب سے عام اہلِ انگلستان سرکار سے بہت ناراض ہوئی اور ۴۲ لسمن سردار

کو کچھ جنگی جہاز لیکر وِرنن امیر البحر کی کمک کو بھیجا - یہ سردار بھی کامیاب نہوا اور اوس مقام سے ہٹکر جنوب کی طرف چلا گیا اور بندرگاہ پیٹا واقع صوبہ چلی کو لوٹ لیا اور تین برس تک سمندر مین غنیمت کی فکر مین پھرا کیا آخر کو ایک جہاز اسپانیہ کا جو مانیلا کو جاتا تھا اور جسپر ۳۰ لاکھ روپیہ بار تھا پکڑ لیا - جب یہ سردار (انسن) سنہ ۱۷۴۴ء مین فقط ایک ہی جہاز لیکر انگلستان مین پھر آیا تو ۳۰ لاکھ روپیہ کا گٹھا دیکھکر لوگون کی باچھین کھل گئین اور اوسکے آنے کی بڑی خوشیان منائین —

اِسی زمانہ مین وہ فرقہ حادث ہوا جسکا نام مِتھڈسٹ ہے[1] یعنے اصولی ہے - اب اس فرقہ کے لوگ انگلستان مین بکثرت ہین

[1] یہ ترجمہ مناسبت لفظی کے لحاظ سے کیا گیا ہے کیونکہ مِتھڈسٹ کے لفظی معنی پابند طریقہ ہین اور یہی لفظ اصولی کا بھی مفاد ہے مگر باعتبار معنے اصطلاحی کے ان دونون لفظون مین البتہ تغایر ہے کیونکہ اصولیین اہل اسلام کا مسلک تو اجتہاد و تقلید اور استدلال بظواہر کتاب و سنّۃ اور اجماع و استصحاب پر مبنی ہے مگر مِتھڈسٹ یعنے اصولیین نصاریٰ کا مذہب یہ ہے کہ محض اقرار بالجنان اور تقرب الی اللہ اور خضوع باللہ اور رجوع القلب الی اللہ حقیقت ایمان اور موصل الی الجنان نہین ہے بلکہ عمل بالارکان اور تتبع طرق مخصوصہ و انحاء منصوصہ عبادت بھی فرض ہے جیسا کہ عبارت متن سے مترشح ہے ۱۲ —

اور ذی وقعت وذی اقتدار ہین ــ اس فرقہ کا بانی جان وزلی
ہوا - جب یہ مرد دیندار مدرسۂ عالیۂ آکسفرڈ مین اکتساب علوم مین مشغول
تھا تو اکثر مدرسہ ہی مین لوگون کو جمع کرکے نماز جماعت پڑہا یا کرتا تھا
اور جب مدرسہ سے باہر جاتا تھا جب بھی اقامت صلوٰۃ اور موعظہ مین
مصروف رہتا تھا آخر چند ہی روز مین وہ بڑا واعظ مشہور ہوگیا - اوسکے
وعظ مین یہ تاثیر تھی کہ بڑی بڑے ذی علم لوگ اوسکے گرجے مین وعظ سنے
کو آتے تھے حالانکہ اوس زمانہ مین دینداری کا یہ حال تھا کہ عُبّاد وصلحا
پر لوگ تمسخر یہ واستہزا کرتے تھے ــ اس کار خیر مین وہایت فیلڈ
نے اوسکی بڑی اعانت کی ــ یہ قسیس رئیس فرقۂ اصولی نصاریٰ سے یعنے
وزلی سے بھی لائق وفائق تھا اور فصاحت لسان وبلاغت بیان
مین اپنا عدیل ونظیر نرکھتا تھا ــ فی الحقیقت ان دو بزرگون نے
اہل انگلستان پر بڑا احسان کیا اسواسطیکہ یہی احیاء علوم دین مین مقدمۃ الجیش
بنے اور انہین کی سعی جمیل وکوشش بلیغ کا یہ ثمرہ ہے کہ اہل انگلستان
آج تک دولت دینداری سے متمتع وبہرہ مند ہین ــ

اب والپول وزیر اعظم کو بہت سخت مشکلین درپیش ہوئین
اور جب اوسنے دیکھا کہ جو لوگ میرے مخالف ومعاند ہین وہی پارلیمنٹ
مین بکثرت مقرر ہوے ہین تو اوسنے استعفا دیدیا اور اوسے نواب
اوسفرڈ کا خطاب عنایت ہوا اور اسی کو غنیمت سمجھکر وہ قصبۂ ہاٹن

مین جاکر عزلت گزین ہوا۔ اوسکے بعد نواب نیوکسل منصب وزارت پر
مقرر ہوا مگر اوسنے چند ہی مدت وزارت کی۔ اوسکے بعد عنان مہام سلطنت
وزرائے پلہم کے قبضۂ اقتدار مین آئی اور وہ بزور امارت وریاست
اور بہ ریشا وارثا پندرہ برس تک مسند وزارت پر متمکن جاگزین رہے

ان وزراء کے عہد وزارت مین ۱۷۴۲ع سے ۱۷۵۴ع تک
برّاعظم یورپ مین لڑائی رہی۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ۱۷۴۰ع مین چارلس
ششم شہنشاہ اسٹریا نے انتقال کیا اور وصیت نامہ مین یہ لکھہ
گیا کہ میرے بعد میری بیٹی میریا تھریسا وارث تخت وتاج ہی مگر
ہنوز یہ شاہزادی تخت سلطنت پر جلوہ افروز نہ ہوئی تھی کہ کئی بادشاہون
نے اوسپر نرغہ کیا۔ صوبہ بویریا کے رئیس نے ہنگری کی
ریاست کا دعوے کیا اور فریڈرک دوم شاہ پرشیا نے صوبہ
سیلیشیا دبالیا اور لوئی شاہ فرانس سنے تو اوس بیچاری شاہزادی
کو بالکل محجوب الارث ہی ٹھہرادیا۔ جب انگریزون نے دیکھا کہ فرانسیس اور
پرشیا کے پادشاہ متفق اور یکدل ہوگئے ہین اور فریڈرک اعظم
کی اولوالعزمی اور عالی ہمتی سے پرشیائی سلطنت روزبروز عروج
کرتی جاتی ہے تو وہ ڈرے کہ مبادا اوسکی ترقی ہمارے تنزل کا باعث
ہو اور جب اونھین یہ خیال آیا کہ ہائے اس نازنین شاہزادی پر اس
سن مین کیسا آسمان ٹوٹا ہے کہ ایسا چاہنے والا باپ مرگیا اور ابھی تک

وزارت لارڈ کارٹرٹ و پلہم و نواب نیوکسل بعہد وزارت ۱۷۴۲ع سے ۱۷۵۴ع

اس بدنصیب نے اوسکا سوگ بھی نہین اُتارا ہے کہ اِن بے ایمانون نے سلطنت کی طمع مین چار طرف سے اوسپر نرغہ کیا ہے تو شجاعان انگلستان کو حمیت و مروّت نے جوش کیا - غرض اودھر سے ھنگری کے رئیس اوس یتیم شاہزادی کی حمایت کو پہنچے اِدھر سے خود شاہِ جارج مع فوج ظفر موج خلیج ڈوور سے عبور کرکے اوسکی نصرت کو پہنچا - اس یادگار معرکہ کے بعد پھر کبھی پادشاہِ انگلستان بہ نفس نفیس حریف کے مقابلہ کو نہین گیا - آخر ایک دیہہ کے قریب جسکا نام ڈِٹنجن ہے اور دریاے مین پر واقع ہے لڑائی ہوئی اور سپاہِ انگریزی نے فوج فرانسیسی کو شکست دی - مگر دو برس کے بعد جارج کا منجھلا بیٹا نواب کمبرلنڈ قصبہ فونٹنوی واقع ملک بلجیم مین مارشل سکس سپہ سالار فرانسیسی سے منہزم ہوا - اس لڑائی مین فوج فرانسیسی کو بس یہی ایک فتح نصیب ہوئی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ ملکہ ماریا تھریسا کی فتح ہوئی اور اوسکا شوہر فرانسس اسٹیون رئیس اعظم ملکِ ٹسکنی ۱۷۴۵ء مین آسٹریا کا پادشاہ مقرر ہوا اور اوسی سال مدعیانِ سلطنت مذکورہ مین شہر ڈرسڈن مین مصالحہ ہوگیا اور لڑائی کا خاتمہ بالخیر ہوا - ملکہ موصوفہ کہ شہنشاہانِ آسٹریا مین بڑی نامی و گرامی ہے ۱۷۸۰ء تک تادم مرگ متمکن سریر سلطنت رہی -

جنگ ڈٹنجن و صلح ایکسلاشپل ۱۷۴۳ء

انھین ایام مین خاندانِ اسٹوارٹ کے شاہزادون

نے عالمِ جلاوطنی مین پادشاہانِ فرانس و اسپانیہ کی تقویت و
تحریص سے استحصالِ سلطنتِ برطانیہ کیواسطے بڑی کوشش
کی۔ اب اس خاندان کا رئیس شاہزادہ چارلس اڈورڈ تھا
جسکا لقب کذاب مشہور ہوگیا تھا۔ ہواخواہانِ خاندانِ اسٹوارٹ
نے جو بلقب یعقوبیین مشہور تھے جوشِ محبت و ولولۂ مودّت
مین ایسے دلسوز و جگر خراش گیت بنائے تھے کہ اونکے سُننے سے
لوگون کو ولولہ و ہیجان پیدا ہوتا تھا اور پیارا شاہزادہ چارلی
کہکے شاہزادۂ موصوف کی تعریف گاتے پھرتے تھے۔ غرض
اب یہ شاہزادہ سلطنت لینے کی نیت سے ساحلِ ضلعِ انورنس
پر قریب قصبہ مویڈرٹ کے وارد ہوا مگر اوسکی اولوالعزمی
اور عظمِ ارادت دیکھا چاہیئے کہ کُل سات افسر لیکر اتنی بڑی سلطنت
کو فتح کرنے آیا تھا کیا ہوا پچیس برس کے سِن مین آدمی کے
حوصلے بڑھے ہوئے ہوتے ہین۔ بہت سے سردارانِ قبائل کوہی
اسکاٹلنڈ اس شاہزادہ کے شریک ہوئے انھین سے کیمرن
نہایت معزز و ممتاز تھا۔ آخر اس شاہزادہ کا جھنڈا مقامِ گلین
فنّان مین کھڑا ہوا اور ۷ وحشی کوہیون کو ساتھ لیکر جنکے دل
بھاڑی پوشاک پہنکر اوسنے لبھا لیئے تھے جنوب کے سمت روانہ
ہوا۔ ادھر سر جان کوپ سپہ سالارِ فوجِ شاہی نے بڑی نادانی
کی کہ انورنس کی طرف چلا گیا اس سبب سے راستہ خالی ہوگیا

ورود شاہزادہ ... در اسکاٹلنڈ ۲۵ جولائی ۱۷۴۵ء

داخل ہونا شاہزادہ چارلس کا بیچ دار السلطنت اڈنبرا ۱۷ ستمبر ۱۷۴۵ء

اور اوسی راستہ سے شاہزادہ چارلس شہر پرتھ مین پہنچا اور وہان کے لوگون نے اوسکے باپ کیطرف سے اوسے متولی سلطنت مقرر کردیا۔ وہان سے لنلتھگو مین ہوکر وہ اڈنبرا مین پہنچا اور اس کشادہ روئی اور خندہ پیشانی اور خلق و تواضع سے پیش آیا کہ لوگ اوسپر فریفتہ ہوگئے اور اب اوسکی فوج قلیل اسقدر بڑھی کہ ۰۰۰ آدمی ہوگئے۔ سوا کرنیل گارڈنر کے رسالے کے اور کوئی فوج اڈنبرا کی حفاظت کو نہ تھی مگر اوس شہر کے حکام بڑے نمک حلال اور خیر خواہِ پادشاہ تھے اور اہل قلعہ پادشاہ کی طرف سے لڑے لیکن اہل شہر نے بخوشی شہر کے دروازے کھولدئے اور شاہزادہ چارلس داخلِ شہر ہوکر قصرِ ہولی رُوڈ مین فروکش ہوا۔

اس اثنا مین کوپ سپہ سالارِ فوجِ شاہی آبرڈین مین جہاز پر سوار ہوکر مع فوج ڈنبار مین پہنچا اور مشرق کی سمت سے اڈنبرا کو روانہ ہوا۔ ادھر ۰۰۰ کوہی اور شاہزادہ چارلس کی کمک کو آئے اور اونھین ہمراہ لیکر وہ فوج شاہی کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ مقام پرسٹن پینس مین دونون لشکر دوچار ہوئے اور رات بھر بیدار اور ہوشیار رہے۔ دوسری دن علی الصباح شاہزادہ چارلس سپاہ کوہی کو لیکر اوس

خندق کو طے کر گیا جو اوسکے اور غنیم کے درمیان حائل تھی اور صفوف فوج انگریزی پر بڑے زور و شور سے حملہ کیا — پہلے تو کوہیون نے اپنی لڑائی کے دستور کے موافق طپنچے مارے بعد اوسکے بھالیان لیکر ٹوٹ پڑے اور فوجِ شاہی کے ٹکڑے اڑا دیئے — آخر اوسکے قدم اُٹھہ گئے اور توپ خانہ اور میگزین اور روپیہ کے صندوق شاہزادۂ ظفر پناہ کے ہاتھہ آئے — مقتولین فوجِ شاہی مین کرنیل گارڈنر بھی شامل تھا — یہ شخص آخرِ عمر مین نہایت متقی و پرہیزگار ہوگیا تھا —

اگر شاہزادہ چارلس اوسیوقت فوج کو لئے ہوے لنڈن مین چلا جاتا تو سلطنت جاندانِ گولف کے ہاتھہ سے جا چکی تھی مگر اوسکی سپاہ بہت کم رہگئی تھی اور چھہ ہفتہ مین اوسنے کہین ۵۰۰۰ آدمی جمع کئے — اس چھہ ہفتہ کے زمانہ مین فوج شاہی مثل سیلِ دریا صوبۂ فلینڈرس سے آئی اور نواب کمبرلنڈ نے بھی کچھہ فوج پادشاہ کی حمایت کو تیار کی — اودھر شاہزادہ چارلس نے اہل اِسکاٹ لنڈ کی تالیف قلوب مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اور کئی رات قصرِ ھولی رُڈ مین خوب جلسے رہنے اور بڑے بڑے امیر اور امیرزادیان صحبتِ رقص و سرود مین شریک ہوتی تھین اور اِڈنبرا کی بیگمین تو شاہزادہ کے حسن پر

جان ہی دیتی تھین مگر وہ بھی اس لطف و نزاکت سے بات کرتا تھا اور ایسی محبت کی نگاہ سے دیکھتا تھا کہ اون نازنینون کے گورے گورے گال خوشی سے دمکنے لگتے تھے۔

غرض شاہزادۂ چارلس سرحدِ مغربی کی جانب سے انگلنڈ مین داخل ہوا اور تین دن مین شہر کارلایل لے لیا۔ اوسے امید تھی کہ انگلنڈ مین جو میرے ہوا خواہ ہین وہ میری نصرت ضرور کرین گے مگر نہ وہ کارلایل مین اوسکے شریک ہوے نہ ملکِ منچسٹر مین اوسکی حمایت کو آئے۔ آخر ۴ دسمبر کو وہ ڈربی مین داخل ہوا مگر وہان سے آگے نہ بڑھا کیونکہ سرداران فوج کو بھی مین آپس مین نقیض پڑ گئی تھی اور کئی مرتبہ علانیہ لڑائی ہوئی اس سبب سے ہر کوچ مین شاہزادۂ کذّاب کی فوج منتشر و پریشان ہوئی اور اب سرداران ہر کو ہی نے متفق اللفظ ہو کر اوس سے اصرار کیا کہ پیچھے ہٹ چلیئے —

غرض جبراً و قہراً شاہزادہ نے اونکی عرض قبول کی اور میدان جنگ سے رجعتِ قہقری کی — بعد طے منازل و قطع مراحل شاہزادۂ کذّاب مایوس و متحسّر مع فوج دل شکستہ و افسردہ خاطر کوہستانِ اسکاٹلنڈ مین پہنچا اور نواب کمبرلنڈ نے اوسکا تعاقب کیا مقام فالکرک مین شاہزادہ نے جرنیل ھالی کو شکست دی اس سبب سے اوسکا دلِ پژمردہ پھر ذرا تازہ ہو گیا

اور تین مہینے تک وہ چہال گس ہمپیتن مین بیکار پڑا رہا۔ آخر کو مقام کلوڈن مور مین انورنس سے ساڑہے چار کوس کے فاصلہ پر خاتمہ کی لڑائی ہوئی اور نواب کمبرلنڈ نے شاہزادہ کذاب کو شکست فاش دی۔ اب اس آخری لڑائی کی کچھہ کیفیت سنئے کہ ایک نبجے دن کو باغیون پر پادشاہی توپون کی باڑہ پڑنے لگی۔ ادہر سے میمنۂ لشکر کوہی سے بہی بڑی بہادری سے حملہ کیا مگر اوسپر گولیون اور گراب کی ایسی بوچھار ہوئی کہ چند ہی شخص اوس مین سے سپاہ پادشاہی کی صفون تک زندہ پہنچے۔ میسرۂ لشکر کوہی مین قبیلۂ میکڈونلڈ کے لوگ اس صدمہ سے کہ ہمین میمنہ مین کیون نہ جگہہ دی کھڑے اپنی بوٹیان کاٹ رہے تھے آخر فوج شاہی نے اونہین بہی پریشان کر دیا اور بیسیون کو تہ تیغ کیا۔ غرض پورا گھنٹہ بہی نہ گذرا تھا کہ لڑائی ہوئی بہی اور فتح بہی ہوگئی۔ جنگ کلوڈن مور درمیان شاہزادہ کذاب ۱۶ اپریل ۱۷۴۶ع

چارلس گذاب لڑائی سے بہاگ کر پہاڑون مین چلا گیا اور اوسکا سر کاٹ لانے کا انعام ۳۰ لاکھہ روپیہ مقرر ہوا مگر باوجود اس مبلغ خطیر کے وعدہ کے کسی نے اوسکے چھپنے کی جگہہ نہ بتلائی اور پانچ مہینے تک وہ چہال گس ہمپیتن اور جزائر ہبرڈیز مین آوارہ

پھرا

وسرگردان رہا اور مصائب فقہ وفاقہ مین مبتلا رہا
اور دشمن اوسکی تفتیش و تفحص مین رہے - مگر اس مصیبت
مین بھی کچھہ جان نثارون نے اوسکا ساتھہ دیا اور ایک امیرزادی
فلورا میکڈونلڈ نے بھی کہ جرات وجوانمردی مین
مردون پر فائق اور حسن مین یکتا تھی اوس بدنصیب شاہزادہ
سے بڑی رفاقت کی -- آخرکار اوسی مقام پر جہان وہ چودہ
مہینے پیشتر پادشاہ فرانس کے دربار کے جلوسے دیکھکر اور
حسینان فرانس کی صحبتون کے مزے اوٹھا کر خرم وشادمان
نشۂ امید فتح وفیروزی مین چورا اور اندیشۂ شکست وناکامی
دل سے کوسون دور وارد ہوا تھا اب ایک فرانسیسی کشتی
کرایہ کی لیکر اوسمین چپکے سے سوار ہوا مگر کس حیثیت سے
کہ چہرہ زرد گالے پچکے ہوئے آنکھین خون کبوتر چیتھڑے لگے ہوئے
صورت کو دیکھکر ہول آتا تھا - اگرچہ دو انگریزی جہازون نے
شاہزادۂ مفرور کا تعاقب کیا مگر وہ مودلی واقع فرانس مین
بخیر وعافیت پہنچ گیا - ۸۰ آدمیون نے اوسکی رفاقت کے
جرم مین پھانسی پائی اور اسکاٹ لنڈ کے دو امیر بھی جنکا نام کلمارنک
اور پالمرینو تھا اوسی جرم مین ماخوذ ہو کر معاقب بسزای موت ہوے
اور اسکاٹ لنڈ کی قبائل کوہی کو پہاڑی پوشاک پہننے کی ممانعت ہوگئی
اور اونکے سرداروں سے کل اختیارات جو قدیم الایام سے اونھین حاصل تھے سلب

ہوگئے اور شیرِافؔ[1] کا عہدہ جو مدت سے قبائلِ کوہی مین موروثی چلا آتا تھا اب اوسکا تقرر پادشاہ کے اختیار مین ہوگیا۔

شاہزادہ چارلس اِڈورڈ نے آخر ایام زندگانی شہر روم قدیم مین بسر کئے اور اپنا خطاب نوّاب الْبنی مشہور کیا۔ اگرچہ اِس شکست کے بعد بھی اوسکے ہواخواہ یعنے **یعقوبیین** مدت تک یارون کی صحبت مین اوسکی خیر منایا کئے اور اوسکی سلامتی کے جام پیا کئے مگر خاندانِ اِسٹُوارٹ کا خاتمہ سنہ ۱۷۴۵ء کی لڑائی مین ہوچکا تھا اور پھر کبھی اس خاندان نے استحصالِ سلطنت کی کوشش نہین کی۔ کسی زمانہ مین اس شاہزادہ کی شجاعت و جوانمردی کا ایسا شہرہ تھا کہ اِسکی تعریف و توصیف مین نظم و نثر کے طومار لکھے گئے مگر آخر عمر مین کثرت میخواری سے وہ ضعیف و ناتوان ہوگیا آخر سنہ ۱۷۸۸ء مین بعارضۂ سکتہ

[1] انگلستان کے ہر ضلع مین پادشاہ کی طرف سے ایک حاکم مقرر ہوتا ہے اوسے شیرف کہتے ہین اور اوسکا کام یہ ہے کہ اپنے ضلع کے مقدمات کا فیصلہ کرتا ہے اور امن و صلح اور حفاظت و حراست اہل ضلع کا نگران رہتا ہے اور احکام شاہی اور قوانین کو نافذ کرتا ہے اور بڑے بڑے مقدمون مین ججون کو بھی مدد دیتا ہے اور اور خدماتِ ضروریہ اوسکے سپرد ہوتی ہین۔ شاید شریف کا لفظ شیرف سے کچھ مناسبت معنوی اور مجانست لفظی رکھتا ہے مگر شریف مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ سے مخصوص ہے۔ اس لفظ کا ترجمہ عامل اور چکلہ دار اور فوجداران سب لفظون سے ہوسکتا ہے مگر کوئی لفظ ٹھیک نہین بیٹھتا اسلئے اسے یونہین رہنے دین تو اچھا ہے ۱۲۔

اس دنیاسے فانی سے طرف عالمِ جاودانی کے رحلت کی اور اوسکی وفات
کے انیس ۱۹ برس کے بعد اوسکا بھائی ہنری بھی مرگیا۔ اِس شاہزادہ کے مرنے سے خاندان
پادشاہانِ اِسٹوارٹ کے ورثۂ ذکور مین سے کوئی نہ باقی رہا
چنانچہ کلیساے سینٹ پیٹر واقع روم قدیم مین کینو واسنگ تراش کا
بنایا ہوا مقبرہ ابتک موجود ہے اور اوسپر جیمس سوم اور چارلس سوم
اور ہنری نہم ان تین پادشاہون کے نام کندہ ہین مگر فہرستِ سلاطین
برطانیہ مین انکا پتا نہین لگتا اور مدت ہوئی کہ چارلس اڈورڈ
اور اوسکے بھائی کی ہڈیان قبر مین گل کر خاک بھی ہوگئین اور اب کوئی
اونکا ذکر بھی نہین کرتا بقول شاعر سے بس ناموربزیرزمین دفن کردہ اند
کز ہستیش نشان نماند در بسیطِ خاک ٭

برِّ اعظم یورپ مین ابتک لڑائی ہورہی تھی۔ آخر اِی لاشپیل
کے مصالحہ سے اس لڑائی کا خاتمہ ہوا اور متخاصمین مین سے جسنے
جسکا ملک فتح کرلیا تھا اوسے مسترد کردیا۔ جو فوج اس لڑائی کیواسطے نوکر
ہوتی تھی جب وہ بعد اختتام جنگ و انعقادِ صلح موقوف ہوئی تو اوسمین
سے اکثر سپاہی نوواِسکوشیا واقع امریکا مین چلے گئے اور وہان
شہر ہالی فوکس [illegible] بنایا۔

اس عرصہ مین ولیم پٹ جسے محکمہ عوام پارلیمنٹ

رکن اعظم کہتے ہین روز بروز مقدمات سیاست و مہام سلطنت مین زیادہ دخیل ہوتا جاتا تھا۔ اس وزیر با توقیر کا جدّ عالیمقدار مندراس کا گورنر تھا اور یہی گورنر ہندوستان سے وہ ہیرا لایا تھا جو ابتک زینت بخش تاجِ خسروانِ فرانس ہے اور پِٹ کی سوغات مشہور ہے۔ ولیم پٹ نے مدرسۂ عالیہ آکسفرڈ مین علم تحصیل کیا تھا اور بعد اوسکے چند عرصہ تک فوج مین ملازم رہا تھا پھر ۱۷۳۵ء مین قصبہ اولڈ سیرم کی طرف سے محکمۂ عوام کا ممبر مقرر ہوا اور وزرا اوسکی جودت سے ایسے تنگ ہوے کہ والپول وزیر اعظم نے اوسے فوج سے برطرف کر دیا۔ اس برطرفی کے بعد وہ فنّ سیاست مُدن و تدبیر المنزل کی طرف متوجہ ہوا اور ولیعہد کا مقرّب و مخصوص ہو گیا اور وزراے پلہم کے عہدِ وزارت مین فوج کا بخشی مقرّر ہوا۔ یہ شخص بڑا سیاست دان اور مدبّر الملک تھا اور اسمین یہ وصف بہت عمدہ تھا کہ رشوت سے نفرت کلّی رکھتا تھا اور سرکاری روپیہ کو بڑی دیانت و امانت داری سے صرف کرتا تھا اور ہجو ملیح اور طعنہ زنی مین اسے کمال حاصل تھا۔ اگر کوئی شناسندہ ممبر پارلیمنٹ کا اوسکے مقابلہ مین زبان کھولتا تھا تو ایسا پچھتا جاتا تھا کہ چھٹی کا دودہ یاد آتا تھا اور وہ چند ہی جلے بھُنے فقرے ایسا کرکے کہتا تھا کہ خصم کی دلیلین سب خاک مین مِل جاتی تھین۔ ولیم پٹ حداثتِ سن سے مرض نقرس مین مبتلا تھا اور اوسکو نہایت متالم و متاذّی رہتا تھا چنانچہ کبھی مرتبہ اوسنے عصا پر تکیہ کرکے اور ہاتھ پاؤن مین کپڑا باندہ کر

پارلیمنٹ مین ایسی ایسی تقریرین کین کہ وہ آج تک مشہور ہین۔

آغاز جنگ ہفت سالہ سنہ ۱۷۵۶ء

نواب نیوکیسل کے عہد وزارت مین بڑا اعظم یورپ مین جنگ ہفت سالہ شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ فریڈرک اعظم شہنشاہ پرشیا کو طمع ملک گیری ایسی دامن گیر ہوئی کہ معاہدۂ سابق کا کچھ لحاظ نہ کیا اور صوبۂ سلیشیا ملکہ مریا تھریسا کو واگذار نہ کیا۔ آخر بادشاہان فرانس و روس و پولنڈ ملکۂ موصوفہ کیطرف ہوگئے اور بادشاہ انگلستان سلطان پرشیا کا شریک ہوا اسی جنگ ہفت سالہ سے ایک اور لڑائی درمیان بادشاہان انگلستان و فرانسیس کے نسبت بہ ممالک نوآباد امریکا پیدا ہوئی اسمین مابہ النزاع یہ امر تھا کہ جو نوآباد بستیان امریکا مین ان دونون بادشاہون کے تحت حکومت ہین اونمین حد فاصل کیا ہے۔ غرض ہندوستان اور امریکا مین بازار جنگ خوب گرم رہا۔

سنہ ۱۷۵۶ء موسم خزان مین پٹ وزیرا ور سرگروہ محکمۂ عوام مقرر ہوا۔ وہ پانچ مہینے وزیر رہا اور اوسکی عہد وزارت مین بنگ امیر البحر اس جرم پر ملزم و ماخوذ ہوا کہ وہ جزیرۂ منورکا کو جسیر فرانسیسیون نے قبضہ کرلیا تھا نہ چھین سکا تھا اور اوسے گولی ماری گئی پٹ نے امیر البحر مذکور کی طرف سے بڑی جوانمردی سے اور بلا تقیہ

گفتگو کی مگر اوسکی جان بری نہوتی۔ جب کلاے رعایا کا رکن اعظم (یعنے پٹ) پادشاہ کی چشمک سے عہدۂ وزارت سے معزول ہوا تو رعایا ایسی برہم ہوتی اور ایسا غل مچایا کہ پادشاہ کو اوسی عہدۂ وزارت پہ بحال کردینا پڑا اور اوسکی حسن تدبیر اور اولوالعزمی اور کارگذاری سے پادشاہ برطانیہ کو فتح پر فتح علی التواتر والاتصال حاصل ہوئی اور دنیاے قدیم اور دنیاے جدید مین اوسے غلبہ حاصل ہوا

اب کچھہ ہندوستان مین سلطنتِ برطانیہ کے آغاز کا حال سنئے کہ پیشتر اس ملک مین انگریزون اور فرانسیسون اور پرتگیزون اور قوم ڈچ نے تجارت کے واسطے کچھہ کارخانے یا کوٹھیان قائم کی تھین اور ان سب مین انگریزون کے کارخانے زیادہ سرسبز تھے۔ جتنی بستیان فرانسیس کی ہندوستان مین تھین اون سب مین پونڈیچری واقعِ ساحل ملابار بڑی بستی تھی اور اس بستی کے حاکم یا عاملِ فرانسیسی کا نام ڈیوپلی تھا۔ اب اس شخص نے یہ قصد عظیم کیا کہ تمام ہندوستان کو فتح کرلے اور شاہزادگان وراجگانِ ہند سے مدد حاصل کرکے چاہا کہ انگریزون کی بستیون کی بیخ وبُن ہندوستان مین نہ باقی رکھے۔ الغرض مندراس کو تو چند مدت سے فتح کرکے اُسنے اپنی حکومت مین شامل ہی کرلیا تھا۔ اب تمام کارناٹک کو تاخت وتاراج کرنا شروع کیا۔ مگر کلائیو سپہ سالار انگریزی کی شجاعت وجوانمردی سے انگریزون کا

نیّرِ اقبال اوجِ رفعت و جہانبانی پر پہنچا اور فرانسیسیون کی حکومت ہندوستان سے منخفض و منقرض ہوئی - سپہ سالارِ موصوف پیشتر سرکار کمپنی مین بعہدۂ منشی گری ملازم ہوا تھا بعد اوسکے سنہ ۱۷۴۶ء مین فوج مین نوکر ہوا اور تھوڑے عرصہ مین ارکٹ کو فتح کرکے بڑا نام حاصل کیا بعد اوسکے اوسنے مندراس مین قلعۂ سینٹ ڈیوڈ کو مسخر کر لیا اس سبب سے کارناتک پر اوسکو تسلط تام حاصل ہو گیا - مگر جو جو مہم اوسنے سر کی اونمین سے فتح بنگالہ بہت مشہور و معروف ہے - یہ معرکہ تو مشہور ہے کہ سراج الدولہ ناظمِ صوبۂ بنگ نے ۱۴۶ انگریزون کو کلکتہ مین ایک حجرۂ تنگ و تاریک مین جسکا طول بیس فیٹ اور عرض ۱۴ فیٹ تھا ساری رات قید رکھا اور دوسرے دن صبح کو اون مین سے کل ۲۳ آدمی زندہ نکلے باقی سب گرمی مین گھُٹ کر مر گئے - اس ظلم و ستم کا عوض کلایو نے ناظمِ بنگالہ سے لیا اور جنگ پلاسی مین اوسے شکست فاش دی - اسی لڑائی کی فتح ہونے سے صوبۂ بنگالہ کہ نہایت وسیع و سرسبز و شاداب اور دریاے گنگ سے سیراب ہے اور ہزار ہا زرخیز و زرریز شہر اوسمین واقع ہین سلطنتِ برطانیہ مین شامل ہو گیا -

۲۳ جون ۱۷۵۷ء

امریکاے شمالی مین صوبۂ کینیڈا فرانسیسیون کے قبضہ سے

۱؎ اصل انگریزی مین جو یہان پر فقرہ لکھا ہی اوسکا لفظی ترجمہ یہہ ہی کہ - کلایو نے ستیل فتح و فیروزی فرانسیسیون کیطرف سے پلٹ دیا - اِسکا مطلب بھی وہی ہی جو متن مین لکھا ہے ۱۲

تھا اور وہ صوبے جواب ممالکِ متحدہ کے لقب سے نامزد ہین انگریزون
کے قبض و تصرف مین تھے - انگریزون اور فرانسیسیون کی عملداری
مین دریائے سیلینٹ لارنس اور اوسکی جھیلین حدّ فاصل تھی -
اب اہل فرانسیس نے اسمین اصرار کیا کہ اِن جھیلون سے دریاے
مسسپی تک ایک قطار قلعون کی بنائین تاکہ انگریز امریکا کی اصلی
باشندون سے پوستین کی تجارت نکرنے پائین - فرانسیسیون کی
اس زیادتی اور ناانصافی سے نیوانگلنڈ کے سکنۂ انگریز بہت
افروختہ خاطر ہوئے اور کئی حملے فرانسیسی قلعون پر کئے مگر فتح
نہ پائی لکن جب پٹ وزیر اعظم کے حکم پر اونھون نے عمل کیا تو
فتح و فیروزی حاصل ہوئی اور قلعہ پر قلعہ اونھون نے چھین لیا
یا فرانسیسیون نے خود چھوڑ دیا ــــ کیوبک پائے تخت
امریکائے شمالی کے قریب لڑائی ہوئی اور جنرل ولف سردار
فوج انگریزی ایسا زخمی ہوا کہ جان بر نہوا مگر انگریزون نے فتح پائی
اور اس شہر کے مغلوب کرنے سے تمام صوبۂ کینڈا پر قابض و متصرف
ہوگئے - سنہ ۱۷۵۹ء

سنہ ۱۷۵۹ء مین ایک معرکۂ عظیم یہ بھی ہوا کہ شہر منڈن
واقع جرمنی مین انگریزون نے فرانسیسیون کو پھر شکست دی -
بعد اوسکے قریب ساحل برِیٹین کے لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین ۱۷۵۹

ھاک امیر البحر انگریزی نے شب تیرہ و تار اور شدت طوفان و تلاطم امواج مین فرانسیس کے جنگی جہاز بالکل تباہ و برباد کر دئے اور فتح عظیم حاصل کی

۲۵ اکتوبر ۱۷۶۰ء مین شاہ جارج دوم نے بعارضہ وجع الفواد صبح کو انتقال کیا۔ اِس بادشاہ کو آٹھ اولاد تھے۔ اکبر اولاد فریڈرک ولیعہد تھا۔ اس شاہزادہ کی شادی ۱۷۳۶ء مین سیکس گوتھا کی شاہزادی آگسٹا سے ہوگئی تھی اور یہ ۱۷۵۱ء مین ۴۴ برس کے سن مین گیند کی چوٹ سے ہلاک ہوا۔ اس شاہزادہ کو ۹ اولاد تھے اور اکبر اولاد شاہ جارج سوم تھا جو بعد اپنے دادا کے سریر آرای سلطنت انگلستان ہوا۔

بمفاد اَلوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ جارج دوم کا مزاج بالکل اپنے باپ کا سا تھا اور جن لوگون سے اوسے محبت تھی اونھین سے اسے بھی اُنس تھا یعنے یہ بھی فرقہ وھگ کو عزیز رکھتا تھا اور انگلستان سے ہیشہ بخل کرتا تھا مگر اپنی ریاست ھینوور کی توسیع و تشیید اور تقویت و استحکام کیواسطے انگریزون کی جان و مال سے مطلق دریغ نکرتا تھا۔ علوم حکمیہ وفنون ادبیہ اور صنایع وبدایع پر بھی اوسے چندان التفات نہ تھا اور انھین اوسنے اپنے حال پر

چھوڑ دیا تھا۔ کئی مرتبہ لوگون نے اوسے یہ کہتے سُنا کہ مصوّری اور شاعری سے کیا فائدہ ہے۔ اس پادشاہ کا رنگ سرخ و سفید تھا اور پستہ قد تھا مگر متناسبُ الاَعضا اور خوش قطع۔

اس پادشاہ کے عہد مین تقویم سال وماہ مین تغیّر عظیم ہوا

تفصیل اسکی یہ ہے کہ جسطرح بعض گھڑی بہت سریع ہو جاتی ہے اوسیطرح یورپ مین سنہ مین بھی کئی روز زیادہ ہو گئے تھے۔ اسکی تعدیل و تسویہ کیواسطے سنہ ۱۷۵۲ع سے گیارہ دن کی تنقیص کی گئی اور ستمبر کی تیسری تاریخ کو چودھوین قرار دیکر سال وماہ کا حساب درست کرلیا۔ یہ تغیر پوپ گِگری نے سنہ ۱۵۸۲ع مین ملک اطالیہ مین کیا تھا اور چونکہ جارج دوم کے عہد مین یہ طریقہ جدیدہ انگلستان مین جاری ہوا لہذا اسی طریقۂ جارجیہ کہنے لگے۔ اسی تغیّر کے سبب سے انگلستان کی تقویمون مین عید ولادت حضرت مسیح ؑ کے دو دن لکھے جاتے ہین یعنے یومُ العید باعتبار حساب قدیم اور یومُ العید بنا بر طریقۂ جدیدہ — مگر اہل رُوس ابتک اوسی قدیم طریقہ کے موافق سال و ماہ کا شمار کرتے ہین۔

سنہ ۱۷۳۱ع مین ایک کتاب فروش اَڈوَرڈ کیو نامی نے ایک رسالہ مشتمل بر مضامین مختلفہ جاری کیا اور اوسکا نام

جنٹلمین

تحفۃ النخبا۔ رکھا۔ ۱۷۵۳ء مین عجائب خانہ انگریزی لنڈن مین مقرر ہوا۔ ۱۷۵۸ء مین اوّل مرتبہ انگلستان مین نہر کھودی گئی

ملکۂ این کے زمانہ سے جارج سوم کے جلوس کے بعد تک شُرفا کے لباس کی یہ صورت رہی کہ نیچے لمبے لمبے شلوکے جنکے دامن گھٹنون تک ہوتے تھے۔ اونکے اوپر چوڑے چوڑے کلف دار دامن کے مخملی یا ریشمی کرتے۔ سر پر کُلنگی اونچی اونچی ٹوپیان۔ پایجامے گھٹنون تک۔ جوتون کی ایڑیان اونچی۔ اور اونکے بکلسون مین کبھی کبھی ہیرے مگر اکثر اوقات شیشے کے نگ جڑے ہوتے تھے مرد اور عورت دونون بالون مین بکنی ملتے تھے۔ مگر عورتون کے رخت مین ایک چیز عجیب و غریب ہوتی تھی یعنے پھولے پھولے سائے جنکے نیچے حلقے لگے ہوتے تھے۔ یہ دور دراز سائے تو اب انگلستان کی اشراف زادیون مین ایسے عام ہوگئے ہین کہ انکی تشریح کی کچھ ضرورت نہین ہے۔ اوس زمانہ مین یہ رسم نہایت عجیب تھا کہ سارے مُنہ پر کاجل کے ٹیکے لگاتے تھے چنانچہ گولڈ اسمتھ شاعر نے ایک کتاب مین اس رسم کی بڑی ہجو ملیح کی ہے۔ اور ایک چینی مسافر کی طرف سے اوسکے کسی دوست کو ایک خط لکھا ہے اور اوسمین یہ فقرہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک نقشہ انگریزی چہرہ کا بھی بطور تحفہ کے خدمت شریف مین ارسال کیا جاتا ہے یقین ہے کہ اس گورے گورے مُنہ پر سیاہ سیاہ

کا چل کے ٹیکے دیکھکر بہت خوش ہوجیئے گا اب انگلستان مین یہ نرالا
رسم نکلا ہے۔ سواریون مین بوچہ اوس زمانہ کے لوگون کو بہت پسند
تھا اور رات کو مشعلچی مشعلین روشن کرکے سواری کے آگے آگے چلتے
تھے کہ بازارون مین گلو کے تیل کی اندھی روشنی ہوتی ہے اچھی طرح
راستہ بھی نہین سوجھتا ایسا نہو کہ سواری کو کچھہ گزند پہنچے۔ سڑکون
پر گاڑی کی راہ علیحدہ بنی ہوتی تھی اور پیادون کے چلنے کی لیکھہ علیحدہ
اوران دونون کے درمیان مین ایک قطار لکڑیون کی حدِ فاصل ہوتی
تھی مگر ایک لکڑی کو دوسرے سے بڑا فاصلہ ہوتا تھا۔ جاڑون مین
تو بڑی چپقلش ہوتی تھی کہ جو گاڑی سڑک پر سے نکلتی تھی اوسکی رگڑ سے
غلیظ کیچڑ کی چھینٹین اڑاڑ کر بڑی دور پہنچتی تھین ہر وضیع و شریف
تلوار باندھتا تھا اور یہ تو ہر روز کی دل لگی تھی کہ دو آدمیون مین ذرا
سی بات پر تکرار ہوئی اور تلوار میان سے باہر تھی یا گولی چلی اوس زمانہ
مین قمار بازی کی بھی بڑی شدّت تھی۔ مرد اپنے دوستون کی جلسہ مین اور
عورتین اپنے گھرون مین جوا کھیلا کرتی تھین اور ایک رات مین گنجیفہ یا
چوسر مین لاکھہ روپیہ کی ہار جیت تو کچھہ بات نہ تھی۔ وضعدار لوگ دن کو تین
یا چار بجے اور رات کو سات بجے خاصہ نوش فرماتے تھے۔ گھرون مین بھی
ناچ کے جلسے رہتے تھے اور کچھہ مکان علیحدہ بنے ہوے تھے جسکا
جے چاہتا تھا وہان جاکر اپنے دوست آشناؤن کے ساتھہ مجلس عام
مین ناچتا تھا اور باجا بجتا جاتا تھا۔

سلطین

سلاطین معاصرین

فرانس — سنہ وفات

لوئی پانزدہم ....

اسپانیہ

فلپ ششم .... بسنہ ۱۷۴۶ء

فرڈننڈ ششم ...... بسنہ ۱۷۵۹ء

چارلس سوم ....

سویڈن

ملکہ الرکا الیونورا .... بسنہ ۱۷۵۱ء

اڈولفس فرڈرک ....

روس

ملکہ کیتھراین اولیٰ .... بسنہ ۱۷۲۷ء

پیٹر دوم .... بسنہ ۱۷۳۰ء

ایون ششم .... بسنہ ۱۷۴۱ء

ملکہ الزبتہ ....

پروشیا

فرڈرک ولیم اول ...... بسنہ ۱۷۴۰ء

فرڈرک اعظم ....

ترکستان روم — سنہ وفات

احمد سوم ...... بسنہ ۱۷۳۰ء

محمد پنجم .... بسنہ ۱۷۵۴ء

احمد چہارم ....

شہنشاہان جرمنی

چارلس ششم ...... بسنہ ۱۷۴۰ء

چارلس ہفتم ...... بسنہ ۱۷۴۵ء

فرانسس اول و ملکہ مرایا تھریسا ....

پوپ

بنیڈکٹ سیزدہم ...... بسنہ ۱۷۳۰ء

کلمنٹ دوازدہم ...... بسنہ ۱۷۴۰ء

بنیڈکٹ چہاردہم ... بسنہ ۱۷۵۸ء

کلمنٹ سیزدہم ....

مشاہیر اہل تصنیف

عہد شاہ جارج دوم

دانیال ڈی فو ...... ۱۶۶۱ء سے ۱۷۳۱ء تک رہا۔ لنڈن کا جرّاب فروش تھا۔ پھر اخبار نویس ہوا۔ نثر مین قصص و حکایات اختراعی لکھی۔ انمین سے رابنسن کروزو کا قصہ بہت مشہور ہے۔ یہ کتاب ۱۷۱۹ء مین چھپی تھی۔

الگزنڈر پوپ ...... ۱۶۸۸ء سے ۱۷۴۴ء تک رہا۔ اس شاعر کا باپ لنڈن کا بزّاز تھا۔ اسنے بارہ برس کی عمر مین عمدہ اشعار نظم کئے۔ اسکی تصنیفات مین سے ہومر شاعر یونانی کے دیوان کا ترجمہ نظم انگریزی مین بہت مشہور ہے۔ یہ شاعر بدصورت اور دائم المرض اور چڑچڑا تھا۔

جوناتھان سوفٹ ...... ۱۶۶۷ء سے ۱۷۴۵ء تک رہا۔ کلیسائے سینٹ پیٹرک واقع شہر ڈبلن کا اسقف تھا۔ علم سیاست مدن و تدبیر المنزل مین اسنے عمدہ عمدہ مضامین لکھے ہین۔ یہ شخص شاعر بھی تھا۔ اور ہجو ملیح خوب کرتا تھا۔ یہ دیوانہ ہوکر مرگیا۔

جیمس تامسن .... سنہ ۱۷۰۰ء سے سنہ ۱۷۴۸ء تک رہا۔ شاعر تھا۔
اسکی تصنیفات مین سے ایک قصیدہ فصول
اربعہ کی تعریف مین اور ایک قصیدہ سستی
وکاہلی کی مذمّت مین بہت مشہور ہے
اسنے مرثئے بھی کہے ہے۔

جوزف بٹلر .... سنہ ۱۶۹۲ء سے سنہ ۱۷۵۲ء رہا۔ ضلع برکشیر مین
پیدا ہوا تھا۔ ڈرہم کا اسقف تھا۔
اسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب
جسمین اسنے مطلق مذہب کو تدبیر و نظام عالم سے
ثابت کیا ہی بہت مشہور ہی اور ابتک معتبر و مستند ہی

ایلن ریمزی .... سنہ ۱۶۸۶ء سے سنہ ۱۷۵۸ء تک رہا۔ شاعر تھا۔
اوسکی تصنیفات مین سے ایک مثنوی جسمین
اعراب و رعاۃ کی خصائل و عادات بڑی خوبی
کے ساتھہ نظم کئی ہین بہت مشہور ہی۔

صنّاع مشہور

سر جیمس تھورن ہل ... سنہ ۱۶۷۶ء سے سنہ ۱۷۳۴ء تک رہا۔ مصوّر تھا۔ کلیسای سینٹ
پال کی گنبد پر نقش و نگار بنائی۔ اوسکی کھینچی ہوی خاکی ابتک
قصر ہیمپٹن کورٹ مین موجود ہین یہ مصوّر ملکہ آین او
جارج اوّل کا ملازم رہا۔

باب ۳ سوم

عہد شاہ جارج سوم

سنہ ولادت سنہ ۱۷۳۸ء - سنہ جلوس سنہ ۱۷۶۰ء - سنہ وفات سنہ ۱۸۲۰ء

جب یہ پادشاہ زیب بخش دیہیم خسروی ہوا تو سلطنت برطانیہ کا کوکب اقبال کمال اوج پر تھا اور پٹ وزیر اعظم کی جودت و فطانت اور اولوالعزمی و دور اندیشی سے انگلستان سب ملکون پر گوے سبقت لے گیا تھا۔

پادشاہان فرانس و اسپانیہ نے کہ دونون بوربون کے خاندان سے تھے پادشاہ انگلستان سے لڑنے کے واسطے باہم خفیہ عہد و پیمان کیا۔ جب پٹ کو اس مخفی معاہدہ کی خبر پہنچی تو اوسنے بکمال اصرار کہا کہ پادشاہ اسپانیہ سے فورا جنگ کی جاے۔ مگر پادشاہی خزانے مین روپیہ کی قلت تھی اس سبب سے اوسکی مشورہ پر کسی نے عمل نکیا اور اوسنے خفا ہوکر وزارت سے استعفا دیدیا اوسکی خدمات جلیلہ کے صلہ مین سرکار نے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن اوسے مقرر کردی اور اوسکی بی بی کو بیرونیس یعنے امیرزادی کا خطاب عنایت کیا۔ اوسکے بعد نواب بیوٹ جو کسی زمانہ مین پادشاہ کا اتالیق

تقرر جارج گرنول بوزارت اعظم انگلستان
در سنہ ۱۷۶۳ع

تھا وزیر اعظم مقرر ہوا - آخر پٹ کا قول صادق آیا اور پادشاہ اسپانیہ لڑائی پر آمادہ ہوا - مگر اس لڑائی مین پادشاہ موصوف سے جزیرۂ ھیوانا اور مینلا چھن گیا اور جزائر غرب الہند مین سے کئی عمدہ عمدہ جزیرے شاہ فرانس سے چھن گئے آخر دونون پادشاہ خسرو انگلستان سے صلح کے سائل ہوے اور پیرس دار السلطنت فرانس مین صلح منعقد ہوئی اور متخاصمین نے بمہر و دستخط خود صلح نامہ کو مستند و موثق کر دیا - اوسی سال مقام ھیوبرٹس برگ مین مجادلین جنگ ہفت سالہ مین بھی مصالحہ ہو گیا اور اِس لڑائی کا بھی خاتمہ ہوا -

چند ہی مدت کے بعد نواب بیوٹ عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور اوسکے مقام پر جارج گرینول وزیر اعظم مقرر ہوا - اوسکے عہد وزارت مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص ممبران پارلیمنٹ مین سے جان ولکس نامی ماخوذ و سزایاب ہوا - اِس کی ماخوذ ہونے کی یہ کیفیت ہے کہ یہ شخص قصبۂ ایلسبری کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اور ایک اخبار کا منشی تھا جو ہفتہ وار چھپا کرتا تھا - اُس اخبار کے پینتالیسوین پرچے مین ولکس نے یہ لکھا کہ پادشاہ فلان تقریر مین جھوٹ بولا - پادشاہ کو متہم بہ کذب کرنیکے جرم مین یہ شخص گرفتار ہوا اور محبس ٹاور مین مقید ہوا - مگر اوسکی روبکاری مین بڑی دقت پڑی حکام عدالت نے کہا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ کا قید نہین ہو سکتا اِلّا وہ شخص جو بدخواہی سرکار یا جرم سنگین یا فتنہ پردازی و خلل اندازی

امن خلائق ان جرائم مین ماخوذ ہوا ہو۔ دوسرا اعتراض محکام عدالت
نے یہ کیا کہ جس وارنٹ مین کسی شخص خاص کا نام نہو وہ قانوناً ناجائز ہی
مگر باوجودے کہ ایسے ایسے عذر اس مقدمہ مین موجود تھے تاہم ولکس
بادشاہ کی بدگوئی اور تکذیب کا مجرم قرار پایا اور حفاظت قانونی سے
محروم کیا گیا اور فرانسیس مین نکالدیا گیا۔ مگر ۱۷۶۸ء مین وہ وہانسے
پھر آیا اور اہل پارلیمنٹ کی غلبہ راے سے ضلع مڈل سکس کی
طرف سے محکمہ مذکورہ کا ممبر مقرر ہوا مگر ممبران محکمہ عوام نے اوسکی شرکت
اپنے زمرہ مین نہ قبول کی اور اگرچہ سزای محرومی حفاظت قانونی کا حکم
جو اوسکی نسبت صادر ہوا تھا منسوخ ہو گیا لکن دو برس کی قید کا حکم
ہوا۔ اوسکی قید ہونے سے بڑے بڑے ہنگامے برپا ہوئے اور لوگون
کو اوس سے ایسی محبت تھی کہ اوسکی تصویرین اور مورتین بیچتے پھرتے
تھے۔ غرض مڈل سکس کے لوگون نے چار مرتبہ ولکس کو اپنی
طرف سے ممبر کرکے بھیجا مگر چارون مرتبہ ممبران محکمہ عوام نے اوسے
پارلیمنٹ مین نہ دھسنے دیا بلکہ اوسکی عوض مین اوسکے حریف کرنیل لٹرل
کی شرکت منظور کرلی۔ لیکن آخر کو ولکس ہی غالب آیا اور پارلیمنٹ

مین جگہ پائی اور لنڈن کا کوتوال مقرر ہوا - اسی ہنگامہ و فساد کے زمانہ مین نواب گرَیفٹن اور اور اہل کارانِ شاہی کی ہجو و مذمت مین کچھ خطوط اخبارون مین چھپے جو **خطوطِ جونیس** کے لقب سے مشہور ہین -

اِس اثنا مین بعض امور ایسے ظہور مین آئے کہ امریکا سے جنگ عظیم واقع ہوئی - اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ گرِنوِل وزیر اعظم نے اِس غرض سے کہ سابق کی لڑائی کے مصارف کی مکافات ہو جاے بعض کاغذات اور دستاویزون پر جو امریکا مین رائج تھے ٹیکس مقرر کرنا چاہا اور **ایکٹ اسٹامپ** جاری کیا - امریکا کے نوآباد قصبون مین اون انگریزون کی اولاد متوطن ہو گئی تھی جنکا مذہب پیوریٹن تھا اور جنھون نے چارلس اول کو قتل کر کے سلطنت جمہوری قائم کی تھی - اب جو یہ قانون جاری ہوا تو اون لوگون نے باستقلالِ تمام اسکی ردّ و قدح کی اور کہا کہ نہ ہمکو انگلستان کی حکومت مین کچھ دخل ہے نہ ہماری طرف سے پارلیمنٹِ انگریزی مین ممبر شریک ہین پھر ہم بادشاہِ انگلستان کو ٹیکس کیون دین اور اسٹامپ کے کاغذ کیون مول لین -

جب یہ عذر اہل امریکا کا گرِنوِل وزیرِ اعظم نے سُنا تو فوراً استعفا دیدیا اور اوسکے مقام پر نواب رُوکنگھم وزیر اعظم مقرر

ہوا- اوسکے عہدِ قلیل وزارت مین ایکٹ اِسٹامپ تو منسوخ ہوگیا
مگر امریکا کی نوآبادبستیون پر ٹیکس مقرر کرنے کا استحقاق بحال خود باقی رہا-
اوسکے بعد نواب گریفٹن اور پٹ وزیر مقرر ہوے اور اگرچہ اس
سیاست دانِ دیرینہ (یعنے پٹ) نے بہت تنبیہ وتشدید کی کہ خبردار
اب ٹیکس کا نام نہ لینا مگر اوسکی کسی نے نہ سُنی اور امریکا کی نوآبادبستیون
مین چاے- سیسہ- شیشہ- کاغذ- نقاشی کے رنگ- ان اشیاے
تجارت پر تازہ محصول مقرر کئے- اس سبب سے وہان کے لوگون کی
آزردگی آناً فاناً بڑھتی گئی- سنہ ۱۷۶۸ء مین پٹ داروغۂ دیوانخانہ نے
طبیعت کی ناسازی سے یہ عہدہ ترک کیا اور محکمۂ امرا کا ممبر مقرر ہوا- مگر اس
محکمہ مین وہ ہجوم اربابِ سیاست اور وہ زور وشور کے مباحثے اور وہ
ولولہ انگیز وحرارت خیز تقریرین کہان تھین کہ وہ اپنی طبع رسا اور فکر گہر انداز
کے جلوے اوسطرح دکھلاتا جسطرح ہنگام گرم بازاریِ مباحثہ محکمۂ عوام
مین دکھلاتا تھا- دو برس کے بعد نواب گریفٹن نے بھی اپنے ہم منصب
یعنے پٹ کی تقلید کی اور وزارت سے استعفا دیا اور اب نواب
نورتھ وزیرِ اعظم مقرر ہوا- یہ وزیر فرقۂ ٹوری سے تھا
اور اسکی وزارت مین امریکا سے برابر لڑائی رہی-

تقرر نواب نورتھ بعہدۂ وزارت عظمیٰ سنہ ۱۷۷۰ء

اِس اثنا مین انگلستان مین ایک اور گُل پھولا- وہ
یہ ہے کہ لنڈن کے اخبار نویسون اور پارلیمنٹ مین اس بات پر

جھگڑا ہوا کہ وہ کستی تمکی ہے محکمہ امرا اور محکمہ عوام کے مباحثے چھاپین گے پارلیمنٹ کستی تھی ہم نہ چھاپنے دین گے ووڈفال جسنے خطوط جونیئس چھاپے تھے اس نزاع مین سب اخبار نویسون کا سرگروہ بنا اور بعض حکام کی اعانت اور دستگیری سے وہ مقدمہ جیتی اوس زمانہ مین آج کل کیطرح وقائع نگار پارلیمنٹ کی تقریرین حرفًا بالحرف نہ قلمبند کرتے تھے بلکہ اونکا لب لباب لکھ لیتے تھے اور اپنے گھر پر آکے یاد سے اون تقریرون کو پورا کر لیتے تھے۔

نورتھ وزیر اعظم کے حکم سے ابتک امریکا مین جو چاے بھیجی جاتی تھی اوسپر محصول مقرر کر لیا جاتا تھا مگر اہل امریکا نے ابتدا سے جو محصول دینے سے انکار کیا تھا اوس مین یک سر مو نہ فرق آیا علی الخصوص ضلع میسٹوچسٹس کے لوگون نے انکار مین سب سے زیادہ مبالغہ کیا۔ انجام کار اون مین سے بیس جوانمردون نے امریکا کے وحشیون کا لباس پہنکر اور اونھین کیطرح اپنے بدن کو رنگ کر بندرگاہ بوسٹن مین جاکر انگریزی چاے کے جہازون پر حملہ کیا اور چاے کے صندوق اوٹھا کر سمندر مین انڈیل دئے۔ جب سرکار انگریزی نے یہ ماجرا سنا تو بندرگاہ مذکور کو بند کروادیا اور محصول کا محکمہ وہان سے قصبہ سیلم مین منتقل کر دیا۔ اس اثنا مین ڈاکٹر فرینکلن جنے کہ اب جگ نامی عالم تھا مگر کسی زمانہ مین لنڈن کے ایک چھاپہ والے کا خدمتگار تھا ہزار سر پٹکا کہ کیسطرح سرکار انگریزی اور اہل امریکا سے مصالحہ ہو جاتے مگر عبث و بیکار

آخر سوا ضلع جارجیا کے امریکا کے تمام ضلعون کے لوگون نے
اپنے اپنے وکیل شہر فلڈلفیا مین بھیجے اور ان سب نے مشورہ کر کر
ایک عرضداشت پادشاہ انگلستان کو لکھی جسکا مضمون یہ تھا کہ
یہ محصول جو اب مقرر ہوے ہین ہمپر بہت شاق ہین لہذا امیدوار
ہین کہ اسسے بری کئے جائین۔ جب یہ عرضی انگلستان مین پہنچی تو
کسی نے اسپر مطلق توجہ نکی ہان عقیل لوگ اپنا سر ہلا یا کئے کہ اچھا
دیکھئے سرکار کیسا تگنی کا تا رنا چتی ہے کہ ساری قدر و عافیت معلوم
ہو جائے گی پٹ نے بھی محکمۂ امرا کے مدبرون سے کہا کہ صاحب
یہ کیا حماقت ہے صریح دیکھتے ہو کہ ساری اقلیم امریکا بگڑی ہوئی ہر
اوسپر محصول کئے جاتے ہو۔ ادمنڈ برک نے کہ یہ بھی رکن رکین
تھا محکمۂ عوام کے ممبرون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ذرا اس مقدمہ مین
سمجھ بوجھ کے دخل دیجئے گا آپ جانتے ہین کہ ہمارا اور اہل امریکا کا
گوشت و خون ایک ہی آخر وہ بھی تو ہمین مین سے ہین اور اسی ملک
سے جا کر وہان بسے ہین ایسا نہو کہ اونکی حق تلفی اور سلب اختیارات
سے رشتۂ قرابت اور صلۂ رحم ہمارے اونکے قطع ہو جاے اور یہ
رشتہ عجب طرح کا رشتہ ہے کہ لوہے سے مضبوط ہے مگر بال سے
نازک ہے۔ مگر وزرا نے اس کلام فصیح اور اس تنبیہ و تخویف پر
مطلق اعتنا نہ کی اور اس طوفان عظیم سے ذرا نہ خوف کیا جسکے آثار
کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا و آشکار تھے اور شہر بوسٹن پر انگریزی

سوجمیں

سپاہیون کا قبضہ بدستور رہا۔ غرض دنش برس تک تو اہلِ امریکا او
اہلِ انگلستان مین سیفِ زبان سے لڑائی رہی اب شمشیر و سنان پر نوبت
پہنچی اور آٹھہ برس تک میدان کارزار گرم رہا۔

پہلی لڑائی لگزنگٹن مین ہوئی۔ اسکی وجہ یہ ہوئی
کہ ایک دستہ انگریزی فوج کا کہین میگزین لینے جاتا تھا راہ مین کچھہ
بند وقچیون نے اوسپر حملہ کیا کچھہ تھوڑی سی لڑائی ہوئی باقی خیر۔ دو مہینہ
کے بعد دوسری لڑائی کوہ بنکسا پر خوب جمکر ہوئی اور اس لڑائی مین انگریز
کو ثابت ہوگیا کہ دشمن نہ توان حقیر و بیچارہ شمرد۔ اب اسکا کچھہ حال سنئے
کہ جارج واشنگٹن امریکا کی فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا مگر اوسکی فوج
مین محض ناواقف و ناتجربہ کار لوگ اور چرم پوش شکاری بھرے
ہوئے تھے اور اگرچہ اسمین شک نہین کہ یہ لوگ بڑے مضبوط اور بہاد
اور تلوار کے دھنی تھے اور بڑی گل سے چلے تھے مگر نہ طرز جنگ سے واقف تھے
نہ اونکے پاس ساز و سامان جنگ درست تھا بس کچھہ تھوڑے سے تنبواو
ذرا سا میگزین اور قلیل سا روپیہ اونکے پاس تھا۔ اِدھر فوج انگریزی
نے شہر بوسٹن کو صدر قرار دے کر وہان قیام کیا تھا اور جرنیل
گیج سپہ سالار تھا مگر اکتوبر مین اوسکی بدلی ہوئی اور اوسکے مقام پر جرنیل
ہَو سپہ سالار مقرر ہوا۔ اس لڑائی مین ایک معرکہ تو وہ ہوا جسکا حا
ابھی لکھا گیا دوسرا معرکہ اوسسے عظیم تر یہ ہوا کہ فوج امریکا کے سر دا

مونٹ گمری اور آرنولڈ نے کینڈا پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوئے جرنیل مونٹ گمری نے شہر مونٹ ریال کو مغلوب کرلیا اور کرنیل آرنولڈ بھی ضلع مین کے جنگلون کو طے کرکے شہر کوبیک کے قریب اوسے آکر ملا اور وہان کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا مگر انکو شکست کھائی اور پسپا ہوے اور مونٹ گمری مارا گیا۔ اس اثنا مین فوج انگریزی کی کمک کو ۱۷۰۰۰ کا لشکر جرمنی سے آگیا تھا اور اب امریکا مین فوج سلطانی مین ۵۵۰۰۰ آدمی کی جمعیت ہوگئی—

دوسرے سال کی لڑائی مین امریکا والون نے اتنی توپین ماریں کہ ہو سپہ سالار انگریزی کے رخ چھوٹ گئے اور اوسنے بوسٹن کو خالی کردیا اور جہاز پر سوار ہوکر ہیلی فوکس کو روانہ ہوا۔ اسکے بعد اضلاع امریکا کے وکلا نے جو شہر فلڈلفیا مین بتقریب مشاورت جمع ہوے تھے وہ فصیح و بلیغ اشتہار جاری کیا جسکا نام اظہار خودسری مشہور ہے۔ مارچ کے مہینے مین تو انگریزون کو یہ مصائب پیش آئے جنکا ذکر ابھی کیا گیا مگر اگسٹ کے مہینے مین انکی تلافی بھی خوب ہوئی کہ جرنیل ہو نے اپنے بھائی کی مدد سے لانگ ایلنڈ کو مغلوب کرلیا اور واشنگٹن سپہ سالار فوج امریکا کو نیویورک سے نکالدیا اور فصیل قلعہ پر نشان ظفر بنیان برطانیہ کلان گاڑدیا۔

اظہار خودسری ۴ جولائی ۱۷۷۶ع

تیسرے سال آغاز جنگ مین اہل امریکا کی مدد کو فرانسیس سے

ع

[illegible]

فوج اور روپیہ آیا- اس فوج کے ساتھہ جو افسرانِ فرانسیسی آئے تھے اونمین سے ایک سردار مارکوسِ ڈی لا فیٹ نامی کم سن اور شجاع و جری تھا- آخر دریاے برینڈی واین پر لڑائی ہوئی اور انگریزون نے فتح پائی- بعد اوسکے شہر فِلڈلفیا اونھون نے مسخر کرلیا- ان دو فتحون سے انگلستان مین لوگون کو امید قوی ہوئی کہ اب امریکا کی نوآباد بستیان ہمارے ہاتھہ سے کہان جاتی ہین چندہی روز مین فتح کی خبر آتی ہے- مگر پھر اونھون نے ذلت بھی ایسی اوٹھائی کہ امید فتح مبدل بہ بیم شکست ہوگئی- اسکی صورت یہ ہوئی کہ جرنیل برگوین مع فوج کینڈا سے روانہ ہوا راہ مین امریکا کے لشکر نے اوسے مقام سیراٹوگا میں ایسا چارون طرف سے گھیر لیا کہ مجبور ہوکر اوسنے سب برنجی توپین اور بندوقین اور ذخیرے دشمن کے نذر کردیا- اسکے بعد پانچ برس لڑائی رہی اور امریکا والون کو ہر لڑائی مین غلبہ رہا-

[illegible]

جاڑے کی فصل مین جرنیل واشنگٹن کی فوج پابرہنہ و شکم گرسنہ فِلڈلفیا کے قریب ایک وادیِ وحشت ناک مین پڑی ٹھہری مگر سردار کے تحمل و استقلال سے اوسنے یہ مصیبت بڑی جوانمردی سے جھیلی- چوتھی لڑائی جون مین شروع ہوئی- اسکی کیفیت یہ ہے کہ جرنیل ھَو کے مقام پر اب سَر ہنری کلنٹن سپہ سالارِ فوجِ انگریزی مقرر ہوا اوسنے چندہی مدت مین شہر فِلڈلفیا جہان انگریزی فوج جاڑے

کی فصل مین رہی تھی چھوڑ دیا اور امریکا والون نے اوسپر قبضہ کر لیا - ادھر انگلستان مین ایک قیامت برپا ہوئی کہ وہ مدبّر با توقیر اور سیاست دان بی نظیر یعنی پٹ مرگیا اسطرح سے کہ ایک دن اوس پیرانہ سالی اور ضعف و نقاہت مین اوسنے **محکمۂ امرا** مین اِس زور و شور اور ولولہ و طنطنہ سے جنگ امریکا کی مذمّت کی کہ آخر غش کھا کر زمین پر گرا اور اوسے وہان سے اوٹھا کر گھر لے گئے پھر وہ بستر بیماری سے نہ اوٹھا -

پانچوین لڑائی امریکا کے اضلاع جنوبی مین ہوئی مگر اس مین کوئی امر ایسا نہین ہوا کہ قابل درج تاریخ ہو -

چھٹھی لڑائی مین **کلنٹن** سپہ سالار انگریزی نے شہر چارلسٹن لے لیا اور جرنیل **آرنولڈ** کہ دریائے ہڈسن پر ایک قلعہ کا حاکم تھا اہل امریکا کو چھوڑ کر انگریزون سے آملا اور فوج انگریزی کا سردار مقرر ہوا - میجر آینڈری نے انگریزون کا قبضہ چارلسٹن پر کروادیا تھا لہذا جاسوسی کی علّت مین امریکا کے سپاہیون نے اوسے گرفتار کیا اور جنرل **واشنگٹن** نے اوسے پھانسی دیدی اور اگرچہ اوسنے بہت منّت و سماجت کی مگر کچھہ شنوائی نہوئی - ۱۷۸۰ و ۱۷۸۱ء

ساتوین سال سپاہ انگریزی پھر مصیبت عظیم مین مبتلا ہوئی

وہ مصیبت یہ تھی کہ لارڈ کورنوالیس جسنے گیٹس اور لافیٹ
سرداران فرانسیسی کو شکست دی تھی قصبۂ یورک ٹون مین گھر گیا اور
جنرل واشنگٹن نے اس حکمت سے اپنی فوج کو لیجا کر اوسکا محاصرہ
کرلیا کہ کورنوالیس کو کچھہ نہ بن پڑا سوا اسکے کہ ۷۰۰۰ آدمی سپاہ جو اوسکے
ساتھہ محصور تھے ہتھیار رکھوا دئے۔ بس یہ انگریزون پر قیامت
کی چوٹ پڑی اور اگرچہ اسکے بعد بھی برس روز تک لڑائی رہی مگر امریکا کی
نوآبادبستیان لبرا وسی وقت سی سلطنت برطانیہ سے جدا ہوگئین
اور چند روز کے بعد متخاصمین نے باہم معاہدہ کرلیا اور سرکار انگریزی
نے امریکا کے تیرہ ضلعون کی خودمختاری اور خودسری تسلیم کرلی ——
ان اضلاع کا لقب ممالک متحدہ ہے اور انمین جبسے ابتک برابر
سلطنت جمہوری چلی آتی ہے اور تیسری برس ایک شخص اوسکا سربراہ کار
مقرر ہوجاتا ہے۔

جنگ امریکا کے سالہاے آخری مین پادشاہ انگلستان
ایک اور لڑائی مین پھنس گیا۔ یہ لڑائی انگلستان کے قرب جوار کے
پادشاہون سے ہوئی اور اسمین انگریزون کو بڑا خون جگر کھانا پڑا ——
اسکی کیفیت یہ ہے کہ پادشاہان فرانس و اسپانیہ و ہالنڈ نے باہم
متفق ہوکر خسرو انگلستان سے لڑنے پر کمر باندھی اور سلاطین روس
وسویڈن و ڈینمارک نے اونمین سے کسیکی شرکت تو نہ کی مگر اپنی اپنی

مقام پر مستعد بیٹھے رہے کہ جب مناسب موقع ملے اور خوف ضرر نہو یکبارگی انگلستان پر ٹوٹ پڑین - مگر باوجودیکہ یہ چھہ پادشاہ اکٹھا ہوے تھے پھر بھی پادشاہِ انگلستان ہی غالب آیا - اس لڑائی مین بڑا معرکہ یہ ہوا کہ تین برس تک یعنے ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۲ء تک سپاہِ اسپانیہ اور فوجِ فرانسیسی جبلُ الطّارق کا محاصرہ کئے رہی مگر فتح نہ نصیب ہوئی —

ادھر ۱۷۸۰ء مین لنڈن مین ایک ہنگامۂ عظیم اور قیامت کبرےٰ برپا رہی - اسکا سبب یہ ہوا کہ دو برس کا عرصہ ہوا تھا کہ چند قوانین مشعرِ تشدد بر فرقۂ کیتھولک منسوخ ہو گئے تھے لہذا ۱۷۸۰ء مین ایک شخص جارج گورڈن نامی ایک انبوہِ کثیر عوام کالانعام کا ساتھ لیکر محکمۂ عوام مین گیا اور ایک عرضی بدین مضمون پیش کی کہ یہ قوانینِ شدیدہ نسبت فرقۂ طاغیۂ کیتھولک کے بحال کیے جائین - یہ عرضی پارلیمنٹ نے منظور نکی بس اسپر ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہوا اور اون بدمعاشون نے فرقۂ کیتھولک کے معابد و کنائس مین آگ لگادی اور محبس نیوگیٹ اور اور قیدخانون کے دروازے کھول دئے اور قیدیون کو رہا کردیا - غرض سات روز تک لنڈن کو بازار بدمعاشون کے قبضہ مین رہے اہل فوج نے تلوارون سے بھی اونھین مارا گولیان بھی برسائین مگر اونھین کچھ اثر نہوا آخر جب ۴۰۰ مارے گئے تب سیدھے ہوے — اونکا سرگروہ کار گورڈن

جعلسازی کے جرم میں پکڑا گیا، اور جمیکا بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد اس کی تحقیقات ہوئی اور وہ جرم سے بری کیا گیا۔ بعضوں کا قول ہے کہ بعد رہائی کے یہ شخص یہودی ہو گیا۔ اس ہنگامہ کا نام ہنگامۂ گورڈن درجِ تاریخ ہے۔

ادھر تو سلطنتِ برطانیہ اور اضلاعِ امریکا[1] میں جدال و قتال ہو رہا تھا اور رشتۂ قرابت و ہمقومی ان دونوں ملکوں میں قطع ہوا جاتا تھا، ادھر کپتان کُوک اور طبقاتِ زمین میں جزیرے دریافت کر کر کے مملکتِ برطانیہ میں شامل کرتا جاتا تھا۔ یہ جہازران کہنہ مشہور و معروف ہے اور کہہ سکتے ہیں کہ اسی نے جزیرۂ آسٹریلیا میں اتنی اتنی بڑی بستیاں انگریزوں کی بسائیں۔ سنہ ۱۷۲۸ء میں ضلع یورک میں پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۷۶۸ء اور سنہ ۱۷۷۹ء کے درمیان میں اسنے دریا کی راہ سے تین دورے تمام دنیا کے گرد کئے اور خاتمہ سنہ ۱۷۷۰ء بحارِ جنوبی اور ساحلِ آسٹریلیا کی تفحص و تفتیش میں مشغول رہا۔ سنہ ۱۷۷۹ء میں ایک آسٹریلیا کے باشندے نے اوسے جزیرۂ اُووِی ہِی میں دغا سے مار ڈالا۔

سنہ ۱۷۸۲ء میں پٹ وزیراعظم کا بیٹا ولیم پٹ ۲۳ برس کا

[1] اِن اضلاع کا نام نیو انگلنڈ یعنے انگلستان جدید ہے اور اِسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انھیں انگریزون نے بسایا تھا۔ یہ اضلاع شمالی امریکا کے شمال و مغرب میں واقع ہین ۱۲۔

سن مین وزیر اعظم اور مہتمم خزانۂ عامرہ مقرر ہوا۔ اس وزیر سی کم سن کوئی وزیر انگلستان مین نہین ہوا اور اس سے بہتر بھی بہت کم وزیر ہوے وہ قبل وزیر اعظم ہونے کے تین برس تک پارلیمنٹ کا ممبر رہچکا تھا۔

اب انگریزون کی سلطنت ہندوستان مین یوماً فیوماً بڑھتی جاتی تھی۔ ۱۷۶۱ء مین اونھون نے پونڈچری واقع ساحل ملابار فرانسیسیون سے چھین لیا۔ اس شکست سی ہندوستان مین حکومت فرانسیسی کو زوال آگیا۔ ۱۷۷۴ء مین وارن ہیسٹنگس پہلا گورنر جنرل ہندوستان کا مقرر ہوا۔ یہ شخص ۱۷۵۰ء مین ۱۷ برس کی عمر مین انگلستان سے آیا تھا اور پیشتر سرکار کمپنی مین منشی یا متصدی مقرر ہوا تھا۔ بعد حصول منصب گورنری وہ ہندوستان کی تسخیر مین مصروف ہوا اور وسط ہند مین مرہٹون کو زیر کیا اور حیدر علی اور اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان والیان میسور کو مغلوب و مقہور کیا۔ مگر یہ گورنر جنرل دو باتون سے بدنام ہو گیا۔ ایک یہ کہ اسنے ہنود کے معبد یعنے بنارس کو لوٹ لیا دوسرے یہ کہ نواب بہو بیگم مادر نواب آصف الدولہ وزیر اودہ کی دولت ضبط کرلی۔ یہ دونون امر اوسنے اسواسطے کئے تھے کہ مصارف جنگ کے لئے روپیہ بہم پہنچے اور ان امور سے اہل انگلستان اوسسے ایسے آزردہ

ونالان ہوئے کہ جب وہ انگلستان مین پھر گیا تو بجرم ظلم و تشدد
براہل ہند ماخوذ ہوا اور قصر الامارۃ ویسٹ منسٹر مین
پیشگاہِ فرمان فرمایانِ محکمۂ امرا اوسکی روبکاری ہوئی۔ ہنگامِ پیشیِ
مقدمہ اَڈمنڈ برک نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر کی
کہ اوسکا عدیل و نظیر نہین ہوا جیمس فوکس اور برنسل شریڈن کہ
یہ دونون بھی بڑے فصیح اللسان اور سحر بیان تھے برک کی طرف
ہوگئے۔ مجرم مدعی علیہ یعنے ہیسٹنگس کی جانب سے تین وکیلون نے
روبکاری کی اور بعد اختتام مقدمہ یہ تینون اپنی لیاقت و قانون دانی
کے سبب سے خلعتِ ججی سے مخلع ہوے۔ غرض سات برس
تک یہ مقدمہ لڑا کیا اور کسی قدر توقف و امتہال کے بعد روبکاری
ہوا کی۔ انجام کار ہیسٹنگس جرم سے بری ہو گیا مگر اس مقدمہ مین
اوسکا روپیہ اسقدر صرف ہوا کہ گویا وہ فقیر ہو گیا۔ اور آخرِ ایام زندگانی
اوسنے اپنی املاکِ قدیم مین سے ایک مکان مین بسر کئے اور سرکار کمپنی سے
چالیس ہزار روپیہ سالانہ پنشن اوسے ملا کی۔

۱۷۸۶ء مین لارڈ کورنوالس گورنر جنرل
ہند مقرر ہوا اور اوسنے ٹیپو سلطان والی میسور کا آدھا ملک
چھین لیا۔ پھر جب ۱۷۹۹ء مین ولزلی گورنر جنرل ہوا تو اوسکے
عہد وزارت مین سری رنگ پٹن دار الخلافت میسور بھی

مستخر ہوا اور ٹیپو سلطان مارا گیا اور حیدر علی کی ریاست
بالکل غارت ہو گئی۔ اس معرکہ کے چار برس کے بعد مرہٹون نے
دہلی پر قبضہ کر لیا اور جنرل لیک نے اونہین جمنا کے کنارے شکست
دی۔ بس اس شکست سے خاندان جلیل الشان سلاطین مغلیہ
دولت علیہ برطانیہ کا دست نگر اور وظیفہ خوار ہو گیا۔

باب چہارم
بقیہ حالات عہد جارج سوم

اٹھارہوین صدی عیسوی مین انقلاب سلطنت فرانسیس
مشتہر وقائع ہوا۔ یہ انقلاب ۱۷۸۹ء مین شروع ہوا اور ۱۷۹۵ء مین
تمام ہوا۔ اسکے تین سبب ہوے۔ اوّل یہ کہ والٹیر اور رُوسونے
اشاہیر علماے فرانس سے تھے ایسی کتابین مشتمل کفر و الحاد
تصنیف کین کہ وہ باعث انتشار و اختلال عوام ہوئین۔ دوم یہ کہ
امراے غدار نے غربا پر ظلم و جبر کیا۔ سوم یہ کہ بادشاہ فرانس کو اسراف
اور فضول خرچی سے خزانہ خالی ہو گیا۔ غرض اس انقلاب عظیم مین
خاندان قدیم شاہان بوربون پر زوال آگیا اور لوئی شانزدہم بادشاہ
فرانس اور اوسکی ملکہ میری انتائنٹ قتل ہوئے۔ سو دین مسیحی

مین ہرج و اختلالِ عظیم واقع ہوا لوگ بندۂ خدا سے بندۂ عقل ہوگئے اور تمام فرانسیس مین خون کے دریا بہگئے۔ یہ طوفانِ عظیم برّ اعظم یوُرُپ مین دور تک پہیل گیا اور اسکی موجین ساحلِ برطانیہ سے بھی ٹکرائین مگر کچھہ گزند نہ پہنچا سکین —

فرانسیس کی سلطنت سلطنتِ شخصی موروثی تھی پس جب ایک جمہور عوامّ اوسّے برگشتہ و مخالف ہوگیا تو اور پادشاہانِ یوُرُپ بھی جنکا ملک فرانسیس کے قریب واقع تھا خائف و ترسان ہوئے کہ مبادا ہماری رعایا بھی ہمسے یہی سلوک کرے۔ آخر جب لُوئی پادشاہِ فرانس کو رعایا نے مار ڈالا اور سلطنت جمہوری قائم کی تو پادشاہانِ برطانیہ و ھالنڈ و اسپانیہ و آسٹریا و پرُشیا باہم مُتفق ہوکر اوسّے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور اور ریاستہاء چھوٹے چھوٹے رئیس بھی اونکے شریک ہوئے۔ اور اب جو آتشِ حرب مشتعل ہوئی وہ ۲۲ برس تک افروختہ رہی —

مگر چند ہی روز مین ظاہر ہوگیا کہ اس انقلابِ عظیم سے فرانسیس کی قوت زائل نہین ہوئی بلکہ اور زائد ہوگئی — اب کچھہ انگلستان اور فرانسیس کے لڑائی کی کیفیت سنئے کہ ساحلِ بحیرۂ روم پر ایک مستحکم قلعہ جسکا نام ٹُولُون ہے فرانسیسیون کے قبضہ مین

تھا- جب انگریزی فوج بحری نے اوسکا محاصرہ کیا تو اہل قلعہ قلعہ سپر دست بردار ہوئے- مگر بعد اوسکے سپاہ فرانسیسی نے بسرداری نپولین بونا پارٹ[1] اوس قلعہ پر اتنی توپین مارین کہ انگریزون کو اوسے دے ہی دیتے بن پڑا- اب اس سردار جلیل الشان فخر اسکندر و دارا یعنے نپولین کا حال بگوش ہوش سنئے کہ یہ جزیرۂ کورسکا کا رہنے والا تھا اور فوج کے مدرسہ مین علم حاصل کیا تھا اور علم ریاضی مین ید طولے رکھتا تھا اور فرانسیسی توپ خانہ کا افسر مقرر ہوا تھا مگر ابھی تک اسے کچھہ مرتبہ نہ حاصل ہوا تھا- ہان فرانسیس مین اوسے اوسدن شہرت اور وقعت حاصل ہوئی جسدن سپاہ فرانسیسی نے بمقتضی خیر خواہی و دل سوزی خاندان شاہی محلسرا ئے ٹوئی لریز پر یورش کیا اور نپولین نے ایسی گراب ماری کہ اوسکے دھوین اڑا دئے اور اوس محلسرا کے سامنے سے اوسے بہگا دیا اور منتظمین سلطنت جمہوری[1] فرانس کی جان بچالی- یہ ماجرا ۴ اکتوبر ۱۷۹۵ء مین ہوا- دوسرے سال نپولین نے جوزفاین بوہارنی سے شادی کی اور اوسکی وجہ سے وہ اطالیہ مین فوج فرانسیسی کا سپہ سالار مقرر ہوا اور وہان پادشاہ آسٹریا اور اوسکے شرکا کو ایک ہی سال مین

[1] یہ کونسل فرانسیس مین بعد انعدام حکومت پادشاہی و استقرار سلطنت جمہوری مقرر ہوئی تھی اسمین پانچ شخص ممبر اونسے احکام و قوانین کا نافذ کرنا اور اونکے موافق عمل کروانا متعلق تھا ۱۲

اتنی شکستین دین کہ اونکا زور ٹوٹ گیا اور ایسی ایسی معرکہ کی لڑائیان مارین کہ شجاعانِ یورُپ کے زہرے آب ہو گئے۔

ادھر پارلیمنٹِ انگریزی مین پٹ وزیر اعظم بکمال اصرار والحاح کہہ رہا تھا کہ ہرچہ بادا باد نپولین سے لڑائی چلی جاے۔ مگر فوکس اوسکا بڑا رقیب موجود تھا اوسنے بھی ساری سحر بیانی اہی مباحثہ مین ختم کی اور کہا کہ میری دانست مین مصالحہ کر لینا انسب اَوّلی ہے اسواسطے کہ قرضۂ قومی بہت بڑہگیا ہے اور اب اوسکی تعداد چار ارب تک پہنچ چکی ہے اگر لڑائی رہی تو خدا جانے یہ قرضہ کہان تک پہنچ جاے گا۔

۱۷۹۶ء مین پادشاہِ اسپانیہ فرمانروائے برطانیہ سے عازم پیکار ہوا اور شاہِ ھالنڈ تو پہلے ہی اوسکا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔ غرض اب وہ پادشاہانِ یورُپ کے نرغہ مین تن تنہا رہگیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑی قیامت کا وقت تھا اور اوسی حال مین ایک اور آفت نازل ہوئی کہ بنک انگلستان نے نقد روپیہ دینا موقوف کر دیا ادھر فوج بحری آمادۂ فساد ہوئی اور ناخداؤن نے ایک حشر برپا کر دیا کہ ہماری تنخواہین زیادہ کر دی جائین۔ اسپٹ ھڈ مین تو اونھین سمجھا بوجھا کر دھیرا کیا

مگر نوُر کے ملاحون نے ایک نہ سُنی اور جہازون کو پکڑ کر دریاے ٹیمس کے اِس کنارے سے اوس کنارے تک اونکی ایک قطار باندہ دی کہ عبور و مرور کی جگہہ نرہے - آخر یہ مفسد جب راضی ہوئے جبکہ انکے سرگروہ کار گرفتار ہوکر پھانسی دئے گئے - مگر اب دو بحری لڑائیان اہل انگلستان نے ایسی فتح کین کہ تمام سال جو غم و اندوہ طاری رہا تھا وہ کم ہوگیا - ایک لڑائی تو ماہ فروری مین اس سینٹ ونسنٹ کے قریب ہوئی اور اسمین جَرْوِسْ امیرالبحر اور نِلسَنْ نے ۲۱ جہازون سے اسپانیہ کے ۳۲ جہازون کو شکست دی دوسری لڑائی ماہ اکتوبر مین ہوئی اور اسمین ڈنکن امیرالبحر نے ہالنڈ کی فوج بحری کو قریب دیہ کیمپر ڈوُن کے شکست دی -

دوسرے سال دو سانحے عظیم ہوے - ایک یہ کہ ایرلنڈ مین بلوے ہوا - دوسرے یہ کہ نپوُلین نے مصر پر فوج کشی کی -

انقلاب سلطنت فرانسیس نے جیسا اثر بڑا ایرلنڈ مین

پیدا کیا ویسا یوُرپ کے کسی ملک مین نہین کیا - اہل امریکا کی سرخروئی اور کامیابی دیکھکر ایرلنڈ مین فوجِ والنٹیر[1] کو بھی ولولہ پیدا ہوا اور اونھون نے

[1] یہ ایک قسم خاص کی فوج ہوتی ہے جسمین لوگ خود بھرتی ہوجاتے ہین اور قواعد وغیرہ سیکھتے ہین اور اکثر اجرت پاتے ہین مگر بعض بلا اجرت بھی کام کرتے ہین - اس قسم کی فوج نپوُلین بونا پارٹ کی لڑائیون مین سپاہ انگریزی مین بہت تھی - بلنٹیر اصل لفظ والنٹیر کی خرابی ہے ۱۲ -

بہی دو غرضون سے باہم اتفاق کر لیا- ایک اصلاحِ پارلیمنٹ- دوسرے
اِبراء و استخلاصِ فرقۂ کیتھولک از قوانینِ شدیدۂ غلیظہ- مگر سرکارِ
انگریزی نے اپنے حسنِ تدبیر اور حکمتِ عملی سے اونکا جتھا توڑ دیا-
بعد اوسکے ۱۷۹۱ء مین شہر بلفاسٹ مین پراٹسٹنٹ اور کیتھولک
مین اجتماع نقیضین ہوا اور ان دونون فرقون نے بمشارکت یکدیگر
ایک جماعتِ متحدہ قائم کی- اِس جماعت کا مقصود ظاہری تو
وہی تہا جو فوجِ والنٹیر کا تہا مگر باطناً اسے یہ منظور تہا کہ آیرلنڈ
کو سلطنتِ برطانیہ سے جدا کر لے- پس اس غرض سے اسنے
پادشاہِ فرانس سے مخفی مکاتبہ و مراسلہ جاری رکھا اور جب ساز و سامان
خوب درست ہو گیا تو ایک دن مقرر کیا کہ سب کے سب ملک بلوی کر دین- مگر سرکار کو اس سازش
کی خبر بر وقت پہنچی اور اسکے سرکردہ کار جنمین سے ایک کا نام لارڈ فٹزجیرلڈ تہا بحکم
سرکار گرفتار ہوے- بعد اسکے ایک ورفساد ہوا اگرچہ تک آخر اسمین بہی مفسدون نے منہ کی کھائی
انٹرم اور ڈون مین تو اس فساد کا اثر کچھہ خفیف سا ہوا مگر وکلو
او وکسفرڈ مین دو مہینے تک نائرۂ فساد بغایتِ التہاب و اضطرام
مشتعل رہا- آخر ضلع وکسفرڈ مین باہینِ کوہِ ونگر لڑائی ہوئی
اور جرنیل لیک نے ایک گروہِ عظیم فوجِ بغاوت شعار کو شکست
دی- جب اس فساد کا خاتمہ ہو چکا جب سپاہ فرانسیسی بجمعیت
۹۰۰ نفر خلیجِ کلالا واقع ضلعِ میئو مین باغیون کی مدد کو آئے
اور جہاز سے اوتر کر آیرلنڈ کے اندر داخل ہوئی- مگر جہدینہ بہی بہری

بغاوت آیرلنڈ ۱۷۹۸ء

نہ گذرا تھا کہ کیڑک واقع دریائے شیانگ مین اوسنے فوجِ انگریزی
کے سامنے ہتھیار ڈالدئے۔

اب کچھ نپولین کے قہر و غلبہ کا حال سُنئے کہ دو برس
تک وہ مصر اور شام مین مقیم رہا اور اس بات مین سرگرم و ساعی رہا
کہ کوئی راہ ایسی نکل آئے کہ اوسکی ہندوستان کو جاکر فتح کرون مگر یہ کوشش اوسکی محض بیجے وجود
ہوئی اوسکی سفر کی یہ کیفیت ہو کہ وہ شہر ٹولون سے ایک بڑا بھاری بیڑا جہازون کا اور ایک فوج
لیکر چلا اور راہ مین جزیرہ مالٹا کو فتح کیا یہانتک کہ اسکندریہ
مین پہنچ گیا۔ وہان سے جو چلا تو قاہرہ مین دم لیا اور قریب
اہرامِ مصریہ کے عسکرِ ممالیکِ مصر کو شکست دی۔ مگر جب
نپولین فرانس سے چلا تھا تو نلسن امیر البحر انگریزی بھی اوسکے
عقب مین آیا تھا۔ آخر خلیج ابوقیر مین لڑائی ہوئی اور امیر البحر
انگریزی نے فرانسیسی جہاز سب تباہ و برباد کردئے۔ یہ لڑائی قریب
غروبِ آفتاب شروع ہوئی اور تا طلوعِ فجر رہی۔ نلسن کے سر مین
ایک لوہے کا ٹکڑا اڑکے لگا اور بڑا زخم پڑ گیا۔ اودھر فرانسیسیون
کا بڑا جہاز جسپر علم لشکر نصب تھا مع امیر البحر اور ۱۰۰۰ خدام جہاز کے
دھوین اڑ گیا۔ اور تیرہ فرانسیسی جہازون مین سے نو جہاز انگریزون کے
ہاتھ آئے اور دو اونھون نے جلا دئے فقط دو چھوٹے چھوٹے
جہاز بچکر نکل گئے۔ غرض اس جنگِ بحری مین انگریزون کو ایسی فتح

جنگ ابو قیر و شکست فوج فرانس ۱۷۹۸ء

مُبین و ظفرِ کامل حاصل ہوئی کہ کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور اسکے سبب سے نپولین کی فوج ریگستانِ مصر مین پھنس گئی مگر اوسسے بے لڑائی کیے چین آتا تھا۔ آخر ۱۷۹۹ء مین وہ اپنے لشکر کو اوس ریگستان سے جو مابین مصر و فلسطین واقع ہے نکالکر لے گیا اور شہر یافہ کو فتح کرکے شہر عکّہ کا محاصرہ کرلیا۔ مگر سپاہِ برطانیہ اور فوجِ دولت عثمانیہ نے بہ سرداریِ سَر سڈنی اسمِتھ اوسے عکّہ سے ہٹادیا۔ اوسیوقت فرانسیس سے کچھ ایسی خوش خبر آئی کہ نپولین نے فوج کو تو مصر مین چھوڑا اور خود بعجلتِ تمام بسوئے وطنِ مالوف روانہ ہوا۔ جب اوسکی فوج بے سر ہوگئی تو ہمت ہار گئی اور ۱۸۰۱ء مین سَر الف ابرکرامبی نے اوسے شکست دی مگر اوسے بھی لڑائی مین ایسا زخم کاری لگا کہ جان بر نہوا۔ بس اس شکست پر جنگِ مصر کا خاتمہ بالخیر ہوگیا۔

[illegible]

۱۷۹۸ء مین جو ایرلنڈ مین غدر ہوا اوس سے ثابت ہوا کہ اوس ملک کو سلطنتِ برطانیہ سے زیادہ متحد و مرتبط کرلینا بہت ضرور ہے۔ اہلِ ایرلنڈ نے اس باب مین بڑی مخالفت کی اور اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ سے بہت مانع ہوئے۔ آخر بعد مباحثہ و مطارحۂ بسیار دونون ملکون کی پارلیمنٹ متحد کرلی گئی۔ اِس ۵۰ برس کے زمانہ مین اہل ایرلنڈ کو اِس اتحاد سے منافعِ

لاتعد و لاتحصی ہوئے ہین اوب جبسے یہ اتحاد ہوا جیسے یہ دستور ہے
کہ اہل ایرلنڈ کی طرف سے ۳۲ امیراور ۱۰۰ وکلائی رعایا پارلیمنٹ
شاہی مین شریک شور رہتے ہین - اور ایرلنڈ کے سوداگرون
کو بہت سے جدید اور عمدہ اختیارات تجارت حاصل ہوگئے ہین
اور وہان کے لوگون سے محصول بھی بہ نسبت رعایای برطانیہ
عظمی کے بہت کم لیا جاتا ہے - بعد اتحاد ہر دو پارلیمنٹ اہل ایرلنڈ
چند مدت تک بہت ملول اور آزردہ خاطر رہے یہانتک کہ ۱۸۰۳ع
مین شہر ڈبلن کے بازارون مین ہنگامہ ہوا مگر رات ہی بھر مین فساد
دفع ہوگیا اور بانی فساد سرابرٹ ایمٹ کہ بڑا ذی لیاقت شخص تھا
مگر مفسدون کے اغوا مین آکر اونکا سربراہ کار بنا تھا بجرم فتنہ پردازی
معاقب بسزائے موت ہوا - پٹ وزیر اعظم نے کہا کہ میری راے
مین اگر فرقہ کیتھولک قوانین شدیدہ سے بری کردیا جائے تو ایرلنڈ
سے جو اتحاد ہوگیا ہے اوس سے زیادہ تر دوام و استحکام ہو جائے گا مگر پادشاہ
نے اوسکی راے نہ منظور کی لہذا اوسنے وزارت سے استعفا دیا اور اوسکی
مقام پر ہنری ایڈنگٹن وزیر اعظم مقرر ہوا -

اب پال شہنشاہ روس نے انگلستان پر یورش کرنے
کا ارادہ کیا اور یورپ کے شمالی ملکون کے پادشاہون نے بھی

ملہ یعنے انگلنڈ اور اسکاٹ لنڈ اور ویلس ۱۲

ترکیب کی جیسے سابق ہین کی تھی کہ مسلح و مکمل ہوکر اپنے مقام پر منتظر رہے کہ جب موقع ملے انگلستان پر یکبارگی ٹوٹ پڑین۔ مگر نلسن امیر البحر انگریزی نے آب نائے سینڈن کی راہ سے جاکر چار گھنٹہ مین ڈینمارک کے جنگی جہاز مقام کوپن ہیگن مین بالکل تباہ و برباد کردیئے۔ اس ماجرے سے چند روز پیشتر پال شہنشاہ روس مار ڈالا گیا اور اوسکے بیٹے الگزنڈر نے پادشاہ انگلستان سے مصالحہ کرلیا۔ بعد اسکے تمام سلاطین یورپ نے مقام امینس مین صلح نامہ مرتب کرکے اوسپر مہر و دستخط کردیئے۔ مگر یہ مصالحہ صرف براے نام ہوا اور برس دن کے اندر ہی پھر لڑائی شروع ہوگئی۔

سنہ ۱۸۰۴ع مین پٹ پھر وزیر اعظم مقرر ہوا۔ سنہ ۱۸۰۲ع مین نپولین فرانسیس کی سلطنت جمہوری کا مدار المہام مقرر ہوچکا تھا اور اب تو وہ شہنشاہ فرانسیس تھا اور اٹھارہ سپہ سالار جرار و آزمودہ کار و جان نثار اوسکی نصرت و حمایت کو موجود تھے پس اب اوسنے عنان عزیمت بسوئے تسخیر ممالک یورپ منعطف کی۔ اب پادشاہان یورپ کو وہ آمّا من ثقلت موازینہ او خفت کا مضمون پیش آیا اور وہ ڈرے کہ ایسا نہو کہ نپولین کے قہر و استیلا سے میزان سلطنت کا ایک پلہ

فوق الثریا اور ایک تحت الثرےٰ پہنچ جاتے - مگر جس ثبات و استقلال سے اونھون نے اِس پادشاہِ جبار کا مقابلہ کیا اور جیسا مخذول و مقہور یہ فرعونِ بے سامان ہوا ویسا کوئی نہین ہوا -

نپولین نے جو یہ قصدِ عظیم کیا تھا کہ تمام ممالک یورپ کو مسخر کرے اُسکا ایک جزیہ بھی تھا کہ برطانیہ پر حملہ کرے - اِس غرض سے اوسنے بُولُون مین ایک جنگی جہازون کا بیڑا مہیا کر رکھا تھا کہ طرفۃ العین مین فرانسیسی لشکر انگلستان مین مثلِ سیل پہنچ جائے مگر نلسن امیر البحر کی بیدار مغزی اور ہیبت سے انگلستان شرِ اعدا سے محفوظ و مصئون رہا - جب ادھر نپولین کی دال نہ گلی تو فوج کو دریاے ڈینیوب کی طرف لگیا وہان آسٹریا کی فوجین اوسکا مزہ لینے کو تیار ہو رہی تھین -

پہلے پادشاہ اسپانیہ نپولین کا شریک ہوا تھا - مگر نلسن نے اِن دونون کی فوج بحری کو قریب راس ٹرافلگار کے شکست فاش دی اور ۳۳ جہازون مین سے ۱۹ چھین لئے - اس لڑائی مین امیر البحر مذکور کو گولی لگی اور قبل غروبِ آفتاب اوسنے انتقال کیا - اوسکی نعش کو بہ تزکِ احتشام شاہانہ لیجا کر کلیسا سے سینٹ پال مین دفن کیا اور سب کو اوسکے مرنے کا صدمۂ عظیم ہوا -

حملۂ نپولین ۱۸۰۳ء لغایت ۱۸۰۵ء در سلطنت اسپانیہ
جنگ ٹرافلگار ۲۱ اکتوبر ۱۸۰۵ء

۲ دسمبر ۱۸۰۵ء مین نپولین نے اسٹرلٹز کی لڑائی مین پادشاہ آسٹریا کی قوت توڑدی۔ پھر ۵ اکتوبر ۱۸۰۶ء مین ایک ہی دن مین اور ایک ہی لڑائی مین پادشاہِ پروشیا کو زیر کیا۔ اب سارا یورپ اوسکے قبضہ مین آگیا سوا روس اور انگلستان کے۔ روس تو شدتِ زمستان اور کثرتِ صحراہاے ناگزیر و بے پایان سے بچ گیا اور انگلستان بحیلۂ بحر ذخار اور احاطۂ دیوارہای چوبین (یعنی جہازون) سے محفوظ و مامون رہا۔ پٹ اور فوکس نے نظم امورِ سیاست مین اسقدر مشقتِ شدیدہ اور ریاضتِ شاقہ کی کہ مُشرف بہلاکت ہوئی اور ۱۸۰۶ء مین چند ماہ کی تقدیم و تاخیر سے دونون نے اس دارُ المحن سے رحلت کی۔ پٹ کا سن تو کُل ۴۷ برس کا تھا مگر فوکس کو ۵۸ سال کی عمر نصیب ہوئی۔

نپولین خوب جانتا تھا کہ انگریزون کی قوت تجارت سے ہے اور اونمین تو ہینگا قوم دوکانداران کہتا تھا۔ پس اوس نے شہر برلن سے احکام جاری کئے کہ جزائر برطانیہ کی راہین قطعاً مسدود کردی جائین اور تمام بنادرِ یورپ مین انگریزی جہاز نہ آنے پائین۔ اسکی عوض مین وزراے انگلستان نے یہ حکم جاری کیا کہ جو پادشاہ نہ ہمارا شریک ہو نہ نپولین کا وہ اور اوسکے ملک یعنی فرانسیس اور اوسکے شرکا کے ملکون سے ہرگز تجارت

نکرے - بعد اوسکے اہلِ برطانیہ نے شاہ ڈینمارک کے جہاز چھین لیے حالانکہ وہ متخاصمین مین سے کسی کی طرف نتھا - پس یہ سراسر اونکی زیادتی تھی

اب نپولین نے ممالکِ یورپ کو مسخر کرکے اپنے اعزا و اقربا مین تقسیم کرنا شروع کیا - چنانچہ اپنے بھائی لوی کو ہالنڈ کا بادشاہ کردیا اور اپنے بہنوئی میورٹ کو نیپلس کا فرمان روا بنا دیا اور اب اوسنے چاہا کہ اپنے دوسرے بھائی جوزف کو اسپانیہ کا بادشاہ بنائے - بس اس تحکم و دست درازی سے وہ لڑائی پیدا ہوئی جسے اہل تاریخ جنگِ جزیرہ نما کہتے ہین اور جس سے ہوس جہان بانی و کشورستانی جو نپولین کے سرِ شوریدہ مین سمائی ہوئی تھی اور یوماً فیوماً زیادہ ہوتی جاتی تھی ذرا کم ہوگئی -

آغاز جنگ جزیرہ نما سنہ ۱۸۰۸ء

غرض جب اہل اسپانیہ نے دیکھا کہ نپولین کا دانت ہمارے ملک پر بھی ہے تو وہ بھی لڑائی پر تل گئے اور بادشاہ انگلستان سے مدد مانگی - اونکی عرض قبول ہوئی اور آرتھر ولزلی سپہ سالار افواج قاہرۂ برطانیہ کہ ہندوستان کے معرکون مین جوہرِ شجاعت و جوانمردی دکھا چکا تھا جمعیتِ دہ ہزار سپاہ جرار اہل اسپانیہ کی مدد کو روانہ ہوا اور خلیج مونڈیگو واقع پرتگال مین پہنچکر ۲۱ - اگست کو ژونو سپہ سالار فرانسیسی کو مقام ومیرا مین شکست دی - مگر انگلستان مین ولزلی کی

دشمنون نے کچھہ ایسی ترکیب کی کہ اوسے حکم سلطانی پہنچا کہ تم چلے آؤ
اور خدمت سپہسالاری سر ہیو ڈیلرمپل کے سپرد کردو۔ اِس
سپہ سالار نے مقام سنٹرا مین فرانسیسیون سے مصالحہ کرلیا اور
اونھین اجازت دیدی کہ پرتگال کو خالی کرکے مع ہتھیار و میگزین
وغیرہ چلے جائین۔ اس حماقت کی سزا اوسے یہ ملی کہ عہدہ سے معزول ہوا
اور اوسکے مقام پر سر جان مور سپہ سالار مقرر ہوا۔ اِس
سپہ سالار سے اسپانیہ کی کونسل نے مدد کا وعدہ کیا مگر اوسے
وفا نکرسکی اور اِس مدد کے بھروسے پر وہ اپنی فوج صوبہ لیَن کے
بیچو بیچ مین لے گیا اور وہان اوسنے یہ خبر وحشت اثر سنی کہ اگرچہ اہل
اسپانیہ نے بڑی جوانمردی سے سارا گوسا مین نپولین
کا مقابلہ کیا مگر وہ کسیطرح نہ رُکا اور مَیڈرڈ پایۂ تخت مین پہنچکر
اوسپر قبضہ کرلیا۔ پس اب سپہ سالارِ انگریزی کو کچھہ چارہ نرہا سوا
اِسکے کہ صوبہ گلیشیا کیطرف مراجعت کرے۔ اِس رجعتِ قہقری
مین جو مصیبتین سپاہ انگریزی پر پڑین وہ بیان سے باہر ہین۔ اوّل
تو سردی کی شدت از حد تھی دوسرے کھانا نہ میسر آتا تھا تیسرے سُولٹ
سپہ سالار فرانسیسی برابر پیچھا کئے چلا آتا تھا۔ آخر جب سپاہ انگریزی تحط
و یاس در یہ کورَنّا مین پہنچی تو دیکھا کہ ابھی تک کوئی جہاز ہمارا یہان
نہین آیا ہے اور دشمن یعنے سُولٹ سر پر آپہنچا ہے اب لڑائی کر
سوا کیا چارہ ہے بس یہ سوچکر انگریزی فوج پھر پڑی اور جنگ عظیم ہوئی

مُور سپہ سالار انگریزی کو قریب اختتام جنگ گولا لگا اور اوسکی لاش کو اوسکی وردی کے کپڑون مین لپیٹ کر کورنا کی فصیل پر دفن کر دیا۔ آخر انگریزون کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ مُور کے قتل ہونے کے بعد آرتھر وِلزلی دوبارہ سپہ سالار مقرر ہوا اور اسپانیہ پر حملہ کیا اور مقام تَیلوِیرا مین دریاے ٹیگس کے کنارے سپاہ فرانسیسی کو شکست فاش دی۔ اس فتح کے صلہ مین اوسے امیر وِلنگٹن کا خطاب عنایت ہوا۔ اب چونکہ تین فرانسیسی فوجین بسرداری سولٹ و نِی و مُوسِیر ٹیرس شہر میڈرڈ کے ناکے روکے ہوے تھین لہذا سپہ سالار انگریزی کو پیچھے ہٹکر پرتگال کی سمت جانا پڑا۔ اسی سال پادشاہ آسٹریا نے پچھلی شکست کی خفت مٹانے کے واسطے بہت کچھہ خاک اُڑائی لکن وِیگرام کے معرکہ مین پھر مُنہ کی کھائی اور نپُولین نے فتح پائی اور فوجِ ظفر موج فرانسیسی بفتح و فیروزی داخل وِیانا دار السلطنت آسٹریا ہوئی۔

جنگ کورنا واقعہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۰۹ء شکست وزیمت فرانسیسی + فتح جنگ تیلویرا ۲۸ جولائی سنہ ۱۸۰۹ء

اب جارج سوم کے جلوس کو پورے پچاس برس ہو گئے تھے اور چونکہ کسی پادشاہِ انگلستان کو اتنی مدت سلطنت کرنی نصیب ہوئی تھی لہذا اسکی خوشی مین تمام ملک مین بڑی عید ہوئی۔ نپُولین کی مقابلہ مین پادشاہ آسٹریا کی مدد کے واسطے انگلستان سے لاکھہ آدمی کی فوج بسرداری نواب چیٹم برادرِ کلانِ پِٹ وزیرِ اعظم ساحل

نڈرلنڈس کی طرف روانہ ہوئی — اس فوج کا مقصودِ اعظم یہ تھا کہ فرانسیسیون کے دُمعس جو دریائے شلٹ کے کنارے پر تھے اونھین چھین لے — جب یہ لشکر جزیرۂ والشرن مین پہنچا تو رطوبتِ فاسدہ کی شدّت سے بیماری پیدا ہوئی اور ہزارون آدمی اوسمین سے مر گئے اور اوس فوجِ قہار مین سے فقط نفسِ چند ماہ ڈسمبر مین انگلستان مین پھر آئے —

جنگ پرتگال ۱۸۱۰ء

دوسرے سال پرتگال مین بازارِ قتال گرم رہا — اس ملک مین افواج فرانسیسی سب طرف سے سمٹ کر اس واسطے مجتمع ہوئی تھین کہ سپاہ انگریزی کو کھدیڑ کر جہازون پر کر دین — آخر بُساکو مین لڑائی ہوئی اور امیر ولنگٹن نے میکسپنا سپہ سالارِ فرانسیسی کو شکست دی اور بہت سے فرانسیسی تہ تیغ کئے — بعد اس لڑائی کے سپہ سالار انگریزی شہر لِسبن کے شمال کی جانب روانہ ہوا اور کوہ ٹوریس وڈرس پر جا کر مورچہ لیا اور اس استحکام سے مورچہ بندی کی کہ سپہ سالاران فرانسیسی نے ہزار سر پٹکا کہ اوسے وہان سے ہٹا دین مگر اوسنے جنبش نہ کھائی —

اِسی سال نپولین نے اپنی بیاہتا بی بی جوزفائن کو طلاق دیکر اسٹریا کی شاہزادی ماریا لوئیزا سے شادی کی — ادھر پارلیمنٹ انگریزی مین ایک امرِ عظیم پر مباحثہ ہو رہا تھا وہ یہ تھا کہ مدّت سے بادشاہ کو ضعف و اضمحلال رہتا تھا اور اب بسبب کبر سنی کے ضعف و نقاہت اور زیادہ ہوگئی تھی اور بصارت

مین بھی فرق آگیا تھا لہذا کسی شخص کو متولی سلطنت مقرر کرنا ضرور ہوا آخر ارباب سیاست نے یہ تجویز کی کہ ولیعہد بطور متولی سلطنت کی حکمرانی کرے اور اوسمین اور پادشاہ مین مین حیث الحکومت کچھ فرق اعتباری رہے — الغرض ۵ فروری ۱۸۱۱ع مین ولیعہد متولی سلطنت مقرر ہوا۔

چوتھی سال جنگ جزیرہ نما مین انگریزون نے تین بڑے معرکے فتح کیے سب پہلے معرکہ مین گرہم سپہ سالار انگریزی نے وکٹر سردار فرانسیسی کو مقام بیروسّا مین شکست دی — دوسری لڑائی مین سپاہ انگریزی نے میسّینا سپہ سالار فرانسیسی کو مقام ڈی اونورو مین شکست دی — تیسری لڑائی کی کیفیت یہ ہے کہ بیرسفرڈ سردار انگریزی نے قلعہ بڈہوز کا محاصرہ کر لیا سولٹ سپہ سالار فرانسیسی محصورین قلعہ کی کمک کو چلا اثناے راہ مین مقام البیورا پر لڑائی ہوئی فرانسیسی منہزم ہوتے اور بہت سے مارے گئے انگریزون کو فتح مبین حاصل ہوئی — اس محاربہ طویل سے اب برطانیہ کی تجارت مین خلل عظیم واقع ہوا اور بہت سے سوداگرون کے دوالے نکل گئے — ممالک مشرقیہ یعنے ایشیا مین فوج انگریزی نے جزیرہ جاوا کا پایتخت بٹیویا قوم ڈچ سے چھین لیا۔ [illegible] ولایتان فتح کین سنہ ۱۸۱۱ع

اسپانیہ

اب امیر ولنگٹن نے پرتگال کو مرکز جنگ قرار دے کے

حملہ سوم بر اسپانیہ وحملہ سلمانکا ۲۲ جولائی ۱۸۱۲ء

اسپانیہ پر تیسرا حملہ کیا اور چند ہی روز مین دو عظیم الشان قلعے اوس ملک کے سرحد مغربی مین مسخر کر لئے - ایک قلعہ کا نام سُودڈرگ اور دوسرے کا بَدَ ھُوز تھا - بعد اسکے اوسنے شہر سَلَمانکا مین مارمُونٹ سپہ سالارِ فرانسیسی کو شکست دی اس سبب سے مَیڈرِڈ بیتُ السلطنت اسپانیہ کا راستہ کھل گیا اور ۱۲ اگست کو سپہ سالار انگریزی مع فوج ظفر موج بفتح و فیروزی داخل شہر مذکور ہوا اور اوسکے آنے سے اہل شہر کو سرورِ موفور ہوا - مگر دو فرانسیسی فوجین جنوب اور مشرق کی سمت سے ہوائے تُند کے مانند آپہنچین - آخر امیر ولِنگٹن نے چار ناچار پُرتگال کی طرف مراجعت کی - اسی سال موسم بہار مین پرسِوَل وزیر اعظم محکمہ عوام کے ایک کمرہ مین گولی سے مارا گیا - اوسکا قاتل ایک سوداگر بِلِنگھم نامی تھا جسکا کارخانہ اس لڑائی مین خراب ہو گیا تھا -

اس اثنا مین نپُولین کی سلطنت پر بڑا قہر ٹوٹا کہ روس کی لڑائی مین اوسنے شکست کھائی - اسکی کیفیت یہ ہے کہ یہ پادشاہ جبار پانچ لاکھ سپاہ جرار لیکر ممالکِ وسیعۂ روس مین مثل پیک اجل پہنچا مگر جب وہ شہر مُوسکو مین داخل ہوا تو وہان کے لوگون نے شہر مین چارطرف آگ لگا دی آخر وہ خائب و خاسر ہو کر وہان سے پھرا - راہ مین جو مصیبتین اوسے پیش آئین وہ ایسی عظیم و ہولناک ہین کہ کسی تاریخ

مین ویسی صعوبتین درج نہین ہین - چنانچہ لکھا ہے کہ ہنگام مراجعت
سپاہ فرانسیسی اس شدت سے جاڑا پڑا اور اسقدر برف پگھلی کہ شہر
موسکو سے دریاے نیمن تک کہ خدا جانے کسقدر فاصلہ ہے بس
چار لاکھ آدمیون کی ہڈیان ہی ہڈیان نظر آتی تھین -

ادہر تو نپولین روس سے یون ناشاد و نامراد پھرا
اودہر اسپانیہ مین امیر ولنگٹن نے اوسکی فوج کو بھگاتی بھگاتے
جبال پرنیز کے اوسپار کردیا - آخر وٹوریا واقع خلیج بسکی مین
وارے نیاری کی لڑائی ہوئی اور فوج فرانسیسی منہزم ہوئی - بعد اسکے
سینٹ سبسٹین اور پمپی لونا انگریزون نے بہت جلد
مسخر کرلئے اور امیر ولنگٹن دریاے بڈیسوا سے عبور کرکے بفتح
وفیروزی داخل فرانسیس ہوا اور ۱۰ اپریل ۱۸۱۴ء مین بقیۃ السیف
لشکر ہزیمت اثر فرانسیسی کو جسکا سردار جرنیل سولٹ تھا جنگ ٹولو مین
منتشر و پریشان کردیا - اس معرکہ سے دس روز پیشتر شہر لیزگ مین
جنگ عظیم واقع ہوئی اور نپولین شکست کھاکر بھاگا اور روس و سویڈن
و جرمنی و آسٹریا و پرشیا کی فوجین اوسکے تعاقب مین پیرس
دار السلطنت فرانس تک چلی آئین اور اوسے ایسا عاجز کردیا کہ وہ
فرانسیس کی سلطنت سے دست بردار ہوگیا اور اسپانیہ و فرانسیس
کی سلطنت پھر خاندان بوربون کے قبض و تصرف مین آئی - آخر

جنگ وٹوریا ۲۱ جون ۱۸۱۳ء

۳۰ مئی ۱۸۱۴ء مین شہر پیرس مین پہلی صلح منعقد ہوئی اور نپولین مغلوب و مقہور ہو کر جزیرۂ اِلبا مین چلا گیا۔

ادھر تو برّاعظم یورپ مین یہ تغیّرات عظیمہ ظہور مین آرہے تھے اودھر برطانیہ اور ممالکِ متّحدۂ امریکا سے لڑائی ہو رہی تھی اِس لڑائی مین موردِ نزاع یہ امر تھا کہ انگریز کہتے تھے کہ ہم امریکا کے جہازون سے ملّاح اور ناخدا ڈھونڈ ڈھونڈکر اپنی جنگی جہازون کی خدمت کے واسطے لیجائینگے امریکا والے کہتے تھے واہ یہ ہرگز نہوگا۔ آخر لڑائی شروع ہوگئی اور ۱۸۱۴ء تک رہی۔ اہل امریکا نے صوبۂ کینڈا پر حملہ کیا مگر عبث و بیکار۔ ادھر سے سپاہ انگریزی نے شہر واشنگٹن پر حملہ کرکے وہان کے سرکاری مکانات مین آگ لگادی۔ مگر نیو اورلینس سے شکست کھا کر بھاگی اور کچھ انگریزی سپاہی مارے بھی گئے۔ بعد اسکے بحری لڑائیان بہت سی ہوئین جنمین ایک ایک جہاز طرفین کا لڑا۔ آخرکار انگریزون نے فتح پائی اور دسمبر ۱۸۱۴ء مین فریقین مین بمقام گھنٹ مصالحہ و معاہدہ ہوگیا اور لڑائی کا خاتمہ ہوا مگر اصل منشاءِ نزاع جو امر تھا وہ نہ منفصل ہوا۔

جنگِ جزیرہ نما مین جو ایسے ایسے معرکے امیر ولنگٹن کی شجاعت و جوانمردی اور حسن تدبیر و فکر صائب سے سر ہوئے تو

اسکے صلہ مین سرکار نے اوسے امیر الامرا کا خطاب عنایت کیا اور ار
ارباب پارلیمنٹ یعنے کارفرمایان محکمۂ امرا و محکمۂ عوام نے سردر
اوسکا شکریہ ادا کیا اور چالیس ہزار روپیہ اوسے بجلد وسے خدمات
جلیلہ مرحمت کیا۔ ۱۸۱۴ء مین ویانا پاے تخت آسٹریا میر
اس غرض سے مجلس شورے منعقد ہوئی کہ اس جنگ طویل کثیر
مین یورپ کے مقدمات نہایت ابتر ہوگئے تھے اونکی اصلاح کر
مگر مارچ ۱۸۱۵ء مین ایسی خبر وحشت اثر آئی کہ یہ مجلس برخاست ہوگ
وہ خبر یہ تھی کہ نپولین جزیرۂ البا سے چلا اور یکم مارچ کو ساحل
پروونس پر پہنچا اور اب برابر کوچ کرتا ہوا پیرس کی طرف چ
آتا ہے۔ آخر نپولین منزل مقصود پر پہنچ گیا اور اوسکی فوج کے
سردار اوسکی نصرت و حمایت کو حاضر ہوے اور فرانسیسی سپا
بھی خاندان بوربون کی حکومت سے ایسے بیزار تھے کہ وہ بھی جمع
چند ہزار نفر آکر اوسکے شریک ہوتے۔ الغرض بیس ہی روز کے عرصہ
نپولین دارالخلافت اور دیہیم سلطنت فرانس پر پھر قابض و متمکن
ہوگیا۔

جب نپولین نے عہود و مواثیق سابقہ کی مطلق
و پابندی نہ کی اور فرانس پر پھر قبضہ کرلیا تو تمام بادشاہان یورپ
کے حواس باختہ ہوگئے اور اس پیمان شکنی پر اونمین غیظ و غضب آیا
فنا و برباد کرنیکے واسطے پارلیمنٹ انگریزی نے ایک ارب دس کر

دینا منظور کیا - اور ۸۰ ہزار آدمی کی فوج بسرداری امیر الامرا ولنگٹن روانہ کی - ایک طرف بلوکر سپہ سالار پرشیا نے ایک لاکھ وس ہزار کی فوج آراستہ و پیراستہ کی - ایک طرف شہنشاہان روس و آسٹریا سامان جنگ کر رہے تھے اور اونکا ارادہ یہ تھا کہ مشرق کی جانب سے فرانسیس پر حملہ کرین اور ایک فوج قہار اونھون نے جمع کی تھی - جب نپولین نے یہ رنگ دیکھا تو پھر صلح کا سائل ہوا مگر اب اوسکی کون سنتا تھا آخر اوسے کچھ چارہ نہ رہا سوا اسکے کہ فوراً مستعد پیکار ہو -

ولنگٹن نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بلجیم مین جاکر پرشیا کی فوج سے ملے اور وہان سے اوسے ساتھ لیکر شمال و شرق کی سے پاریس کو روانہ ہو - نپولین نے چاہا کہ حتی الامکان سپہ سالار انگریزی کو پرشیا کی سپاہ سے نہ ملنے دے اور اس قصد سے وہ ۱۵ جون کو سرحد فرانسیسی سے آگے بڑہا - اوسوقت فوج انگریزی شہر برسلس مین مقیم تھی اور پرشیا کا لشکر سرحد فرانسیسی سے چند میل کے فاصلہ پر مقام لینی بی مین پڑا تھا - ۱۵ جون کو شام کے وقت ولنگٹن ایک امیرزادی کے یہان بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا کہ اوسے خبر پہنچی کہ فرانسیسی لشکر آگے بڑھتا آتا ہے - یہ سنتے کے ساتھ ہی افسران فوج انگریزی نے جو صحبت رقص مین شریک تھے چپکے چپکے کچھ آپس مین مشورہ کیا اور دوسرے روز علی الصباح سپاہ

انگریزی بر بسلس سے نکل کر مثل سیل کاٹر برا کی طرف روانہ ہوئی۔
یہ مقام بر بسلس سے سولہ میل کے فاصلہ پر تھا اور یہان پر دو شہر کین
آکر ملی تھین۔ ۱۶- جون کو نپی سپہ سالار فرانسیسی نے فوج انگریزی
پر حملہ کر کے چاہا کہ اوسے پیچھے ہٹا دے مگر کچھ نہ ہو سکا۔ لیکن اوسی روز
نپولین نے لین بی پر حملہ کر کے پرشیا کی فوج کو وہان سے نکالدیا
اور ۳۵ ہزار آدمی گروچی سپہ سالار کے ہمراہ اوسکے تعاقب
مین روانہ کئے اور اوسے کہدیا کہ خبردار پرشیائی فوج کو امیر ولنگٹن
کے لشکر سے نہ ملنے دینا۔ جب پرشیا والون نے لین بی مین شکست
کھائی تو امیر ولنگٹن بھی بمجبوری پیچھے ہٹکر ایک گاؤن مین چلا گیا
جسکا نام واٹرلو ہے مگر وہان سے بھی بلوکر سپہ سالار فوج پرشیا
قریب ایک منزل کے فاصلہ پر تھا۔ اب نپولین کو اپنی فتح کا یقین
ہو گیا اور وہ بہت خوش ہوا کہ اب تو پرشیا اور انگلستان کی فوجون
کے درمیان مین میرا لشکر حائل ہے اب وہ ایک دوسرے کی کمک نہین
کر سکتین جو ایک ایک کو مار لینا کیا بات ہے۔ غرض اتوار کے روز
واٹرلو کے میدان مین سپاہ انگریزی اور فوج فرانسیسی مین مقابلہ
ہوا۔ جس روز لڑائی ہوئی اوسکی شب کو اس زور و شور سے مینہ برسا
کہ خدا کی پناہ۔ دونو فوجین ساری رات کیچڑ پانی مین پڑی رہین اور
کسی کو سونا نصیب ہوا۔ جب رات بھر کے تھکے ماندے لوگ صبح
اوٹھے تو اوسوقت تک ترشح ہو رہا تھا۔ دونو لشکر ایک دوسرے

واٹرلو کی لڑائی ۱۸ جون ۱۸۱۵ء

مقابل دو ٹیلون پر پڑے تھے سامنے تھوڑے فاصلہ پر شہر برسلس
کو شاہراہ چلی گئی تھی۔ امیر ولنگٹن کے لشکر مین ۷ ہزار آدمی سے
زیادہ تھے اور نپولین کی فوج مین ۸ ہزار جوان کے قریب تھا
اون دو ٹیلون کے بیچ مین تھوڑا سا نشیب تھا اوس مین دو کسانون
کے مکان بنے ہوے تھے بس اونھین کے آس پاس دن بھر
کیا بازار موت گرم رہا کہ اَلْاَمَانْ وَالْحَفِیْظ۔ نپولین جانتا تھا کہ بس
آج مین برباد ہوا اگر کچھ بچاؤ کی صورت ہی تو اسیمن ہی کہ میری اور برسلس کے
درمیان مین جو فوج انگریزی اس کثرت سے پڑی ہے اسے توڑ کر
نکل جاؤن۔ بس اس خیال سے اوسنے لڑائی کا یہ ڈھنگ رکھا کہ پہلے
توصفوف لشکر انگریزی پر گراب اور گولون کی بوچھار کر دیتا تھا
بعد اوسکے زرہ پوش سوارون کو لیکر صاعقہ وار ٹوٹ پڑتا تھا
مگر انگریزی پیادون نے بھی ایسی مستحکم ٹولیان باندہ لین کہ نپولین
تو آدمی تھا دیو کے ہٹائے نہ ہٹ سکتے۔ سواران فوج فرانسیسی نے
کئی بار اونپر حملہ کیا مگر ہر بار پس پا ہوے اور سیکڑون زین سوارون
سے خالی ہو گئے۔ فی الحقیقت انگریزی فوج کو بڑی بلا کا سامنا
تھا اور جب امیر ولنگٹن نے دیکھا کہ ہر لحظہ اور ہر آن صفون سے
قلّت ظاہر ہے اور سپاہی پر سپاہی گرتا جاتا ہے اور جب ایک
گرتا ہے تو دوسرا اوسکے مقام پر پیچھے سے چلا آتا ہے تو اوسنے
دست دعا سوے آسمان بلند کئے اور کہا کہ خداوندا یا تو رات آجاے

یا بلوکس ہماری کمک کو پہنچ جاے - آخر تیر دعا ہدف اجابت ہوا
اور رات کو سات بجے دور سے پرشیا کی توپون کی آواز آئی اور
معلوم ہوا کہ بلوکس سپہ سالار گس اوچی سردار فرانسیسی سے کہین
آگے بڑھ آیا ہے اور واٹرلو کی طرف بہت جلد چلا آتا ہے - تب تو
نپولین بھی جان پر کھیل گیا اور اپنی فوج کی پرانے پرانے کارآزمودہ
سپاہیون کو جنھون نے اسٹرلٹز اور جینا کے معرکے مارے
تھے ہمراہ لیکر صفوف شکستہ فوج انگریزی پر مثل بلاے سیاہ درمیان آ
پڑا - انگریزی سپہ سالار انگریزی نے کچھ ایسا سحر کا کلمہ کہدیا کہ پیادون کی
ٹوپیان پہٹ پٹ کر پتلی پتلی صفین بن گئین اور اونکی سرخ سرخ کرتیان
اور براق سنگینین دور سے چمکتی نظر آتی تھین - چلتے تو اونھون نے
اس زور سے نعرہ مارا کہ معلوم ہوا کہ آسمان کو توڑ کر نکل گیا - اور سکے
بسم اللہ مجرہا و مرسہا کہکر فرانسیسیون پر یکبارگی ٹوٹ پڑے
قصہ کوتاہ فوج فرانسیسی نے جھرمٹ کہایا صفین ٹوٹ گئین آخر
قدم اوکھڑ گئے اور واٹرلو کی لڑائی فتح ہو گئی - یہ تین دن بھی
عجب قیامت کے دن تھے کہ ۴۴ ہزار فرانسیسی ۱۲ ہزار پرشیا کی
سپاہی - ۱۳ ہزار انگریز اور جرمن کام آئے - چنانچہ لکھا ہے
کہ جب امیر ولنگٹن چاندنی رات مین میدان قتال سے گذرا تو اپنے
یاران وفادار اور رفیقان جان نثار کے کشتون کے پشتے والا شون
کے انبار دیکھ کر زار و قطار رونے لگا - اب اوس پادشاہ جبار و ستمگار

کے دل سے کوئی پوچھے کہ اوسپر کیا گذری جسکی خونخوار تلوار نے بڑے بڑے زبردستون کو زیر کیا تھا اور لاکھون بیگناہون کے گلے کاٹے تھے اور لاکھون کو لہو کے آنسو رلائے تھے آب وہی تلوار میدانِ کارزار مین پرزے پرزے اُڑ گئی اور وہ خود ذلیل وخوار و بفرار ہوا ــ بیک گردش چرخ نیلوفری + نہ نادر بجا ماند و نے نادری +

نپولین اسطرح سے مغلوب مقہور اور منہزم و مفرور ہو کر اپنے دار السلطنت پیرس مین آیا اور بیٹے کو جانشین کر کے خود سلطنت سے کنارہ کش ہوا۔ جب انگریزون اور پرشیا والون نے وہان بھی اوسے دم نہ لینے دیا تو وہ مقام راشفورٹ مین چلا گیا اور وہان سے امریکا بھاگ جانے کی تدبیر کی۔ جب یہ تدبیر بھی نہ چلی اور کہین مفر نہ ملا تو آخر عاجز ہو کر ایکس کی بندرگاہ مین اپنے تئین ایک انگریزی جہاز کے ناخدا کے حوالہ کر دیا۔ انگریز اوسے پکڑ کر جزیرۂ سینٹ ہلینا مین لے گئے اور چھہ برس تک اوسے وہان قید رکھا۔ آخر ۳ مئی ۱۸۲۱ء مین اوسنے اس زندان بلا سے طرف عالم بقا کے رحلت کی اور ۱۸۴۰ء مین اوسکی لاش کو لیجا کر فرانسیس مین دفن کیا۔

غرض اسطرح سے جنگ جزیرہ نما ختم ہوئی

اور اسمین انگریزون نے بڑی زور ماری اور بڑی جانفشانیان کین جنگ ہفت سالہ کے بعد قرضہ قومی کی تعداد ایک ارب ۳۰ کرور روپیہ ہو گئے اور محاربہ امریکا کے بعد دو ارب ۳۸ کرور روپیہ اب اس کی مقدار اسقدر بڑہی کہ آٹھہ ارب ۶۰ کرور روپیہ ہو گئی - یا تو اس زور و شور سے لڑائی ہو رہی تھی اور ہر چیز کی قدر و قیمت بڑہی ہوتی تھی یا جواب یکبارگی لڑائی موقوف ہو گئی تو لوگ بڑی مصیبت مین مبتلا ہوئے کہ کھانے کی چیزین تو ویسی ہی گران رہین مگر مزدوری کی مقدار بہت کم ہو گئی - اسپر قیامت یہ ہوئی کہ ۱۸۱۶ء مین گیہون کی فصل تشریف لیگئی - آخر جب لوگ بھوکھون کے مارے مرنے لگے تو جا بجا فساد کرنا شروع کیا اور بڑی دقت سے یہ ہنگامے فرو ہوئے - مگر جسقدر جلد اہل انگلستان کا قرضہ بڑہا اوسے جلد بدوئی کی کلون کی بدولت دولت بڑہی - اور دھوین کے زور سے روئی اور کپڑے کے کارخانون نے بڑی ترقی کی -

اگست ۱۸۱۶ء مین انگریزی فوج بحری نے بسرداری امیر اکس موتہ الجزیرہ پر حملہ کیا - یہ ضلع منجملہ اضلاع بربر کے ہے جو افریقیہ کے شمال مین مصر سے لیکر سرحد اسپانیہ کے قریب تک ہین - اس ضلع مین دزدان دریا رہتے تھے اور وہ عیسائیونکو پکڑ پکڑ کر غلام بنا ڈالتے تھے - الغرض فوج انگریزی نے اونھین اتنی

بم کے گولے مارے کہ چھہ گھنٹہ کے عرصہ مین اونکے علم سرنگون ہوگئے اور اونکے حاکم یعنے شیخ الجزیرہ نے اقرار کیا کہ ہم عیسائی غلامون کو چھوڑے دیتے ہین اور اب کبھی نہ پکڑین گے۔

۶ نومبر ۱۸۱۷ء مین ولیعہد بلکہ متولی سلطنت کی اکلوتی بیٹی یعنے شاہزادی شارلٹ نے انتقال کیا۔ یہ شاہزادی شاہزادہ لیوپولڈ سے منسوب تھی اور تمام انگلستان کو اسکے مرنیکا صدمۂ عظیم ہوا۔ ابھی یہ زخم تازہ تھا اور اس شاہزادی کو مری ہوے برس وز بھی نہ گذرا تھا کہ اسکی دادی ملکہ شارلٹ نے انتقال کیا۔ اوس کے دو برس کے بعد خود شاہ جارج سوم نے ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ء مین بسن ہشتاد و دو سال انتقال کیا۔ اس پادشاہ نے بڑی مدت تک سلطنت کی اور اسسے بارہ اولاد تھے۔ اِن مین چار بیٹے سب سے بڑے تھے یعنے شاہزادہ متولی سلطنت۔ فریڈرک نواب یورک۔ ولیم نواب کلیرنس۔ اڈورڈ نواب کینٹ۔

جارج سوم عقلمند اور نیک پادشاہ تھا اور

اپنے باپ دادا کی طرح خودغرض اور اپنی ریاست ھینوورس کا
جنبہ دار نہ تھا بلکہ جتنی فکر اوسے انگلستان کی بہبودی اور ناموری
کی تھی اوتنی کسی کی نہ تھی عہد پیری مین اوسے لنڈن کا شور وغل اور
دھوان ایسا برا معلوم ہوتا تھا کہ وہ شہر کے باہر اپنی زراعت مین
چلا جاتا تھا اور جو مسرت وتفریح اوسے وہان ہوتی تھی وہ لطف
کہین نہ ملتا تھا اِس سبب سے اوسکا لقب جارج دہقان
ہوگیا تھا۔ اِسی لقب سی خوب ظاہر ہے کہ اوسکے مزاج مین سادگی
تھی اور تمکنت مطلق نہ تھی اور امیر وفقیر سب اوسّے واقف تھے اور
محبت کرتے تھے۔

۱۷۸۱ء مین ایک شخص رابرٹ رایکس نامی نے
کہ ضلع گلوسٹر کا باشندہ تھا پہلی مرتبہ اتوار کا مدرسہ مقرر کیا
کہ اوسمین غربا۔ اور مزدور پیشہ لوگ اور اونکے لڑکے ہر اتوار کو تعلیم
پاتے تھے۔ اور قریب اوسی زمانہ کے ایک مرد دیندار وباخدا
جان ھاورڈ نامی نے تمام یورپ کے قید خانون مین دورہ
کیا اور قیدیون کی راحت رسانی اور اصلاح کی تدبیرین کین۔
۱۷۸۵ء مین ٹائمس اخبار لنڈن مین جاری ہوا۔ ۱۸۰۸ء مین
اوّل مرتبہ لنڈن کی بازارون مین گیاس کی روشنی ہوتی اور اوسی سال
[illegible] کرتا تھا فلٹن نامی نے [illegible] ایک دخانی کشتی بناکر

دریای ہڈسن مین چلائی - اور سنہ ۱۸۱۲ء مین ایک شخص ہنری بل نامی نے اول مرتبہ یورپ مین ایک دخانی جہاز بناکر دریای کلائیڈ مین جاری کیا

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

لوی پانزدہم .... بسنہ ۱۷۷۴ء

لوی شانزدہم ... بسنہ ۱۷۸۹ء مین معزول ہوا

انقلاب سلطنت .. بسنہ ۱۷۹۲ء تک رہا

سلطنت جمہوری ... بسنہ ۱۸۰۴ء تک رہی

شہنشاہ نپولین .... بسنہ ۱۸۱۵ء

لوی ہجدہم ....

اسپانیہ

چارلس سوم .... بسنہ ۱۷۸۸ء

چارلس چہارم .... بسنہ ۱۸۰۸ء

فرڈننڈ ہفتم ... بسنہ ۱۸۰۸ء مین معزول ہوا

جوزف بونا پارٹ ... بسنہ ۱۸۱۴ء مین معزول ہوا

فرڈننڈ ہفتم .... پھر بادشاہ ہوا

پرشیا

سنہ وفات

فرڈرک دوم .... بسنہ ۱۷۸۶ء

فرڈرک ولیم دوم ... بسنہ ۱۷۹۶ء

فرڈرک ولیم سوم ....

ترکستان روم

احمد چہارم .... بسنہ ۱۷۸۹ء

سلیم سوم .... بسنہ ۱۸۰۷ء

مصطفے چہارم .... بسنہ ۱۸۰۸ء

محمود ششم ....

شہنشاہان جرمنی

فرانسس .... بسنہ ۱۷۶۵ء

جوزف دوم .... بسنہ ۱۷۹۰ء

لیوپولڈ دوم .... بسنہ ۱۷۹۲ء

فرانسس دوم شہنشاہ جرمنی [illegible] شہنشاہ آسٹریا ہوے بسنہ ۱۸۳۵ء

سوئیڈن — سنہ وفات

اڈولفس فریڈرک ... بسنہ ۱۷۷۱ء

گسٹیوس سوم ... بسنہ ۱۷۹۲ء

گسٹیوس چہارم ... بسنہ ۱۸۰۹ء

چارلس سیزدہم ...... بسنہ ۱۸۱۰ء

چارلس جان برنڈوٹ ......

روس

ملکہ الزبتھ .... بسنہ ۱۷۹۱ء

پیٹر سوم .... بسنہ ۱۷۹۲ء

ملکہ کیتھرائن دوم ...... بسنہ ۱۷۹۶ء

پال اوّل .... بسنہ ۱۸۰۱ء

الگزنڈر ....

پوپ — سنہ وفات

کلمنٹ سیزدہم ...... بسنہ ۱۷۶۹ء

کلمنٹ چہاردہم ..... بسنہ ۱۷۷۵ء

پائیس ششم .... بسنہ ۱۸۰۰ء

پائیس ہفتم ....

مشاہیرِ اہلِ تصنیف عہدِ شاہ جارج سوم

ڈیوڈ ہیوم	سنہ ۱۷۱۱ء سے سنہ ۱۷۷۶ء تک ہا۔ اسکاٹلینڈ کا رہنے والا تھا۔ اڈنبرا کی انجمنِ وکلا کے کتب خانہ کا داروغہ تھا۔ اِسکی تصنیفات مین سے تاریخ انگلستان بہت مشہور ہے۔ اسکا یہ مذہب تھا کہ آدمی کسی بات کا یقین نہین کر سکتا لہذا رسالت و نبوّت و نزولِ وحی و وقوع معجزات یہ سب اسکے نزدیک معرضِ شکّ و ابہام مین تھا۔ اسنے ایک رسالہ تحقیق طبیعت انسانیہ مین لکھا اور کئی تقریرات علمیہ لکھین۔
سَر ولیم بلیک سٹن	سنہ ۱۷۲۳ء سے سنہ ۱۷۸۰ء تک ہا۔ بڑا نامی قانون دان اور عدالت شاہی کا جج تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے شرح قوانین انگلستان بہت مشہور ہے۔

صموئیل جانسن	سنہ ۱۷۰۹ء سے سنہ ۱۷۸۴ء تک ہاںچ فیلڈ مین پیدا ہوا تھا اور اکثر لنڈن مین رہا اسکی تصنیفات مین سے تذکرۃ الشعرا قصۂ رسلاس لغتِ انگریزی مثنوی مسمّٰی بہ لنڈن بہت مشہور ہین
ادم اسمتھ	سنہ ۱۷۲۳ء سے سنہ ۱۷۹۰ء تک رہا — اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا۔ مدرسۂ عالیہ گلاسگو مین مدرس اعلیٰ تھا — اوسکی تصنیفات مین سے ولتھ اف نیشنس یعنی اسباب وتدابیر تحصیلِ مال و حسنِ معیشت بہت مشہور ہے — یہی کتاب علم جدید سیاستِ مدن و تدبیر المنزل کا ماخذ و مبنیٰ ہے۔
ولیم رابرٹسن	سنہ ۱۷۲۱ء سے سنہ ۱۷۹۳ء تک رہا — اسکاٹ لنڈ کا قسیس تھا — اسکی تصنیفات مین سے تاریخ اسکاٹ لنڈ تذکرۂ چارلس پنجم — تاریخ امریکا بہت مشہور ہین —

اڈورڈ گبن	۱۷۳۷ء سے ۱۷۹۴ء تک رہا۔ ضلع سرہی میں پیدا ہوا تھا۔ اسکی تصنیفات میں سے عروج و زوال سلطنت رومتہ الکبریٰ یعنی روم قدیم بہت مشہور ہے۔ اس کتاب کی چھ جلدیں ہیں اور ۱۲ برس میں تصنیف ہوئی تھی
جارج کیمبل	۱۷۱۹ء سے ۱۷۹۶ء تک رہا۔ مارشکل کالج واقع ابرڈین کا پرنسپل یعنی اعلیٰ المدرسین تھا۔ ایک تقریر اوسکی اثبات معجزات میں بہت مشہور ہے۔ یہ تقریر ہیوم ملحد کے ردّ میں لکھی تھی اور جواب مسکت و دندان شکن ہے۔
رابرٹ برنس	۱۷۵۹ء سے ۱۷۹۶ء تک رہا۔ کسان تھا۔ اس شاعر کی غزلیں اور گیت مشہور ہیں
اڈمنڈ برک	۱۷۳۰ء سے ۱۷۹۷ء تک رہا۔ ڈبلن میں پیدا ہوا تھا۔ بڑا خطیب فصیح بلیغ تھا۔ اوسکی بعض تصنیفات مشہور ہیں

وِلیَم کوَپر	۱۷۳۱ء سے ۱۸۰۰ء تک رہا - قانون کی تعلیم پائی تھی - اسکے اکثر اشعار نصیحت آمیز اور عارفانہ ہین — اسکی تصنیفات مین سے ایک مثنوی اور ترجمہ منظوم دیوان **ھُومَر** اَبُو الشعرائے یونان مشہور ہے
ھیُو بلیر	۱۷۱۸ء سے ۱۸۰۰ء تک رہا - **اِڈِنبرا** کا واعظ تھا - کچھہ خطبے لکھے اور ایک کتاب مین انشا پردازی اور عبارت آرائی کے اصول و قواعد لکھے
وِلیَم پیلِی	۱۷۴۳ء سے ۱۸۰۵ء تک رہا — **کارلائیل** کا اسقف تھا - اسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب الٰہیات مین اور ایک کتاب مسمّٰی بہ **شواہد و بیّنات دینِ عیسوی** بہت مشہور ہین

صنّاعانِ مشہور

ٹامس گینسبرا........	۱۷۲۷ء سی ۱۷۸۸ء تک رہا۔ ضلع سفک مین پیدا ہوا تھا۔ اچھا مصوّر تھا
سر جوشوا رِینلڈس......	۱۷۲۳ء سے ۱۷۹۲ء تک رہا۔ ضلع ڈِوَن مین پیدا ہوا تھا۔ صدر انجمن علوم شاہی تھا۔ وقائع تاریخی وغیرہ کی عمدہ عمدہ تصویرین کھینچین فنّ مصوّری مین ایک کتاب بھی تصنیف کی۔ زبدۃ العلماء ڈاکٹر جانسن کا بڑا دوست تھا

مخترعینِ صنایع

جیمس برِنڈلی........	۱۷۱۶ء سے ۱۷۷۲ء تک رہا۔ ضلع ڈربی کا رہنے والا تھا۔ اسی کے اہتمام سے وَرسلی سے مینچسٹر تک نہر کھدی تھی پس نہر کنی کا یہی موجد ہوا۔

سر رچارڈ ارکرائیٹ	سنہ ۱۷۳۲ء سے سنہ ۱۷۹۲ء تک ہا۔ ضلع لنکشیر مین پیدا ہوا تھا۔ پیشتر بال صاف کرنیوالا تھا۔ اسی نے روئی کاتنے کی کل ایجاد کی پس یہی انگلستان کی روئی کے کارخانون کا بانی ہوا۔
جوشوا وجوڈ	سنہ ۱۷۳۱ء سے سنہ ۱۷۹۵ء تک رہا۔ اسنے چینی کے برتن عمدہ عمدہ بنائے اور اس فن کو بڑی رونق دی یہ ایک کمہار کا لڑکا تھا
جیمس واٹ	سنہ ۱۷۳۶ء سے سنہ ۱۸۱۹ء تک رہا۔ ایک قسم کی دخانی کل ایجاد کی

باب ۵ پنجم

عہد شاہ جارج چہارم

سنہ ولادت سنہ ۱۷۶۲ء سنہ جلوس سنہ ۱۸۲۰ء۔ سنہ وفات سنہ ۱۸۳۰ء

یہ پادشاہ نو برس اپنے باپ جارج سوم کی زندگی مین متولی سلطنت رہا تھا۔ اب اوسکے مرنے کے بعد بالاستقلال پادشاہ ہوگیا۔ چند روز بعد اوسکی تخت نشینی کے بعض مفسدون نے سازش کرکے چاہا کہ وزرا کو

کہ ایک امیر کے یہان دعوت مین گئے تھے مار ڈالین - ایک بار او باش آدمی تھسٹیل وڈ نامی اونکا سربراہ کار تھا اور اونھون نے یہ تدبیر کی کہ وزرا کو اوس دعوت مین قتل کرکے قیدخانون کے دروازے توڑ ڈالین اور لنڈن مین آگ لگا دین غرض ایسا کچھ کرین کہ سلطنت منقلب ہو جائے جسدن شام کو اونھون نے اس امر عظیم کا ارادہ کیا تھا اہل پولیس کو اسکی خبر پہنچ گئی اور وہ دفعتہ اون بدمعاشون پر جا پڑے - پہلے تو خوب مار پیٹ ہوئی اور ایک پولیس کا سپاہی مارا بھی گیا مگر آخر کو وہ سب گرفتار ہوئے اور اونکا سرغنا تھسٹیل وڈ اور چار شخص اور پھانسی دئے گئے باقی بدمعاش ملک بدر کئے گئے - بعد اوسکے اسکاٹ لنڈ مین بھی ایک گاؤن کلسایتھ نامی مین کہ ضلع اسٹرلنگ مین ہے کچھ تھوڑا سا فساد ہوا مگر جلد دفع ہو گیا -

جارج چہارم نے اپنی بی بی کیرولاین سے بڑی بدسلوکی کی اور اوسکی بدنہادی جیسے اس سے ثابت ہوتی ہے ویسے اوسکے کسی فعل سے نہین ثابت ہوتی - ملکہ موصوفہ برنزلک کی شاہزادی تھی اور ۱۷۹۵ء مین اوسکی شادی پادشاہ سے ہوئی تھی مگر میان بی بی مین نہ بنی اور شادی کے چند ہی روز کے بعد قطع ہو گئی - فی الحقیقت پادشاہ کے افعال ایسے تھے کہ اوسپر کیا منحصر ہے کوئی بی بی اوس سے نباہ نہ کر سکتی - جبتک وہ متولی سلطنت رہا جبتک ملکہ بیچاری ملک

اطالیہ مین پڑی رہی اب جو اوسنے سُنا کہ اوس شخص کا شوہر بادشاہ
ہوا ہے تو وہ بعجلت تمام انگلستان مین آئی اور اوسے امید تھی کہ جو
مراسم شاہانہ شاہزادیون کی نسبت ادا کئے جاتے ہین وہی میری نسبت
بھی بجالائے جائینگی مگر یہان اوس بیچاری کو اور لینے کے دینے پڑ گئے
کہ اوسپر بدکاری کی تہمت لگائی اور ۶ جولائی ۱۸۲۰ء مین ایک قانون
اوسکی تعذیر و سزادہی کے واسطے محکمہ امرا مین تجویز ہوا۔ بروُہم
اور ڈِنمَین نے کہ دونون بڑے وکیل تھے اس خوبی سے ملکہ کی
طرف سے جوابدہی کی کہ ۱۰ دسمبر کو وہ قانون مشعر سزادہی منسوخ
ہوگیا اور ملکہ جرم سے بری ہوگئی۔ اوسکی برأت سے رعایا کو بڑی خوشی
ہوئی کہ سب اوسکی طرف تھی۔ دوسری سال جب تقریب تاجداری بادشاہ ویسٹ
منسٹر آبی مین جشن ہوا تو ملکہ بھی جشن مین شریک ہونے کو آئی
مگر دروازہ پر پہرہ والون نے اوسے روکا اور اندر نہ جانے دیا۔
اس بےعزتی اور ناکامی کا اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ اُنیس ۱۹ ہی دن
مین مرگئی اور جب اوسکا جنازہ لنڈن سے ھارچ کو لیچلے تو سپاہ
اور رعایا مین اثناے راہ مین اسقدر تکرار ہوئی کہ کشت و خون پر
نوبت پہنچ گئی۔

وفات ملکہ کیرولین ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۲۱ء

جس مہینے مین ملکہ نے انتقال کیا اوسی مہینے
مین بادشاہ آیرلنڈ مین گیا اور وہان کے لوگ اوسکے آنے سے خو[illegible]

بہت خوش ہوئی مگر اونکی خوشی کا باعث یہ نہ تھا کہ پادشاہ نے انھین اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز و ممتاز کیا تھا بلکہ یہ سبب تھا کہ یہ حضرت بہ ارادہ جنگ نہ تشریف لے گئے تھے بخلاف پادشاہانِ سابق کے کہ وہ جب وہان گئے لڑائی کے ارادہ سے گئے۔ دوسرے مہینے مین پادشاہ اپنی ریاست قدیم ھینوور کے ملاحظہ کو گیا اور اسکے برس روز کے بعد اسکاٹ لنڈ کی سیر کو گیا اور تیرہ دن وہان ٹھہرا۔ ایک دن وہان پادشاہ کو خبر پہنچی کہ نواب لنڈ نڈری نے کہ وزرائے عِظام مین سے تھا اپنے ہاتھ سے اپنے تئین مار ڈالا۔ اوسکے مقام پر پادشاہ نے جارج کیننگ کو وزیر ممالک غیر[1] مقرر کیا۔

برھما کے پادشاہ نے انگریزون کی بستیون پر جو دریائے گنگ کے اوسطرف واقع تھین ایسی زیادتیان کین کہ آخر فروری ۱۸۲۴ع مین سرکار انگریزی نے والی برھما سے لڑائی کا ارادہ ظاہر کیا۔ پہلے سال کی لڑائی مین سر ارچی بالڈ کیمبل سپہ سالار فوج انگریزی نے شہر رنگون کو مغلوب کیا اور کئی قلعے دریائے اِرَاوادی پر مسخّر کر لیے۔ دوسرے سال ایک فوج قلیل نے بسرداری جرنیل موریسن صوبہ ارکان کو چھین لیا۔

[1] وزیر ممالک غیر سے وہ وزیر مراد ہے جو پادشاہ انگلستان کی طرف سے غیر ملکون سے مکاتبہ و مراسلہ رکھتا ہے اور اوسنے امورِ سیاست و مہام سلطنت طے کرتا ہے ۱۲۔

آخر ۱۸۲۶ء مین متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا جسکے بموجب وہ ملک جو ساحل تناسرم پر واقع ہے اور ضلع آرکان سرکار انگریزی کو مل گیا۔

۱۸۲۴ء مین اہل انگلستان اس خبط مین مبتلا ہوئے کہ روپیہ شریک کرکرکے تجارت کی کوٹھیان قائم کرین۔ اس کا سبب یہ تھا کہ لوگون پاس روپیہ افراط سے تھا لہذا اونھون نے منافعہ کثیر کی امید پر ایسے امور مین اوسے صرف کرنا شروع کیا جنکا کچھہ سر وپا نہ تھا اور بعض ممالک روے زمین کو روپیہ قرض دیا اور بنک والون نے نوٹ کے کاغذ اس افراط سے جاری کئے کہ بالکل دانشمندی اور دوراندیشی کے خلاف تھا۔ آخر اس بیجا اولوالعزمی اور کوتاہ اندیشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۲۵ء مین سوداگرون پر بڑی آفت آئی۔ ۵۰ بنک گھر تو بالکل بند ہوگئے اور ۲۰۰ سوداگرون سے زیادہ کا دوالہ نکل گیا غرض ایک عجب تلاطم اور کہرام تمام ملک مین پڑگیا۔

۱۸۲۷ء مین نواب لورڈ پول کہ پندرہ برس وزیر اعظم رہچکا تھا مرض فالج مین مبتلا ہوا اور منصب وزارت کیننگ کو عنایت ہوا۔ مگر یہ وزیر کہ بڑا لائق و فائق اور فصیح و بلیغ تھا اس منصب رفیع کے بار کا متحمل نہ ہوسکا اور سال ہی بھر مین مرگیا۔ اوسکے مقام پر لارڈ گوڈریچ وزیر اعظم مقرر ہوا۔

جارج چہارم کے اوائل عہد مین اہل یونان دولت عثمانیہ

سے باغی ہو گئے۔ اونکی بغاوت کا یہ سبب ہوا کہ تین سو برس سے ترک اونپر ظلم و تعدی کر رہے تھے اور اونکا حال غلامون کا سا کر دیا تھا یونان کے کوہی قومون مین ابتک اپنے بزرگان سلف کی حمیت و شجاعت باقی تھی اور اس معرکہ مین اون سے ایسی جرأت و جوانمردی ظاہر ہوئی تمام یورپ عش عش کر گیا اور اونکی ہمدردی اور دلسوزی کی چنانچہ بائرن ذکہ مشاہیر شعرای انگلستان سے تھا اپنی شاعری اور اپنی دولت اونہین کی نصرت و حمایت مین صرف کردی اور اپنی عمر قلیل کی باقی ایام بھی اونھین کی خدمت مین گذاری۔ غرض ۱۸۲۷ء مین اعاظم سلاطین یورپ یعنے بادشاہان روس و فرانس و برطانیہ نے لنڈن مین باہم عہد و میثاق کیا کہ سلطان روم سے اہل یونان کی آزادی اور خودسری بزور شمشیر قبول کروالین گے۔ اس سال کے آخر مین ان تینون پادشاہون کی افواج بحری بسرداری کوڈرنگٹن امیر البحر روانہ ہوئین اور جزیرہ نمای موریا کے جنوب مغرب مین بندرگاہ ناورینو مین لڑائی ہوئی اور چند ہی گھنٹے کے عرصہ مین اونھون نے سلطان روم کے جہازون کا سارا بیڑا تباہ و برباد کردیا۔ آخر چند ہی روز کے بعد سلطان روم نے اپنی فوج کو یونان سے برخواست کرلیا اور یہ ملک خودسر و خودرو ہوگیا اور بویریا کا شاہزادہ جسکا نام اوتھو تھا وہان کا پادشاہ مقرر ہوا۔

۱۸۲۸ء مین امیر ولنگٹن وزیر اعظم مقرر ہوا اور ایک حرف

وفات بائرن ... ۱۸۲۴ء

پیل خاصتہ اون امور کے انتظام و انصرام کے واسطے وزیر[1] مقرر ہوا
جو انگلستان سے متعلق تھے - ان دو وزیرون کے عہدِ وزارت مین
قانون آزادی باین مراد جاری ہوا کہ جو قوانین شدیدہ نسبت فرقہ
کیتھولک کے زمانہ انقلاب سلطنت سے چلے آتے تھے
اور اب اونکی کچھہ ضرورت نہ باقی رہی تھی اور اہل کیتھولک پر بہت
صعب و دشوار تھے وہ منسوخ ہو گئے - مگر اب فرقہ مذکورہ نے بغاوت
و فساد کی تخویف شروع کی لہذا ارباب سیاست پر لازم ہوا کہ ایسا تغیر آئین
مملکت مین کرین کہ فساد نہونے پائے - بنابران کی کارپوریشن
ایکٹ اور ٹسٹ ایکٹ جو چارلس دوم کے عہد مین نافذ ہوے تھے اور علی الخصوص
فرقہ کیتھولک پر نہایت شاق تھے منسوخ کئے گئے - مگر اس فرقہ
کے لوگون نے اس تخفیف عذاب پر بھی اکتفا نہ کی بلکہ سیاست ملک
مین دخیل ہونا چاہا اور اگرچہ حسب قانون جو شخص مذہب کیتھولک
کا معتقد ہو وہ پارلیمنٹ مین شریک شوریٰ ہونے کا مجاز نہ تھا
مگر تاہم اہل کیتھولک نے اپنے ایک ہم مذہب دانیال اوکونل
نامی کو کہ بڑا خوش تقریر وکیل تھا آیرلنڈ کے ایک ضلع کلیر کی
طرف سے وکیل کر کے پارلیمنٹ مین بھیجا اور اس وکیل نے اپنی کلیسا
یعنے اپنے مذہب کی ایسی نصرت و حمایت کی اور ایسا جی توڑ کے
لڑا کہ آخر ایک قانون جاری ہوا جسکے بموجب تمام قوانین شدیدہ

---

[1] اس قسم کے وزیر کو ہُوم سکرٹری یعنے اپنے ملک کا وزیر کہتے ہین ۱۲

مداخلت اہل کیتھولک در امورِ سیاست و موقوفی قوانین سخت بیداد نسبت ایشان سنہ ۱۸۲۹ء

نسبت فرقہ کیتھولک کے منسوخ ہوگئے اور یہ فرقہ بھی امورِ سیاست مین اوسیقدر دخیل ہوگیا جسقدر فرقہ پراٹسٹنٹ تھا۔

۲۶ جون سنہ ۱۸۳۰ء مین پادشاہ نے ۶۸ برس کے سن مین انتقال کیا اور کوئی وارث نہین چھوڑا۔

جارج چہارم کے خوش آمدی اوسے اشرف الشرفاء کہتے تھے مگر حق یہ ہے کہ اگر شرافت اسی کا نام ہے کہ آدمی قبول صورت اور نازک مزاج اور صاحب سلیقہ ہو اور پوشاک بھی نفیس پہنتا ہو اور لوگون سے بہ خلق و مداراۃ ظاہری پیش آتا ہو تو البتہ یہ پادشاہ ایسا ہی تھا جیسا اسکے خوش آمدی اسے کہتے تھے لیکن اگر بقول بعض اشخاص کے شریف وہ ہے جسکے مزاج مین شفقت و مروت ہو اور صاحب اخلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ ہو تو حاشا و کلا یہ پادشاہ ہرگز شریف نہ تھا۔

اس پادشاہ کے عہد مین کپتان پارّی اور کپتان راس نے اس تجسس مین کہ شمال و مغرب کی طرف سے ہندوستان کی راہ دریافت کرین تمام بحرِ شمالی کو چھان ڈالا۔ سنہ ۱۸۲۶ء مین ایک صاحب میک آدم نامی نے سڑکون پر کنکر بچھانا رواج دیا

سنہ ۱۸۲۲ء مین آہنی دودکش اوّل مرتبہ دریاے ٹیمس مین جاری ہوا
سنہ ۱۸۲۴ء مین صنائع دستی کی تعلیم کے واسطے مدرسے مقرر ہوے۔
سنہ ۱۸۲۵ء مین ایک ناخدا جانسن نامی نے اوّل مرتبہ دخانی جہاز پر
ہندوستان کا سفر کیا۔ بحر اوقیانوس مین تو دخانی جہاز اس سے
پیشتر یعنے سنہ ۱۸۱۹ء ہی مین روان ہو چکے تھے سنہ ۱۸۲۶ء مین مدرسۂ
عالیہ لنڈن کی تقرر کے بارے مین فرمان شاہی صادر ہوا تھا اور
سنہ ۱۸۲۸ء مین یہ مدرسہ جاری ہوا۔

سلاطین معاصرین

فرانس — سنہ وفات

لوئی ہجدہم .... سنہ ۱۸۲۵ء

چارلس دہم ....

اسپانیہ

فرڈننڈ ہفتم .... سنہ ۱۸۳۳ء

انقلاب سلطنت ....

سویڈن

چارلس جان برنڈوٹ ....

روس

الگزنڈر .... سنہ ۱۸۲۵ء

نکولاس ....

پرشیا — سنہ وفات

فرڈرک ولیم سوم ....

ترکستان روم

محمد ششم ....

آسٹریا

فرانسس ....

پوپ

پایس ہفتم .... سنہ ۱۸۲۳ء

لیو دوازدہم ....

مشاہیر اہل تصنیف
عہد جارج چہارم

لارڈ بائرن........ سنہ ۱۷۸۸ء سی سنہ ۱۸۲۴ء تک رہا مشہور شاعر رند مشرب تھا۔ اکثر مثنویان اسکی فحش سی مملو ہین۔ تپ کے عارضہ سی یونان ہین انتقال کیا

ڈیوگلڈ اسٹوارٹ.... سنہ ۱۷۵۳ء سی سنہ ۱۸۲۶ء تک رہا۔ مدرسہ عالیہ اڈنبرا مین علم اخلاق کا مدرس اعلی تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے فلسفہ نفس ناطقہ اور تہذیب الاخلاق مشہور ہین

ٹامس بروَن....... سنہ ۱۷۷۸ء سی سنہ ۱۸۲۰ء تک رہا۔ اسٹوارٹ کے مرنیکے بعد اوسکے عہدہ پر مقرر ہوا۔ بعض تقریرات علمیہ اوسکی بعد وفات کے مشتہر ہوئین

صناعان مشہور

بنجمن وسٹ........ سنہ ۱۷۳۸ء سی سنہ ۱۸۲۰ء تک رہا۔ امریکا مین پیدا ہوا تھا۔ وقائع تاریخی کی خوب خوب تصویرین کھینچین۔ فن مصوری کی مدرسہ شاہی کا صدر نشین تھا

جانْ فلیکس مینْ...... ۱۷۵۵ء سی ۱۸۲۶ء تک تھا۔ شہر یورک مین پیدا ہوا تھا۔ پتھر کی تصویرین بنانی مین اُستاد تھا۔ تصویراتِ حجری کے مدرسہ شاہی کا مُدرّس اعلیٰ تھا۔ جن لوگون کا حال بڑے بڑے یونانی شاعرون نے اپنی تصنیفات مین لکھا ہی اونکی عمدہ عمدہ مورتین اس مُصوّر نے بنائی ہین۔

سر ٹامس لارنس.... ۱۷۶۹ء سے ۱۸۲۶ء تک تھا۔ برسٹل مین پیدا ہوا تھا۔ مانی کا ثانی تھا۔ رینلڈس مُصوّر کے مقام پر جارج سوم کا ملازم ہوا۔ ۱۸۲۰ء مین فنّ مصوری کے مدرسہ شاہی کا صدرنشین مقرر ہوا

مُخترعینِ عُلوم

سر ولیم ہرشل...... ۱۷۳۸ء سی ۱۸۲۲ء تک تھا۔ ہینوور مین پیدا ہوا تھا۔ پیشتر مُغنّی تھا۔ بعد اوسکی علم ہیئت مین کمال حاصل کیا اور دوربین عکسی کو بہت درست کیا۔ ۱۷۸۱ء مین سیارہ یورنس کو دریافت کیا اور قمر مین آتشی پہاڑ اور بعض سیارات کے ضمائم اقمار

دریافت کئے۔ سرکار شاہی سے ۳۰۰۰ روپیہ سالانہ کی پنشن پاتا تھا۔
سر ہمفری ڈیوی ...... ۱۷۷۸ء سے ۱۸۲۹ء تک رہا۔
ضلع کورنوال مین پیدا ہوا تھا۔
ایک خرادکا لڑکا تھا۔ ایک جراح کا شاگرد
ہوا۔ ایک قسم خاص کا چراغ ایجاد کیا کہ
اوسی ہوا سے نہین ضرر پہنچتا اور برابر روشنی
دیتا ہے علم کیمیا اور علم برق مین
بڑی بڑی مفید باتین ظاہر کین۔ علاوہ
علوم حکمیہ کے اور مضامین مین بھی کتابین
تصنیف کین جینوا مین انتقال کیا

باب ۶ ششم

عہد شاہ ولیم چہارم

سنہ ولادت ۱۷۶۵ء۔ سنہ جلوس ۱۸۳۰ء۔ سنہ وفات ۱۸۳۷ء

جارج چہارم کے بعد اوسکا بھائی نواب کلیرنس بخطاب ولیم چہارم
بادشاہ ہوا۔ اس بادشاہ نے جوانی مین فوج بحری مین کام کیا تھا
لہذا اسکا لقب بادشاہ ملاح مشہور ہوگیا۔ اسکی بی بی سیکس

میلنجن کی شاہزادی تھی اوسکا نام اڈیلیڈ تھا۔

چند مدت بعد اوسکی تخت نشینی کے فرانسیس مین دوبارا انقلاب ہوا اور تین روز پاریس کے بازارون مین کشت وخون ہوا آخر چارلس دہم تخت سلطنت سے اوتھا دیا گیا اور لوی فلپ نواب اورلینس فرانسیس کا پادشاہ مقرر ہوا۔ فرانسیس کے انقلاب نے بلجیم کے لوگون پر بھی اثر کیا اور اونھون نے بھی پادشاہ ہالنڈ سے منحرف ہوکر شاہزادہ لیوپولڈ کو اپنا پادشاہ بنایا۔ اس زمانہ مین انگلستان کے لوگ بھی بہت آزردہ و نالان تھے اور اس بات کے خواہان تھے کہ محکمہ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کی جائے۔ جس قسم کا تغیر اس محکمہ مین رعایا کو منظور تھا امیر ولنگٹن وزیر اعظم کی راے اوسکے بالکل خلاف تھی آخر اوسنے استعفا دیدیا اور اب وزرا فرقہ وہگ سے مقرر ہوئے اور نواب گری اور لارڈ جان رسل گروہ وزرا کے ارکان اعظم ہوئے۔

۱۸۳۰ء مین یہ تغیر وزرا مین ہوا اور اسی سال ۱۵ ستمبر کو لورپول سے مینچسٹر تک وہ سلسلہ ریل کا جاری ہوا جو اب تمام سلطنت برطانیہ مین مثل موسے کے جال کے پھیلا ہوا ہے۔ اکتوبر ۱۸۳۱ء مین ایک تازہ وبا جسکے آثار پیشتر ہندوستان

مین محسوس ہوئے تھے مغرب کی جانب سے ہوتی ہوئی ضلع سنڈرلینڈ
پر نازل ہوئی اور سال بھر سے زیادہ بازار موت خوب گرم رہا اور قریب
٦٠ ہزار آدمی کے اس وبا سے ہلاک ہوئے - اوس زمانہ سے تین
مرتبہ یہ وبا انگلستان پر نازل ہو چکی ہے مگر چونکہ صفائی مین
اہتمام بلیغ کیا گیا ہے اور نالے موریان صاف رہتی ہین اور مکانات
ہوادار بنتی ہین لہذا اِس بلائے بے درمان کا اثر بہت خفیف ہو گیا ہی

اِس بادشاہ کے عہد مین سیاست ملک مین امر عظیم یہ ہوا
کہ محکمہ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے ایک قانون نافذ ہوا
یکم مارچ سنہ ١٨٣١ء مین لارڈ جان رسل نے یہ قانون محکمہ عوام
مین پیش کیا اور پارلیمنٹ کے دونون محکمون نے علی الخصوص محکمہ
امرا نے اسپر بہت نقض و ابرام کیا مگر جمہور عوام اسکے نفاذ مین
مُصر ہوا - الغرض پندرہ مہینے تک اِس قانون کے باب مین رعایا اور
پارلیمنٹ مین جھگڑا رہا اور نوٹنگھم اور ڈربی اور برسٹل مین
بڑے بڑے ہنگامے ہوئے - ایک مرتبہ تو اس قانون پر اسقدر
جرح و قدح ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل رد ہو جائے گا - محکمہ
امرا کے ممبرون نے اِسکی رد مین اسقدر مبالغہ و اصرار کیا کہ نواب
گرے وزارت سے مستعفی ہوا اور امیر ولنگٹن کو حکم ہوا کہ نئی

خلائق ایسا جوش مین آیا کہ اوس سردار جلیل الشان کو جسنے واٹرلو کی لڑائی مین انگلستان کی عزت رکھلی تھی اور نپولین جیسے زبردست کو زیر کیا تھا لنڈن کے بازارون کے یورش سے اپنا مکان بچانا پڑا بعد اسکے نواب گری پھر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور وہ قانونِ اصلاح جسکے واسطے یہ قیامتِ کبرےٰ برپا ہوئی تھی نافذ ہوگیا۔ اسی سال یعنے ۱۸۳۲ء مین ۱۷ جولائی کو اسکاٹلنڈ کی اصلاح کا قانون اور ۷ اگست کو ایرلنڈ کی اصلاح کا قانون پادشاہ نے منظور کرلیا۔

نفاذ قانون بنا بر اصلاح مجالس عام ۷ جون ۱۸۳۲ء

اِس قانون سے آئینِ سلطنت مین تین تغیرات عظیم ہوئے۔ اول جن قصبات و دیہات مین ایسے لوگ کم تھے جو پارلیمنٹ کو واسطے ممبر منتخب کرسکتے یا اگر ایسے لوگ بقدر ما یُعتدّ تھے تو وہان کے متوطن نہ تھے اونسے پارلیمنٹ مین وکیل بھیجنے کا حق سلب ہوگیا دوم جو قصبات کہ ستر ہوین صدی مین ترقی کرکے اول درجہ کے شہر ہوگئے تھے اونھین اب اول مرتبہ یہ استحقاق دیا گیا کہ اپنی طرف سے ممبر یعنے وکیل مقرر کرکے پارلیمنت مین بھیجین سوم پارلیمنٹ مین رائے دینے کا حق اوسط درجہ کے لوگون مین زیادہ تر عام کردیا گیا۔ اہل شہر و قصبات مین سے یہ حق اون لوگون کو دیا گیا جو سو روپیہ سالانہ یا اِسسے زیادہ کرایہ کے مکان کے مالک تھے

[illegible]

لوگون کو عنایت ہوا جنکے پاس ۴۰ شلنگ روپیہ سالانہ نکاسی کی زمینداری تھی
یا جو کم سے کم پلے نتے ۵ روپیہ سالانہ لگان دیتی تھی ۱۷۸۸ع سے
محکمۂ عوام مین اس امر کی تحریک ہو رہی تھی کہ نو آباد انگریزی بستیون
مین جسقدر غلام ہین وہ سب آزاد کر دئے جائین۔ سب سے پیشتر
ولیم ولبر فورس کہ ضلع یورک کے لوگون کی طرف سے پارلیمنٹ
کا ممبر یعنے وکیل تھا اس امر مین محرک ہوا اور جبتک اوسکی زندگی
نے وفا کی اس کار خیر مین بکمال سرگرمی و استقلال ساعی رہا۔
غرض اس مقدمہ مین کار فرمایانِ پارلیمنٹ مین بکرات و مرات مباحثہ
و مطارحہ ہوا اور غلامون کے مالکون اور نو آباد بستیون کے زمیندارون
اور سوداگرون نے عتقِ عبید مین بڑی قیل و قال اور عذر و معذرت
کی۔ چھیالیس ۴۶ برس تک یہ مقدمہ پارلیمنٹ مین لڑا کیا آخر کو ایک
قانون جاری ہوا جسکے بموجب ۲۰ کرور روپیہ غلامون کے آقاون
کو اونکے نقصان کی مکافاۃ مین دیا گیا مگر اسپر بھی اونھون نے غلامون
کو مطلقاً نہین آزاد کیا بلکہ یہ شرط کر لی کہ سات برس تک یہ اونہاری
خدمت کرین۔ مگر پھر یہ تجویز ہوئی کہ اس مدت زائدہ مین دو برس
کی تخفیف کیجائے اور ۱۸۳۹ع مین آٹھ لاکھ غلام پانچ برس کی
خدمت زائدہ کے بعد آزاد کر دئے گئے۔ ولبر فورس نے
ساری عمر اسی کار خیر کی پیروی مین صرف کر دی تھی اب جب اوسکی
مشقت و جان فشانی کا ثمرہ ظہور مین آیا یعنے قانون آزادی غلامان

نفاذ قانون آزادی غلامان ۱۸۳۳ع

نافذ ہوا تو وہ خود ۱۸۳۳ء مین اسیر دام قضا ہوا۔

۱۸۳۴ء مین قانون تکفل غربا و مساکین مین بہت سی تغیرات واقع ہوئی۔ چند مدت بیشتر اسکے غربا و مساکین کی پرورش کے واسطے سات کرور روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خطیر مین سے اکثر روپیہ ایسے مردون اور عورتون کی پرورش مین ضایع ہوتا تھا جو قوی و توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص مین جاری ہوا اوسکے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبر گیری کے واسطے کمیٹیان مقرر تھین اونپر سرکار کی نگرانی ہوگئی اور یہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنیکے قابل ہین اونکی اعانت و پرورش ہرگز نہ کی جاسے ہان اگر وہ خیرات خانون مین جاکر اپنی بسر اوقات کے موافق کچھہ محنت کرین تو کیا مضائقہ۔

اس قانون مین اصلاح ہورہی تھی کہ نواب گریی نے وزارت سے استعفا دیا۔ اوسکے استعفا کا یہ منشا ہوا کہ اوسمے اور اور وزرا سے ایک قانون کے باب مین نزاع ہوگئی جو انسداد فتنہ پردازی اہل ایرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اوسکے بعد نواب ملبورن وزیر اعظم مقرر ہوا اور جان رسیل اور لارڈ پامرسٹن اوسکے معین و مددگار مقرر ہوسے ۱۸۳۴ء کے آخر مین یہ وزیر بھی معزول

ہوئے اور سر رابرٹ پیل نے بجردِ طلب اطالیہ سے آکر تازہ وزرا مقرر کئے۔ مگر چار ہی مہینے مین نواب ملبورن پھر وزیر اعظم مقرر ہوا۔

۱۸۳۵ء مین میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسّے انگلنڈ اور ویلس مین جن کونسلون سے انتظام بلاد وقصبات متعلق تھا اونکی درستی اور اصلاح ہوئی۔ اور ان کونسلون مین ممبر مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیئے گئے جو سرکار کو محصول دیتے تھے اور بکارِ خود آزاد تھے اور اون ممبرون کو اختیار دیا گیا کہ اپنے زمرہ سے مجسٹریٹ یعنے وہ حاکم جنسے شہرون کا انتظام متعلق ہوتا ہے مقرر کرین۔ اسی قسم کے تغیرات اسکاٹ لنڈ اور آیرلنڈ مین بھی ہوئے

ولیم چہارم کے عہد مین غیر ملکون کی نسبت دو امر ایسے ظہور مین آئے کہ وہ قابل درج تاریخ ہین۔ ایک یہ کہ ۱۸۳۵ء اور ۱۸۳۶ء مین اسپانیہ کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزادہ چارلس سے لڑنیکے واسطے اپنی فوج مین انگریزی سپاہی بھرتی کرے دوم یہ کہ ۱۸۳۲ء مین جب بلجیم کی رعایا ہالنڈ کے بادشاہ سے

ملہ ایسی کونسلون کو آج کل ہماری محاورہ مین میونسپل کمیٹیان کہتے ہین ۱۲۔

باغی ہوگئی تو پادشاہ انگلستان نے رعایاے مذکور کی مدد کو فوج عنایت کی اور سپاہ انگریزی نے ہالنڈ کی بندرگاہون کا محاصرہ کرکے آمد و رفت کی راہ مسدود کردی —

ولیم چہارم نے ۲۰ جون ۱۸۳۷ء مین ۷۲ برس کو سن مین انتقال کیا — اوسے دو بیٹیان ہوئی تھین دونون صغر سن ہی مین مرگئین ایک تو جسدن پیدا ہوئی اوسیدن مرگئی —

یہ پادشاہ شفیق و دلسوز اور کشادہ دست اور خلیق و بے تکلف تھا اور اگرچہ ذکی الطبع اور حاد الذہن نہ تھا مگر سلیم العقل اور صائب الفکر تھا اور اوسکے ہر فعل سے سلامت عقل و اصابت فکر ظاہر تھی

سلاطین معاصرین

فرانس — سنہ وفات

چارلس دہم .... ۱۸۳۰ء مین معزول ہوا

لوئی فلپ ....

اسپانیہ

انقلاب سلطنت .... ۱۸۳۳ء تک رہا

ملکہ ازابلا دوم ....

پروشیا — سنہ وفات

فریڈرک ولیم سوم ....

ترکستان روم

محمد ششم ....

سویڈن	آسٹریا — سنہ وفات
چارلس جان برنڈوٹ	فرانسس .... بسنہ ۱۸۳۵ء
روس	فرڈیننڈ اول ....
نکولاس	پوپ
	لیو دوازدہم .... بسنہ ۱۸۳۱ء
	گرگری شانزدہم ....

مشاہیر اہل تصنیف
عہد ولیم چہارم

سر والٹر اسکاٹ .... سنہ ۱۷۷۱ء سے سنہ ۱۸۳۲ء تک رہا۔ اسکاٹلند کا وکیل تھا۔ گیت بنائی اور قصے نظم کیے اوسکی تصنیفات مین سے حکایات مشہور یہ ویورلی نوولس بہت عمدہ اور دلچسپ ہین۔ کئی مثنویان بھی اوسکی مشہور ہین

آدم کلارک .... سنہ ۱۷۶۲ء سے سنہ ۱۸۳۲ء تک رہا۔ آیرلنڈ کا رہنے والا تھا۔ فرقہ متھڈسٹ کا ایک قسیس تھا۔ السنہ مشرقیہ مین عمدہ یکتا تھا۔ صحف سماویہ کی تفسیر لکھی

صموپل کولرج ...... ۱۷۷۲ء سی ۱۸۳۴ء تک رہا۔ ضلع ڈون مین پیدا ہوا تھا۔ مدرسۂ عالیۂ کیمبرج مین علم حاصل کیا تھا۔ کئی مثنویان نظم کین

فلیسیا ہمنس ...... ۱۷۹۳ء سی ۱۸۳۵ء تک رہی۔ شاعرہ غزل گو تھی۔ اوسکے کلام سے دلسوزی اور نزاکت ٹپکتی ہے اور استعارات و تشبیہات لطیفہ سی مملو ہے بعض گیت اوسکی بہت مشہور ہین

باب ہفتم

عہد معدلت مہد ملکۂ معظمہ و مفخمہ وکٹوریا خلد اللہ ملکہا وعظم سلطانہا

۱۸۱۹ء مین ۲۴ مئی کو پیدا ہوئین ۱۸۳۷ء مین ۲ جون کو تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئین ولیم چہارم کے بعد اونکی بھتیجی ملکۂ الگزنڈرا ایناوکٹوریا بسن ہجدہ سالگی رونق بخش سریر عرش نظیر ہوئین۔ ملکۂ محتشمہ کے والد ماجد کا نام اڈورڈ ملقب بخطاب نواب کینٹ تھا۔ ۱۸۳۸ء مین ۲۸ جون کو اونکی تاجداری کی رسوم ویسٹ منسٹر مین ادا ہوئی

چونکہ قانون سیلک کے بموجب ہینوور کی ریاست عورت کو نہ مل سکتی تھی لہذا جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئین تو وہ ریاست سلطنت برطانیہ سے نکل گئی اور ولیم چہارم کے بھائی اَرنسٹ جنکا خطاب نواب کمبرلنڈ تھا اوس ملک کے پادشاہ مقرر ہوے۔

دسمبر ۱۸۳۷ء مین کینڈا ئے مشرقی اور کینڈا ئے مغربی مین بلوے ہوا اور پینو اور میکنزی مفسدون کے سربراہ کار بنے۔ پینو نے تو چند ہی روز مین بمقام سینٹ یوسٹیس شکست کھائی مگر میکنزی نے شہر ٹورنٹو پر حملہ کیا اور ہیڈ افسر انگریزی نے اوسے بھی شکست دی۔ دوسرے سال یعنی ۱۸۳۸ء مین کینڈا ئے مشرقی مین پھر فساد ہوا مگر سر جان کولبورن کی ہمت و جوانمردی سے یہ فساد بھی چند ہی روز مین دفع ہوگیا۔ امریکا مین حکومت انگریزی کی تقویت و استحکام کے واسطے ۱۸۴۰ء مین پارلیمنٹ نے ایک قانون جاری کیا جسکے بموجب کینڈا ئے مغربی اور کینڈا ئے مشرقی ملکر ایک صوبہ ہوگیا۔

اسی زمانہ مین ایک گروہ اہل انگلستان کا جو اپنے تئین حامل فرمانِ شاہی کہتا تھا مشہور ہونے لگا۔ اس گروہ نے یہ نام اپنا اسواسطے رکھا تھا کہ یہ

فرمان رعایا مین چند تغیّراتِ عظیمہ کا خواہان تھا۔ ایک یہ کہ ہر شخص کو اجازت دی جاے کہ پارلیمنٹ کیواسطے ممبر منتخب کرنے مین اپنی رای دی۔ دوسرے یہ کہ ہنگام انتخاب ممبرانِ پارلیمنٹ لوگ اپنی راے اونکے تقرر یا عدم تقرر کی نسبت کاغذکے پرچون پر لکھہ کر ایک صندوق مین ڈالدیا کرین تاکہ امیدوارانِ مشارکتِ پارلیمنٹ کو یہ نہ ثابت ہو کہ کسکی راے ہمارے خلاف ہے اور کسکی راے ہمارے موافق ہے تیسرے یہ کہ ہرسال ایک نئی پارلیمنٹ مقرر کی جاے۔ چوتھی یہ کہ ممبرانِ پارلیمنٹ کی تنخواہین مقرر کی جائین۔ پانچوین یہ کہ ہر شخص خواہ صاحب جائداد ہو خواہ نہو بشرطے کہ لوگون نے اوسے ممبر مقرر کردیا ہو پارلیمنٹ مین شریک کیا جائے چھٹے یہ کہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنے کے واسطے ملک کی تقسیم اضلاعِ متساویہ مین کی جائے۔ غرض ان سرکشون کے ایک گروہ نے جان فروسٹ کو جو کسی زمانہ مین کسی شہر کا مجسٹریٹ رہا تھا اپنا سردار بناکر مقام نیوپورٹ واقع ضلع مونمتھ پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور فروسٹ اور دو اور مغوی بجرم بدخواہی و فتنہ پردازی بحکم یہ سزاے موت ہوے۔ پھر وہ سزاے موت سے معفو ہوئے اور تاحیات ملک بدر کردئے گئے۔

۱۸۴۰ء مین ۱۰ فروری کو ملکہ معظمہ کا عقد سیکس کوبرگ

ے یہ فرمان بادشاہ نے رعایا کو دیا تھا اس سبب سے یہ رعایا کی طرف منسوب ہوا اور فرمان رعایا مشہور ہوگیا

گو تھا کے شاہزادہ البرٹ سے ہوا اور اوسی سال ۲۱ نومبر کو بڑی شاہزادی پیدا ہوئین جو شہنشاہ پروشیا کے ولیعہد شاہزادہ ولیم فریڈرک سے منسوب ہین سنہ ۱۸۴۱ء مین ۹ نومبر کو شاہزادہ عالیجاہ البرٹ ادورڈ پیدا ہوئے جواب وارثِ تاج و تخت برطانیہ ہین چند روز بعد کہ خلائق ملکۂ محتشمہ کے پارلیمنٹ سے یہ حکم صادر ہوا کہ اگر خدانخواستہ ملکۂ معظمہ ولیعہد بہادر کے بالغ ہونے سے پیشتر مر جائین تو اونکے شوہر یعنی شاہزادہ البرٹ اپنے نابالغ صاحبزادہ کی طرف سے بطور متولی سلطنت کے حکمرانی کرین —

سنہ ۱۸۳۹ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک افغانستان مین بازار قتال گرم رہا۔ اس لڑائی کی کیفیت یہ ہے کہ انگریزون کو یہ شبہ ہوا کہ مبادا شہنشاہ روس کا یہ ارادہ ہو کہ ہندوستان مین ہماری سلطنت دبا لے لہذا ہم پر ضرور ہے کہ افغانستان مین ایسے شخص کو بادشاہ کرین جو ہمسے موافق ہو اسواسطے کہ یہ ملک ہندوستان اور ایران کے درمیان مین واقع ہے اور شاہِ ایران ہمیشہ سے شہنشاہِ روس سے موافق ہے ایسا نہو کہ وہ روسیون کو ہندوستان مین آنے کی راہ اپنے ملک سے دیدے غرض اس خیال سے سرکار انگریزی نے سنہ ۱۸۳۹ء مین بسرداری سرجان کین فوج ظفر موج بسوئے افغانستان روانہ کی تا کہ دوست محمد خان غاصب سلطنت افاغنہ کو نکالدے اور شاہ شجاع کو دوبارہ تخت پر

بھائی- چند ہی مہینے کے عرصہ مین قندھار اور غزنین اور کابل
جیسے عظیم الشان شہر فوج انگریزی نے فتح کر لئے مگر اکبر خان خلف دوست محمد خان
نے بہت سے کوہی افغان جمع کر کے کابل مین انگریزون کو چارطرف
سے گھیر لیا اور سر ولیم میکناٹن اور اور بہت سے افسران انگریزی کو
مشورہ کے واسطے بلا کر دغا سے مار ڈالا- بقیۃ السیف فوج انگریزی
کابل سے جلال آباد تک کہ ۹۰ میل کا فاصلہ ہے برف مین ٹھٹھرتی
ہوئی گئی راہ مین افغان آپڑے اور انگریزون کو تہ تیغ بیدریغ کیا
چنانچہ کئی سے آدمیون مین سے فقط ایک شخص اپنی جان لیکے بھاگا
اس واقعہ جانگزا کے تھوڑے عرصہ کے بعد شاہ شجاع کو بھی کسی نے
مار ڈالا- مگر جرنیل پولاک بڑی شجاعت و جوانمردی سے لڑتا ہوا درۂ
خیبر کی راہ سے جا کر سر رابرٹ سیل اور جرنیل نوٹ کے
لشکر سے ملا اور ان سب سردارون نے اکٹھا ہو کر پھر کابل پر چڑھائی
کی اور اوسے فتح کیا اور اوسکی فصیل پر علم ظفر شیم انگریزی نصب کیا اور
فتح کے شادیانے بجائے- غرض شہر کابل کی فصیل اور برج وغیرہ
مسمار کر کے فوج انگریزی بفتح و فیروزی ہندوستان مین پھر آئی اور
۱۸۵۵ء مین دوست محمد خان نے سرکار انگریزی سے مصالحہ کر لیا-

تصنیف جرنیل پولاک صوبہ افغانستان

اسی زمانہ مین ملک لوونٹ یعنے اطراف و نواحی شام
مین لڑائی ہو رہی تھی- اس لڑائی کا منشاء یہ ہوا کہ محمد علی والی مصر

اور اوسکا بیٹا ابراہیم مدت سے سلطانِ روم کو ستا رہا تھا
چنانچہ ۱۸۳۹ء مین ابراہیم پاشانے فوج عثمانی کو ساحل فرات پر
مقام نصیبین مین شکست دی۔ آخر سلطان روم نے ملکہ
برطانیہ اور اور پادشاہانِ یورپ سے مدد مانگی۔ اوران
سب نے بلا عذر سلطان کی درخواست منظور کرلی اسواسطے کہ اس
لڑائی کے سبب سے کئی مرتبہ آب نائے ڈاردنلیز کا رستہ بند ہو
چکا تھا اور اِس راہ کے مسدود ہونے سے بحرِ اسود کی تجارت
موقوف ہوگئی تھی۔ القصہ انگریزی فوج بحری بسرداری اسٹوپفرڈ
اور نیپیئر امیر البحر شہر بیروت کو کہ ساحل شام پر واقع ہے تباہ و برباد
کرکے زیر دیوار ہاے شہر عکہ پہنچگئی اور تین ہی گھنٹہ کے عرصہ
مین یہ حصن حصین کہ کلید ملک شام ہے اور نپولین جیسے زبردست
کے بھی اسسے کچھ نہ چلی تھی انگریزی توپ خانہ سے ہار گیا اور انگریزون کے
قبضہ مین آگیا۔ اِس شہر کو فتح کرکے نیپیئر امیر البحر اسکندریہ
کو روانہ ہوا مگر پاشاے مصر نے بعد چند روز کے شام سے اپنی
فوج برخواست کرلینے کا وعدہ کیا۔ بعد چند مدت کے اوسنے اور
سلطان روم سے عہد و پیمان ہوگیا جسکے بموجب ولایت مصر
محمد علی پاشا کے پاس بنام نسلًا بعد نسلٍ و بطنًا بعد بطن ہوگئی۔

سنہ ۱۲۵۶ھ ۳ نومبر ۱۸۴۰ع

اسی زمانہ مین سرکارِ انگریزی اور فغفورِ چین سے افیون کی

تجارت کے باب مین نزاع ہوتی۔ چینی افیون پر مرتے ہین
اور اوسے کھاتے بھی ہین اور مدک کے طور پر پیتے بھی ہین اور اگرچہ
اوسکی سمیت سے صدہا مرجاتے ہین مگر یہ بلا کب چھوٹتی ہے — اب
چینیون نے اس افراط سے افیون کا استعمال کیا کہ فغفور چین
نے پریشان ہوکر ممانعت کردی کہ خبردار ہمارے ملک مین افیون نہ آنے
پائے۔ مگر انگریزی سوداگرون کو اس سے بڑا نفع ہوتا تھا لہذا وہ چوری
سے لیجاکر اسے چین مین بیچتے تھے۔ آخر چینی افسرون نے کئی کھیپ افیون
کے انگریزی جہازون سے نکالکر خراب و برباد کردئے اور کپتان
الیٹ کمشنر انگریزی اور اور کئی انگریزون کو قید کرلیا۔ اس کا نتیجہ یہ
کہ ۱۸۴۰ء مین سرکار انگریزی نے پادشاہ چین سے لڑنے کا ارادہ ظاہر
کیا۔ اور چند ہی روز مین سپاہ انگریزی نے شہر کینٹن کو مغلوب
کرلیا اور شمال کی جانب ننگپو، چوسان پہونچا۔ سپہ سالار انگریزی شہر
اموی کو مسخر کرکے دیوار ہاے شہر نانکن تک پہنچ گیا۔ اس شہر مین
متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا اور اس مصالحہ کے بموجب جزیرہ ہانگ
کانگ انگریزون کو مل گیا اور علاوہ اسکے شہر کینٹن اور اموے
فوچو۔ ننگپو۔ شنگھائے۔ ان چار بندرگاہون مین غیر ملک
کے سوداگرون کو تجارت کرنے کی اجازت مل گئی

انعقاد صلح درمیان سرکار انگریزی و فغفور چین ۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۲ء

سنہ ۱۸۴۳ء مین سڑکون پر محصول مقرر ہونے سے ملک

ویلس مین ہنگامہ ہوا اور ہنگامہ پردازون نے اپنا نام بناتُ الربقہ رکھا۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ توریت مین سفرُالخلیقۃ کے باب ۲۴ آیت ۶۰ مین لکھا ہے کہ ربقہ سکے عزیزون نے اوسکے حق مین دعا کی کہ خداوند اسکی اولاد ہمارے دشمنون کو مغلوب و مقہور کرے۔ لہذا اِن فتنہ پردازون نے تبرّکاً و تیمّناً اپنا یہ نام رکھا کہ اسکی برکت سے ہمین بھی حق تعالی دشمن پر مظفر و منصور کرے گا۔ اور اپنی نسائیت ثابت کرنے کے واسطے اونھون نے لباس بھی عورتون کا پہنا۔ غرض ۱۸۴۳ء کے آخر تک یہ ہنگامہ رہا اور اس عرصہ مین جتنی محصول کی چوکیان جنوبی ویلس مین تھین وہ سب ان بلوائیون نے تہس نہس کر ڈالین۔ اسی زمانہ مین اہل ایرلنڈ مین انتہا کا جوش و خروش پیدا ہوا کہ ہمارے ملک کی پارلیمنٹ انگلنڈ کی پارلیمنٹ سے جدا ہو جائے اور ایک شخص اوکونل نامی کو اپنا سرغنا بنایا۔ اور اوسکی اعانت اور فسخ اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ کے واسطے تمام اہل کیتھولک کے کنائس مین چندہ جمع ہوا اور اس چندہ کی مقدار ۱۸۴۳ء مین ۴ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ تک پہنچ گئی اور ایرلنڈ کے قدیم پایۂ تخت تارا مین مفسدون کے بڑے جگمٹے ہوئے اور کلونتارف مین بھی اونکا جماؤ ہوا جہان برآئن بورو نے ڈینمارک والون پر فتح پائی تھی۔ مگر ایرلنڈ کے ناظم نے سپاہیون کو بھیجا کہ لوگ

ربقہ حضرت اسحٰق کی زوجہ کا نام تھا۔ ۱۲

مقام پر قبضہ کر لو اور مفسدون کو جمع نہونے دو۔ اور اوکونل اور اور آٹھ شخصون کی تحقیقات کر کے دو برس کی قید کا حکم ہوا مگر پھر چند ہی روز مین اونھین رہا کر دیا۔ اوکونل نے جنوا مین جا کر ۱۵ مئی ۱۸۴۷ء مین ۷۲ برس کے سن مین انتقال کیا۔

۱۸۴۳ء مین کلیسائے اسکاٹ لنڈ مین طفرہ پڑ گیا۔ اس طفرہ کا سبب یہ ہوا کہ عدالتہائے عالیہ دیوانی کے حکام نے بعض فیصلے ایسے کئے کہ اونسے اسکاٹ لنڈ کے محاکم کلیسائی یعنے اساقفہ وقسیسین کے احکام وفتاوے منسوخ ہو گئے۔ ایک طائفہ عظیم نے کلیسائے اسکاٹ لنڈ کے اپنے علماء وفقہاء کے احکام کی منسوخیت کو اسپر محمول کیا کہ ہمارے کلیسا یعنے مذہب مین اسنے رخنہ پڑ گیا اور اوسکی آزادی واستغنا مین فرق آگیا۔ اس خیال سے وہ کلیسائے سلطانی سے جدا ہو گئے اور ایک علحدہ کلیسا

سلہ واضح ہو کہ نصارے کی اصطلاح مین کلیسا کا اطلاق اکثر اہل کلیسا پر ہوتا ہے اور اسکو کسی مسلک خاص مراد ہوتا ہے مثلاً کلیسائے انگلنڈ۔ کلیسائے اسکاٹ لنڈ کلیسائے روم کلیسائے پس بٹیرین۔ کلیسائے متحدہ متیت ان سب سے مذاہب ومسالک مخصوصہ مراد ہین جنکا ذکر اس کتاب مین جا بجا ہے۔ کلیسا کا اطلاق اصحاب کلیسا یا اتباع مسالک مخصوصہ پر من قبیل اطلاق الظرف علی المظروف ہے جیسے مجلس سے اہل مجلس مراد لیتے ہین۔

مقرر کرکے اوسکا نام کلیسائے غیر تابع رکھا- اسی زمانہ مین کلیسائے انگلنڈ مین ایک گروہِ نصارے نے بڑا فتور ڈالدیا- اس گروہ کا یہ مقولہ تھا کہ جو طُرقِ عبادت بالفعل شایع ہین انمین اور کلیسائے روم مین زیادہ تر ملابستہ و مقارنتہ چاہیئے- اس گروہ کا پیشوا ڈاکٹر پُوسي تھا اس سبب سے اُسنے اپنا نام پوسیّہ رکھا تھا-

اثنائے محاربۂ افغانستان مین سپاہِ انگریزی نے سندہ پر قبضہ کرلیا تھا- اِس صوبہ کا رقبہ ۵۰ ہزار میل مربع ہے اور ۱۵ میل تک دریاے سندہ کے دہانہ کے گرداگرد آباد ہے- امیرانِ سندہ کو یہ امر بہت ناگوار ہوا اور اونھون نے حیدرآباد مین انگریزی رزیڈنٹ کے مکان پر حملہ کیا- میجر اُوٹرم کے پاس کل تئو آدمی تھے مگر اسپر بھی اوس نے نوابانِ سندہ کا مقابلہ بڑی شجاعت و جوانمردی سے کیا اور بڑی حکمت سے جاکر سر چارلس نیپیئر کی فوج سے ملا- اسکے چند روز کے بعد انگریزون نے میانی کی لڑائی فتح کی اور ایک اور معرکہ حیدرآباد کے قریب مارا- بس اس فتح سے سارا سندہ فتح ہوگیا-

سندہ کے شمال و مغرب مین دریاے سندہ کے دہانہ سے اوپر ہٹکر پنجاب کا ملک واقع ہے- یہ صوبہ وسیع ہے اور پانچ بڑی بڑی

دریااس مین جاری ہین اس سبب سے اسے پنجاب یعنے پنج آب کہتے ہین — اوس زمانہ مین یہ ملک ایک قوم جنگ جو کی قبضہ مین تھا جسے سکھ کہتے ہین — یہ قوم وسط صدی ہفتدہم عیسوی مین پنجاب پر مسلط ہو گئی تھی — اور اسکا ایک راجہ رنجیت سنگہ نامی سرکار انگریزی کا بڑا پکا دوست تھا — لیکن جب سنہ ۱۸۳۹ء مین وہ مرگیا تو اوسکے راج پر بڑا خون خرابا ہوا اور اسی لڑائی مین سکھون نے قلد کی مین انگریزون کی چھاؤنی پر بھی حق ناحق حملہ کیا مگر شکست کھائی اور بہت سے مارے گئے — لکن سکھ کسیطرح سے دشمن حقیر نہ تھی اسواسطے کہ اونکے پاس تحفہ تحفہ چالاک گھوڑے تھے اور اونکے گولندازون نے انگریزی گولندازون سے تعلیم پائی تھی — غرض سپاہ انگریزی بسرداری سر ہیو گف و سر ہنری ہارڈنگ سکھون کے لشکر پر مقام فیروزشہر چڑھ دوڑی دو دن بڑی گھمسان لڑائی رہی بعد اوسکے انگریزی فوج نے فیروزشہر فتح کر لیا اور سکھ ستلج کے اوس پار بھاگ گئے — پھر ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۴۶ء مین علی وال مین اور اسکے پندرہ روز کے بعد سبراون مین سکھون کو شکست دی اس سبب سے لاہور پای تخت پنجاب کا راستہ کھل گیا وہان جاکر انگریزون نے سکھون سے عہد و پیمان کر لیا — مگر سنہ ۱۸۴۹ء مین پھر لڑائی ہوئی — سکھون کے لشکر نے دریاے جہیلم پر بمقام چلیان والہ خوب مضبوط مورچہ باندھا — جنرل گف نے ۱۳ جنوری

کو اونپر حملہ کیا اور فتح پائی مگر سپاہ انگریزی مین لوگ اسقدر مارے گئے کہ جنرل گف کو سرکار نے بڑا الزام دیا کہ تمنے کیون ایسی بیڈھب لڑائی مین اتنے لوگون کو کٹوا دیا۔ لیکن ۲۱ فروری کو جنرل گف نے گجرات مین سکھون کو شکست فاش دی اور پہلے جو زک اوٹھائی تھی اوسکی خجالت مٹائی۔ چند روز بعد اس معرکہ کے نواب گورنر جنرل بہادر کے فرمان کے بموجب پنجاب سلطنت برطانیہ مین شامل ہو گیا۔

ملکہ معظمہ کے عہد جلالت عہد مین سیاست ملک مین بہت بڑا امر یہ ہوا کہ قانون در باب غلہ منسوخ ہو گیا۔ اسکی منسوخی کی یہ کیفیت ہی کہ ۱۸۴۱ء مین ضلع لنکشائر مین کچھ لوگ اس قانون کی مخالفت پر متفق ہوے اور تجارت مین آزادی کی خواہان ہوئے۔ ان لوگون کا سرگروہ مینچسٹر کا ایک کارخانہ دار رچارڈ کوبڈن نام تھا۔ ۱۸۴۱ء مین سر رابرٹ پیل وزیراعظم مقرر ہوا۔ پہلے تو اوسکی راے یہی تھی کہ اور ملکون سے جو غلہ آتا ہے اوسپر زیادہ محصول لگایا جاے مگر ۱۸۴۵ء مین اوسکی راے اس باب مین بدل گئی۔ جن لوگون کی معاش کا مدار زراعت پر تھا جیسے زمیندار کسان اور مزدور پیشہ لوگ وہ سب بھی یہی چاہتے تھے کہ غیر ملک سے غلہ نہ آنے پاتے۔ اونکے زعم ناقص مین غیر ملک کے

غلہ پر زیادہ محصول لگانے سے اونھین یہ فائدہ تھا کہ اونکے ملک کے غلہ کا نرخ نہ گھٹنے پائے گا - غرض از دیاد محصول سے تجارت مین مدت تک ترقی نہوئی مگر آخر کو تجارت سے اپنے ملک اور غیر ملک کی قید رفع ہوگئی اور غیر ملکون سے جو گیہون آتا تھا اب اوسپر فی ۷ من ۸ آنہ محصول رہگیا - اس اجرے کے دو روز کے بعد مسٹر رابرٹ پیل نے استعفا دیا اور لارڈ جان رسل وزیر اعظم مقرر ہوا

استعفا مسٹر رابرٹ پیل از وزارت
تقرر لارڈ جان رسل ۲۹ جون ۱۸۴۶ء

۱۸۴۵ء مین آلو کی فصل پر پالا پڑا - اس سبب سے آیرلنڈ مین بڑا قحط پڑا اور شدید تپ آئی - برطانیہ اور امریکا کے لوگون نے بڑی ہمت کی کہ ایرلنڈ کے قحط زدہ دہقانون کو مدد بھیجی مگر پھر بھی بہت سے لوگ وہان کے قحط اور بیماری سے ہلاک ہوگئے اور بہت سے سر بصحرا نکل گئے اس سبب سے اوس ملک کی آبادی مین قریب بیس لاکھ آدمی کا گھاٹا پڑا

اب اہل انگلستان کو ریل بنانے کا مالیخولیا پیدا ہوا - صدہا کمپنیان ریل کی بنگئین اور ہر شخص ریل کی تجارت کر حصے بیع و شرا کرنے لگا - آخر اس مالیخولیا کا انجام یہ ہوا کہ جب لوگون کی آنکھون سے غفلت کے پردے اوٹھے اور حواس بجا ہوئے تو

دیکھا کہ جتنی ریلین بنانے کا قصد کیا ہے اون مین سے نصف محض عبث وبیکار ہونگی- غرض اب ساری ملک مین ایک کہرام پڑگیا اور ہراخبار مین اسی کا ذکر ہوتا تھا کہ آج فلان ریل کی کمپنی شکست ہوگئی آج فلان کارخانہ ٹوٹ گیا اتنون کی جمع ڈوب گئی اوراتنون کا دوالا نکل گیا- اکتوبر ۱۸۴۷ء مین اس آفت ناگہانی کا اثر سب دنون کر شدید تر محسوس ہوا- لکن اس منحوس سال مین اتنا تو فائدہ ہوا کہ تار برقی کے فوائد قوت سے فعل مین آئے یعنی اوسکے واسطے سے خبرین آنے جانے لگین-

۱۸۴۸ء مین فرانسیس مین تیسرا انقلاب ہوا اور لوی فلپ شاہ فرانس معزول ہوا اور سلطنت جمہوری قائم ہوئی پادشاہ معزول نے انگلستان مین جاکر پناہ لی اور ۱۸۵۰ء مین وہین انتقال کیا اسی سال کے آخر مین لوی نپولین کہ ہالنڈ کے پادشاہ معزول کا بیٹا اور نپولین اعظم کا بھتیجا تھا سلطنت جمہوری فرانسیس کا صدر مقرر ہوا اور چار برس کے بعد بخطاب نپولین سوم شہنشاہ فرانس ہوگیا- ۱۸۴۸ء مین تمام یوروپ مین عجب تلاطم برپا رہا- ویانا اور برلن اور شہر قدیم مین ہنگامے ہوئے- اور انگلستان مین چارٹسٹ فرمان شاہی نے فساد برپا کیا اور ۱۰- اپریل کو بہت سے لوگ اس نیت سے بایں غرض جمع ہوئے کہ ایک شخص فیرگس اوکونر نامی کو ہمراہ لیکر پارلیمنٹ مین

جائین اور ایک عرضی مین اپنے مطالب لکھکر اوسکے ہاتھہ سے دونون
مگر ادھر بھی ان مفسدون کی گوشمالی کے واسطے ما شآء اللہ تھوڑے
نہ بہت ۲ لاکھہ آدمی خوب کرارے کرارے لنڈن کی سڑکون پر ڈٹے
کھڑے تھے اور سب قسمیہ تھے کہ انھین بے مارے نچھوڑین گے۔
یہ رنگ جو اونھون نے دیکھا تو سب چپکے چپکے کھسک گئے۔

ایرلنڈ مین فسخ اتحاد ہر دو پارلیمنٹ[1] کے واسطے

ایک انجمن مقرر ہوئی تھی۔ اس انجمن مین جو صاحب زیادہ محرور المزاج تھے
اونھون نے ایک شخص ولیم اسمتیہ اوبرائین نامی کو اپنا سرگروہ
بناکر اپنا نام گروہِ جوانان ایرلنڈ رکھا تھا۔ اور لڑائی پر تُلے
ہوئے تھے۔ اور فتنہ انگیز اخبار جاری کئے تھے جنکے دیکھنے سے
عوام النّاس کو ایک ولولہ وہیجان پیدا ہوتا تھا۔ انمین سے ایک اخبار
نہایت تیز اور حمیت انگیز تھا اور اسکا اڈیٹر جان مچل تھا۔
ہر روز ہزارہا مزدور پیشہ لوگ کنارِ دریا اور کھیتون مین گیند بازی کے
حیلہ سے جمع ہوتے تھے مگر نیت مین فساد تھا۔ لیکن اس ساری بندش بندی کا
انجام کچھہ نہوا۔ اوبرائن اور اور مفسدون نے کچھہ تھوڑا سا ہنگامہ
مقام ٹپریری مین کیا مگر چند ہی برقندازون نے اس فتنہ کو فرو
کردیا۔ اور اسکے سربراہ کارون کو گرفتار کرلیا اور اونمین سے چار کو

[1] یعنے پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ ایرلنڈ ۱۲

سزاے موت کا حکم دیا گیا مگر پھر یہ حکم بدلگیا اور وہ ملک بدر کئے گئے۔ اب یہ مفسد ایک ایک کرکے رہا ہوگئے ہین اور بعضے بھاگ بھی گئے ہین۔

۱۸۴۹ء مین تین واقعے عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ قوانین جہازرانی مین تغیر و تبدل ہوا۔ دوسرے یہ کہ ملکۂ معظمہ ایرلنڈ کی سیر کو تشریف لے گئین اور وہان کی رعایا اونکی تشریف آوری کو اپنے فخر و سعادت کا باعث سمجھکر بہت خوش و مسرور ہوئی۔ تیسرے یہ کہ ملکۂ محتشمہ کی چچی صاحبہ یعنے شاہ ولیم چہارم کی ملکہ اڈیلیڈ نے وفات کی۔

۲۹ جون ۱۸۵۰ء مین سر رابرٹ پیل گھوڑے پر سے گر پڑا اور ایسی سخت چوٹ آئی کہ چار ہی دن کے بعد مر گیا۔ اِس وزیر آصف نظیر نے ۶۲ برس کے سن مین انتقال کیا۔ اسی سال ایک یادگار سانحہ یہ بھی ہوا کہ پوپ پایس نہم خلیفۂ روم نے انگلستان پر پھر دست درازی کی اور پادری وائزمین کو اس غرض سے ویسٹ منسٹر کا اسقف اعظم مقرر کیا کہ اساقفہ و قسیسین کیتھولک کی حکومت جسے ملکہ الزبتہ نے باطل و عاطل بلکہ منعدم و مستاصل کر دیا تھا دوبارا انگلستان مین قائم ہوجاے۔ مگر حضرت پوپ کی دال نہ گلی اور اہل انگلستان نے ایسا شدید مقابلہ کیا کہ معلوم ہوگیا کہ اونکی نظر مین امام کلیسای روم

کی کچھہ حرمت و وقعت نہین ہے۔

پنیل وزیر اعظم نے اپنی عمر عزیز اصلاح و ترفیہ خلائق مین بسر کر دی تھی یہانتک کہ دم واپسین بھی اوسے انہین امور کا خیال رہا اور اوسوقت بھی اونہی لنڈن کی نمائش گاہ کی تدبیرین بتلائین — اس نمائش گاہ کا نام مخزن صنائع کل اقوام ہے اور سب سے بیشتر ملکہ معظمہ کے شوہر عالی وقار یعنے شاہزادۂ البرٹ کو اسکا خیال آیا تھا — واقع مین یہ نمائش گاہ بھی رفعت و احتشام مین دوسرا ایوان کسرے تھا — سر جوزف پیکسٹن سے کامل شخص نے اسکا نقشہ بنایا تھا اور یہ مقام ھائیڈ پارک مین بنی تھی اور کئی ایکڑ کے گردے مین واقع تھی اور لوہا اور شیشہ کہ یہی دونون عمارت کی جان ہین اور ایک کی پائداری اور دوسرے کی نزاکت ضرب المثل ہے اس عالیشان نمائش گاہ مین بہت لگا تھا اور اسکی سقف بلور کی تھی اور اسقدر بلند تھی کہ کتنے اونچے اونچے درخت اوسکے نیچے آگئے تھے — اس نمائش گاہ عرش اشتباہ مین ہر قسم کی چیزین ہر ولایت کی موجود تھین اور پانچ مہینے تک ہر روز اسمین تماشائیون کا ہجوم رہا اور جو اسے دیکھتا تھا فرط حیرت سے آئینہ صفت ہو جاتا تھا کہ یا الہی یہ کس شک مسیحا کا مکان ہے + زمین جسکی چہارم آسمان سے ہے + — دو بہت بڑے فائدے اس نمائش گاہ

تقرر نمائش گاہ لندن و وزیر اعظم کا بیان
۱۸۵۱ء

پر مترتب ہوئے ایک یہ کہ اسکے سبب سے انگلستان مین ہر قسم کے صناعون اور کاریگرون کو اپنی ہنر آزمائی اور لیاقت نمائی کا حوصلہ پیدا ہوا دوسرے یہ کہ اسمین ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ آئے سب کا خال وخط رنگ ڈھنگ بات چیت پوشاک کی قطع جدا تھی اور سب ایک مکان مین اور ایک ہی غرض سے جمع ہوئی تھی اس سبب سے اون مین موانست و الفت زیادہ ہوگئی اور تپاک بڑہا۔ ایسی ہی نمائش ۱۸۵۳ء مین ڈبلن مین ہوئی اور ۱۸۵۵ء مین پیرس مین ہوئی۔

۱۸۵۱ء مین وہ وزرا جنکا سرمنشا امیر رسل تھا کسی مقدمہ مین ترک اٹھا کر مستعفی ہوئے۔ مگر امیر ولنگٹن کی صلاح سے پھر منصب وزارت پر قائم ہوئے۔ اسی سال قوم کافر سے لڑائی شروع ہوئی۔ یہ وحشی قوم راس گڈ ہوپ مین افریقیہ کے انتہائے جنوب مین رہتی تھی اور انگریزون کو ہمیشہ تنگ کرتی تھی۔ آخر ۱۸۵۲ء مین جاکر کہین یہ قوم مغلوب ہوئی جس سال یہ نمائش ہوئی اوسی سال ایک اور واقعۂ عظیم یہ بھی ہوا کہ جزیرۂ اسٹریلیا مین سونے کی معدن نکلی اور اوسمین کھود کر سونا نکالنے کو لاکھون آدمی انگلستان سے وہان چلے گئے۔

۱۸۵۲ء مین دوسری لڑائی والی برّہما سے شروع ہوئی

اس کا سبب یہ ہوا کہ رنگون کے حاکم نے دو انگریزی جہازون کے
افسرون کو ذلیل کیا لہذا گورنمنٹ[ط] ہند نے لیمبرٹ امیر البحر کو بھیجا
کہ سرکشان برہما سے اس ذلت کی تلافی چاہے - مگر والی برہما نے
صاف انکار کیا کہ ہم کچھہ تلافی نکرینگے - پھر سرکار انگریزی نے اس
مقدمہ مین سعی کی مگر کچھہ ثمرہ نہ مترتب ہوا - آخر ناچار ہو کر فوج بھیجی اور
یہ فوج برہما مین داخل ہوئی اور چند ہی روز مین مرتبان کہ ساحل
دریا پر بسا ہے اور رنگون جو دریائے اراودی کے مشرقی
شاخ پر واقع ہے اور پیگو جو دریاے پیگو پر آباد ہے یہ تین
شہر برہما والون سے چھین لیئے - پھر اونھون نے بڑی جد و کد کی کہ
پیگو کو لے لین مگر جرنیل ہل کی شجاعت و جوانمردی سے کچھہ پیش رفت
نہ گئی - باوجودیکہ ایسے ایسے شہر پادشاہ برہما سے چھن گئے تھے اسپر
بھی اوسنے سرکار انگریزی سے مصالحہ نہ کیا - آخر کار سرکار نے ایک اشتہار
جاری کیا جسکے بموجب صوبہ پیگو سلطنت برطانیہ مین شامل ہو گیا -

سنہ ۱۸۵۲ء کے ابتدا مین جان رسل کی مقام پر لارڈ
ڈربی اور ڈزرئیلی وزیر اعظم مقرر ہوئے مگر ہنوز انکی وزارت
کو سال بھر بھی نہ گذرا تھا کہ یہ معزول ہوئے اور نواب ابرڈین وزیر
اعظم اور لارڈ جان رسل وزیر ممالک غیر اور لارڈ پامرسٹن

ط یعنے نواب گورنر جنرل بہادر ہمراہ ارباب کونسل ۱۲ -

وزیر مختص بہ انگلستان مقرر ہوا۔

اسی سال ۱۴ ستمبر کو امیر باتوقیر ولنگٹن نے ۸۳ برس کے سن مین قلعہ وامر مین انتقال کیا۔ یہ سپہ سالار فلک تار ایسا شجاع وجری تھا کہ اسکے اہل وطن نے ازراہ فخر ومباہاۃ اسکا نام روئین تن اور مرد صد میدان رکھا تھا۔ ۱۸ نومبر کو اسکا جنازہ بہ تزک واحتشام جنگی کلیسائے سینٹ پال مین لیجاکر دفن کیا کہ وہین نلسن امیر البحر بھی مدفون تھا۔

جنگ واٹرلو کے بعد کوئی بڑی لڑائی یورپ مین نہ ہوئی تھی مگر اس اثنا مین شہنشاہ روس نے صوبہ مولڈیویا اور صوبہ والیکیا کہ انمین اور راور ممالک مقبوضہ سلطان روم مین دریائے ڈینیوب حائل ہے چھین لئے تھے اس سبب سے میزان سلطنت کی معادلہ ومساواۃ مین فرق آگیا تھا اور شہنشاہ روس کا پلہ بھاری ہوگیا تھا۔ الغرض پادشاہان فرانسیس وبرطانیہ نے بالمشارکت سلطان روم کی مدد کی واسطے افواج بحری بحر اسود مین بھیجین تب اسیوقت سفیر روس لنڈن سے رخصت ہوگیا اور ۲۸ مارچ ۱۸۵۴ء مین طرفین سے لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔

اس لڑائی مین پہلا معرکہ یہ ہوا کہ شہر اوڈیسا پر بم کے

گولے برسے - بعد اوسکے ترکون نے بڑی شجاعت و جوانمردی سے
روسیون کو مار کر دریاے ڈینیوب کے اوسپار بھگا دیا اور صوبہ
سلسٹریا مین اونھین نہ دھسنے دیا - ادھر سر چارلس نیپیر
نے کہ بحر بالٹک مین انگریزی بیڑے کا سردار تھا شہر بومارسنڈ
پر حملہ کرکے سب دُھس وغیرہ برباد کردیے اور کرونسٹٹ کے
قلعہ کو جاکر خوب دیکھہ بھال لیا کہ یہ قلعہ عظیم الشان تھا اور دارالسلطنت
روس کو ناکہ پر واقع تھا - لیکن جزیرہ نماے کریمیا مین سب جگھہ سے
زیادہ ہنگامہ کارزار گرم رہا - ۱۴ ستمبر کو ۵۶ ہزار آدمی کی فوج بسرداری
مارشل سینٹ ارنو و لارڈ ریگلن مقام یوپی ٹوریا
مین وارد ہوئی اور جب یہ فوج سمندر کے کنارے کنارے جنوب
کی طرف گئی تو دیکھا کہ ۵۰ ہزار روسی دریاے ایلما کے دھنے کنارے
پر صف بستہ کھڑے ہین - غرض تین ہی گھنٹہ کے عرصہ مین فوج انگریزی
و فرانسیسی نے روسیون کو دریا سے ہٹا کر اوسپار اوتر گئی اور وہ پیچھے
ہٹکر سباستپول کے قلعہ مین کہ نہایت مضبوط و مستحکم تھا چلے گئے -
سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے اوس قلعہ کے جنوب کی سمت مورچہ لیا -
اس مقام سے دس میل کے فاصلہ پر بالکلیوا کی بندرگاہ تھی اور
وہان انگریزون کے جہاز اور میگزین وغیرہ سب مہیا تھا - ۱۷ اکتوبر کو
انگریزون اور فرانسیسیون نے شہر سباستپول پر برّ و بحر دونون جانب
سے حملہ کیا مگر اس اثنا مین روسیون نے فرصت پاکر دُھس وغیرہ ایسی

آغاز محاصرۂ سباستپول ۱۷ اکتوبر ۱۸۵۴ع

مضبوط و مستحکم کر لیئے تھے کہ اونھین توڑ کر قلعہ کے اندر گھس جانا محالِ
عادی تھا- غرض یہ وار تو بالکل خالی گیا- بعد اوسکے روسیون نی فوج
انگریزی پر بالکلیو این حملہ کیا مگر انگریز بھی ایسے جی توڑ کر لڑے کہ
روسیون کے چھکے چھڑوا دیئے آخر وہ پس پا ہوئے- اس معرکہ مین
سواران سُبک سیرِ انگریزی فوج مخالف کی توپون پر بیدھڑک جا پڑی
اور اگرچہ کامیاب نہوئے مگر پھر بھی یہ شجاعت و جوانمردی اونکی مدّت تک
یادگار رہے گی- سپاہ انگریزی کی دھنی جانب قریب انکرمان کے اسّے
بھی بڑھکر فتح حاصل ہوئی- اسکی کیفیت یہ ہے کہ ہنوز تاریکیِ شب فی الجملہ
باقی تھی کہ انگریزی سنتریون نے دیکھا کہ روسیون کے دَل کے دَل خاکستری
وردی پہنے ہوئے اس ارادہ سے بڑھتے آتے ہین کہ انگریزی
لشکر کی صفون کو تہ و بالا کر دین- بس یہ دیکھتے ہی تھوڑی سی انگریزی
فوج اونکے مقابلہ کو آگے بڑھی اور باڑہ پر باڑہ اس زور و شور سے
چلنے لگی کہ سارا لشکر چونک پڑا اور اب خوب گھمسان لڑائی ہونے لگی
اور افسر اور سپاہی سب کے سب لڑائی مین گتھ گئے- کہ اتنی مین فرنسیسی
فوج مدد کو آپہنچی اور قبلِ غروبِ آفتاب روسیون کے قدم اُٹھ گئے اور
رُبعِ لشکر اونکا لڑائی مین کام آیا-

موسم سرما مین سپاہِ انگریزی و فرانسیسی نے بسبب عدم
تیسّرِ طعام و خیام بڑے مصائب و آلام اُٹھائے اور اگرچہ بہت سے

انگریزی جہاز پُر از غلّہ و دیگر ضروریاتِ جنگ بندرگاہِ بالکلیوا مین موجود تھی مگر فوجِ انگریزی کو وہان سے رسد نہ پہنچی جب یہ ماجرا اہالیِ انگلستان نے سُنا تو پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر روبک نامی نے وزرا کو الزام دیا کہ یہ تکلیف و صعوبت جو ہماری فوج نے اُٹھائی ہے یہ فقط تمھاری بدانتظامی کے باعث سے ہے - غرض ۱۵۷ ممبرون کے غلبہ راے سے یہ الزام ممبرِ موصوف کا محکمہ عوام مین مستند و مقبول ہوا اور نوّاب ابرڈین نے استعفا دیدیا اور لارڈ پامرسٹن وزیر اعظم مقرر ہوا - اب لڑائی کا انتظام بڑی چستی اور چالاکی کے ساتھ ہوا - اور عرصہ قلیل مین بندرگاہِ بالکلیوا سے معسکرِ انگریزی تک ریل جاری ہوگئی اور اب یہ طرفہ تماشا دیکھنے مین آیا کہ ریل کا انجن بسکٹ اور گاے کا گوشت اور شراب اور گولا باروت لئے ہوے فرّاٹے بھرتا ہوا رزمگاہ کو چلا جاتا ہے - علاوہ برین اس لڑائی مین اور کئی باتین نئی ہوئین کہ وہ وِٹوریا اور واٹرلو کے معرکون مین بھی نہوئی تھین - ایک بات تو یہی تھی کہ بحرِ اسود کے اندر ہی اندر کریمیا سے ساحلِ وارنا تک تار برقی دوڑ گیا اور وہان سے برابر لنڈن تک جاری ہوگیا - پس جو حادثہ لڑائی مین ہوتا تھا اس تار کے ذریعہ سے ایک یا دو گھنٹہ مین اوسکی کیفیت لنڈن مین پہنچ جاتی تھی - قطع نظر اسکے بڑے بڑے اخبار جو ولایت مین جاری تھے اونکے مخبر بھی اس معرکہ مین موجود تھے اور وہ وقتاً فوقتاً خبرین بھیجتے تھے - ان وقائع نگارون مین سے

ڈاکٹر ولیم رسل جنرل ٹائمس سے خط کتابت رہتی تھی بہت مشہور و معروف ہے اور اوسکے خطوط جنمین لڑائی کی کیفیت شرح و بسط سے لکھی ہے اوسکی شہرت اور ناموری کا باعث ہوئے۔

۲ مارچ ۱۸۵۵ء مین نکولاس شہنشاہِ روس نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا الگزنڈر پادشاہ ہوا مگر اوسکے وقت مین بھی لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ مئی ۱۸۵۵ء مین انگریزی اور فرانسیسی فوج بحری کرچ اور بحر ازف مین پہنچی اور بہت سے جہاز اور شہر روسیون کے تباہ و برباد کر دئے۔ سارڈنیا کا پادشاہ بھی اس لڑائی مین انگریزون اور فرانسیسیون کا شریک ہوگیا اور اوسکی فوج نے سپاہ فرانسیسی کی مدد سے ساحلِ دریائے چرنایا پر فتح مبین حاصل کی۔ اثنائے محاربہ کریمیا مین انگریزی اور فرانسیسی فوجون کے سردار دو مرتبہ بدلے گئے پیشتر فرانسیسی فوج کا سردار سینٹ ارنو تھا جب وہ آیلما کی لڑائی کے بعد مرگیا تو کین روبرٹ سردار مقرر ہوا اور مئی ۱۸۵۵ء مین اوسکی مقام پر پلیسیر قائد عسکر فرانسیسی مقرر ہوا۔ ادھر فوج انگریزی کا سردار لارڈ ریگلن ہیضہ کرکے مرگیا اور اوسکے مقام پر جنرل سمپسن مقرر ہوا مگر وہ چند ہی روز کے بعد معزول ہوگیا اور منصب سپہ سالاری سر ولیم کوڈرنگٹن کو عطا ہوا۔

جنگ چرنایا فتح بادشاہ سارڈنیا باعانت فوج انگریزی ۱۶ اگست ۱۸۵۵ء

روسیون کو اپنے قلعہ کے دمسون پر پتھر کی دیوارون

سے زیادہ بھروسا تھا مگر آخر کو یہ دُھس چھن گئے - فرانسیسی لشکر نے میملوُن پر قبضہ کرکے قلعۂ میلاکوُف پر دھاوا کردیا اور اوسے بھی چھین لیا - اوسی روز انگریزی فوج کے ایک گروہ نے بڑی جانبازی کی کہ قلعہ رِیڈان کو چھین لیا مگر اس فرقۂ جرّار پر روسیون نے چارطرف سے آگ برسا دی آخر یہ پس پا ہوا اور بہت سے لوگ ضایع ہوئے - دوسرے روز شب کو گورُٹ شاکاف سردارِ فوج روسی محصورین شہر سباستپوُل کو نکالکر بندرگاہ کی راہ سے شہر مذکور کے گوشۂ شمالی مین لیگیا مگر یہ مقام بھی اونسے چند ساعت مین چھن گیا اور جب وہ وہان سے بھاگنے لگے تو اپنے جہازون کو سمندر مین ڈبو دیا چنانچہ ابتک وہ یوہین پانی مین پڑے سڑ رہے ہین - جب سپاہِ روس اسطرح سے منہزم و مفرور ہوئی تو فوج انگریزی و فرانسیسی نے اونکی بڑی بڑی لنگر گاہین اور دُھس وغیرہ باروت رکھکے اُڑا دیے چنانچہ وہ قلعۂ رفیع الشان جو روسِ جنوبی مین بڑا حصن حصین تھا اب فقط ایک تودۂ خاک ہی -

سباستپوُل کی لڑائی تو اسطرح ختم ہوئی اب ادھر شمال کی طرف کی کچھ کیفیت سُنیے کہ ۱۸۵۵ع مین سر چارلس نیپیر سے بحر بالٹک کی فوج کی حکومت نکل گئی اور اوسکے مقام پر ڈنڈاس امیر البحر مقرر ہوا اور اوسنے بھی روسیون پر ایسی کڑی چوٹ لگائی کہ بھنا گئے یعنے بندر سوِیبُورگ کو بم کے گولے مارکے چھین لیا -

جنگِ رُوس کا ہنگامہ ملک سرُ کا شیا مین بھی گرم تھا- اور وہان شامل سپہ سالار فرانسیسی نے بڑی بہادری سے رُوسیون کا مقابلہ کیا- آخر سب سپاہِ رُوس شہر کارس پر جھک پڑی مگر جنرل ولیمس نے بڑی جوانمردی سے اوسے رُوکا اور شہر پر قبضہ نکرنے دیا لیکن افسوس ہے کہ اوسے کمک نہ پہنچی آخر ناچار ہوکر اوسنے یہ شہر روسیون کے حوالہ کردیا- غرض شہنشاہ روس نے بحر بالٹک اور بحرِ اسود دونون جانب سے زک اٹھا کر صلح کی استدعا کی اور مارچ ۱۸۵۶ء مین شہر پیریس مین متخاصمین مین صلح منعقد ہوئی-

۱۸۵۶ء کے آخر مین سرکار سے اور چین سے لڑائی شروع ہوئی- اِس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ ایک انگریزی جہاز چین کی سرحد سے جاتا تھا اوسکے جاشون کو چینیون نے ذلیل کیا- بڑا معرکہ اِس لڑائی مین یہ ہوا کہ سپاہِ انگریزی و فرانسیسی نے شہر کینٹن چینیون سے چھین لیا- بعد چند روز کے کچھ مراسلات ممالکِ مشرقیہ سے انگلستان مین آئے اونسے معلوم ہوا کہ سرکار سے اور فغفور چین سے مصالحہ ہوگیا اور یورپ کے سوداگرون اور پادریون کو اجازت مل گئی کہ چین مین جہان چاہین آئین جائین- قریب اسی زمانہ کے افواجِ برطانیہ فارس مین داخل ہوئین اور ایک بیڑا انگریزی جہازون کا خلیج فارس مین پہنچا- ھرات اور بوشہر

تھوڑے ہی عرصہ مین فوج انگریزی نے مسخر کر لئے آخر شاہ ایران صلح کا سائل ہوا۔

مگر محاربہ روس کے بعد اعظم وقایع بغاوت سپاہ ہند تھی۔ اس غدر کے دفع کرنے مین سردار دلاور کالن کیمبل نے بڑی جد وجہد کی اور اسکے صلہ مین امارت کا درجہ پایا۔ ۱۸۵۷ء موسم بہار مین یہ غدر میرٹھ سے شروع ہوا اور اسکا باعث تو سب ہی جانتے ہین کہ یہ سارا جھگڑا کارتوس پر ہوا تھا۔ کانپور مین جسطرح انگریزون کی عورتین اور بچے ذبح ہوئے اوسکے سُننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ دہلی کا محاصرہ تو طشت از بام افتادہ ہے۔ لکھنؤ کا معرکہ اور اوسمین جنرل ہیولاک جیسے بہادر سردار کا کام آنا یہ بھی یادگار ہے۔ بعد اوسکے بانس بریلی کا فتح ہونا بھی یاد ہے۔ غرض یہ معرکے ابتک ہر شخص کے دل پر نقش کالحجر ہین۔ اور اہل انگلستان تو ابتک یہ یاد کرکے زار وقطار روتے ہین کہ ہائے ہمارے ہم وطنون کو اتنی دور جاکر مٹی نصیب ہوئی۔

۱۸۵۷ء کے آخر مین تاجرون پر عجب بلا نازل ہوئی امریکا کے تاجر مارے طمع کے بولا گئے اور ایسے ایسے معاملات مین پھنس گئے کہ آخر دوالے نکل گئے۔ اونکے ساتھ بیچاری یورپ

کے سوداگر بھی برباد ہوئے۔ آٹے کے ساتھہ گھن بھی پسا۔ بہت سے پرانے کارخانے تو بالکل خراب ہو گئے اور جن لوگون کی گرہ مین ٹکہ نہ تھا مگر اورون کی دستخطی ہنڈیون سے اپنا کام چلاتے تھے وہ بھی جلد تشریف لیگئے۔ اور اسی طوفان مین کئی بنک گھر بھی غریق رحمت ہوئی مگر یہ اونکے مالکون کی عقل کی خوبی تھی کہ بے دیکھے بھالے ہزار ہا روپیہ پیشگی لوگون کو دیدیا اب اونھون نے دھتا بتلائی لیکن یہ کوئی نئی بات نہ تھی چار مرتبہ ایسا ہی ہو چکا تھا کہ نوٹ کے کاغذون کو لوگ سمجھتے تھے کہ قارون کا خزانہ ہمارے ہی پاس ہے اور اِس خیال خام مین برباد ہوتے تھے۔

۱۸۵۸ء مین وہ وزرا جنکا سرمنشا لارڈ پامرسٹن تھا معزول ہوے اور اونکے مقام پر فرقہ ٹوری سے وزیر مقرر ہوئے۔ انمین نواب ڈربی وزیراعظم اور ڈزرئیلی مہتمم خزانۂ عامرہ ہوا۔ اِن وزرا کے عہد وزارت مین سیاست ملک سے متعلق دو امر عظیم ہوے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کی حکومت کی اصلاح کے واسطے قانون جاری ہوا۔ دوسرے یہ کہ یہودیون کے پارلیمنٹ مین داخل ہونے کے باب مین ایک قانون جاری ہوا۔ پچھلے قانون کی بموجب یکم ستمبر ۱۸۵۸ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان کی حکومت منتزع ہو گئی اور پندرہ وزیرون کی کونسل کے سپرد ہوئی

اور ایک وزیر بخطاب وزیرِ ہند او نکا سر منشا مقرر ہوا- دوسرے قانون کی روسے ایک یہودی بیرن روتھچایلڈ نامی اہل لنڈن کی طرف سے محکمۂ عوام کا ممبر یعنے وکیل مقرر ہوا-

جب ۱۸۵۹ء مین نواب ڈربی نے استعفا دیا تو لارڈ پامرسٹن کو پھر منصب وزیر اعظم عطا ہوا اور گلیڈسٹن مہتمم خزانۂ عامرہ مقرر ہوا- اِن وزراءِ جدید کی وزارت مین پہلا امر یہ ہوا کہ والنٹیر سپاہی بھرتی ہوئے اور بادشاہ فرانس سے تجارت کے باب مین عہد و پیمان ہوا- اہل چین کے فریب سے پھر آتش جنگ مشتعل ہوئی- اور فوج انگریزی و فرانسیسی نے چینیون کا ایک قلعہ دریاے پیھو پر مسخر کر لیا اور دو لڑائیون مین برابر شکست دیکر اہل آسمان کی ساری شیخی خاک مین ملا دی- اور ۱۲ اکتوبر ۱۸۶۰ء مین شجاعانِ برطانیہ و فرانسیس پکن دار السلطنت چین کی دیوارون مین زینے لگاکے شہر کے اندر پھاند پڑے اور محلسرا مین گھس کر فغفور سے صلح کی گفتگو حاکمانہ کی- غرض اوسی مہینے مین شہر پکن ہی مین صلح منعقد ہوئی اِس معاملہ مین لارڈ الجن سرکار انگریزی کی طرف سے وکیل تھا- مئی ۱۸۶۰ء مین جنرل گاریبالڈی نے ساحل جزیرۂ صقلیہ

چینی شیخی سے اپنے تئین اہل آسمان کہتے ہین ۱۲-

پر فتح عظیم حاصل کی اس معرکہ مین بہت سے انگریز بھی جرنیل موصوف کے شریک تھے اور اسکے فتح ہونے سے وہ بھی سرخرو ہوے —

اِس لڑائی کا انجام نیپلس مین ہوا اور اطالیہ جدید کا پادشاہ وِکٹر عمنوائیل مقرر ہوا — نیپلس کے پادشاہ نے آخری مقابلہ شہر گائیٹا مین کیا وہان بھی شکست کھائی مگر اوس شہر کے لوگ بعد اس شکست کے بھی کئی مہینے تک لڑا کیے —

مارچ ۱۸۶۱ء مین جو مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ جزائر برطانیہ مین ۲۹۳۲۲۷۸۸ کی آبادی ہے — اسی سال ایک سانحۂ عظیم سلطنت برطانیہ سے باہر واقع ہوا یعنے چارلسٹن واقع امریکا مین جنگ خانگی شروع ہوئی — یہ لڑائی ممالکِ متحدۂ امریکا مین آپس مین ہوئی تھی اسی سے اسی جنگِ خانگی کہا —

اِسی سال ہماری شہنشاہِ نامدار ملکۂ عالی وقار پر دو صدمے عظیم گذرے — مارچ کے مہینے مین مادر مہربان نے انتقال کیا — ابھی اون مرحومہ کے غم کے آنسو نہ پونچھے تھے کہ دسمبر مین شوہر عالیوقار نے اس دنیاے ناپائدار سے رحلت کی — شاہزادۂ البرٹ کو تپ لازمی لاحق ہوئی اور ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ء مین مقام ونڈسر مین انتقال کیا

- اونکے مرنے سے خاندان شاہی کا چراغ گل ہوگیا اور علم یتیم ہوگیا۔
اب علوم وفنون کو ایسا قدر دان اور جوہر شناس کاہیکو نصیب ہوگا
اگر چراغ لیکر ڈھونڈین گے تو ایسا مربی شفیق ومشیر باتدبیر نہ پائین گے
جب ایسا مونس وغمخوار دنیا سے اوٹھہ گیا تو ملکۂ معظمہ کو سلطنت کا
لطف کیا باقی رہا۔ بیس برس تک شاہزادۂ عالی وقار ملکۂ نامدار کے
ہم پہلو وہم کنار رہے اور اتنے دنون بڑے لطف سے نبہہ گئی اور
چار صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیان بہم پہنچین۔ بس اب انھین
نو نو نہالون سے حضرت مخدرۂ علیا کی آنکھون کو طراوت اور قلب کو
راحت ہے۔ بڑی شاہزادی کی شادی ۱۸۵۸ء مین شہنشاہ پرشیا
کے ولیعہد شاہزادہ فریڈرک ولیم سے ہوئی اور اونکے قدوم
سعادت لزوم سے سلطنت پرشیا کی رونق دوبالا ہوگئی۔

خطون کی ڈاک جو چارلس دوم کے عہد مین فقط
لنڈن مین جاری ہوئی تھی ۱۸۴۰ء مین وہ تمام مملکت متحدۂ
برطانیہ وایرلنڈ مین جاری ہوگئی اور یہ امر خاص مسٹر
سر رولنڈ ہل کی سعی جمیل سے ہوا۔ جبسے خطون کی سالانہ آمد
ورفت پیشتر کی چھہ گنی ہوگئی ہے۔ ۱۸۴۳ء مین وہ راہ جو دریای
ٹیمس کے اندر سے بنتی تھی تیار ہوچکی اور جاری بھی ہوگئی۔
۱۸۴۳ء مین عظیم الشان ڈوم جسے لارڈ ڈرونس ...

سے بنار ہا تھا تیار ہو گئی اور اوسکے ذریعہ سے بہت سے سیارے مشاہدہ ہوے چنانچہ ۱۸۴۷ء مین ایسٹریا اور ۱۸۴۶ء مین نپچون اور ۱۸۵۰ء مین وکٹوریا یہ سیارات جدیدہ دریافت ہوے — ۱۸۴۹ء مین ملکہ معظمہ کے نام نامی سے تین کالج آئرلنڈ مین مقرر ہوے ایک شہر بلفاسٹ مین ایک کورک مین اور ایک گیلوے مین — ۱۸۵۰ء مین آب نائے مینائی پروہ پل بنایا گیا جسکا نام حسبر برطانیہ ہے — یہ پل عجائب روزگار سے ہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ دو ہشت گوشہ آہنی نلون کو لوہے کی میخون سے خوب مضبوط جوڑا ہے اسطرح سے کہ ان دونون کا ایک پل بن گیا ہے اور ایک ریل اوپر والے نل کے اندر چلتی ہے اور ایک نیچے والی کے اندر چلتی ہے — ۱۸۵۰ء مین ڈوور سے کیلی تک اور ۱۸۵۲ء مین انگلنڈ سے آئرلنڈ تک سمندر کے اندر سے تار برقی جاری ہوا اسنے صناعان انگلستان کو یہ حوصلہ ہوا کہ برطانیہ سے امریکا تک اسی قسم کا تحت آب تار بحر اوقیانوس کے اندر جاری کرین مگر جب یہ تدبیر نہ بن پڑی — ۱۸۵۳ء مین ایک جہازران ایم کلیور نامی نے شمال و مغرب کی جانب سے ایشیا کا راستہ نکالا — ۱۸۵۸ء مین ایک بڑا قہار جہاز جسکے برابر کوئی جہاز آجتک نہین بنا دریاے ٹیمس مین چھوڑا گیا — ۱۸۵۹ء مین ایک کشتی جسکا ناخدا ایم کلنٹوک تھا بحر شمالی سے پھر آئی اور یہ خبر وحشت اثر لائی کہ سر جان فرینکلن

اور جو بہادر اونکے ساتھ ۱۸۴۵ع مین بحر شمالی کے تفتیش و تفحص کے واسطے گئے تھے وہ سب فوت ہو گئے۔

پانچ برس تک ممالکِ متحدۂ امریکا مین باہم جدال و قتال رہا اور اہلِ انگلستان اوسکے سبب سے نہایت متردد و متفکر رہے۔ اونکی تشویش و پریشانی کا یہ باعث ہوا کہ امریکا کے اضلاعِ جنوبی سے روئی بافراط انگلستان مین آتی تھی اور ضلع لینکشیر مین اوسکے انغاروں کپڑا اپنا جاتا تھا اب اِس لڑائی کے سبب سے روئی کا آنا موقوف ہوگیا اور بہت سے کارخانے کپڑے کے خراب ہوگئے اور ہزاروں آدمی محتاج ہو گئے۔ ایک مرتبہ اثنائے جنگ مین شمالی اضلاع والون نے دو شخص سکنۂ اضلاعِ جنوبی مین سے ایک انگریزی جہاز پر سے گرفتار کر لئے اس سبب سے سرکارِ انگریزی اور فرمانروایانِ امریکا سے کچھ بیلطفی ہو گئی مگر خدا نے خیر کی کہ وہ دونون شخص چھوٹ گئے اور فساد بڑھنے نہ پایا۔

مارچ ۱۸۶۳ع مین ولیعہد بہادر کی شادی ڈینمارک کی شاہزادی الگزنڈرا سے ہوئی۔ اس شادی کے بعد شاہزادی موصوفہ کے بھائی شاہزادہ جارج تختِ سلطنتِ یونان پر بٹھائے گئے اور جزائرِ یونان کہ پادشاہِ برطانیہ کی حفظ و حمایت

مین تھے اونکی سلطنت سے منسلک کردئے گئے۔

جنگ خانگی امریکا مین باشندگانِ اضلاع شمالی نے سکنۂ اضلاعِ جنوبی پر غلبہ پایا اور شہر پر شہر اونکی فتح کرنی شروع کئے کہ اس اثنا مین ایک ایسی خبر موحش آئی کہ سب لوگ دنگ ہوگئے۔ وہ خبر یہ تھی کہ ابراھیم لنکن صدرِ کونسل سلطنتِ جمہوریِ ممالکِ متحدۂ امریکا شہرِ واشنگٹن کی ایک تماشہ گاہ مین مارا گیا۔ یہ سانحہ ۱۴ اپریل ۱۸۶۵ء مین ہوا اور اوسی سال اکتوبر کے مہینے مین ملکۂ معظّمہ کے وزیرِ باتدبیر و سیاست دان دیرینہ یعنے امیر پامرسٹن نے بسنِ ہشتاد سالگی انتقال کیا اور اوسکے مقام پر امیر رسّل وزیر اعظم مقرّر ہوا۔

۱۸۶۶ء مین پادشاہانِ آسٹریا و پرشیا مین لڑائی ہوئی اور پرشیا کا پادشاہ غالب رہا۔ اوسکے غلبہ کی یہ وجہ ہوئی کہ اوسکی فوج کے پاس ایک نئی قسم کی بندوق تھی جسّے بہت لوگ ہلاک ہوتے تھے۔ اس سال انگلستان مین یہ امر عظیم ہوا کہ وہ قانون جو پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے تجویز ہو رہا تھا اور جسکے باب مین وزرا مین بڑے مباحثے ہو رہے تھے وہ رسّل وزیر اعظم اور اوسکے شرکا کی راے کے خلاف تجویز ہوا آخر اونھون نے

استعفا دیدیا اور اب اور وزرا فرقۂ ٹوری سے مقرر ہوے اور نواب ڈربی اور مسٹر ڈزریلی اونکے سرغنہ ہوئے -

آخر الامر بعد جستجوئے بسیار ۲۸ جولائی ۱۸۶۶ء مین تار برقی بحر اوقیانوس کے اندر سے جاری ہوگیا اور اب امریکا اور یوروپ مین پانی کے اندر ہی اندر برابر خبر آنے جانے لگی -

یہ واقعہ بھی تاریخ انگلستان مین یادگار رہے کہ اس پانچ برس کے عرصہ مین جہازرانان و سیاحان برطانیہ نے کیا کیا نئے ملک اور کیسی کیسی نامعلوم راہین دریافت کین - چنانچہ ۱۸۶۱ء مین دو بہادرون نے جزیرۂ اسٹریلیا کو جنوب سے شمال تک طے کیا آخر بیچارے بھوکھون کے مارے مرگئے - وسط افریقیہ کا حال ابتک نہ معلوم تھا اب اوسکی کیفیت بھی معلوم ہوتی - ڈاکٹر لونگسٹن نے ساحل زنگبار کی تفتیش و تفحص کرتے کرتے ایک بڑی بھاری جھیل دریافت کی جسکا نام وکٹوریا ہے اور ایک آبشار بھی ظاہر کیا جسکا نام نیاگرا ہے زور و شور اور عظم و وسعت مین یہ آبشار نیاگرا جیسے قہار آبشار سے بھی بڑھا ہوا ہے - کپتان اسپیک اور مسٹر بیکر نے یہ معمی لاحل حل کیا کہ دریائے نیل دو جھیلون[1] سے

---

[1] انکا نام برٹ اور وکٹس ہے ۱۲ -

ہو کر گذرا ہے جنمیں سے ایک کا نام وکٹوریا نیا نزا ہے دوسری کا نام البرٹ نیا نزا ہے اور یہ دوسری جھیل دریائے مذکور کا منبع ہے

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

لوی فلپ ... بسنہ ۱۸۴۸ء میں معزول ہوا

سلطنت جمہوری ... بسنہ ۱۸۵۲ء میں موقوف ہوئی

نپولین سوم ....

اسپانیہ

ملکہ ازابلا ....

سویڈن

چارلس جان برنڈوٹ ... بسنہ ۱۸۴۴ء

اوسکر اول ...... بسنہ ۱۸۵۹ء

روس

نکولاس ...... بسنہ ۱۸۵۵ء

الکزنڈر دوم

پرشیا

سنہ وفات

فردرک ولیم سوم ...... بسنہ ۱۸۴۰ء

فردرک چہارم ...... بسنہ ۱۸۶۱ء

ولیم اول ....

ترکستان روم

محمود ششم ...... بسنہ ۱۸۳۹ء

عبد المجید ...... بسنہ ۱۸۶۱ء

عبد العزیز اول ....

اسٹریا

فرڈننڈ اول ...... بسنہ ۱۸۴۸ء

فرانسس جوزف اول ......

پوپ

گرگری شانزدہم ... بسنہ ۱۸۴۶ء

پایس نہم ....

مشاہیر اہل تصنیف
عہد ملکہ معظمہ وکٹوریا

رابرٹ سودی ...... ۱۷۷۴ء سے ۱۸۴۳ء تک تھا۔ برسٹل کا باشندہ تھا۔ اِس نامور شاعر نے کئی مثنویاں نظم کین اور ۱۸۱۳ء مین ملک الشعرا ہوا۔ نثر مین امیر البحر نلسن کا تذکرہ بطرز لطیف لکھا اور کئی تاریخین تصنیف کین۔

ٹامس کیمبل ...... ۱۷۷۷ء سے ۱۸۴۴ء تک تھا۔ گلاسگو مین پیدا ہوا اور وہین تعلیم پائی۔ اوسکی نظم مسمی بشادمانی اُمید مشہور ہے۔ اوسنے لڑائیون کے حال مین ایسے ایسے عمدہ قصیدے کہے ہین کہ سُبحان اللہ

ولیم ورڈس ورتھ ...... ۱۷۷۰ء سے ۱۸۵۰ء تک تھا۔ سودی کے بعد ملک الشعرا ہوا۔ کئی مثنویان نظم کین۔ اوسکے اکثر اشعار مین روزمرہ کی باتین سلیس روزمرہ مین نظم ہین

ٹامس مور ...... ۱۷۷۹ء سے ۱۸۵۲ء تک تھا۔ ایرلنڈ کا شاعر غزل گو تھا۔ اوسکی مثنوی لالہ رخ مشہور ہے۔ اسمین ممالک مشرقیہ کی حکایات نظم کی ہین نثر مین بھی اسکی کتابین ہین

جانُ لِنگرڈ ...... سنہ ۱۷۶۹ء سے سنہ ۱۸۵۱ء تک رہا۔ فرقہ کیتھولک کا قسیس تھا۔ تاریخ انگلستان تصنیف کی اور اوسمین زمانۂ انقلاب سلطنت تک کے حالات لکھے۔ اکثر اوسکے خیالات صحیح ہین مگر کلیسائے روم کی طرف مَیلان و رجحان مُترشح ہے۔

سَموئیل روجرس .... سنہ ۱۷۶۲ء سے سنہ ۱۸۵۵ء تک رہا۔ لنڈن کا مہاجن تھا۔ اسکی مصنّفات مین سے یادِ ایّامِ سالفہ اور گلشنِ اطالیہ یہ دونون مثنویان مشہور ہین۔

لارڈ میکالی ...... سنہ ۱۸۰۰ء سے سنہ ۱۸۵۹ء تک رہا۔ اس زمانہ مین اس سے بہتر کوئی مورّخ نہین ہوا۔ تاریخ انگلستان تالیف کی۔ اس تاریخ لطیف کی چار جلدین چھپکر مشتہر ہوگئی ہین اور اونمین جیمس دوم کے کل عہد کے حالات اور ولیم سوم کے بعض عہد کے سوانح اور کچھ حالات مختصر زمانۂ سالق کے مرقوم ہین۔ اوسنے کئی قصیدے روم قدیم کے محاربات و محاصرات کے حال مین بھی نظم کئے

سر ارچی بالڈ الیسن ۔۔۔۔ اِسکاٹ لینڈ کا قانون دان تھا۔ انقلاب سلطنت فرانسیس کی تاریخ لکھی اور ایک تاریخ یوروپ بھی تالیف کی اور اوسمین وہ حالات لکھے جو نپولین بوناپارٹ کے وقت مین ممالک یوروپ مین گذری۔

سر ڈیوڈ بروسٹر ۔۔۔۔ ایک طویل و ضخیم کتاب مسمّیٰ بہ مخزن العلوم اڈنبرا تصنیف کی اور اسکی تصنیف مین ۱۸۰۸ء سے ۱۸۳۰ء تک مشغول رہا۔ عجائب غرائب عالم کے حال مین کچھ خطوط لکھے۔ اور رئیس الحکما سر ایزک نیوٹن کا تذکرہ لکھا۔ علم المناظر والمرایا مین کئی مسئلے مستنبط کیے۔

سر ایڈورڈ بلور لٹن ۔۔۔۔ بڑا سیاست دان اور قصہ نویس اور شاعر تھا۔ اسکی تصنیفات مین بہت سے عشق کے قصے اور تماشہ گاہون مین شبیہہ بنانے کی نقلین مشہور ہین۔

ٹامس کارلائیل ۔۔۔۔ بڑا زبردست عالم تھا مگر اوسکی طبیعت کا رنگ دنیا سے نرالا تھا۔

تاریخ انقلاب سلطنت فرانسیسی تالیف کی اور اور کئی کتابیں تصنیف کیں

چارلس ڈکنس........ کیا کیا دلچسپ اور لطیف قصے لکھے ہیں کہ
صل علی - اسکے کلام کا مزا کوئی اہل
زبان کے دل سے پوچھے —

شریڈن نولس....... ۱۷۸۴ء سے ۱۸۶۲ء تک ہا - جیسی
تماشہ گاہوں میں شبیہ بنانے کی نقلیں اسنے
لکھی ہیں ویسی اس زمانہ کوئی شاعر نہیں لکھ سکا

الفرڈ ٹینی سن........ ملک الشعرا تھا - تھوڑے دن ہوئے کہ انتقال
کیا - بہت سی مثنویاں اوسکی مشہور ہیں

ولیم تھیکری........ ۱۸۱۱ء سے ۱۸۶۳ء تک ہا —— بڑا نامی
قصہ نویس اور لکچر گو تھا بعض
تصنیفات اوسکی مشہور ہیں —

صناعان مشہور

سر ڈیوڈ ولکی..... ۱۷۸۵ء سے ۱۸۴۱ء تک ہا - اسکاٹلنڈ
کا مصور تھا - عمدہ عمدہ تصویریں
کھینچیں

سر فرانسس چینٹری ... سنہ ۱۷۸۲ء سے سنہ ۱۸۴۱ء تک ہا۔ پتھر کی تصویرین بنانے مین بڑا نام پیدا کیا۔ ایک بہت عمدہ مجری تصویر اوسکی بنائی ہوئی لچ فیلڈ کے گرجے مین ابتک موجود ہے۔

جوزف ٹرنر ...... سنہ ۱۷۷۵ء سے سنہ ۱۸۵۱ء تک ہا۔ بڑا نامی مصور تھا۔ کوہ و صحرا اور دریا وغیرہ کی عمدہ عمدہ تصویرین کھینچین۔ اور وقائعِ تاریخی کے بھی خوب نقشے کھینچے۔

مخترعینِ صنائع

سر اسامبارڈ برونل ... سنہ ۱۷۶۹ء سے سنہ ۱۸۴۹ء تک رہا۔ بڑا نامی انجنیر تھا۔ اسی نے دریاے ٹیمس کے اندر سے راستہ بنایا۔ یہ صنعت اسکی بہت بڑی صنعت ہے اور واقع مین عجائب و غرائبِ روزگار سے ہے کہ پانی کے نیچے راستہ چلے۔ یہ تحت آب راستہ سنہ ۱۸۲۶ء مین بننا شروع ہوا اور سنہ ۱۸۴۳ء مین بن چکا۔

جارج اسٹیونسن ... سنہ ۱۷۸۱ء سے سنہ ۱۸۴۸ء تک رہا۔ ضلعِ نورتھمبرلنڈ

مین پیدا ہوا تھا۔ ریل کا بڑا انجنیر تھا۔ دخانی انجن اسی نے اختراع کیا تھا۔ ۶۷ برس کے سن مین انتقال کیا۔ اوسکا بیٹا سر ایسٹ اسواسطے مشہور ہے کہ اوسنے آب نائے مینائی پر دو منزلہ نل کا پل بنایا جسکا ذکر سابق مین ہوا۔

سر جوزف پیکسٹن ...... سنہ ۱۸۰۳ء سے سنہ ۱۸۶۵ء تک رہا۔ کسی زمانہ مین ایک میر کا باغبان تھا۔ سنہ ۱۸۵۱ء مین جو لنڈن مین وہ عظیم الشان نمائش گاہ ہوئی تھی جسکا ذکر سابق مین کیا گیا اوسکو شیش محل کا نقشہ اسی نے بنایا تھا۔

باب ۸ ہشتم

آئینِ سلطنت و عنوانِ حکومتِ انگلستان

سلطنتِ برطانیہ تین ارکان پر مبنی ہے۔ یعنی پادشاہ یا ملکہ۔ اُمرا۔ عوام۔ پس اسسے ظاہر ہے کہ انگلستان کی سلطنت نہ صرف سلطنت شخصی ہے کہ فقط ایک شخص یعنے پادشاہ کو کُل سیاہ وسفید اور رتق و فتق یا بس کا اختیار ہو۔ نہ محض سلطنت قومی ہے کہ چند امرا اور اہلِ مقدرت و صاحبانِ مکنت کے دستِ قدرت مین عنانِ حکومت و زمامِ سیاست ہو۔ نہ فقط سلطنتِ جمہوری ہے کہ جمہور عوام و کافۂ انام پر نظمِ مہامِ مملکت موقوف و محوّل ہو۔

بلکہ ان تینون کا مجموع ہی اور اسی ترکیب خاص سے اس سلطنت کو قیام و استحکام ہو۔ پادشاہ کا منصب موروثی ہی اور اب وہ بیہودہ قانون نہین باقی ہی جسسے عورت پادشاہ نہو سکتی تھی۔ پادشاہ کے اختیارات کے جزو اعظم یہ ہین۔ (۱) فقط پادشاہ ہی صلح و جنگ کرسکتا ہے (۲) وہی اون مجرمون کا جرم عفو کرسکتا ہے جو خلاف قانون کوئی حرکت کرین۔ (۳) وہی پارلیمنٹ کو معطل اور برخاست اور منعقد کرسکتا ہے۔ (۴) نفاذ قوانین اوسیکے دستخط پر موقوف ہے۔ مگر ایسا بہت کم بلکہ کبھی نہین ہوا ہے کہ جس قانون کو پارلیمنٹ کے دونون محکمے منظور کرین اوسپر پادشاہ دستخط نکرے۔ (۵) پادشاہ کے حکم کے بغیر روپیہ پر سکہ نہین پڑسکتا۔ (۶) تمام مدارج و مناصب امارت کے عطا کرنے کا اوسیکو اختیار ہے۔ مگر باوصف ان تمام اختیارات کے پادشاہ کو بھی ائین کی پابندی اوسیقدر لازم ہے جسقدر کہ رعایا مین سے کسی شخص کو۔

پارلیمنٹ کے محکمہ اعلی یعنے محکمہ اُمرا مین دو قسم کے امیر اجلاس کرتے ہین اُمرا۔ اور علماء دین۔ علماء دین مین سے ۳۰ شخص اس محکمہ مین شریک شورے ہوتے ہین یعنے ۲۶ اُسقف کلیسا کے انگلستان کے اور ایک اُسقف اعظم اور تین اُسقف آیرلنڈ کے۔ مگر آیرلنڈ کے اُسقف ہر سال بدلے جاتے ہین۔ اُمرا کی تعداد کچھہ مقرر نہین ہے۔ بلکہ یہ پادشاہ کے اختیار مین ہے کہ اونکی تعداد جتنی چاہے بڑہا دے۔ ان اُمرا کے پانچ درجہ

ہین — (۱) ڈیوک[1] یعنے امیر الامرا (۲) مارکوئس یعنے امیر درجۂ دوم — (۳) ارل یعنے امیر درجۂ سوم — (۴) وائی کونٹ یعنے امیر درجۂ چہارم — (۵) بیرن یعنے امیر درجۂ پنجم — (۱۶) امیر آئرلینڈ کے اور ۲۸ امیر اسکاٹ لینڈ کے محکمہ امرا مین شریک رہتے ہین اور انہین امیرون کے ہم رتبہ امیر اس محکمہ مین مقرر کرتے ہین — ان امرا کا منصب باعتبار مشارکت محکمۂ امرا موروثی ہوتا ہے (یعنے جسکا باپ مثلاً ڈیوک یعنے امیر الامرا کا منصب اس محکمہ مین رکھتا تھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اوس منصب پر مقرر ہو گا) — یہ محکمہ سلطنت برطانیہ مین سب عدالتون سے اعلیٰ ہے

محکمۂ امرا کی کیفیت تو مجملاً لکھی گئی اب محکمۂ عوام کا کچھ حال سُنئے کہ ۱۸۶۴ء کے اجلاس مین اس محکمہ مین ۶۵۸ ممبر یعنے وکلاء رعایا تھے — انمین سے ۵۰۰ آدمی اہل انگلنڈ اور ویلس کیطرف سے وکیل تھے اور ۵۳ اہل اسکاٹ لینڈ کیجانب سے اور ۱۰۵ مردم

[1] اس کتاب مین جہان جہان اِن پانچ درجون کے امیرون مین سے کسی امیر کا خطاب آیا ہے اوسکا ترجمہ لفظ نواب یا امیر سے کیا گیا ہے کیونکہ ہماری زبان مین اِن پانچون درجون کے واسطے علحدہ علحدہ لفظ نہین ہین اور نہ ہو سکتے ہین نہ اِن مدارجِ امارت کے فرق و امتیاز پر نفسِ مطلب موقوف تھا لہذا فقط نواب یا امیر کی لفظ پر اکتفا کی گئی کہ اس سے اتنا تو مفہوم ہوتا ہے کہ صاحبِ اسم منصبِ امارت پر فائز ہے گو وہ منصب بالتحقیق نہ مفہوم ہو ۱۲ —

ایرلنڈ کی طرف سے - تمام اضلاع و بلاد و قریے و قصبات اور بعض مدارسِ عالیہ کی طرف سے وکیل اس محکمہ مین شریک رہتے ہین اور اس محکمہ کے اختیاراتِ مخصوصہ بکرّات و مرّات اس کتاب مین لکھے گئے - روپیہ دینا اور محصول مقرر کرنا اسی محکمہ کے اختیار مین ہی اِس سبب سے پادشاہ اِسکے قابو مین رہتا ہے - یہ قاعدہ ہی کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین رہ سکتی اور یہ بھی ضرور ہے کہ پادشاہ کی تخت نشینی کے بعد چھ مہینے کے اندر ہی نئی پارلیمنٹ مقرر ہو جائ

پادشاہ وُزرا کے واسطہ سے حکمرانی کرتا ہے اور انمین سے جو بڑے بڑے وزیر ہین اونکی ایک کونسل علٰحدہ ہے اور اوسکا نام کونسل وُزرا ہے اور اوس مین بالفعل وزراے مُفصلہ ذیل داخل ہین -

۱- خزانۂ عامرہ کا اَفسرِ اَعلی - یہی اکثر وزیر اعظم بھی ہوتا ہے -

۲- صدرُالصُّدور - اس وزیر پاس مُہرِ سلطانی رہتی ہے اور قاضی اور مفتی بھی مقرر کرتا ہے اور اِسے بہت بڑے اختیارات حاصل ہین اور جوری کو بھی اسکی راے مین دخل نہین ہے اور اسکی حکم کا مرافعہ محکمۂ اُمرا مین ہوتا ہے -

۳- دار وغۂ دیوان خانہ - یہ وزیر کاغذات پر مہر سلطانی ثبت کرتا ہی

۴- صدرِ کونسل وُزرا -

۵- وزیر مختص انگلستان - اس وزیر سے خاص انگلستان
کے معاملات متعلق رہتے ہین
۶- وزیر ممالک غیر - اس وزیر سے غیر ملکون کے مقدمات متعلق رہتے ہین
۷- وزیر ممالک نوآباد - یہ وزیر امریکا اور افریقیہ وغیرہ مین جو
انگریزی بستیان ہین اونکا انتظام کرتا ہے
۸- وزیر ہند - یہ وزیر نواب گورنر جنرل ہند پر حاکم ہے اور ہندوستان
کے امور اسسے متعلق ہین
۹- وزیر جنگ - اس سے کل جنگی مقدمات متعلق ہین
۱۰- وزیر مال - اسسے کل مقدمات مال متعلق رہتے ہین اور کل محاصل
ملکی کا انتظام یہی کرتا ہے لہذا اسی مہتمم خزانۂ عامرہ اور بخشی الملوک
بھی کہسکتے ہین -
۱۱- حاکم اعلی عدالت بحری اسسے کل مقدمات دیوانی و فوجداری جو بحر مین واقع ہون متعلق ہین
۱۲- صدر کونسل تجارت
۱۳- صدر کونسل براے پرورش غربا و مساکین
۱۴- افسر اعلی محکمۂ ڈاک
۱۵- وزیر ریاست لینکیسٹر
۱۶- وزیر ایرلنڈ
جب کوئی بڑا قانون پارلیمنٹ مین تجویز ہوتا ہے اور
ان وزیرون کی راے اوسکے باب مین نہین مقبول ہوتی تو اکثر یہ استعفا

دیدیتے ہین اور جب یہ استعفا دیدیتے ہین تو بادشاہ انکے فریق مقابل
کے سربراہ کار کو طلب کرکے حکم دیتا ہے کہ اب تم اور کونسل وزراء
مقرر کرلو۔ تو یہ کونسل گویا ایک خاص قسم کی کمیٹی ہوتی ہے کہ اوسی کمیٹی
رازدارانِ پادشاہ کہتے ہین اور جو مشیرانِ خاص اس مین شریک
ہوتے ہین وہ اون لوگون مین سے منتخب کیے جاتے ہین جو سرآمدِ
روزگار ہوتے ہین۔

پارلیمنٹ کے دو محکمون مین سے ہر ایک محکمہ مین قانون
تجویز ہو سکتا ہی اور جبتک قانون نافذ نہین ہوتا اور زیر تجویز رہتا ہے
جبتک اوسے بِل کہتے ہین۔ ہر بِل کو لازم ہے کہ پارلیمنٹ کے دونون
محکمون مین تین مرتبہ پڑہا جائے اور تینون مرتبہ اکثر اربابِ محکمتین
اوسے مقبول کرلین تب وہ پادشاہ کی حضور مین دستخط کے واسطے
بھیجا جاتا ہے۔ غرض جب بِل یہ سات مرحلے طے کر چکتا ہے یعنے
تین مرتبہ محکمہ عوام مین اور تین مرتبہ محکمہ امرا مین منظور ہو چکتا ہی
اور ایک مرتبہ پادشاہ اوسے ملاحظہ کرکے دستخط کر لیتا ہے تب وہ
ایکٹِ پارلیمنٹ سمجھا جاتا ہے اور آئینِ انگلستان مین داخل
ہو جاتا ہے۔ جو قوانین روپیہ کے باب مین تجویز ہوتے ہین اونکی
ابتدا محکمہ عوام سے ہوتی ہے پھر چاہے محکمہ امرا اونہین منسوخ
کردے مگر اونمین کسی نہج کا تغیر و تبدل نہین کر سکتا

جو قوانین برٹانیہ مین نافذ ہوتے ہین انکی عمل درآمد تین اصول عظیمہ پر موقوف ہے۔ جوٗرِی یعنے پنچایت ایکٹ ہیبیاس کورپس ۔۔۔ ججوںؔ یعنے حکام عدالت کی راے۔ انگلنڈ اور ایرلنڈ مین یہ دستور ہو کہ پیشتر ایک جوُدی اس امر کی تحقیق کے واسطے مقرر کیجاتی ہے کہ آیا یہ مقدمہ اس قابل ہو کہ عدالت مین تحقیقات کیواسطے بھیجا جاے یا نہین۔ بعد اسکے ایک اور جوری جسمین بارہ آدمی ہوتے ہین اوس مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے مگر اوسکا فیصلہ اوسوقت مستند اور واجب العمل ہوتا ہے جبکہ سب اہل جوری بالاتفاق اپنی راے ظاہر کرتے ہین کہ فلان شخص مجرم ہے یا مجرم نہین ہے۔ اسکاٹ لنڈ مین پہلے قسم کی جوری جسے بڑی جوری کہتے ہین نہین مقرر ہوتی بلکہ پندرہ آدمی کی ایک جوٗری مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے کہ فلان شخص مجرم ہے یا نہین ہے یا اوسکا جرم ثابت نہین ہوا مگر اس مین کل اہل جوٗری کا اتفاق شرط نہین ہے بلکہ اکثریت اوغلبہ راے پر مدار ہے۔

انگلستان مین تین قسم کے قانون جاری ہین اور انکا انصرام مختلف عدالتون سے متعلق ہے۔ (۱) اسٹیچوٹ لا وہ قانون ہے جو ایکٹہاے پارلیمنٹ مین داخل ہو ایکٹہاے پارلیمنٹ

ٖ۱؎ اس قانون کی کیفیت چارلس دوم کے حال مین دیکھئے ۱۲۔

وہ قوانین ہین جو پارلیمنٹ کے دونون محکمون نے بمنظوری پادشاہ جاری کئے ہون۔ (۲) کومن لا وہ قانون ہے جو رسوم قدیم پر مبنی ہو اور سابق کے مقدمات کے فیصلون کے بموجب اوسکی عمل درآمد کیجاے۔ (۳) لا اف اکویٹی اوس قانون کو کہتے ہین جو ایسے مقدمات مین جاری کیا جاے جنمین صدر الصدور کے واسطہ سی پادشاہ دخل دے تاکہ کومن لا سے کسیطرح کا ظلم و ناانصافی نہونے پائے۔ انگلنڈ اور ایرلنڈ مین بڑی عدالتین یہ ہین۔ (۱) چینسری یعنے عدالۃ العالیہ یا محکمۂ صدر۔ اس عدالت سے جملہ احکام و فرامین شاہی جاری ہوتے ہین اور ہر قسم کی دستاویزون اور اسناد کی تصدیق اور رجسٹری ہوتی ہے اور پارلیمنٹ اور اور کونسلون کے منعقد ہونیکا حکم جاری ہوتا ہے۔ اس محکمہ کے حاکم اعلی کو لارڈ چینسلر یعنے صدر الصدور کہتی ہین اور یہ حاکم دیوانِ وزرا مین داخل ہے جسکا ذکر تفصیلاً سابق مین کیا گیا۔ (۲) کوینس بنچ یعنے عدالت ملکہ معظمہ۔ (۳) کومن پلیز۔ یہ وہ عدالت ہے جسمین ہر قسم کے مستغیث استغاثہ کرتے ہین اور اسکا مرافعہ عدالتِ ملکہ معظمہ مین ہوتا ہے۔ (۴) اکسچکر یعنے عدالۃ العالیہ مال۔ اس محکمہ مین وہ مقدمات منفصل ہوتے ہین جو خراجِ ملک اور حقوقِ شاہی پادشاہی سے متعلق ہوتے ہین اور اسی مین محاصل ملکی کا روپیہ داخل ہوتا ہی اور اسکے حاکم اعلی کو چینسلر آف دی اکسچکر یعنے وزیر مال

یا مہتمم خزانۂ عامرہ کہتے ہین - اسکاٹ لینڈ مین دو محکمہ بڑے
ہین - (۱) کورٹ آف سشن (۲) ہای کورٹ
آف جسٹشیری ویہات مین یہ دستور ہے کہ اکثر سال
بھر مین دو مرتبہ عدالت کا اجلاس ہوتا ہے اور جج دورہ
کرتے ہین وہی اس عدالت مین مقدمات فیصلہ کرتے ہین —

۳۱ مارچ ۱۸۶۵ء مین انگلستان کی آمدنی اور خرچ حسب تفصیل ذیل تھا

آمدنی	٧٠٣١٣٤٣٦٠ روپیہ
خرچ	٦٦٤٦٢٢٦٠ روپیہ

تفصیل آمدنی

محصول اور ملکون کی چیزون پر	٢٢٥٧٣٠٠٠٠ روپیہ
محصول انگلستان کی چیزون پر	١٩٥٥٨٠٠٠٠ روپیہ
کاغذ اسٹامپ	٩٥٣٠٠٠٠٠ روپیہ
محصول زمین پر	٣٢٩٢٠٠٠٠ روپیہ
محصول مال پر	٧٩٥٨٠٠٠٠ روپیہ
محصول ڈاک	٤١٠٠٠٠٠٠ روپیہ
اراضی خالصہ	٣٠٠٠٠٠٠ روپیہ
متفرقات	٢٩٩٣٤٣٦٠ روپیہ

تفصیل خرچ

سود قرضۂ قومی	۲۲۶۳۶۹۳۹۸۰ روپیہ
سول لسٹ یعنے مصارف پادشاہ و حکام ملکی وغیرہ پنشن عدالتہائے دیوانی و فوجداری وغیرہ	۱۹۰۲۴۱۳۰ روپیہ
فوج بری	۱۴۳۸۲۶۷۲۰ روپیہ
فوج بحری	۱۰۸۹۸۲۵۳۰ روپیہ
خدمات ملکی سررشتۂ مال وغیرہ	۱۲۹۰۹۴۷۰۰ روپیہ

تاریخات سوانح عظیمۂ زمانہ پادشاہان برٹش و وقائع عامہ

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
تجار بحر جنوبی کی تباہی	جارج اول	بسنہ ۱۷۲۰ء
والپول وزیر اعظم کا استعفا دینا	جارج دوم	بسنہ ۱۷۴۲ء
تقویم سال و ماہ کا نیا طریقہ جاری ہونا	ایضاً	بسنہ ۱۷۵۲ء
جان ولکس ممبر پارلیمنٹ کا قید ہونا	جارج سوم	بسنہ ۱۷۶۳ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
وارن ہیسٹنگس گورنر جنرل ہند کی روبکاری کا شروع ہونا	جارج سوم	سنہ ۱۷۸۸ء
ریل کا پہلی مرتبہ انگلستان مین جاری ہونا	ولیم چہارم	سنہ ۱۸۳۰ء
انگریزی نوآباد بستیون مین بردہ فروشی کا موقوف ہونا	ایضاً	سنہ ۱۸۳۳ء
اوکونل کی روبکاری	ملکہ وکٹوریا	سنہ ۱۸۴۴ء
ریل کے کارخانون کے نقصان سے انگلستان مین تہلکہ پڑجانا	ایضاً	سنہ ۱۸۴۷ء
لنڈن مین نمایش گاہِ عظیم کا ہونا	ایضاً	سنہ ۱۸۵۱ء
امیر ولنگٹن کی وفات	ایضاً	سنہ ۱۸۵۲ء
ملکۂ معظمہ کے شوہر شاہزادہ البرٹ کی وفات	ایضاً	سنہ ۱۸۶۱ء
ملکۂ معظمہ کو ولیعہد کی شادی	ایضاً	سنہ ۱۸۹۳ء
نواب پامرسٹن وزیر اعظم کی وفات	ایضاً	سنہ ۱۸۶۵ء
بحر اوقیانوس کے اندر سے تار برقی کا جاری ہونا	ایضاً	سنہ ۱۸۶۶ء

تغیّرات درآئینِ مملکت

واقعہ	عہدِ وقوع	سنہ وقوع
قانونِ انسدادِ ہنگامہ پردازی کا نافذ ہونا	جارج اوّل	بسنہ ۱۷۱۵ء
نفاذ قانونِ ہفت سالہ	ایضاً	بسنہ ۱۷۱۶ء
امریکا کی نوآبادیوں پر قانونِ اسٹامپ جاری ہونا	جارج سوم	بسنہ ۱۷۶۵ء
اتحاد سلطنت برطانیہ اعظم و آیرلنڈ	ایضاً	بسنہ ۱۸۰۱ء
نفاذ قانون مُشعر آزادی برات فرقہ کیتھولک از تشددات	جارج چہارم	بسنہ ۱۸۲۹ء
نفاذِ قانونِ اصلاح محکمۂ عوام	ولیم چہارم	بسنہ ۱۸۳۲ء
منسوخی قانون درباب غلّہ	ملکہ وکٹوریا	بسنہ ۱۸۴۶ء
منظوری قانونِ اصلاحِ سلطنتِ ہند	ایضاً	بسنہ ۱۸۵۸ء

ممالکِ مستحصلہ و منتزعہ

واقعہ	عہد وقوع	سنۂ وقوع
فتح بنگالہ	جارج دوم	بسنہ ۱۷۵۷ع
فتح کینیڈا اور امریکا	ایضاً	بسنہ ۱۷۵۹ع
خودسری ممالکِ متحدۂ امریکا	جارج سوم	بسنہ ۱۷۸۳ع
استحصالِ جزیرۂ ہونگ کونگ	ملکہ وکٹوریا	بسنہ ۱۸۴۲ع
شمول ریاست سندہ در سلطنتِ برطانیہ	ایضاً	بسنہ ۱۸۴۳ع
فتح پنجاب	ایضاً	بسنہ ۱۸۴۹ع
شمول صوبۂ اودہ در سلطنت برطانیہ	ایضاً	بسنہ ۱۸۵۶ع

محاربات و مصالحات

خروج جیمس کذاب در اسکاٹ لنڈ	جارج اول	بسنہ ۱۷۱۵ع
جنگ ڈٹنجن	جارج دوم	بسنہ ۱۷۴۳ع
جنگ فونٹی نوئی	ایضاً	بسنہ ۱۷۴۵ع
ورود چارلس اڈورڈ در اسکاٹ لنڈ	ایضاً	بسنہ ۱۷۴۵ع

جنگ کلوڈن	جارج دوم	سنہ ۱۷۴۶ء
مصالحہ اکس لا شپیل	ایضاً	سنہ ۱۷۴۸ء
آغاز جنگ ہفت سالہ	ایضاً	سنہ ۱۷۵۶ء
پیرس کا پہلا مصالحہ	جارج سوم	سنہ ۱۷۶۳ء
آغاز محاربہ امریکا	ایضاً	سنہ ۱۷۷۵ء
جنگ کوہ بنکر در امریکا	ایضاً	سنہ ۱۷۷۵ء
جنگ دریائے برینڈی وائن	ایضاً	سنہ ۱۷۷۷ء
محاصرہ جبل الطارق	ایضاً	سنہ ۱۷۷۹-۱۷۸۳ء
انقلاب سلطنت فرانس	ایضاً	سنہ ۱۷۸۹-۱۷۹۵ء
جنگ دریائے نیل	ایضاً	سنہ ۱۷۹۸ء
بغاوت آئرلنڈ	ایضاً	سنہ ۱۷۹۸ء
مصالحہ ایمینس	ایضاً	سنہ ۱۸۰۲ء
جنگ ٹرافلگار	ایضاً	سنہ ۱۸۰۵ء
آغاز جنگ جزیرہ نما	ایضاً	سنہ ۱۸۰۸ء
جنگ بہ ممالک متحدہ امریکا	ایضاً	سنہ ۱۸۱۲-۱۸۱۴ء
جنگ وٹوریا	ایضاً	سنہ ۱۸۱۳ء
جنگ واٹرلو	ایضاً	سنہ ۱۸۱۵ء
پیرس کا دوسرا مصالحہ	ایضاً	سنہ ۱۸۱۵ء
محاصرہ الجزیرہ	ایضاً	سنہ ۱۸۱۶ء

واقعہ	عہد وقوع	سنۂ وقوع
جنگ ناوارنو	جارج چہارم	سنہ ۱۸۲۷ء
جنگ علی وال	ملکہ وکٹوریا	سنہ ۱۸۴۶ء
جنگ سُبراؤن	ایضاً	سنہ ۱۸۴۶ء
جنگ چلیان والہ	ایضاً	سنہ ۱۸۴۹ء
جنگ گجرات	ایضاً	سنہ ۱۸۴۹ء
آغازِ محاربہ روس	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
جنگ ایلما	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
جنگ بالاک لیوا	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
جنگ اِنکرمن	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
تسخیر سِبا سٹپول	ایضاً	سنہ ۱۸۵۵ء
انعقاد مصالحہ درمیان پادشاہ روس و پادشاہان روم و فرانس و برطانیہ در شہر پیرس	ایضاً	سنہ ۱۸۵۶ء
بغاوت ہند	ایضاً	سنہ ۱۸۵۷ء
جنگ چین	ایضاً	سنہ ۱۸۶۰ء

نوآبادبستیان اور
مضافات ومتعلقاتِ سلطنتِ برطانیہ

یورپ مین

جبل الطارق یہ ایک شاخ زمین سنگلاخ کی **اسپانیہ** کے جنوب مین دور تک چلی گئی ہے۔ اسکے منتہٰے کا نام راس یوروپا ہی۔ اسمین ایک بڑی پتھر کی چٹان ہے اوسکا طول ۳ میل اور بلندی ۱۵۰۰ فیٹ ہی۔ اس زمینِ سنگلاخ کا نام دو عربی لفظون سے مرکب ہے یعنی **جبل** بمعنے پہاڑ اور **طارق** یہ ایک مسلمان سردار کا نام ہے جو سالہ ۷۱۱ء مین بقصدِ تسخیرِ مملکتِ اسپانیہ یہان وارد ہوا تھا۔ کئی مرتبہ اس زمین کو مسلمانون نے لے لیا پھر اہل اسپانیہ نے اونسے چھین لیا۔ ۲۴ جولائی سنہ ۱۷۰۴ء مین انگریزون نے بسرداری سر جارج رُوک وباعانتِ شاہزادۂ ہسّ دارمسٹاٹ یہ زمین اسپانیہ والون سے چھین لی۔ پھر جب مصالحۂ **یوٹرکٹ** ہوا تو اونھون نے خود یہ زمین انگریزون کو دیدی۔ بعد اسکے جون سنہ ۱۷۷۹ء سے فروری سنہ ۱۷۸۳ء تک فرانسیسی اور اہل اسپانیہ اسکا محاصرہ کئے رہے مگر کامیاب نہوئے اور اگرچہ اثنائے محاصرہ مین اونھین کمک بھی پہنچی لیکن **لارڈ ھاؤ** سپہ سالارِ انگریزی نے اونکا قبضہ اس زمین پر نہونے دیا اور جبسے یہ زمین انگریزون کے قبضہ مین ہے۔ اِسمین سی سرکار

انگریزی کو بڑا نفع یہ ہے کہ یہان انگریزی فوج اور جہاز رکھتے ہین اور یہ گویا بحیرۂ روم کی کُنجی ہے۔

ہلیگولینڈ۔ یہ جزیرہ (جسکا طول ایک میل اور عرض ثلث میل ہے) دریاے اَلب کے دہانہ سے شمال و مغرب کی جانب ۲۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اِس جزیرہ کے نام کے معنے ارضِ مُقدّس ہین اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہان قوم سیکسن کا معبد تھا۔ یہ جزیرہ اکثر امراے سلسلِک کے قبضہ مین رہا مگر ۱۷۱۴ء مین ڈینمارک والون نے اونسے چھین لیا۔ پھر ستمبر ۱۸۰۷ء مین انگریزون نے اسے لے لیا اور جب ۱۸۱۴ء مین اہلِ ڈینمارک سے مصالحہ ہوا تو اونھون نے خود یہ جزیرہ انگریزون کو دیدیا۔ لڑائی کے زمانہ مین انگریزون کو اس جزیرہ سے بڑا نفع یہ تھا کہ اسکے سبب سے جرمنی کے دریا اونکے قبضہ مین تھے اور اب یہ فائدہ ہے کہ یہان ایک روشنی گھر بنا ہوا ہے جسنے شب کو جہاز والون کو سمندر کا راستہ سُجھائی دیتا ہے اور یہان کے ملّاح اچھے ہوتے ہین اور لنگرگاہ بہت محفوظ و مامون ہے۔

مالٹا۔ یہ وہ قدیم جزیرہ ہے جہان پولوس کا جہاز طوفان سے تباہ ہوا تھا۔ پولوس اتباعِ حواریّین رضی اللہ عنہم مین سے تھے اور انھون نے ترویج دین عیسوی مین بڑی سعی کی اور بہت اذیّتین اوٹھائین۔ یہ جزیرہ جزیرۂ صقلیہ کے جنوب مین قریب ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکے پاے تخت کا نام لاوالِتّاہی

سنہ ۱۵۳۰ء مین شاہ چارلس پنجم نے یہ جزیرہ غازیانِ سینٹ جان
کو دیدیا تھا - پھر ترکون نے کئی مرتبہ اسپر حملہ کیا - بعد اوسکے سنہ ۱۷۹۸ع
مین نپولین بونا پارٹ نے اسے فتح کیا - سنہ ۱۸۰۰ء مین انگریزون
نے اس جزیرہ کے اصلی باشندون کی مدد سے فرانسیسیون سے اسے
چھین لیا - پھر یہان کے باشندون نے خود اسے انگریزون کے
حوالہ کردیا - جو انگریزی جنگی جہاز بحیرۂ روم مین رہتے ہین وہ اسی
جزیرہ مین مقیم رہتے ہین - اس جزیرہ سے شمال و مغرب کی جانب
۵ میل کے فاصلہ پر ایک اور جزیرہ گوزو نام ہے - یہ جزیرہ بہت
سرسبز و شاداب ہے مگر آبادی بہت کم ہے -

جزائرِ نورمن - یہ چند چھوٹے چھوٹے جزیرے خلیج میکائیل
مین صوبہ نورمنڈی کے قریب واقع ہین - انمین سب سے
بڑے جزیرہ کا نام جرسی ہے - یہ جزیرہ اوس زمانہ سے انگریزون
کے قبضہ مین ہے جبکہ ولیم رئیسِ نورمنڈی نے انگلستان کو
فتح کیا تھا - کئی مرتبہ اسپر فرانسیسیون نے حملہ کیا مگر نہ لے سکے -
ان جزیرون مین بڑا وصف یہ ہے کہ ماکولات ارزان ہین اور آب و ہوا اچھی ہے

جزیرۂ مین - یہ جزیرہ خلیج آئرلنڈ مین واقع ہے - سنہ ۱۲۶۶ع مین
الگزنڈر سوم شاہِ اسکاٹلنڈ نے یہ جزیرہ اہل نوروی
سے چھین لیا تھا - پھر سنہ ۱۲۸۹ع مین شاہ اڈورڈ اول کے
حوالہ کردیا - سنہ ۱۷۳۵ع مین امرائے اتھول کو یہ جزیرہ ترکہ مین

ملا - آخر ۱۸۲۵ء مین پادشاہ برطانیہ نے اون سے خرید لیا -

ایشیا مین

عدن - یہ شہر عرب کے جنوب و مغرب مین واقع ہے ۱۸۳۸ء مین انگریزون کے ہاتھہ آیا - جو دخانی جہاز بمبئی سے سویز جاتی ہین وہ یہان کوئلے لینے کے واسطے ٹھہرتے ہین - یہان کا بن بہت عمدہ ہوتا ہے -

برھما کی نوآبادبستیان - اراکان - یہ ضلع خلیج بنگالہ کے شمال و مشرق اور چٹگانگ کے جنوب مین واقع ہے ۱۸۲۶ء مین اِسے انگریزون نے فتح کیا - اور اوسی زمانہ مین تناسرم بھی فتح کیا جو جزیرہ نمائے مَلایا کے قریب اور دریائے ارّاودي کے جنوب مین واقع ہے - اس دریا کے دہانہ پر پیگو واقع ہے - یہ شہر ۱۸۵۳ء مین انگریزون نے فتح کیا - یہان چاول اور لکڑی اچھی ہوتی ہے -

جزیرہ سرندیپ - اس جزیرہ کی شکل بیضوی ہے اور اسکا رقبہ ۲۷۰ × ۱۴۵ میل ہے اور ہندستان کے جنوب و مشرق مین واقع ہے - یہ جزیرہ ہمیشہ سے پادشاہ کے نامزد ہے - سولہوین صدی عیسوی مین اسپر پرتگیزون نے دخل پایا - بعد اوسکے ڈچ نے لے لیا - اوسکے بعد ۱۷۹۶ء مین انگریزون نے ڈچ سے چھین لیا اور ۱۸۱۵ء مین اس جزیرہ کی اصلی ریاست برباد ہوگئی - یہان کا بن

شکر - چاول - کالی مرچ - لکڑی - دارچینی - جواہرات علی الخصوص مشہور ہین
جزیرہ نمای ہند - اسمین تین احاطے ہین یعنی بنگالہ - مندراس - بمبئی
ہندوستان برطنی سے متعلق جو بڑے بڑے وقایع تاریخی ظہور مین آئے
وہ یہ ہین + کہ ۱۶۰۰ء مین ملکۂ الزبتہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی یعنے جماعت
تاجرانِ ہند کو فرمان عنایت کیا - ۱۶۳۹ء مین انگریزون نے مندراس
مین کوٹھیان قایم کین - بعد اسکے چارلس دوم نے اپنی بی بی کیتھرائن
شاہزادی پرتگال کے جہیز مین جزیرہ بمبئی پایا - ۱۶۹۹ء مین کلکتہ مین
فورٹ ولیم تعمیر ہوا - ۱۷۵۶ء مین سراج الدولہ ناظم صوبہ بنگ نے کلکتہ لے لیا -
۱۷۵۷ء مین کلایو سپہ سالار انگریزی نے نواب موصوف کو جنگ پلاسی
مین شکست دی اور کلکتہ پھر چھین لیا - ۱۷۷۳ء مین وارن ہیسٹنگس گورنر
جنرل ہند مقرر ہوئے - حیدر علی اور ٹیپو سلطان والیان میسور
سے لڑائیان ہوئین - اور ۱۷۹۹ء مین سرنگ پٹن پای تخت میسور فتح
ہوا اور ٹیپو سلطان مرگیا - ۲۳ ستمبر ۱۸۰۳ء مین سر ولنگٹن نے اسای کی
لڑائی مین مرہٹون کو شکست دی - ۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۲ء تک
افغانون سے لڑائی رہی - ۱۸۴۳ء مین سندہ انگریزی
عملداری مین شامل ہوا - ۱۸۴۹ء مین پنجاب فتح ہوا -
۱۸۵۶ء مین اودہ سلطنتِ برطانیہ مین ملحق ہوا - ۱۸۵۷ء
مین غدر ہوا - یکم ستمبر ۱۸۵۸ء مین ہندوستان کی حکومت کمپنی
سے نکل گئی - ہندوستان مین گرم ملکون کی چیزین بکثرت پیدا ہوتی

ہین اور بحارِ مشرقی کی تجارت اِس ملک کے مالکون کے قبضۂ قدرت
مین ہے اور اس ملک کی حکومت سے اہل برطانیہ کو تمام اقوام
مین بڑی وقعت وعزت حاصل ہے۔
ہونگ کونگ - یہ چھوٹا سا جزیرہ دریاے کینٹن کے دہانہ پر
واقع ہے - اور شہر کینٹن واقع چین سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر
ہے - ۱۸۴۲ء مین چینیون نے انگریزون کو دیدیا - یہان انگریزی
سوداگر چاے - ریشم - اور افیون کی تجارت کرتے ہین -
مَلاکَا - یہ بستی آب نائے ملاکا پر جزیرہ نماے ملایا
کے جنوب مین واقع ہے اور اسکا رقبہ ۴۰×۲۵ میل ہے - پیشتر
یہان پرتگیزون کی عملداری تھی پھر ڈچ کی ہوئی - آخر الامر
۱۸۲۴ء مین ڈچ نے یہ بستی انگریزون کو دیدی اور اسکی عوض
مین جزیرہ سماترا لے لیا -
پنِنگ - یہ جزیرہ جزیرہ نماے ملایا کے ساحل غربی کے قریب واقع
ہے - ۱۷۸۶ء مین انگریزون نے کویڈاہ کے پادشاہ سے اِسے
خریدا - پھر ۱۸۰۲ء مین ایک پارۂ زمین ساحل ملایا پر خریدا
اور اسکا نام صوبہ ولزلی رکھا - پنِنگ جزیرہ ملاکا اور
سنگاپور کا دار الحکومت ہے -
سِنگاپور - یہ جزیرہ جزیرہ نماے ملایا کے جنوب مین
واقع ہے اور اسکا رقبہ ۲۶×۱۲ میل ہے - ۱۸۱۹ء مین سرکاری

یہ جزیرہ سلطان جوہور سے خریدا۔ یہان شکر۔ روئی۔ ٹین۔ جوز۔ اور سیاہ مرچ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ تجارت کا بڑا مخزن ہے اور جو مجرم ہندوستان مین محکوم بہ عبور دریائے شور ہوتے ہین وہ یہان بھیجے جاتے ہین۔ یہ جزیرہ اور پلنگ اور ملاکا مشرقی بستیان کہلاتی ہین۔

سراولہ۔ یہ علاقہ ساحل دریائے سراولہ پر جزیرہ بورنیو کے شمال و مغرب مین واقع ہے۔ ۱۸۴۰ء مین سلطان بورنیو نے یہ ملک سر جیمس بروک کو عطا کیا تھا۔ پھر ۱۸۴۶ء مین یہ عطیہ پھیر لیا۔ مگر انگریزون نے پھر توپین مار کر چھین لیا۔ اب کچھ سرکار انگریزی کو اس ملک پر توجہ نہین ہے مگر تاہم یہ ملک عزیز القدر ہے کہ حجر الکحل۔ ہیرا۔ طلا۔ آہن۔ اور تمام نباتات جو گرم ملکون مین پیدا ہوتی ہین وہ یہان پیدا ہوتی ہین۔ اور دریاے چاین کی تجارت کا مرکز ہے۔

لبون۔ یہ جزیرہ دریاے بورنیو کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۱۲ ۶/۲ میل ہے ۱۸۴۶ء مین انگریزون کے قبضہ مین آیا۔ یہان کوئلا بہت عمدہ اور بافراط پیدا ہوتا ہے۔

آسٹریلیا مین

آسٹریلیا۔ یہ جزیرہ تمام جزائر سے بڑا ہے۔ فرانسیس اور انگلستان اور ھالنڈ اور اسپانیہ یہ چار ملک اثبات کے مدعی ہین کہ یہ

جزیرہ ہمین نے دریافت کیا۔ اس جزیرہ کے ساحل کا سراغ انگریزی
جہازرانون نے لگایا۔ سنہ ۱۷۷۰ع مین کوک جہازران نے خلیج بوٹینی
کو دریافت کیا۔ چونکہ اس خلیج کے گرد و نواح مین پھول بہت خوبصورت
ہوتے ہین اس سبب سے اسکا نام بوٹینی یعنے خلیج نباتات رکھا
سنہ ۱۷۸۸ع مین انگریزون نے اِسکے ساحل پر مجرمون کی بستی بسائی
اور اوسکا نام نیو سوتھ ویلس رکھا اور اوسکا پاے تخت شہر
سڈنی بندر جیکسن مین بنا کیا۔ سنہ ۱۸۲۹ع مین اسٹریلیاے
مغربی آباد کیا گیا۔ اس ملک کا پاے تخت پرتھ ہے۔ سنہ ۱۸۳۴ع مین
اسٹریلیاے جنوبی بسایا گیا۔ اسکا دار الحکومت اڈیلیڈ ہے
سنہ ۱۸۳۶ع مین اسٹریلیاے شمالی آباد کیا گیا۔ اسکا پاے تخت
وکٹوریا ہے۔ اسٹریلیا کے گوشہ جنوب و مشرق مین ایک
بستی ہے جسکا نام وکٹوریا ہے اور پاے تخت ملبورن ہے۔
یہ بستی سنہ ۱۸۳۷ء مین بسائی گئی تھی۔ سنہ ۱۸۵۱ء مین اس جزیرہ مین معادن طلا
دریافت ہوے اوسکی طمع مین ہزارون آدمی انگلستان سے وہان چلے گئے۔
یہان اون۔ سونا۔ چربی۔ اور تیل خوب پیدا ہوتا ہے۔
وان ڈیمنس لینڈ۔ یہ جزیرہ اسٹریلیا کے جنوب مین واقع
ہے اور وسعت مین آیرلنڈ کے قریب قریب ہے۔ سنہ ۱۶۴۲ء مین ایک
ڈچ ملاح ٹیسمین نامے نے یہ جزیرہ دریافت کیا۔ اور بٹیویا
کے حاکم کے خاطر سے اِسکا نام وان ڈیمنس لینڈ رکھا۔ مگر اب

جسنے اسے دریافت کیا تھا اوسی کے نام سے اسکا نام ٹسمینیا
مشہور ہے ۱۷۹۸ء مین ایک اور ملاح باس نامی کو معلوم ہوا کہ یہ ایک
جزیرہ ہے اور جس خلیج پر یہ واقع ہے اوسکا نام ملاح مذکور کے نام پر خلیج باس
ہوگیا۔ ۱۸۰۳ء مین انگریزون نے اِس جزیرہ پر قبضہ کرکے یہان مجرمون
کی بستی بسائی اور ۱۸۲۵ء مین اس جزیرہ کی حکومت نیو سوتھ ویلس
کی حکومت سے علیحدہ کرلی گئی اور اوسکا انتظام ایک لفٹنٹ
گورنر اور ایک کونسل کے سپرد ہوا۔ اسکا پاے تخت ہوبرٹ ٹون
دریاے ڈرونٹ پر واقع ہے۔ اور یہان بھی ویسی ہی چیزین
پیدا ہوتی ہین جیسے اسٹریلیا مین ہوتی ہین۔

نورفک ایلینڈ۔ یہ جزیرہ اسٹریلیا کے مشرق مین واقع ہے اور ٹسمینیا
کے حاکم کے زیر حکومت ہے اور سابق مین یہ فقط مجرمون کی بستی تھی۔

نیوزیلینڈ۔ یہ جزیرہ تین جزیرون سے مرکب ہے انمین سے دو جزیرے بڑے ہین اونکا
نام نیوالسٹر اور نیومنسٹر ہے اور چھوٹے جزیرہ کا نام
لینسٹر ہے۔ نیوزیلینڈ اسٹریلیا کے جنوب و مشرق
مین واقع ہے اور اسکا پاے تخت آکلینڈ جزیرہ نیوالسٹر
مین واقع ہے۔ جزیرۂ مذکورہ اسی صدی مین نیوزیلینڈ کمپنی نے
بسایا تھا اور ۱۸۴۱ء مین یہ سلطنت برطانیہ مین داخل ہوا۔
یہان کی آب و ہوا بہت معتدل ہے۔

افریقیہ مین

ایسنشن - یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اور یہان ایک کوہ آتشین ہے اور یہ برزیل اور گنی کے بیچمین آدھی دور پر واقع ہی۔ یہان ایک قسم کا جانور جسکا نام ٹورٹل ہے بافراط ہوتا ہے۔

راس گڈ ہوپ - یہ افریقیہ کی منتہی جنوب مین واقع ہی اور دریاے ادنجے اسکی حد شمالی ہی۔ سنہ ۱۴۸۶ء مین یہ زمین بورتھولومیو ڈیاز نے دریافت کی مگر یہان اتر نہ سکا۔ جان دوم بادشاہ پرتگال نے اسکا نام کیپ آف گڈ ہوپ یعنے راس امید اسوا سطی رکھا تھا کہ اوسی امید تھی کہ ابکی جو سیر جہازران سفر دریا کرین گی تو اسکی بھی بہتر ملک دریافت کرین گی۔ سنہ ۱۴۹۷ء مین واسکوڈیگاما نے اس راس کو گرد دورہ کیا۔ سنہ ۱۶۵۰ء مین قوم ڈچ نے یہان بستی بسائی اور ۱۴۵ برس اسپر قابض رہی سنہ ۱۷۹۵ء مین انگریزون نے اسی ڈچ سے لے لیا۔ پھر بوقت مصالحہ امینس مسترد کر دیا۔ بعد اوسکے سر ڈیوڈ بیرڈ اور سر ہوم پوفم نے جنوری سنہ ۱۸۰۶ء مین اسے پھر ڈچ سے چھین لیا۔

پورٹ نیٹل - یعنے وہ زمین جو یوم الولادۃ حضرت مسیح کو دریافت ہوئی تھی - یہ بستی راس کولونی کے حدود سے باہر واقع ہے اور سنہ ۱۸۲۴ء مین اسکی بنا ہوئی تھی - راس امید ہندوستان و دیگر ممالک مشرقیہ کی کلید بھی ہے اور یہان گندم و شراب بکثرت

دل آویز پیدا ہوتے ہین۔

گیمبیا اور ساحل طلا۔ یہ دو بستیان سولھوین صدی عیسوی مین بسائی گئین گیمبیا دریاے گیمبیا کے دہانہ پر واقع ہی اور ساحل طلا گنی مین یہان کی مٹی سے سونا نکلتا ہی اور چاول اچھا ہوتا ہے۔

مارشس۔ یہ جزیرہ جزیرہ میڈاگاسکر کے مشرق کو سمت میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکا پاے تخت پورٹ لوئی ہے۔ سنہ ۱۵۰۵ء مین اسے پرتگیزون نے دریافت کیا اور چند روز اپنے قبضہ مین رکھکر چھوڑ دیا۔ سنہ ۱۵۹۸ء مین یہ ڈچ کے ہاتھ آیا اونھون نے بھی اسے چھوڑ دیا۔ پھر سنہ ۱۷۲۱ء مین یہان فرانسیسیون نے بستی بسائی سنہ ۱۸۱۰ء مین انگریزی فوج بحری نے فرانسیسیون سے یہ جزیرہ چھین لیا۔ اب یہ بندرگاہ ہی اور یہان سے شکر۔ روئی چوب شیشم اور نیل اور ملکون مین جاتا ہے۔

سایرالیون۔ اس لفظ کے معنے جبال الاسد ہین سنہ ۱۷۸۷ء مین یہان انگریزون نے بستی بسائی مگر یہان کی آب وہوا ایسی خراب ہے کہ اِسے **مقبرۂ سفید پوستان** کہتے ہین۔

سینٹ ہلینا۔ یہ سنگلاخ جزیرہ بحراوقیانوس کے جنوب مین واقع ہے اور اسکا رقبہ ۱۰×۷ میل ہے سنہ ۱۵۰۲ء مین پرتگیزون نے اسے دریافت کیا۔ سنہ ۱۶۵۱ء مین ڈچ نے لے لیا۔ بعد اوسکو انگریزون کے قبضہ مین آیا۔ یہ جزیرہ اسواسطے مشہور ہے کہ یہان سنہ ۱۸۱۵ء سے سنہ ۱۸۲۱ء تک **نپولین بوناپارٹ** قید رہا اور سنہ ۱۸۴۰ء

ن دفن رہا۔ اب یہان ہندوستان کے جہاز ٹکتے ہین
جزیرہ میڈ اگاسکر کے شمال مین دو کچھ چھوٹے چھوٹے جزیرو
ہین۔ ایک کا نام سیشلس ہے اور دوسرے کا امی رائنٹ
یہ جزیرے ۱۷۹۴ء مین فرانسیسیون سے چھین لیے گئے۔ یہان کی
آب و ہوا اچھی ہے اور بندرگاہین مستحکم و محفوظ ہین اور گرم مصالح
خوب پیدا ہوتا ہے۔
ما وڈ راپکز اور چیگس یہ دو کچھو جزیرون کو بھی انگریزون کو قبضہ مین ہین

امریکائی شمالی مین

صوبجات امریکائی وطنی شمالی

(۱) کینڈا۔ اس صوبہ مین دریاے سینٹ لارنس اور اوسکی
جھیلین واقع ہین ۱۴۹۷ء مین اسے کیبٹ جہازران نے ظاہر کیا تھا۔
۱۵۳۹ء مین یہان فرانسیسیون نے بستی بسائی۔ ۱۷۵۹ء مین انگریزون
نے لیا اور اس لڑائی مین وُلف سپہ سالار مارا گیا۔ ۱۸۳۷ء و ۱۸۳۸ء
مین یہان دو دفعہ بلوے ہوا ۱۸۴۰ء مین کینڈائے مغربی و کینڈائے
مشرقی یہ دونون صوبے ملا لئے گئے۔ اب انکا پایہ تخت اٹاوا
ہے اور لکڑی۔ غلہ۔ مچھلی۔ اور پوستین یہان اچھی ہوتی ہے۔
(۲) نووا اسکوشیا۔ یہ جزیرہ نما دریاے سینٹ لارنس کے
جنوب مین واقع ہے اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۴۹۷ء مین

یہان فرانسیسیون نے مجرمون کی بستی بسائی - اور اسکا نام اکیڈیا رکھا - پھر ۱۶۲۳ء مین سر ولیم الگزنڈر نے یہان ایک بستی بسائی اور اسکا نام نووا اسکوشیا رکھا - مصالحہ یوٹرکٹ کے بموجب یہ جزیرہ انگریزون کو ملا -

(۳) نیو برنزلک - یہ ضلع سینٹ لارنس کے جنوب مین واقع ہے - اِسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا - ۱۷۱۳ء مین فرانسیسیون نے انگریزون کو دیدیا - کیپ برٹن - یہ جزیرہ نووا اسکوشیا کے متصل واقع ہے - اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا - ۱۷۴۵ء مین لوئی برگ کو نیو انگلنڈ کے انگریزون نے لے لیا اور ۱۷۴۹ء مین اوس کا مبادلہ مندراس سے کرلیا - ۱۷۵۸ء مین یہ جزیرہ انگریزون نے فرانسیسیون سے چھین لیا اور لوئی برگ کے دیوارین وغیرہ منہدم کردین -

(۴) شاہزادہ اڈورڈ کے جزیرے - یہ جزیرہ نیو برنزلک کے قریب واقع ہین اور انکا رقبہ ۱۴۰ × ۳۴ میل ہے - انھین بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا - ۱۷۵۸ء مین انگریزون نے لے لئے - یہان مچھلی بہت پکڑی جاتی ہے اور تجارت خوب ہوتی ہے -

(۵) نیو فونڈ لینڈ - یہ جزیرہ دریاے سینٹ لارنس کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۳۰۰ × ۴۲۰ میل ہے - ۱۰۰۰ء مین شاید اسے آیس لینڈ کے ایک ملاح نے ظاہر کیا تھا - ۱۴۹۷ء

مین یہان کیبٹ آیا۔ یہان مچھلی بافراط پکڑی جاتی ہے اور ایک لفٹننٹ گورنر اسکا حاکم ہے۔

ھنڈیوراس۔ یہ صوبہ جزیرہ نماے یوکٹن کے مشرق کی سمت ساحل دریا پر واقع ہے۔ اسکا پای تخت بلزن ہے۔ سنہ ۱۵۰۲ع مین اسے کلمبس نے ظاہر کیا تھا۔ سنہ ۱۷۶۳ع مین اسپانیہ والون نے انگریزون کو دیدیا۔ یہان ایک قسم کی لکڑی جسکے صندوقچے وغیرہ بنتے ہین خوب ہوتی ہے۔

خلیج ھڈسن۔ اس خلیج پر کچھہ سوداگرون نے ایک بستی بسائی تھی۔ یہ سوداگر یہان پوستین کی تجارت کرتے ہین۔

جزیرہ وانکوور و کولمبیائے برطنی۔ یہ ملک بحر الکاہل کے ساحل غربی پر واقع ہے۔ سنہ ۱۷۷۶ع مین کپتان کوک نے اسکا سراغ لگایا۔ بعد اوسکے سنہ ۱۷۹۲ع اور سنہ ۱۷۹۳ع مین اور دو جہازرانون نے اس ملک کا خوب تفحص کیا۔ سنہ ۱۸۵۸ع مین اس ملک مین دریاے فریزر مین سے سونا نکلا اس سبب سے یہ فورا مشہور ہوگیا۔

امریکائے جنوبی مین

گیانائے برطنی۔ یہ ضلع امریکائے جنوبی کے شمال و مشرق مین واقع ہے۔ سنہ ۱۶۱۳ع مین اسے ڈچ نے بسایا۔ سنہ ۱۷۸۳ع مین فرانسیسیو نے چھین لیا۔ سنہ ۱۸۰۳ع مین ڈچ سے انگریزون نے لیا۔ سنہ ۱۸۲۶ع مین

غلامون سے بلوا کیا ۱۸۳۱ء مین یہان تین دریاؤن پر انگریزون نے تین بستیان بسائین گرم ملکون کی چیزین یہان پیدا ہوتی ہین -
جزائر فاکلینڈ - یہ سنگ لاخ جزیرے پٹگونیا کے مشرق کے سمت واقع ہین - ۱۵۹۴ء مین ہاکنس جہازران نے انہین ظاہر کیا تھا - ۱۸۶۵ء مین یہان انگریزی عملداری ہوئی - ان جزیرون مین بندرگاہین عمدہ عمدہ ہین -

جزائر غرب الہند

جمیکا - یہ جزیرہ ۱۴۹۴ء مین کلمبس نے ظاہر کیا تھا ۱۶۵۵ء مین انگریزون نے اسپانیہ والون سے چھین لیا - یہان شکر اور رم شراب عمدہ ہوتی ہے اور گرم ملکون کی چیزین پیدا ہوتی ہین -
ٹرنڈاڈ - اس لفظ کے معنے تثلیث مقدس ہین - یہ جزیرہ دریاے اورنوکو کے دہانہ پر واقع ہے ۱۴۹۸ء مین اسے کلمبس نے ظاہر کیا - ۱۵۸۸ء مین اسے اہل اسپانیہ نے آباد کیا ۱۵۹۵ء مین اسپر انگریزون نے حملہ کیا اور ۱۷۹۷ء مین اسے لیا - اس جزیرہ مین ایسے آتش بار پہاڑ ہین جنمین سے غلیظ چیزین اُبلتی ہین اور ایک رال کی جھیل ہے اور یہان گرم ملکون کی چیزین پیدا ہوتی ہین -
ٹوبیگو - یہ جزیرہ ۱۷۹۳ء مین انگریزون نے فرانسیسیون سے چھین لیا -

نیڈا اور سینٹ ونسنٹ - یہ جزیرے بھی سنہ ۱۷۶۳ء مین فرانسیسیون
سے چھینے گئے -
بیڈوز - یہ جزیرہ سنہ ۱۶۲۵ء مین سر ولیم کورٹین نے آباد کیے -
سینٹ لوشیا - یہ جزیرہ سنہ ۱۸۰۳ء مین فرانسیسیون سے چھین لیا -
ڈومنیکا - یہ جزیرہ سنہ ۱۷۶۳ء مین انگریزون کے ہاتھ آیا -
لونٹ سراٹ - انٹیگوا - سینٹ کٹس - یہ تین جزیرے
سنہ ۱۶۳۲ء اور سنہ ۱۶۲۳ء مین بسائے گئے -
نوس سنہ ۱۶۲۸ء مین انگولا سنہ ۱۶۵۰ء مین - اور جزائر ورجن سنہ ۱۶۶۶ء مین بسائے گئے -
جزائر بہیما سنہ ۱۶۲۹ء مین اور جزائر برمیوڈا سنہ ۱۶۱۱ء مین انگریزون
کے قبضہ مین آئے - سب سے پیشتر امریکا کی زمین جو کلمبس نے
دیکھی وہ جزیرہ سین سیلوڈر کی زمین ہے - یہ جزیرہ جزائر بہیما
مین سے ہے - جزائر برمیوڈا بحر اوقیانوس مین واقع ہین اور
یہان کی آب وہوا اچھی ہے اور یہ بہت خوبصورت جزیرے ہین
اور یہان ارارو ٹ خوب پیدا ہوتا ہے -

تمت